THE BOOK WAS DRENCHED

TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222464
UNIVERSAL
LIBRARY

بلغ العلی بکمالہٖ کشف الدجی بجمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہ

الحمد للہ کہ تحریری نظیر از تالیفات عالم باتوقیر مولانا محمد حسین فقیر مدظلہ موسوم بہ

فوائد الفواد

ملقب و موصوف بہ

بفتاوی نذیریہ

بعد افزودنی غزلیات عشقیہ مدحیہ ثنائیہ بسیار بتصحیح تمام بار دوم

در مطبع قدوسی باہتمام حافظ محمد عبد القدوس قدسی دہلوی مطبع شد

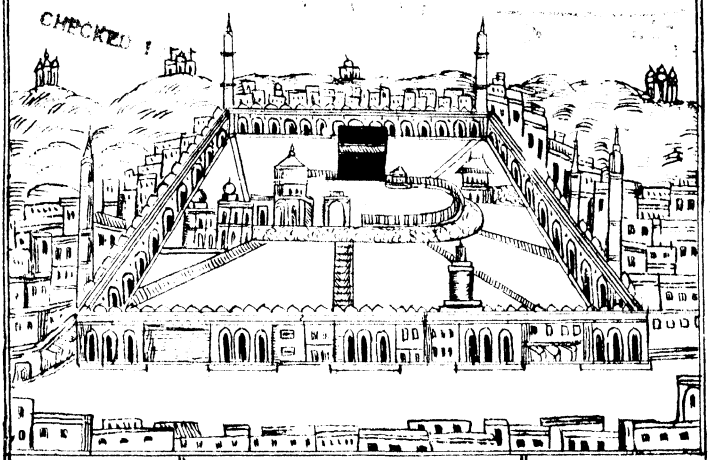

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و ثنائے قدّوس خلّاقِ نفوس و نعت و صلوٰۃِ ذو براہینِ محسوس شفیع یومِ قمطریر و عبوس عرض کثیر العصیان راجیٔ غفران محمد حبیب الرحمٰن ابن ذرۂ شعاع مہرِ منیر عشق بشیر و نذیر مولوی محمد حسین صاحب متخلص بہ فقیر سلمہ اللہ القدیر ابن الشیخ محمد اسمٰعیل غفر ہما اللہ الجلیل انیست کہ ساکنینِ اہلِ عشق مدینہ منوّرہ را صلا و عتّاقِ جنابِ ستطاب طیبۂ طیبہ را نوید جانفزا کہ مُسخّرِ دلہائے عالم الی مدینۃ الرسول الاکرم و مذکّرِ حُبِّ سیّدِ وُلدِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم چون موجِ لیلا بر درِ مجنونانِ عشقِ رسُولِ کبریا رسید و لیلائی دلہائے نسا، و رجال بصبح انتباہِ شدِّ رحال الی الحرمین الشریفین مبدّل گردانید یعنی این سفینۂ عشق مدینہ نتیجۂ طبع والد محترم این حقیر اعنی مخدومی فقیر از بہرِ شہرۂ مشارق ارض و مغاربش رو نمود دل از دست است بشوقِ نبی رحمت در ربود اللّٰھم تقبلہ منّا و صلہ الی ایتمناہ انک سمیع مجیب الدعوات و ہو

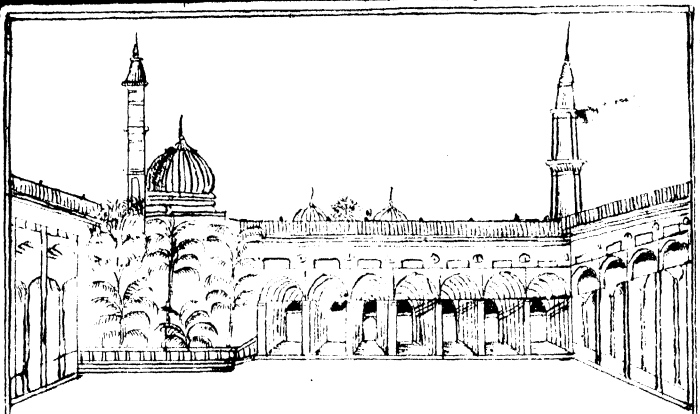

۱	بسم اللہ الرحمن الرحیم	۲۷

ملا میرے قلم کو حسن بسم اللہ کے مد کا
ہوا جب عزم تحمید حق و نعت محمد کا

جو بسم اللہ مجریہا معاون ہے مرے ید کا
روان ہے بحر عالم مین سفینہ وصف احمد کا

بیان کیونکر ہو وصف اُس مطلع نور و مجد کا
کہ مہر اک ذرہ ہے جس آفتاب سرمدیہ قد کا

سر دیوان ہو نقشہ پیکر پُر نور مشہد کا
نبی کی مسجد و محراب کا اور خاص قد کا

یہ کسکا نور روشنگر ہی اُس قندیل گنبد کا
کہ ہی ہر لمعہ جسکا آئنہ انوار سرمد کا

وسیلہ نام ہی جسکی یمین عرش مقعد کا
وسیلہ ہی وہ اُمت کے لئے غایات مقصد کا

رہا یہان خوف جسکو ترک فرمان محمد کا
تو اُس خائف کو پھر کیا خوف ہے ننگ و مذمت کا

وہ قرب قاب قوسین انکا ہی شان احمد کا
تو مشکل رگیا پھر کھولنا کس باب صعب کا

جو تعلیم و تعلّم مین نہو مفتاح حمد و نعت
تو بنجائے ذہن پر لفظ ابجد قفل ابجد کا

کہ رتبہ ہین وہ تخفیف اُمت کے لئے ہر دم
محمد مین شارہ ہی یہی میم مشدد کا

جو سنت ہے امان یاجوج ماجوج شیاطین سے — نہین بہتر بہ حفاظت ہین یہ ذوالقرنین کی سد کا
سبیلِ رشدِ دین ہر جادۂ راہِ مدینہ ہے — تو لازم ہی لقب ہر متقی کو اوس کی ارشد کا
بہ شانِ اسم احمد افعل التفضیل اسمین ہے — مزید فضل کہیا کچھ ہے تلوینی مجرد کا
وہ ایسی صادق و مصدوق سلطانِ دو عالم ہین — کہ ہے ایک ایک بوسہ مقعدِ صدق اوسکی مسند کا
وہ قدرِ رہبت ایسا کچھ محقق راستے کا ہے — کہ یہ رتبہ نہین اس معنی تحقیق مین قد کا
وہ مصروف احد ہین غیر سی محفوظ ہین ہر دم — یہ غیر منصرف ہے اس لیی اعراب احمد کا
اگر تفصیل بھی خود باب جنت ہو تو کیا حیرت — ہوا کونین مین جس سی ظہور اسم محمد کا
دیارِ مصطفے پر نور مثلِ قلب مومن ہے — دیارِ ہند پر ظلمت یہ گویا دل ہی مرتد کا
جو اک سنگِ مدینہ شکلِ نیک و بد دکھاتا ہے — کہان رتبہ کسی قصرِ قوارہ یر ممرد کا
اگر خاکِ مدینہ مین بھی ہو سرسبز کشت اسکی — تو رشکِ بوی مشک و عطرِ گل ہو تیل کنجد کا
موا صل جسم اطہر سی جو وہ ارضِ مقدس ہی — نکہو نکر عرش کو بھی رشک ہوئی اوس مہبد کا
سر ہر موی محمد کی کہان اک بات لکھی جائی — بنی ہر موی تن ہندستان گو خامہ دبید کا
یم یم جوش رحمت رحمۃ اللعالمین کے ہات — کف کو شرمنہ نہ اک کف پر جود احمد کا
تسلط اونکی سلطانِ نبوت کا ہی ایسا کچھ — کہ ہی گاو زمین اک گاو تکیہ جسکی مسند کا
دم بردار حاضر ہا ہی زیر زمین تک ہے — تسلط کسقدر ہی اوس ید بیضا جود کا
نبوت اونکی ماہ چاردہ چودہ طبق مین ہے — ستارہ ہی بیاض چاردہ موی محمد کا

فقیر اشعار مین تیری بھی ہی کچھ تو سکون دل
یہ مانا ہان شہیدی کا قصیدہ ہی مدد شد کا

۲ | ۱۵

زنانِ مصر بھی جو دیکھتین جلوہ محمد کا — تو ہوتا ہر ترنج دل وہان محمود ہر ید کا

ہی اک مومن کو اونکی ملکیت سالِ دصد کا
کہان طوق لشہر ہی فہم وسع جاہ احمدؐ کا

نمونہ داغ عشق اونکا ہی کس انعام بی حد کا
ملا ہی ہمکو تمغا زندگانی مخلد کا

سیہ پوشی کو بیت اللہ کے دیکھو تو عبرت ہے
کہ ہی سرگرم کب سے ماتم وصل محمدؐ کا

وہ نور روضہ انور ہے اور عین دل مومن
نہین ہان ای منافق کام تیری چشم ارمد کا

خدو خور عین اوسکی لیئی مین بالش رخسار
چہار روضہ انور سی جس نی مس کیا خد کا

اگرچا مدینہ سی ہو نرخ دا قسمت مین
تو ہمکو دیو یوسف ہوئی دلواوں آب برد کا

نہی کی چشم اسود کا غم ہجران نہین اوسکو
تو پتھرایا ہوا کیون ہی یہ دیدہ سنگ اسود کا

اگر ہو رحمۃ للعالمین کی اک نگاہ لطف
وسیلہ ساری امت کے لیئی ہو عفو سرمد کا

الٰہی پھر زیارت کیلیئے یہان سی رہائی ہو
برا ہی حال یہان زنجیر بندی کے مقید کا

مدینی مین جو ایام قیام اپنی گذرتی تھی
تو ہر فردای طیبہ تھا نمونہ ہیبت غد کا

جو مدح محمدؐ ہی وہ محمود الٰہی ہے
وہ مذموم خدا ہی جو مذمم ہے محمدؐ کا

ندامت تھی یہ دل کو سنگ اسود کی زیارت مین
ہوا اسود گناہون سے ہماری نام اسعد کا

یہ عشق نور وجہ مصطفےٰ محشر مین یا اللہ
سراسر نور بن جائی مری روئی مسوّد کا

۳ فقیر ناتوان کو ہند سے لیچل مدینے مین
الٰہی پھر نہو قرب ان جفا کارونکی مرصد کا ۱۷

اذانون مین اقامت مین مقولہ اشہد اشہد کا
منادی ہی بذکر حق شمول ذکر احمدؐ کا

نہ لکھا جائی نکتہ ایک وصف حسن احمدؐ کا
قلم یہ دو زبان کا آج اگر بجائی دو صد کا

ملی ایکاش کلک نور وصفحہ حور کی خد کا
کہ میرا عزم ہی تحریر اوصاف محمدؐ کا

وہ ہین فخر اب جد بالیقین کو سب سے آخر ہین
تقدم مین نہین قرآن ہی عالی رتبہ ابجد کا

نہ کیونکر ہو صداقت کا قیام اُنسے قیامت تک
یمین عرش اُنکا مرتبہ ہی صدق مقعد کا

نگاہین خیرہ ہین ہاں صورت مہر شعاع مہر
وہ جوش نور رحا جب سے رخ محفوظ مرقد کا

ہمیشہ کشت دل ہی سبز نور افزاے چشم روح
سمایا جب سے اِن آنکھو مین رنگ اُس سبز گنبد کا

ہوئی بی ذوق خرماے مدینہ جان شیرین تلخ
الٰہی پھر نصیب اپنے ہو لقمہ اُس مقند کا

یمین حق کا بوسہ اسود ہے مومن کو
منافق کی لئے وہ سنگ اسود سم ہے اسود کا

سکون اضطراب دل وہ دیوار مدینہ ہے
وہ آئینہ ہی باعث رعشہ سیماب کی حد کا

بیان وصف یک موے نبی مین اے زمین شعر
تراہر شعر ہے تاج سر شعرای وفرقد کا

ید اللہ اُنکے فوق الید ہی لازم اسلئے ایدل
بشکل کلمہ اللہ ہے خط لفظ الید کا

جو مولی کی غلام آزاد ہین ہر غم سے زائر مین
یہان ہی فرق ظاہر عبد مطلق سے مقید کا

عناصر کی نجات اُس فرد کامل کا تعلق ہے
جو اس ترکیب مین ہی عشق اُس یکتاے امجد کا

جو مضمون حیات مصطفے اعجاز دکھلائے
ابھی یہ پوستین ہو زندہ دیوان مجلد کا

جب اپنے عیب راہ طیبہ مین یکجا نظر آئے
گمان تھا سنگریزون پر قوارے ممرد کا

سُنا ہے وہان یکبرین آپکی صورت دکھائینگی
فقیر اب خوف کیا ہے گوشہ تاریک مرقد کا

۱۵ ۴

میسر ہو جو سجدہ مسجد پر نور احمد کا
ادا ہو سجدہ سہو اپنی تقصیرات بجد کا

لب مشتاق ہو مین اور وہ بوسہ سنگ اسود کا
نگاہ شوق ہو مین اور وہ نظارہ گنبد کا

حضور روضہ وہان گویا کہ میدان شفاعت مین
کھڑا ہے منتظر کوئی اُنکی آمد آمد کا

دل کو نین ہی جون سایہ افتادہ تعشق مین
حدوث حسن احمد سایہ ہی کس حسن سرمد کا

عطاے حق مقام قاب قوسین آپکو جو ہے
رسا کس سے ہوا ایسے ہدف تک تیر مقصد کا

لہ شرح کا نام درستارہ روشن لکھا اور فرقدین ستارہ ہے ۱۲

بقیع غرقد آہی رو ضۂ خضرا سے جنّت ہے
مشیر اسپر ہے خود و سبز ہونا اسمین غرقد کا

غنی مخلوق ہی کیونکر نہ وہ سلطانِ عالم ہو
توکّل ہے خدا پر خاص کیہ جسکی مسند کا

جو اہلِ قصر بے حج و زیارت جیتے ہین انکو
یقین ہی کس حساب آب برجِ مشیّد کا

چلو اے اغنیا راہِ مدینہ رہبر دین ہے
مگر یہ قد ہے کام دی توفیق و ارشد کا

بنی سے وہ جدا ہونا معاذ ابن جبل کا ہائے
یمن سے آکے پھر وہ دیکھنا قبر محمدؐ کا

وہ نارِ ہجر جبل ہی کیا ہی نور افزا عین دل
رمادِ طیبہ شافی تو تیا ہے چشم ارمد کا

مدینہ کے گدا بھی دی طبق ہائے معالی ہین
اشارہ ہی وہان یہ انکے ملبوسِ مبدّد کا

بجھایا اک نظر مین انتہابِ آتشِ دل کو
وہ برجِ سبز نے چھینٹا دیا آبِ مرد کا

کوئی مرتا ہی دنیا مین تو کیون روتے ہین سب اسپر
یہان رونا ہمین کافی ہے ہجرانِ محمدؐ کا

فقیر اکدم قیامت مین نہو لے تشنہ لب یارب
نہو حرمان اسکو کوثرِ شیرین و ابرو کا
۵ ۱۵

اگر ہو شوق دیدارِ بلال و قربِ احمدؐ کا
وہ رکن کعبہ دیکھو اور قرنیہ سنگ اسود

ہمیشہ رشک ان آنکھونکو ہی لوحِ زبرجد کا
کہ انکو مشکل اسکو سہل ہے نظارہ گنبد کا

بناؤن دیدہ بینا سی دوات و قلم مژگان
جبین مومنین پر نام لکھو نمین محمدؐ کا

مطیعِ مصطفےٰ کی نفس و عقل و روح ہمدم ہین
ہمیشہ انس اس سید امین ہی ہمدم سی ودد کا

زمینِ شعر مین ذکرِ دہانِ پر شمیم آکر
روان کر جای دریا شربتِ قند مورّد کا

سیاہی آدمی کی دل پہ آئے کیون نہ عصیان سے
کیا ابیض ہی اسود رنگ جس نے سنگ اسود کا

کلامِ مصطفےٰ کو وصف سے مشہو عالم مین
مری اشعار مین جلوہ ہے درہای منضد کا

وہ چوبِ خشک کا رونا وہ تسبیح حصا و اللہ
عجیب اعجاز ہی نصِ حدیثِ خاص و مسند کا

صفحہ ۱۲

تماشا ہی کہ بوجہل و ابوطالب ہے محروم
ہوا مقسوم عمار و بلال احسان اشہد کا

قرین ہے رحمتِ حق یوں مسمائے مقدس سے
کہ صلی اللہ ہی جس طور لازم اسم امجد کا

قیامت تک وہاں رہنے کو سمجھی ایکدو ساعت
وہ رشکِ اہلِ کہف ایدل ہے ساکن شہرِ احمد کا

خیالِ گنبدِ خضرا مین رونا راحتِ جان ہی
اثر ہوتا ہی آب اشک مین آبِ زمرد کا

اگر گاہ زمین عنبر کا پتلا ہو تو کیا حیرت
تسلط عالم برزخ مین ہے خوشبوی مرقد کا

تجلیگاہِ مدحِ مصطفےٰ ہی طور دل جب سے
طبیعت سے مری آمد کو ہی شیوہ خوشامد کا

مرا ہندی سخن مشہور ہی مکی مدینے مین
عرب تک ایک شہرہ ہے مری تیغ مہند کا

الٰہی بحرِ شعرِ نعت بحرِ مغفرت بن جاے
گران میزان مین ہو ہر وزن اشعارِ مجدد کا

۶ | فقیر اپنا دیتی مین نظر آتا ہی نیک انجام | سگ اصحاب کہف آسا شمول نیک مین ہو کا | ۱۷

بدلنا ہر وطن ہی شہر دلجوی محمد کا
عوض ہی زندگانی موقت سی موبد کا

بدلنا چاہیی سب شیوونکی وضع کا ہمکو
نمونہ تاکہ بیتِ مدح ہو بیتِ مخلد کا

ہمین افراط سی تفریط سی اطرا سی نفرت ہے
کہ مسلک ہے ہمارا اعتدالِ مدح احمد کا

جو وصافِ نبی جبریل کے تحقیر کرتی ہین
وہ عالی شان خود گواہ ہی اوس خیرِ سرمد کا

معاذاللہ استادِ رسول اللہ کی تحقیر
نہین کچھ بھی لحاظ اللہ کی قول موکد کا

عدوی مصطفےٰ ہی جو یہان مداح ایسا ہے
کہ بیشک دشمن جبریل دشمن ہے محمد کا

وہ غارِ نار مین ہی صورتِ کعب و ابو رافع
عدوی مصطفےٰ ساکن ہے گو برجِ خورشید کا

احد مین اور احمد مین جو عینیت کی قایل ہین
مسلمان کا عقیدہ ہی یہ اونکا یا کہ مرتد کا

حدیثِ احمدی میم جو مشہور کرتے ہین
مقر ہے دوزخ ایسی قوم بدکردار بیحد کا

کہ کذب و افترا ذاتِ رسول اللہ کی نسبت
یہ شیوہ مستحق نار کا ہے فرقہ بد کا

انا عرب بلاغین جو کہتے ہین حدیث اسکو
معاذ اللہ بہتان ہی نہین یہ قول احمد کا

سمجھے بے خبر جو کفر مین ایمان مین کچھ فرق
سمجھ مین اُنکی آئے فرق کیا موضوع و مسند کا

وہ تشدید انکو آرہ بنکے یارب چیر ڈالے اب
عرب سے کچھ نہ سمجھے فرق جو رب مشتد کا

معاذ اللہ توبہ ہے معاذ اللہ توبہ ہے
روایات حدیث اور کلام ایسے رب المجد کا

کہین ہے انقباض دل کہین ہے انبساط دل
اثر ہی یہ مری بحر سخن کی خیز رکا مد کا

مرے دیوان ہی مین منسوخ دیوان اہل مدعت کے
زمین شعر ایسی ہی قرآن نعت احمد کا

فقیر سید ہے اس قادر قدیم و دانا سے
طویل البلاغ کردے مجکو موضوعات کے رد کا

۷ ۱۷

بیان کیونکر ہو مدح عزت و شان محمد کا
کہ خود ہی رب عزت مدح فرما اس مسجد کا

الٰہی زندگی بھر محو مرضیات رکھ ہمکو
الٰہی محض تیرا لطف انیس اپنا ہو مرقد کا

عطا وہ قوت ایمان ہو حب محمد مین
کہ آسان ہو لے احکام ہمیشہ شرع کی حد کا

الٰہی اتباع سنت ایسا ہو نصیب اپنے
کہ آجائے مزا وارین مین دین محمد کا

الٰہی نعت و مدح مصطفے ایسی عطا ہو مین
کہ وہان ترک ادب باعث نہو نار مخلد کا

بہت مداح اترائے ہین جو اطرائے مدحت مین
اسی مین خاص وارد ہے سنو فرمان احمد کا

کہ میری مدح مین اطرا نہو مثل نصاریٰ کچھ
کہ اُنکا شان عیسیٰ مین ہے شیوہ مدحت بد کا

کمال شاعری مین کوئی ہو شہرہ عالم مین
اگر ہی نعت مین غالی تو بس مردود ہی وہ رد کا

طواف مرقد احمد کی جسکے دل مین حسرت ہے
تو مشرک ہی وہ طائف مصطفے کے پاک مرقد کا

معاذ اللہ کب خوش ہین رسول اللہ مشرک سے
کہ ہی یہ کا الصلوٰۃ اور بیشکش ہی خاص معبد کا

روا ہوتا تو مکہ مین مدینے والے کیون آتے
وہین کرتے طواف اس تربت پر نور احمد کا

مدینے کی زیارت کا زیارت نام ہوتا کیون — جدا حج مدینہ نام ہوتا وصال کے مقصد کا
خدا سُنہ چومنے سے پاک اور رشا عربیہ کہتے ہین — خدا سُنہ چوم لیتا ہی جو نام آتا ہے احمد کا
جناب حق مین ایسا قول گستاخی ہی توبہ ہے — جو یون کہتا نہوتا داخل پھر شیطان کو صد کا
کہ میرا قول میرے مُنہ کو آپہی چوم لیتا ہے — جب اسپر نام آتا ہے محبت سے محمد کا
بہت یاد آئیگی قید حدید نار مین شوخی — نہین جس بچیا کو فکر کچھ مدح مقید کا

فقیر اب سب پرانے بدعتی دیوانے ہوئینگے
ہوا ہے شہرہ اک سُنّی کے دیوان مجدد کا
۸ — ۳۱

کسیکو شرک و بدعت مین کہے دعوی عشق احمد کا — تو کب ہے اُسکے ایمان پر گواہ اقرار شہد کا
بس اک مولود خوانی مین محبت اتو باقی ہی — کوئی لیتا نہین نام امر مسنون محمد کا
کلام لطف کو دیکھا سراپا لطف سے خالی — کہ ہی ہمدستان کس کس خلاف شرع بیحد کا
ندائے غیر اسمین ہی ثنائی بدعت اسمین ہے — وہی مولود خوانون کے لئے سامان آمد کا
اور ان مولود خوانون کو فقط خوانی سے مطلب ہے — نہ غم توحید سنت کا ہی نے ہنگامہ غد کا
کیا ہنگامہ میلاد نے انجام سے فارغ — کہ ہی عزم ایسے ہنگامون سے اُس ہنگامی کے رد کا
ہزارون بدعتی مولود خوان اب ایسے ایسے ہین — نہین اللہ جنکو پاس کچھ دین محمد کا
نہو بدعت کو رونق کیونکر ایسی مدح خوانی مین — کہ سو بیقی کی باعث ہے ہجوم اعناق ممتد کا
کوئی سرکش نہو اسپر کہ مین کچھ چیز ہون اتو — جو میرے گرد اک ہنگامہ ہے اہل خوشامد کا
خوشامد اور روہ ساری آمد و رفت اسلئے ہی بس — کہ بزم مدح خوانی مین جمع غل ہی خوان آمد کا
اگر اہل ضلالت آپکو سمجھین ہدایت فن — نہین پوشیدہ رہتا حال ہر گمراہ و مہتد کا
شہید ایسا ہوا مشہور اس مولود خوانی مین — کہ بیقی مین بایا رتبہ ہر قوال کے رد کا

علامہ نامی ۱۲

لگا کر خون کیا ملجائیگا کوئی شہید دینمین ۔۔۔ نہین ابیض اگر ہو نام ابیض ایک سو کا

کہو اس بزم کی ان اغنیا کو کیا ضرورت تھی ۔۔۔ ضرورت کیون نتھی یہان سنتے ہین وہ راگ امرد کا

مناجات و غزل و راگنی مین جب سناتے ہین ۔۔۔ تو مثل زن ہے اُنپر میل ہر اغلامی بد کا

جو فرمائین غنی ہم بے طمع ہین عاشق صادق ۔۔۔ ہمین منظور ہی اظہار خالص حُبّ احمدؐ کا

غلط ہی اغنیا کا قول یہ کچھ شک نہین اسمین ۔۔۔ کہ حظّ نفس کو اک جشن ہی سامان مولد کا

اگر عاشق بھی ہوتے کچھ تو ہوتے کچھ نمازی آپ ۔۔۔ زکوٰۃ و صوم و حج سے نفع لیتے خیر سرمد کا

اگر عشق نبی ہوتا تو سنت سے بھی ہوتا عشق ۔۔۔ یہ کیسا عشق ہی جو عشق ہے ہر بدعت بد کا

تو ہان گویا معافی کو یہ محفل کیا ہی شوری ہے ۔۔۔ نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و بخشش ید کا

یہان کیا اغنیا کیا ہیز و اکیا طفل کیا نسوان ۔۔۔ بحظّ نفس امّارہ ہی نام اُن سب کے مقصد کا

اسی محفل مین اتبو عورتین بھی مدح گاتی ہیز ۔۔۔ بیان کیجے کہان تک اُنکی بے شرمی بیحد کا

غضب آواز عورت کی اور اُسکو مرد سنتے ہین ۔۔۔ یہ پیغام زنا سمجھو کھلا بے کاوش و کد کا

زنا بھی کیون نہو غلام بھی کیونکر نہو جس جا ۔۔۔ کھلا ہنگامہ ہے مرد و زن و اطفال و امرد کا

ہوا یہان جس دل ملحد سے الحاد اس شریعت مین ۔۔۔ نمونہ ہے وہ دل دوزخ کے قعر نار موصد کا

بہت مدّاح زینت دیتے ہین بس شرک و بدعت کو ۔۔۔ یہ گو دعوی ہی عشق و نعت و اوصاف محمدؐ کا

نہ انکو عشق احمدؐ ہی نہ انکو مدح سے کچھ کام ۔۔۔ وہان تو فکر ہی بس اغنیا کے کیسہ و ید کا

خدا کی حمد ہو نعت نبی ہو مدحین جو ہو ۔۔۔ قبول حق ہی وہ محدود ہے جو دین کی حد کا

الٰہی نعت مین ایسا ید طولیٰ عنایت ہو ۔۔۔ کہ ہو مفتوح مجھپر باب ہر خیر مخلد کا

الٰہی تنگ ہو میدان اہل شرک و بدعت پر ۔۔۔ بنا دے سیر قرطاس و قلم کو وہ بھری گد کا

ہزارون بدعتون کی کرگئے اے فقیر اتبو ۔۔۔ بجا ہی سیف سنت نام سیر خامہ و ید کا

غزل در منقبت خلفائے رسول کریم علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم

(۹) (۱۷)

عجب تبہ کیا اللہ نے صدیق اکبرؓ کا — بنایا غار مین بھی اُنکو یار اپنے پیمبرؐ کا

مقرب ہین وہ برزخ مین قیامت مین بھی مومنگے — محمدؐ سے نتھا کچھ قرب اُنکو زندگی بھر کا

قرابت ایسی اُس بوعائشہؓ کو ہے محمدؐ سے — کیا حق نے رسول اللہ کو زوج اُنکی دفعتہً کا

وہ بعد از انبیا اور مرسلین کے سب سے افضل ہین — بیان کیا کیا ہو مجھ سے وصف اُس محبوب سرورؐ کا

جناب ابن خطابؓ ایسے عابد اور خطیب ایسے — کہ اُنکی ذات عالی فخر ہے محراب و منبر کا

ہزارون لشکر کفار سے دریائے خون بہکر — وہین لب خشک تھا اُنکی سنان تیر و خنجر کا

یہ ایسے رازدار مصطفےٰ ہین خود ابو حفصہ — ہنین حال اُنسے کچھ مخفی رسول اللہ کے گھر کا

رہا جو بھاگتا شیطان ہمیشہ اُنکے سایہ سے — وہ سایہ معنئ لاحول تھا کیا اس مظفر کا

وہ کان صبر و حلم و جود و ایمان و حیا عثمانؓ — ہوا تھا ازدواج اُنسے رسول حق کی دختر کا

نکاح ثانیہ بھی بعد اولیٰ ہوگیا اُنسے — ذی النورین نام اسواسطے ہی اس مطہر کا

عجب ترتیب قرآن جامع قرآن نے کی گویا — دکھایا ہمکو نقشہ لوح محفوظ و منور کا

شہید حق نے بلوی مین دیا سر اور نہ مارا دم — کہ تا مجھ سے نہو مفتوح باب اس فتنہ و شر کا

علی مرتضیٰ زوج بتول معدن عصمت — کہ شہر علم احمدؐ سے اُنہین رتبہ ملا در کا

رسول اللہ عالی شان کو تھی اُنسے یہ الفت — کہ جیسے پیار ہوتا ہے برادر سے برادر کا

سخاوت مین شجاعت مین عبادت مین شہادت مین — کمال انکا سبب ہے رونق دین پیمبر کا

ہمیشہ اُنپہ رضوان خدا نازل رہے جبتک — طلوع مہر ہو دنیا مین اور ہو اذن محشر کا

فقیر اپنی شفاعت کا وسیلہ ہی قیامت مین — محمدؐ کا ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ کا

۷۰ کو قرآن

جو کہ قرآن و محمد کے بیان مین آگیا
اُسکا عامل حقتعالی کی امان مین آگیا

دیکھین تو سہی کردہ آثارِ رسول اللہ یہ
جنکو یہان رہکر مزا نام و نشان مین آگیا

اُس زبان کی ہر زمین شعر بھی ملکِ عرب
وصفِ سلطانِ عرب جسکے بیان مین آگیا

جھک گیا دورِ نبوت سے شبِ معراج مین
کیا اِسی سے خم یہ پشتِ آسمان مین آگیا

قدرِ مُشکِ من ہین بیتِ مصطفےٰ یون آگئی
عطر پھولون سے جو نکلا عطر دان مین آگیا

ہم تو جانے سے حرم کے تھک گئے پر ضعف مین
زور چلنے کا بہت عمرِ روان مین آگیا

وہ زرِ خالص بنا بازارِ محشر کے لئے
جو یہان عشقِ نبیؐ کے امتحان مین آگیا

اے جو امنِ ہی مفتونِ سنت ہو بس
جو عدم سے فتنۂ آخر زمان مین آگیا

شہرِ سلطانِ عرب مین جا کے افسوس اے فقیر
پھر بھی تو اِس قریۂ ہندوستان مین آگیا

۱۱ ۱۱

مصطفےٰ کا جسے بیمارِ محبت رکھا
اُسکو دارین مین مولیٰ نے سلامت رکھا

دینِ احمدؐ کا عیان ظلِ کرامت رکھا
کسکو اللہ نے بے سایۂ جنت رکھا

پھر بھی دوزخ مین کمی جائے تو کیون نقصِ کرم ہی
کفر و عصیان سے یہان مورد لعنت رکھا

ہر خیانت سے بچائی وہی جس نے ہمپر
طوعِ احمدؐ کا یہان بارِ امانت رکھا

درِ احمدؐ پہ جسے آگئی ایمان سے موت
قبر کا غم نہ غمِ روزِ قیامت رکھا

عاشقِ شاہدِ اُمت ہے اِس اُمت مین وہی
جسکو اللہ نے مشتاقِ شہادت رکھا

بحرِ پُر شور مین چلنے کا مزا کیا جانے
نفس نے جسکو یہان عاشقِ لذت رکھا

اِس سفر کے لئے جو ل سے نکلا تو وہ ہال
اے غنی فوجِ شیاطین کی غنیمت رکھا

زیرِ دیوارِ مدینہ ہین جو مدفون غریب
اُنپہ رحمٰن نے کیا سایۂ رحمت رکھا

دونون آنکھونکو اب اللہ دکھائے ہرم | کہین قرآن کہین فرقِ سنت رکھا

۱۲ | اسکو کیا چاہیے دم بھر غمِ امروز فقیر
جسکے سر پر غمِ فردائے قیامت رکھا | ۹

شبانہ روز راہِ مکّہ ہو اور یہ قدم میرا | الٰہی اب کہین مسکن نہوئے بے حرم میرا
وہ تاثیرِ صداقت کہتی ہی مدح ابوالقاسم | کہ صادق ہوگیا عالم مین قول بے قسم میرا
سکونِ طیبہ کا شائق ہی توان کو ہو کہین راحت | اٹھا سکتی نہین بھان بوجھ میری پشتِ خم میرا
نکلکر ہند سی یارب نکلون پھر کہین وہان سے | دراحمدؐ پہ رکھکر نکلجائے یہ دم میرا
جو محنت اس سفر کی کچھ بھی ہوجائے وہان مقبول | تو بہتر اغنیا کی فربہی سی ہے ورم میرا
سفوفِ خاکِ طیبہ تو بس ملجائے یا اللہ | غذائے ہند سی ہی دردمند اب تو شکم میرا
دو روزہ جو ہین امر دین مین اس سے قتل ہوتے ہین | وہ شمشیر دو دم ہے دو زبان کا اک قلم میرا
غمِ سلطانِ کونین مین جو لب خشک ہوتے ہین | کوئی کیا جانتا ہی کس مزی کا ہے یہ غم میرا

۱۲ | جو سامانِ سفر بھر ہے فقیر اپنے نصیبون مین
تو نقشِ بوریا بنجائیگا نقشِ درم میرا | ۱۱

شکلِ مدینہ دیکھ کے تھا دل کو تھامنا | گویا کہ تھا وہ طائرِ بسمل کو تھامنا
بے مدح یہان قلم رہے کیونکر کہ ہی محال | رفتارِ ناز سے کسی رافل کو تھامنا
انگشتِ مصطفےٰ کے اشارے سے پھٹ گیا | دشوار ہوگیا مہِ کامل کو تھامنا
ہے حفظ فوق ہفت زمین و وضوءِ رسولؐ | آسان ہو کیون نہ ماہیِ ساحل کو تھامنا
مشتاقِ مصطفےٰ نہین رہ سکتے بے سفر | ممکن ہی کس حبیب کے مائل کو تھامنا
دل تھامتے تھے وہان تو ادب سے پیادہ پا | بھولے سب ایسے مرکبِ محمل کو تھامنا

غافل

غافل ہین قہر و رحمتِ حق سے سب اسلئے
مشکل ہوا ہے فرض نوافل کو تھامنا

تسبیح مین صلوٰۃ و سلامِ رسول مین
اللہ اس دلِ متساہل کو تھامنا

وہ موجِ مے رہتی ہی یہان حبش مین کہ آج
مشکل ہی بحرِ شعر کے ساحل کو تھامنا

آجائے اِک تصورِ عقلِ نبی تو پھر
ممکن ہے عقل کا کسی عاقل کو تھامنا

۱۴ جبتک یہ جنبشِ رگِ نبض اے فقیر ہے
وردِ صلوٰۃ سے نہ انامل کو تھامنا ۷

شہرِ احمدؐ جسے مرغوب ہوا خوب ہوا
خطۂ ہند اُسے معضوب ہوا خوب ہوا

بالیقین روزِ حساب اُسکا حساب آسان ہے
خیرِ اُمت مین جو محسوب ہوا خوب ہوا

نورِ مرقد ہمین ہمشکلِ جمالِ یوسفؑ
قسمتِ دیدۂ یعقوبؑ ہوا خوب ہوا

تھا مدینے مین یہ ہر ایک زبان پر مذکور
مجمعِ راغب و مرغوب ہوا خوب ہوا

روضہ و منبر و محراب و نماز و مسجد
چشمِ زائر کو جو مطلوب ہوا خوب ہوا

کھینچتا ہے کوئی دلکو جو مدینے کی طرف
دل جو اُس خوب کا مجذوب ہوا خوب ہوا

۱۵ تیری ناخوبی پر افسوس صد افسوس فقیر
پھر بھی تجھ سے جو عمل خوب ہوا خوب ہوا ۹

یا خدا پھر بھی مدینہ متصل ہو جائیگا
تھا یہ دل جیسا وہان پہنچے بھی وہ دل ہو جائیگا

نارِ دوزخ سے حفاظت کی مجھے اُمید ہے
سنگِ طیبہ جو مرے مرقد پہ سل ہو جائیگا

خُلّتِ ذاتِ خلیلِ حق یہان جسکو ملی +
اِس جہا مین ہر خلیل اُسکا مخل ہو جائیگا

ایدلِ بیمار دنیا چل مدینے کی طرف
جاکے اُس دار الشفا مین معتدل ہو جائیگا

کیون نہ دیکھے خلد مین چشم کحیلِ حورِ عین
کحلِ خاکِ روضہ سے جو مکتحل ہو جائیگا

وہان تمنا ہوگی طولِ امل کے قصر کی
جب درازا پنی خطاؤن کا سجل ہوجائیگا

بذلِ مال اس راہ مین ہان ای غنی جلدی سے کر
ورنہ تیرا ہر درم وہان داغِ دل ہوجائیگا

ظلمتِ راہِ عدم کا ہمکو اندیشہ نہین
داغِ عشقِ یار کا وہان مہر نظل ہوجائیگا

۱۶ | اے فقیر اب بھی مدینے کو جو چلتا ہے تو چل
دیکھنا تو کوئی دن مین مضمحل ہوجائے گا | ۹

عمر کا سال تو ہفتاد سے ہشتاد آیا
ایکدم بھی تجھے اے نفس خدا یاد آیا

سورۂ صاد کے اول مین جو یہ صاد آیا
صلوٰتِ نبوی کے لیے ارشاد آیا

سامنے روضۂ انور کے شباک ذی شان
طائرِ روحِ جہان کے لئے صیاد آیا

نقدِ جان لیکے یہان جو کوئی نقاد آیا
نفعِ بازارِ محمد سے ہے کامل اسکو

آیا کعبہ سے جو محرومِ مدینہ پھر کر
بے زیارت وہ ادھر کیون ستم ایجاد آیا

ہائے جو نہرِ مدینہ سے پھر آیا جا کر
وصلِ شیرین کو یہ کیون چھوڑکے فرہاد آیا

اغنیا واؤ مین افزونیٔ دنیا کے ہین محو
اور قریب اسنے جہنم کا وہ مرصاد آیا

آکے دنیا مین جو محرومِ زیارت ہین غنی
کوئی عاد آیا ہے گویا کوئی شداد آیا

بدعتی مدح سرا شمنِ سنت دیکھو
کیا مخب بنکے جب موسمِ میلاد آیا

کیون نہ دیتے رہین ہم داد محبت کا دم
اہلِ سنت کے لئے عشق خدا داد آیا

۱۷ | چاہئے جلدی سے عودِ حرمین اے فقیر
کیونکہ نزدیک وہ ہنگامۂ میعاد آیا | ۱۳

ناتوان ہونمین عزیزو اک نظر سی دیکھنا
مجکو لیجانا مدینے مین ادھر سے دیکھنا

جو مدینہ دیکھکر آئے ہین انکو دیکھلون
قافلے والے بھی آتے ہین ادھر سے دیکھنا

جو ہین تکلیفاتِ امرِ کبریا مین مطمئن
وہ نہ گھبرائینگے عقبے کے سفر سے دیکھنا

اور جو دنیا کے سفر کو سیرِ جنت سمجھے ہین
کم نہوگا وہ سفر اُنکو سقر سے دیکھنا

کاش آیاتِ حق و آثارِ احمدؐ ہو نصیب
دمبدم یہان چشمِ دل سے چشمِ سر سے دیکھنا

جو غلافِ کعبہ سیتا ہی وہ روشن ہوگیا
دیدۂ سوزن کو ہیبت کی نظر سے دیکھنا

رشک مین کہتا ہی دلکو اندن شہرِ سول
آسمان کا دیدۂ شمس و قمر سے دیکھنا

اُسکی رحمت جیسی ہر دم ہے کچھ دیکھو مثال
ابر سے باران جب شدت سے برسے دیکھنا

پر ہمین محروم اُس سے بھاگتے ہین ہائے ہائے
کیا اُدھر سے ہو رہا ہی کیا اِدھر سے دیکھنا

آخری وقت آگیا اے نفس کچھ عبرت نہین
اور یہ آیاتِ خدا کا عمر بھر سے دیکھنا

اے غنی کحل الجواہر تو لگا لے اب ذری
سرمۂ دیکر آنکھ مین اُس خاکِ در سے دیکھنا

ہے فسادِ خون بخل اس راہ مین جنکو بہت
ایسے بیمارون کی نبضین نیشتر سے دیکھنا

قولِ سنت سے تری اُڑتی ہی بدعت اے فقیر
بھاگتے ہین بدعتی کس کروفر سے دیکھنا

۱۸ ۱۱

کب عاشقِ دنیا کو ہے بطحا کی تمنّا
فرعون کا دل اور اُسے موسیٰ کی تمنّا

جس روز بر آئیگی مسیحا کی تمنّا
کیا ہوئیگی اُس روز نصاریٰ کی تمنّا

احکامِ محمدؐ وہ بجا لائین گے یعنی
مشہور ہے یہ حضرتِ عیسیٰ کی تمنّا

پھر یوسفِ دل اور وہ محبوسِ عجم ہے
زندان مین ہوئی حیف زلیخا کی تمنّا

افتادہ رہون مسجدِ احمدؐ مین شب و روز
سجدے مین ہین ہر یہی اعضا کی تمنّا

جو دفنِ طیبہ عوضِ جان ہو تو کیا خوب
آسان کا آسان تمنا کی تمنّا

یہان چشمِ منافق نہین مشتاقِ زیارت
فرعون کی آنکھ اور یدِ بیضا کی تمنّا

اِک لیلِ مدینہ جو ذری خواب مین آجائے
باقی نرہی قیس کو لیلا کی تمنّا

رکھے جو عذارا پنا مدینہ کی زمین پر
واسق کو نہو عارضِ عُذرا کی تمنا
یون مائل فردوس نہ تہی کچھ شبِ معراج
رکھتی تہی وہ عالی بصر اعلےٰ کی تمنا

۱۹
تیسیر تمنا بہی فقیر اب ہو دہین سے
ہے دی ہوئی جس حضرتِ مولیٰ کی تمنا
۹

ہر رنج و درد اک غمِ مختار بن گیا
دیدہ مدینہ رقیۂ آزار بن گیا
رشکِ جبالِ ارض جو وہ جار بن گیا
کیا ہو قبیس مطلعِ انوار بن گیا
بالائے دوش مرقدِ عالی وقار ہے
وہی قوت اس سے گاؤ زمیندار بن گیا
رنجِ سفر وہ راحتِ جان ہو گیا وہان
مژگانِ چشمِ عیش ہر اک خار بن گیا
رفیِ حجار جنکی منا مین ہوئی قبول +
ہر سنگریزہ سدِّ درِ نار بن گیا
ہی حرف حرف سلک صلوٰۃ و سلام مین
ہر شعر میرا سبحۂ ابرار بن گیا
ہے زندہ دل جو تارکِ دارِ فنا ہی آج
بیدار مغز وہ ہی جو بے دار بن گیا
تسبیح مین صلوٰۃ مین جو سر دل ہی محو
وہ بال بال مخزنِ اسرار بن گیا

۲۰
جس شہر مین فقیر کا دیوان لیگئے
بازار اُسکا مصر کا بازار بن گیا
۹

مقابل دینِ احمد کے کوئی ملعون نہ ٹہیریگا
حضورِ طفلِ ابجد خوان ہی فلاطون ٹہیریگا
بقیعِ طیبہ مین جبتک یہ مدفون نہ ٹہیریگا
الٰہی میرے دل کا درد روز افزون نہ ٹہیریگا
جو صحرائے مدینہ خوابمین اک لحظہ آجائے
فضای کوچۂ لیلیٰ مین پھر مجنون نہ ٹہیریگا
یہ حبِّ مال ہی وہ اضطرابِ دائمی دیکھو
قیامت تک کہین زیرِ زمین قارون نہ ٹہیریگا
شفاعت یون بٹاتی ہی کہ اُسکا نام ہی لکھکر
جو نام اپنے گناہونکا بہی مین لکھدون نہ ٹہیریگا

۱۶ دیع

جو دیکھے شہرِ سلطانِ عرب کو دل کی آنکھوں سے
عجم مین پھر کہین اُسکا دلِ مفتوں نہ ٹھہریگا

مدینے کا بیان بے اختیار آئے یہ کیون ہر دم
یہ نالہ ہی جو اسکو ضبط کر رکھون نہ ٹھہریگا

خدایا سر خرور کھنا طفیلِ مصطفےٰ اسدؔ
کہ حسبِ حق سے آنکھو مین اشکِ خون نہ ٹھہریگا

ہوئی بحرِ وزمین شعر بحرِ فضل و ارضِ لطف
فقیر اب کیون یہان ہر مدح کا مضمون نہ ٹھہریگا

۲۱ | ۹

نہ کیون ہو دل سے زبان پر ہزار شکرِ خدا
دکھایا شہرِ نبی لاکھ بار شکرِ خدا

مزارِ شافعِ روزِ شمار دکھلایا
کرونمین کیون نہ ادا بیشمار شکرِ خدا

یہ قربِ رحمتِ حق تھا اور اُسکی قدرت تھی
ادا ہوا جو قریب مزار شکرِ خدا

دکھائے مجکو مدینے کی راتدن اُس نے
تو مجھپہ فرض ہی لیل و نہار شکرِ خدا

مزا مدینے کے پانی کا یاد آتا ہے
تو یہ زبان ہے اور بار بار شکرِ خدا

ملا وہ نعمتِ حق یک بیک مدینہ مجھے
نہ کرسکا دلِ بے اختیار شکرِ خدا

فزون ہو شکر سے نعمت تو قرب احمد ہو
کہ کر رہا ہے یہ امیدوار شکرِ خدا

دکھایا شہرِ محمد کا کاروبار مجھے
تو کیون نہو لئے مرا کاروبار شکرِ خدا

فقیر ایک زیارت ہی لاکھ نعمت ہے
ہزار شکر خدا صد ہزار شکرِ خدا

۲۲ | ۷

ذاتِ نبی پہ لاکھ بار دم مین ہو وجودِ کبریا
اُنپہ درود کبریا اُنپہ درود کبریا

کیون نہو آپکے لئے بیحد و بیشمار اجر
آپ سے حشر تک ہے یہ نظمِ حدود کبریا

جنکو ہی حبِ احمدی بس وہی ہین خدا کے دوست
جو ہین حسودِ مصطفےٰ وہ ہین حسودِ کبریا

آبِ شفاعتِ نبی کاش وہان ملے ہمین
کیونکہ بہت ہی گرم ہی نار و وقودِ کبریا

ہوئے مدینۂ رسول کیونکہ نہ کافر و نپہ قہر
جسمین ہمیشہ رحمتین ہون جنودِ کبریا

مسجدِ مصطفےٰ مین بھی سجدہ ہو مجھی نصیب
چاہیے شکر مین مدام سر بسجودِ کبریا

۲۳ گنگ ہے خوب وہ زبان چاہین بھرے ایسے کان
جن سے سنے نہ ہوئے اے فقیر گفت و شنودِ کبریا ۱۳

کسی نے نفس کو بہر سفر مارا تو کیا مارا
قدم راہِ مدینہ چھوڑ کر مارا تو کیا مارا

بہ سرمست جا گھسکر مسجدِ احمد مین یدل کاش
یہان کی مسجدون مین ہمنے سر مارا تو کیا مارا ۱۲

مدینے کی ہوا سے ہمدمی اکدم بھی کافی ہے
گلستان کا دمِ آبادِ سحر مارا تو کیا مارا

کہان تو اک ہوا ن دل کا کہان وہ گنبدِ اخضر
جو نعرہ تو نے آہ بے اثر مارا تو کیا مارا

علاج اپنے جنون کا خارِ صحرائے مدینہ ہے
کسی فصاد نے یہان نشتر مارا تو کیا مارا

نہ آیا صیدِ عشقِ مصطفےٰ گر شکہ جان مین
جان ۱۲ یہان اس جال سے ہر صید گر مارا تو کیا مارا

مقابل یک نگاہِ روزنِ در کے وہان دو پیسہ
جالی ۱۲ کسی معشوق نے تیرِ نظر مارا تو کیا مارا

رہا خضر کے دل و دو ران سرہان بیقراری مین
خدا جانے درِ محبوب کب مارا تو کیا مارا

کہان ابرِ خضر کی نظر سے وہ خنک چشمی
یہان اشکون مین عجوطہ چشم تر مارا تو کیا مارا

بجھائی نارِ قہرِ حق ہماری آہِ سرد نے کاش
جو اس نے زہرۂ نارِ سقر مارا تو کیا مارا

غنی دم ہونگے بے حج کعبہ یک دو دم زمین
غنا کا دم اگر یہان عمر بھر مارا تو کیا مارا

مہوس خاکِ طیبہ بنو تو ابھی کیمیا بنجائے
یہان سیماب بہر سیم و زر مارا تو کیا مارا

۲۴ فقیر اک لفظ سے تیرے عدو بھاگے تو یہ تو نی
بشکلِ رجمِ شیطان پھینک کر مارا تو کیا مارا ۱۳

جب مدینہ سے ادھر غیر نے منہ پھیر لیا
قافلہ چشمِ زوار سے تنویر نے منہ پھیر لیا

طفیل

طفلِ اشک آنکھ مین نے آبِ مدینہ بے تاب
کہ ان طفال سے اس شیر نے منہ پھیر لیا

جسم میرا نہوا خاکِ مدینہ افسوس
اس مس عیب سے اکسیر نے منہ پھیر لیا

ہم مسافر ہوئے جب گنبدِ خضرا کے قریب
کیا ہی ہر شکل سے تغییر نے منہ پھیر لیا

پھرتے کیا جالیون سے دیدۂ محو دیدار
کہین دیکھا ہے کہ تصویر نے منہ پھیر لیا

ہوئی تکمیل صلوٰۃ ایسی مدینہ مین مہیب
مجھسے ڈر کر مری تقصیر نے منہ پھیر لیا

(یعنی عرض سلام کا جگہ نہین ۱۲ — یعنی ہیبت درود و سلام ۱۲)

حبِّ دنیا ہی جسے طیبۂ اطہر مین ہے
نجس العین سے تطہیر نے منہ پھیر لیا

(یعنی وہان کہان ۱۲)

جسکی تقدیر مین دیدار و شفاعت ہے نہین
سچ ہی اس شخص کی تقدیر نے منہ پھیر لیا

چلتے کیا پاؤن مدینہ سے ادھر کو جوادھر
دمدم زائر دلگیر نے منہ پھیر لیا

(یعنی روضہ طیبہ ۱۲)

دیکھئے وصلِ مدینہ کبھی پھر ہو کہ نہو
یہان مری آہ تاثیر نے منہ پھیر لیا

اہلِ غفلت کو مدینہ کا سفر کیون نہو عجیب
انکے باخواب سے تعبیر نے منہ پھیر لیا

کاش تحریرِ رقاب اس سے ہو کر جانبِ نعت
ہر طرف سے مری تحریر نے منہ پھیر لیا

(یعنی روضہ طیبہ کی طرف ۱۲)

تو ہے مداحِ رسولِ عربی آج فقیر
کس کے دل سے تری تقریر نے منہ پھیر لیا

۲۵ — ۱۳

وصل مین حیرتِ دیدار نے سونے نہ دیا
ہجرِ طیبہ مین دلِ زار نے سونے نہ دیا

(یعنی مدینہ ۱۲)

شادیٔ مژدۂ رحمت سے ہے گویا بیخواب
جسکو در دشتِ ابرار نے سونے نہ دیا

ایسے باہم رہے ہان محوِ صلوٰۃ و تسلیم
چشمِ زوار کو زوار نے سونے نہ دیا

خفتہ بخت آہ مدینہ سے ہم آئے اٹھکر
کیون ہمین یار کو رفتار نے سونے نہ دیا

بے مدینہ ہے وہی نالۂ دل یہان انہوس
فتنۂ دل کو غمِ یار نے سونے نہ دیا

بخت بیدار مدینے مین رہے یون اپنے
گویا بیدار کو بیدار نے سونے نہ دیا

تھک کے سوتے ہین وہی قبر مین دیکھو تو سہی		جنکو یہان کارنے اور بار نے سونے ندیا
سوئینگے نار مین محروم زیارت جنکو		یہان غم در ہم و دینار نے سونے ندیا
چشم دل کیون نہو بیدار مدینے مین کہ وہان		رویت رحمت غفار نے سونے ندیا
دیدۂ مہر فلک پر ہے ہمیشہ بیخواب	رحمۃ للعالمین	کسکی محویت دیدار نے سونے ندیا
نیند جنت مین نہین آتی تو حیرت کیا ہی		حیرت روضۂ مختار نے سونے ندیا
کیا ہی آرام کا مرقد ہی بقیع الغرقد		یہ وہان بخت نگونسار نے سونے ندیا

	اُنکو فردوس مین آرام مبارک ہو فقیر	
۲۶	جنکو یہان ہیبت جبار نے سونے ندیا	۷

گرمیٔ ہجر سے چین مجھے افسوس ہے دم بھر کیون نہوا
سایۂ نخل مدینہ کبھی مجکو بھی میسّر کیون نہوا
رہتی یہ دور ہمیشہ خدایا دامن دل سے نجاست ہند
عاشق احمد کا بھی وطن وہ طیبۂ اطہر کیون نہوا
ایسا نہوا ے جان حزین آجائے پیام اجل تجکو
پھر یہ الم ہو ایک سفر بھی سوے پیمبر کیون نہوا
بستر خواب ہند ہوا ہے بستر خار اس رنج مین ہاے
شہر رسول اللہ مین میرا خاکیہ بستر کیون نہوا
بے حسن عمل جو پیک اجل آیا تو یہ حسرت ہوئیگی
ہاے مقدم کیون نہوا وہ اور یہ مؤخر کیون نہوا
دیکھ کے اُسکو زندہ ہی پھر کر کیون نہ کہین پچتائے دل

طائرِ جان کا دامِ دہان وہ شبکۂ انور کیون نہوا

ہوتا ہے سب تقدیرِ خدا سے سن تو فقیر خستہ جگر
۲۷ لحظہ بلحظہ کہدیتا ہے تو یہی کیونکر کیون نہوا

یہ مجھ سے پوچھتے کیا ہو مدینہ کیسا مکان تھا
کہ اسکو دیکھکے سینہ مین میرے دل ہی کہان تھا

بہارِ وصلِ مدینہ کا اب ہی ہے وہی اران
ہوا تھا غنچۂ دل خندہ زن کہ وقتِ خزان تھا

نگاہِ دیدۂ حسرت تھی ہر طرف دمِ رخصت
مدینہ سے تو نکلنا بشکلِ نزعِ روان تھا

بقیعِ طیبہ مین ایجان کیون نرگئی تو بھی
مسافرون کے لئے وہ مقامِ راحتِ جان تھا

پیامِ بوسۂ حورِ جنان تھا اپنے لئے وہ
لگا صراحیِ طیبہ سے جب کہ اپنا دہان تھا

وہ تھے ترشحِ رحمت مین سوزِ دلسی سلامت
جو اشک ریز ہی وہان اور سلام زبان تھا

ہلالِ تیغِ نبیؐ بدر مین ہوا جو نمایان
تو دم مین لشکرِ کفار غرقِ آبِ سنان تھا

نثارِ تربتِ حمزہؓ نہ کیون ہو رحمتِ باری
کہ دیدۂ نبوی اُسپہ کیسا اشک فشان تھا

ہزارون گلشنِ ہند و عجم نثار ہین اُسپر
مدینہ مین جو سر درنگاہ برگِ خزان تھا

الٰہی ارض و سما کو گواہ حشر بنا دے
کہ یہان جہان کہین تھا مین زبان سے نیک بیان تھا

وہانسے آگیا پھر یہان فقیر وہ بھی تو دن تھے
کہ تو ہی کرکے سفر ایک دن یہانسے وہان تھا

۲۸ دوائے تپِ غمِ دیرینہ بذکرِ آبِ مدینہ ۱۷

ہوا وہ زندہ دل جس نے پیا پانی مدینے کا
کہ ہے صد غیرتِ آبِ بقا پانی مدینے کا

مری دلسے یہ آہِ سرد یون اکثر نکلتی ہے
کہ یاد آتا ہی مجکو برف سا پانی مدینے کا

جو ہوتا اب سکندر ڈھونڈتا کیوں آبِ حیوان کو
چکھا دیتا اگر اپنا مزا پانی مدینے کا

ہوئی سب پانی پانی شربتِ قند و نبات اس سے
یہی کہتا ہی جس نے پی لیا پانی مدینے کا

مدینہ ہی زمین پر جنۃ الفردوس کی تصویر
نمونہ سلسبیلِ خلد کا پانی مدینے کا +

صراحی جو وہاں ساقی لئے مسجد میں پھرتی ہین
الٰہی اُنسے پھر مجکو پلا پانی مدینے کا

مدینہ کی صراحی کی صورت ہے یہ کسکا دل
صراحی بنکے پیتا ہی رہا پانی مدینے کا

ہوا پاکیزہ دامانِ دل اُسکا داغِ عصیان سے
کہ جسکو ایک چلو ملگیا پانی مدینے کا

یہ دل مشتاق ہی جسکا ہمیشہ مثلِ مستسقی
بلا یارب وہی مارالشفا پانی مدینے کا

یہی جی چاہتا ہی پھانک لیجے خاک بھی اُسکی
بڑھاتا ہی کچھ ایسی شہتا پانی مدینے کا

مری ہونٹونکو ہر دم چاٹتی ہین جان و دل میرے
پیا جب سے انہون نے خوش مزا پانی مدینے کا

وہان اک باغِ ایمان سبز و خندان تک حدیث ہے
زمینِ لمعین جسکی بہ گیا پانی مدینے کا

چلا آتا ہو نہین انہارِ جنت سے یہ کہتا ہے
زبانِ حال سے خود ماجرا پانی مدینے کا

یہ فوقی امر ہی اسکا بیان کیونکر زبان سے ہو
کہ میٹھا ہی تو کیسا ہی بھلا پانی مدینے کا

جو وقتِ قتل وہان ہرن پلا دے مجکو وہ پانی
تو کافی ہوئی سیر اخون بہا پانی مدینے کا

نہو ماء الحیات اپنے لئے کسطور وہ پانی
کہ پیتے تھے جنابِ مصطفیٰ پانی مدینے کا

فقیر اپنا نصیب اب تو سکندر سے بھی بہتر ہے
رہا محروم وہ ہم کو ملا پانی مدینے کا

۲۹ ۲۱

ملا ہم دردمندون کی دوا پانی مدینے کا
ہوا اس روحِ مضطر کی غذا پانی مدینے کا

صراحی کا دہن جو بی زبان ہے اسمین حکمت ہے
کہ ہی اسرار کی انہار کا پانی مدینے کا

جو اسکو پی چکے بیخود ہین وہ لذاتِ حسرت سے
وہ کیا کہہ سکین کیا چیز تھا پانی مدینے کا

بڑھاتا ہے جو پینا اُسکا ہر دم قوتِ دل کو
بڑھائے کیوں نہ تاثیرِ دعا پانی مدینے کا

نہوئی عاصیونکو پیاس پھر محشر مین ساری دن
جو ہو جائے کچھ اُسدن ناشتا پانی مدینے کا

عجب آبِ مصفی ہی کہ اپنی شکل دم بھر مین
بنا دیتا ہی دلکو باصفا پانی مدینے کا

عجب کیا عینِ دل کو نورِ ایمان کی ترقی مین
بنائے چشمۂ شمس الضحیٰ پانی مدینے کا

تمنا ہے کہ ملجاؤن کہین خاکِ مدینہ مین
مری مرقد پہ ہو چھڑکا ہوا پانی مدینے کا

نظر آنے لگے گویا ہماری صورتِ اصلی
جب آیا سامنے آئینہ سا پانی مدینے کا

زبانِ حسرت مین مثلِ ماہیِ بے آب ہے بیتاب
کہ اِس منہ سے نہوا کم جلا پانی مدینے کا

ہمین اب سبدم رونا نہ آئی کیطرح دل سے
رقیق اپنا سا دل کو کر گیا پانی مدینے کا

لگائی جام کوثر کے سوا کیا اپنے مُنہ سے وہ
ہمیشہ جسکے مُنہ لگتا رہا پانی مدینے کا

عجب کیا بال بال اُسکا بچے نارِ جہنم سے
پیا جس بن نکا بنگیا پانی مدینے کا

مزا تب زندگی کا ہو کہ میری ہر رگ و پے مین
بشکلِ جانِ شیرین ہو سما پانی مدینے کا

عزیزو وصیت ہے جو وقتِ نزع ممکن ہو
تو میرے حلق مین زمزم ہو یا پانی مدینے کا

زبانِ تشنہ کامِ شوق بیتاب اس دہن مین ہے
سبوئے بے زبان ہی جب ملا پانی مدینے کا

گناہون کی ندامت سے مرا دل پانی پانی ہے
کیا غفار نے جب سے عطا پانی مدینے کا

مشرف قبرِ احمد سے ہی یہ بھی کیا تعجب ہے
کہ ہو کوثر تک اپنا رہنما پانی مدینے کا

عجب کیا دوزخ اُسکے گرد سے سرد ہو جائے
یہان سے پی گیا جو قافلا پانی مدینے کا

یہ آبِ وفا انکے حق مین آبِ سم دوزخ ہی
غنی جو جانتے ہین بے مزا پانی مدینے کا

فقیر آب و ہوائے ہند پھر کیونکر موافق ہو
جو یاد آئے مدینے کی ہوا پانی مدینے کا

۳۰ صد راحتِ روح خزینہ در ذکرِ ہوائے مدینہ ۱۳

کاش اکدن پھر چلی آئے مدینے کی ہوا
اور اڑا کر مجکو لیجائے مدینے کی ہوا

گرمیٔ حرص و ہوائے نفس سب جاتی رہی
جو مسلمان اک ذری کھائے مدینے کی ہوا

راتدن ہے جسکا گلزارِ محمد مین گزر
ہر ہوا پر کیون نہ اترائے مدینے کی ہوا

جان ہو ہو جائے کفر و شرک کی جو ہند مین
ایکدم تکلیف فرمائے مدینے کی ہوا

ہند مین کیونکر جیے عاشق اگر دم کی طرح
اپنے سینے مین نہ بھر لائے مدینے کی ہوا

جان ہوا ہو جائے جسدم یا خدا اس جسم سے
یہان جائے جہان پائے مدینے کی ہوا

برگ افتادہ کی صورت مسجد احمد مین کاش
دل مرا بیجا کے ٹھہرائے مدینے کی ہوا

جا رہی جو خاکِ عاشق بہی مدینے کی قریب
کیون مدینے مین نہ پہنچائے مدینے کی ہوا

ہر تعلق سے ہمارا دامنِ دل کھینچکر
کاش وہان کا ٹٹو نمین لہجائے مدینے کی ہوا

کون دے پنکھا مدینے کا تبرک ہمکو آج
تپ دونکو کون بہجوائے مدینے کی ہوا

کس طرح جائے مدینے سے کہین عاشق کی روح
کیا مدینے ہی سی گھبرائے مدینے کی ہوا

جو ہوئی نفس مین ہین اغنیا محظوظ کاش
اُنکو حسن ابنا بہی دکھلائے مدینے کی ہوا

۳۱ تب شفا ہو اے فقیر اپنے دلِ بیمار کو ۱۵
اک ذرا دم اسپہ کر جائے مدینے کی ہوا

حبکو ہے طیبہ نبیؐ کا مزا
وصلِ جنت ہے ضبتی کا مزا

جنکے عاشق ہزارون ہین اُنکو
ہے محمدؐ کی عاشقی کا مزا

دل لگا کر مدینے سے عشاق
بھول جاتے ہین دل لگی کا مزا

بے مدینہ ہو کسطرح دل خوش ہر خوشی مین ہے یہان غمی کا مزا
ذوقِ دین کی یہان ہے روزی یہی وہان تمر مین ہے کس نبی کا مزا
بوسۂ حور کا نمونہ ہے اُس صراحیِ صندلی کا مزا
ہم تو اُس روئے کو بھی روتے ہین وہانکے رونے مین تھا خوشی کا مزا
جسکو ملجائے شربتِ دیدار عسلِ خلد کا ہے پھیکا مزا
نجکو آب و ثمر مین ہند کی ہے آبِ زقوم دوزخی کا مزا
وہم یا سفر مین عیش ہین اغنیا کو ہو فربہی کا مزا
شہد لے اُحد مین ہو کر دفن موت سے آئے زندگی کا مزا
عاصیو دیکھنا قیامت مین عرضِ یارب اُمتی کا مزا
مثلِ بوجہل فی عذاب النار ہے وہ جسکو ہے دشمنی کا مزا
مثلِ جنت سکون دل ہے وہان کیا کہون مسکنِ نبی کا مزا

ہے خدا دوست اے فقیر وہی
جسکو ہے حبِّ احمدی کا مزا

۳۲ ۱۵

مین نے جب دور سے وہ گنبدِ اخضر دیکھا چشمِ حیران کو جو دیکھا تو بہت تر دیکھا
کیون خوشی سی نہ ہوئی جان مدینے سے باہر مین نے نفسِ اپنا جب اُس شہر کے اندر دیکھا
آپ پر عاشق و معشوق سبھی عاشق ہین وہان زن و مرد کو بیتاب برابر دیکھا
کون ہے روضۂ انور مین وہ معشوق نہان ہوشون کو بھی جہان عاشقِ مضطر دیکھا
کاش آنکھین مری وہ دیدۂ سنان ہوتین پردۂ کعبہ ہان جنسے سراسر دیکھا
چوم لون چشمِ شباک درِ مرقد جسنے جلوۂ خاص کو دیوار سے ملکر دیکھا

بید مانع اس چمن کی دھر سے ہی جنسے کبھی
طیبہ کو طیب محمد سے معطر دیکھا
(مدینہ ۱۲ خوشبودار ۱۲)

اب امید ہے جنت کو بھی ہم دیکھینگے
روضۂ جنتی و حجرۂ و منبر دیکھا
(من ریاض الجنۃ ۱۲ منورہ خاص ۱۲)

دلمین یا آنکھون مین کھلون ہی جی جلتا ہے
مرقدِ خاص مرغوب سراسر دیکھا

مجمع روزِ شفاعت کا نمونہ تھا وہ
اسقدر وہان دلِ عالم کو مسخر دیکھا

سیرِ دنیا کی تمنا نرہی بس دل کو
کیا نہ دیکھا جو وہان قربِ پیمبر دیکھا

شادیٔ وصل سے بیتاب ہا اور بھی بھے
مین نے اس لکو جو وہان ہات لگا کر دیکھا

ایک[ل] ہفتہ مین تو غمہائے ہفتہ نہ گئے
شکر صد شکر کہ تھا جو کہ مقدر دیکھا

چھوڑ کر بھاگ گئے دل کو مری صبر و توان
ہجر کے دن غم احمد کا جو لشکر دیکھا

کیونکے دل سیر ہو حضرت کی زیارت سے فقیر
عمر بھر دیکھا تو گویا انہین دم بھر دیکھا

۳۳ ۱۱

جس جہہ دل نے بھی وہ روضۂ انور دیکھا
آفتابِ دلِ تار یک مقرر دیکھا

ق

دلسے کہتا تہا جو مین مرقدِ انور کے حضور
رخ مقصود یہان ایدلِ مضطر دیکھا

تو جواب اسکا یہ دیتا تہا کہ بس مجہہ سے نہ پوچھ
کیا کہونمین کہ وہی یہ ہے تو کیونکر دیکھا

کوئی جائے تو کہان جائے مدینہ کے سوا
کس نے عالم مین کوئی آپ سے بہتر دیکہا

سخت حیران تہا مین اپنے نصیبون سے وہان
کیا مری آنکھون نے بھی مرقدِ اطہر دیکھا

اللہ اللہ ری نسیم سحری کی قسمت
کہ مدینے مین ہمیشہ وہ گل تر دیکھا

بجھ گئی آگ مری دل کی بہت رونے سے
چشم پر آب کو وہان چشمۂ کوثر دیکھا

یہ بھی کیا خونِ شہیدانِ احد کا ہے اثر
کہ جو وہ رنگِ احد سرخ سراسر دیکھا

خاکِ رہ بن گئی کیون وہین آنسو بنکر
دل نہ دیکھا تجھے ایدل کوئی پتھر دیکھا

[ل] ایک ہفتہ مین تو غمہائے ہفتہ نہ گئے
(ایک ہفتہ مین تو غمہائے ہفتہ نہ گئے)

کاسرستان[۱] ہین وہی شان جہان کے وہان | کفش بردار ہر اک صاحب افسر دیکھا

ساتھ رکھہ اپنے ہجوم صلوات آج فقیر
ابھی تو نے نہین ہنگامۂ محشر دیکھا
۱۳ | ۳۴

کچھہ نہ پوچھو دل محبوب خدا کیونکر ہوا | مین ہی دلسے پوچھتا ہون کیا ہوا کیونکر ہوا
دست کوتہ جائیون تک خود رسا کیونکر ہوا | مین گنہگار اس طرح کا پارسا کیونکر ہوا
رہتی ہی ہر دم وہین جنکی نگاہ چشم دل | اُنسے پوشیدہ مزار مصطفےٰ کیونکر ہوا
زائر خیر البشر ہین شاک اہل سلطنت | ہم فقیرون کو بھی یہ رتبہ عطا کیونکر ہوا
کہتے تہی ہم مردہ دل حیرت سے وہان روز وصال | مسکن اپنا آج یہ دار البقا کیونکر ہوا
خاک نعلین طبیب و مسیح گر اسمین نہین | پھر یہ نام اُس خاک کا خاک شفا کیونکر ہوا
رو دیا بے اختیار اور دلسے نکلی آہ سرد | جسنے پوچھا ہجر کے دن ماجرا کیونکر ہوا
دلسے کیا پوچھون کہ یہ ہے بیزبان کیا کہہ سکے | کیا ہوا حاصل زیارت کا مزا کیونکر ہوا
وہانمین اس حیرت مین مر جاتا تو کچھہ حیرت نہ تھی | یک بیک مجھپر یہ لطف کبریا کیونکر ہوا
گرتے گرتے مسجد احمد مین بیٹھ جائے سہی | ورنہ کیا جانو نہین ہان سجدہ ادا کیونکر ہوا
وہ ترقی مدارج مین ہین ہمتیل و سنہیم | آپ پر دیکھو نزول والضحیٰ کیونکر ہوا
سایۂ حسن قدم ہی حسن حادث ورنہ یہہ | سب فرشتون کو بھی عشق انسان کا کیونکر ہوا

جب کہا تہا اگر جاؤن تو مر جاؤن وہین
پھر فقیر اب تو مدینے سے جدا کیونکر ہوا

نقل رد ذکر خوبیہائے مسجد کہ قرب مدینہ منورہ اعلےٰ ساکنہا التحیۃ والثنا

ہے معبدِ رسولِ خدا مسجدِ قبا — یا ربّنا فضّلِ علےٰ مسجدِ قبا

وہان کیون نہ دل لگے کہ وہ جا ہے سرور کی — بہرِ امام ہر دوسرا مسجدِ قبا

ہر حسن سے قریب قباحت سے دور ہین — وہ ساکنین دورِ قبا مسجدِ قبا

وہ اس حبیبِ داعیٔ جنت کا ہے اثر — ہے موقعِ قبولِ دعا مسجدِ قبا

دیکھے اگر وہ قبۂ جنت تو کیا عجب — جو ایکبار دیکھ چکا مسجدِ قبا

اُنپر قبائے رحمتِ حق کیون نہ آئے ٹھیک — ہو بہرِ دید جنکو عطا مسجدِ قبا

جی چاہتا ہے پھر وہین سجدہ ادا کرون — اللہ مجکو پھر بہی دکھا مسجدِ قبا

ہر دم مدینہ وہان نظر آتا ہے سامنے — اے کاش اگر وطن ہو مرا مسجدِ قبا

مین بہی اگر وہین کہین جا بر دب کشون ہو — ہو باعثِ حصولِ صفا مسجدِ قبا

آثار مصطفےٰ کی زیارات ہین بہت — اُس راہ مین مدینہ سے تا مسجدِ قبا

افزون ہی شان و رفعت حسّی سے معنوی — ہی غیرتِ قبابِ سما مسجدِ قبا

عاشق بدن سے کیون نہ لگائین دہانی ہی — کہلوائے کیون نہ بندِ قبا مسجدِ قبا

یارب فقیر کو بطفیلِ مدینہ پھر
دکھلائے کون تیرے سوا مسجدِ قبا

۳۶ ۱۱

اے روح دین تن سے مدینے سے دل لگا — رہ مصطفےٰ کے پاس مدینے سے دل لگا

جنت مین بہی سنا ہے کہین تو نے رنج و غم — رہتا ہی کیون اداس مدینے سے دل لگا

دنیا سے دل لگا کے پریشان نہ کر تو دل — رکھ دل کو اپنے پاس مدینے سے دل لگا

امید ہے کہ جائے وہ جنت کو بیخطر — یہان جسکا لے ہراس مدینے سے دل لگا

وہان دل لگی ہمیشہ سے روح الامین کی — اے روح کر قیاس مدینے سے دل لگا

خاکِ شفا وہ خاک ہی آبِ بقا ہی آب — اُس قوتِ حواسِ مدینے سے دل لگا
یارب کبھی نہو مری دنیا سی دل لگی — بس ہے یہ التماس مدینے سے دل لگا
امید ہے بر آئیگی اُمید ایک دن — جسکا بغیر یاس مدینے سے دل لگا
کعبے سے دل لگا ہی تو اللہ کے لئے — ہے بہر خیر ناس مدینے سی دل لگا
گر تجکو آرزو ہی کہ جنت مین گھر ہی — اے نفسِ ناسپاس مدینے سی دل لگا

خیر الناس صلعم

چل اے فقیر چھوڑ دے آرام ہند کو
کمتل کا رکھ لباس مدینے سے دل لگا

۳۷ ۷

دیکھ آئے ہم مدینے کا مزا — ہند مین اب کیا ہی جینے کا مزا
روضۂ انور مین پایا ہی وہ چین — کیا رہا اب لکو سینے کا مزا
ٹھنڈی ٹھنڈی ہر صراحی کیا کہون — اور وہان پانی کے پینے کا مزا
کسوتِ احمد پہ قربان بوے خلد — جسنے چکھا اُس پسینے کا مزا
ماہِ ذی قعدہ کو خالی کہتی ہین — کیا کہونمین اُس مہینے کا مزا
آج مدفن ملگیا جسکو بقیع — اُس نے دیکھا مر کے جینے کا مزا

فقیر اپنا عبور

بحرِ غم سے تھا
کیونکہ بھولون میں سفینے کا مزا

۳۸ ۱۳

اِس سفر مین نرہا دل ہی یہ قابو میرا — کہ جو تھمتا نہین دم بھر کبھی آنسو میرا
اب تو مکہ بھی ہی نزدیک مدینہ بھی قریب — چھوڑ دامن کہین بیتابیٔ دل تو میرا
میرے سر آنکھو پہ جو خاک پڑی ہی یارب — ہوئے ہر ذرہ وہان سنگِ ترازو میرا
کیا عنایت ہے کہ ہون راہ مدینہ مین ابھی — لگگئی آکے دل اُس شہر کی خوشبو میرا

سامری خاکِ مدینہ کو جو دیکھے تو کہے — اثر اس خاک مین کرتا نہین جادو میرا
جستجو اس دلِ جویا کی کہان جاتی ہی — نظر آتا نہین جبتک کہ وہ دلجو میرا
شکر ہی ایک طرف دل ہی یہان تو ہر دم — تنہا پریشان یہ دل ہند مین ہر سو میرا
دستگیری توکل ہوئی کافی مجکو — کون تنہا ورنہ کہین قوتِ بازو میرا
ہین عرب مین مرے اشعار طفیل عربی — کرچہ ہندی ہونمین اور ہی سخن اردو میرا
لگ رہی ہی اسے خاکِ درِ محبوبِ خدا — بچکے چل بادِ صبا تو نہ بدن چھو میرا
تب ہی اس راہ مین رونے سی نہوئی تسکین — آنکھہ بنجائے اگر آج ہر اک مو میرا
یا خدا راحتِ عقبیٰ ہو سفر کی تکلیف — کہ نہو نفس یہہ امور فند و قو میرا

۳۹	اِس سفر مین کہین ہو نفس کو اصلاح فقیر یار ہوئے کہین یہ دشمنِ ہمہلو میرا	۱۷

جب تو تھا ہجرِ محمد کی غمی کا رونا — آج آتا ہے بہت مجکو خوشی کا رونا
حال یہ ہے کبھی ہنستا ہون کبھی روتا ہون — گویا ہمزاد ہی تھا میری ہنسی کا رونا
چھوڑ اے عاشقِ دنیا یہ ہنسی ہر ساعت — کہ نتیجہ ہے یہان خندہ زنی کا رونا
بند کے آنسو ابھی بہ جاؤن یہ جی چاہتا ہے — یاد آتا ہی مجھے جبکہ نبیؐ کا رونا
یعنی ثابت ہے حدیثِ نبوی سے ہمکو — غمِ اُمت مین رسولِ عربیؐ کا رونا
جو کہ بیدرد ہین ہنستے ہین وہ کیا جانتے ہین — کس مزے کا ہی مرا دردِ دلی کا رونا
آخر کے لئے روتے ہین تو مردانِ سعید — غمِ دنیا مین ہی نامردِ شقی کا رونا
ایسا ہو جاؤن خدایا کہ مجھے تیری سوا — نہ خوشی ہووے کسی کی نہ کسی کا رونا
خندۂ باغِ جنان انکو مبارک ہووے — جنکو حاصل ہی یہان عشقِ نبیؐ کا رونا

ادھمی

رونے سے رحمتِ حق جوشمین آجاتی ہے | باعث رحمتِ مادر ہے صبی کا رونا
الٰہی دیدار درِ خاص نہین ہی لیکن | آرہا ہے مری آنکھو نمین کبھی کا رونا
دیکھئے رہتی ہین آنکھین یہی یار کے لیے | دمبدم جوشمین ہے مضطربی کا رونا
کاش جلدی وہ بیابانِ مدینہ آجائے | مین ہون اور ہان مرا نالہ کشی کا رونا
زخمِ دل پر نمک حبِّ محمدؐ ہو تو خوب | کہ بغیر اسکے جو رونا ہے تو بیہودہ کا رونا
پانی دیتے ہین یہان اشک بہا حیان کو | گویا آرام بنا ہے مرے جی کا رونا
ضبط کرتے تھے ہم اس وضع پہ یون نالۂ دل | کہ نہو جائے کہین بے ادبی کا رونا

رونے ہین خاکِ مدینہ کے لیے ہم تو فقیر
ہوئیگا مال کی الفت مین غنی کا رونا

غزل مستزاد مدح خلفاء راشدین واہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین

۴۰	علیہم اجمعین	۱۷

جو مدینے کے قرین داخلِ کہسار ہوا + آپ کا جار ہوا
منصبِ حصنِ ولایت کا سزاوار ہوا + شاہِ امصار ہوا
جب ہوا اپنا مدینے کی زیارت کا سفر + تھا وہ قربت کا سفر
مژۂ دیدۂ دل راہ مین ہر خار ہوا + نورِ ابصار ہوا
سنگریزے بھی مدینے کے تو ہین کیسے خوب + کہ ہین مرآتِ قلوب
جس سے بینائے خطا نفسِ خطا کار ہوا + دل کا معیار ہوا

جادۂ راہِ مقاماتِ کرامت سمجھو + زخم اُسکو نہ کہو
دل محمدؐ کی محبت سے جو افگار ہوا + کانِ اسرار ہوا
آبِ کوثر ہے وہ آبِ دُرِ دندانِ نبیؐ + کہ تبسم سے ذری
جس سے خنداں وہ لبِ سیّدِ ابرار ہوا + مُصطفیٰؐ نار ہوا
کسقدر آہ و فغاں کرتے رہے سب عشّاق + جب ہوا روزِ فراق
آخری جب درِ محبوبؐ کا دیدار ہوا + چلنا دشوار ہوا
درجاتِ جبلِ ثور ہیں عالی بیشک + غیرتِ نورِ فلک
مغرب شمس[1] و قمر جب وہ پُر اسرار ہوا + کانِ انوار ہوا
دیکھنا حضرتِ صدیقؓ کی شانِ مقبول + ہو کی ہمراہِ رسولؐ
رتبۂ ثانی اثنین جو فی الغار ہوا + قربِ جبّار ہوا
نطقِ حق وہ جو زبان حضرتِ فاروقؓ کی تھی + ناطقِ حق ہی رہی
قولِ حق کے سبب اُنکا نہ کوئی یار ہوا + وہ حق اظہار ہوا
دیکھنا حضرتِ عثمانؓ کا وہ نفسِ نفیس + کس حیا کا ہی انیس
ہر فرشتہ بھی جہاں آکے حیا کار ہوا + کیا حیادار ہوا
دیکھنا شانِ علیؓ کو کہ بدرگاہِ رسولؐ + وہ ملاحسنِ قبول
محرمِ رازِ دلِ دخترِ مختار ہوا + فخرِ اخیار ہوا
کیا ہی واللہ حسنؓ سے ہوئی دین کی اصلاح + اور ہر خیر و فلاح
باعثِ صلح جو وہ صاحبِ ایثار ہوا + خیرِ ابرار ہوا
اللہ اللہ وہ صبر اور حسینؓ بنِ علیؓ + کیا مصیبت نہ سہی

[1] یعنی بارہ برج جس کو اہل اسلام دوازدہ برج کہتے ہیں فلک ثوابت کے بارہ برج اقرا بیشہ ۱۲ ہیں

شہدا مین کوئی ایسا نہین صہبار ہو جو وہ کرار ہوا
عصمتِ حضرتِ صدیقہ بنت الصدیقؓ ہوئی تصدیقِ اخبار
جسکا قرآن کی آیات سے اشعار ہوا + فضلِ غفار ہوا
حضرتِ سیدہ اُمِّ حسنؓ و بنتِ رسولؐ ہو مین کیا کچھ مقبول
سورۂ دہر مین فضل اُنکا جو اظہار ہوا + خیر اخبار ہوا
اہلِ بیتِ نبوی سب مین نجاتِ اُمت + کشتیِ نوح صفت
ہر صحابی ہمین وہ نجم پُر انوار ہوا + ہادیٔ کار ہوا

۴۱ اے **فقیر** اپنا وطن ہند پُر آزار ہوا + دل ہی بیمار ہوا ۱۹
مُسقطِ راس مری خاکِ عرب کیون نہوئی بس ہے افسوس یہی

رسولِ حق کا ثنا خوان سبب مانہ ہوا
وہ ہین مُصدقِ خیر الامورِ اوسطہا
گیا بہشت کو گویا کہ جیتے جی وہ بشر
وہ کب نشیمنِ طوبےٰ سے خوش ہو طائرِ دل
نہ آستین ہے اُس چشمِ تر پہ کیون ہر دم
مری ہی خاک الٰہی غبار کیون نہوئی
نظر مین اُسکی ہے مانندِ خسِ حرمِ دہر
ثواب ہونگے لاکھون نمازون کے جسمین
وہ شاخِ سدرۂ طوبیٰ کیون ہو شاخِ درخت
خدا نے جس سے نکالا حدیث و قرآن کو

زمانہ کیون نہو خود خالقِ یگانہ ہوا
اسی لیے قدِ موزون بھی دلربانہ ہوا
کہ جو مدینہ کو ایمان سے روانہ ہوا
کہ جسکا نخلِ مدینہ پر آشیانہ ہوا
نصیب جسکو نہ دیدارِ آستانہ ہوا
سُنا مدینہ کو جب قافلہ روانہ ہوا
نصیب جسکو مدینہ کا ایک دانہ ہوا
مدینہ مین ہی ادا فرضِ پنجگانہ ہوا
کہ جس سے بنکے سرِ مصطفےٰ مین شانہ ہوا
وہ سینہ آپکا کس نور کا خزانہ ہوا

رہا نشان بھی اُس کا فریبین کا کہین — جہان مین تیرِ محمدؐ کا جو نشانہ ہوا
بنا وہ جاے زیارت ابو قبیس سے — ق — قبولِ توبہ کا باعث جو استوانہ ہوا
مجھے بھی باندھ دے لیجاکے اُس ستون سے کوئی — علاج مجھ سے یہان کچھ بھی نفس کا نہ ہوا
الٰہی جائے یہ اُس بادشاہِ دین کے حضور — مرا سلام جو معروض غائبانہ ہوا
یہ پہنچ گئے ہین مدینہ تلک مرے اشعار — تو میری جان سے بہتر مرا فسانہ ہوا
سفر ہوا نہ اُدھر کا کبھی اگرچہ مدام — یہان قیام وطن بھی مسافرانہ ہوا
رسُولِ حق پہ کئے جسنے جان و مال نثار — ملی حیاتِ ابد سوت کا بہانہ ہوا
وہان بھی خدمتِ عالی مین ہین عتیق و عمر — ادا یہ دونون سے کیا حق خادمانہ ہوا

۴۲ — یہ سچ بتا ترے دلمین بھی ہی فقیر ہے عشق — بیان زبان سے تو مضمون عاشقانہ ہوا — ۱۳

فردوس کا چمن ہے مدینہ رسُول کا — کیونکر نہو وطن ہے مدینہ رسُول کا
جا پہنچے میری خاک ہی اُڑکر وہان کہین — مقصود خستہ تن ہے مدینہ رسُول کا
کیا زندگی ہی اُسکی مدینہ کی ہجر مین — جس جان کا بدن ہے مدینہ رسُول کا
خیر الوری ہین عاشق و معشوق کے حبیب — محبوبِ دوزن ہے مدینہ رسُول کا
اہلِ نفاق بھاگتے ہین ہانسے کسقدر — بے اہلِ مکر و فن ہی مدینہ رسُول کا
اِک ہم سے بے نصیب ہین اور ایک وہ بھی ہین — جنکے لیے وطن ہی مدینہ رسُول کا
وہان طوطیون کا صلِّ علی المصطفےٰ ہی ورد — بے زاغ و بے زغن ہی مدینہ رسُول کا
اِس نام کے مزے سے ہین لب بند کیا کہون — جو لذتِ دہن ہے مدینہ رسُول کا
ہر رونگٹہ مین آپکے رہتی ہی بوے مشک — صد عیرتِ ختن ہے مدینہ رسُول کا

(بہم صحابی ۱۲)
(مدینہ قبل ہجرت ۱۲)
(یعنے بے اہل نفاق ۱۲)
(یعنے جو سر زوار ۱۲)

۵ محمود کہون کچھ بڑی بلا ہی جسسے یہ دونون بچنے کی تدبیر کرتے ہین خود مقتدا ہی کی تو فرمان ہو ان کہ اُس سے گلا چھوٹے مدینہ ۱۲

وہان کذب و افترا نہین وہان شور و غل نہین
جنت کی انجمن ہی مدینہ رسول کا

کیا دل مرا پڑے نہ وہان و وہان کے دل
وہ شہر دل فگن ہے مدینہ رسول کا

کیا نور پر سرور وہان ہی کہ شب کو بھی
جوان صبح خندہ زن ہے مدینہ رسول کا

۴۳ وصف مدینہ سے تری شہرت ہوئی فقیر
کیا رونق سخن ہے مدینہ رسول کا ۹

جلدی خدا دکھائے مدینہ رسول کا
لبریز شوق ہے مرا سینہ رسول کا

موسیٰ نے جو سنا اُسے دیکھا رسول نے
جب تھا وہ قرب خاص قرینہ رسول کا

قرآن کے حرف وہان ہین تو اسرار ہین یہان
اشرف ہے لوح پاک سے سینہ رسول کا

تسکین دو جہان کی وہان ہی تو کسقدر
ہی شہر پر سرور و سکینہ رسول کا

دریاے غم سے دونون جہان کی نجات ہو
دے جسکو کچھ بھی جائے سفینہ رسول کا

عشق نبی مین دیجئے جان حضرت بلال
بوجہل جیسے لیگئے کینہ رسول کا

اے کاش دفن ہون شہدا احد کے پاس
محفوظ ہے جہان وہ دفینہ رسول کا

جو گم ہین اس طرف سے وہ پاتے ہین سکون
اسرار آخرت ہین خزینہ رسول کا

۴۴ کیا جاے اُس علو کو یدِ فکر خاکسار
وصاف ہو فقیر کمینہ رسول کا ۹

منظر ہی عرش چرخ ہی زینا رسول کا
ناظر ہے کسکا دیدۂ بینا رسول کا

ہے الف شہر ہند سے بہتر جو عشقبانہ
دیکھین مزار ایک مہینا رسول کا

مشک و گلاب و عطر مین خوشبو جو بس گئی
کیا اِنمین ملگیا ہے پسینا رسول کا

کافی ہی اک اشارۂ مژگان لطف سے
اُمت کے دل کے زخم کو سینا رسول کا

شمشیرِ فتحِ مکّہ یہ کہتی تھی کفر کو
پھر ہمنے تجھسے شہر یثرب چھینا رسولؐ کا

بینائی آخرت ہے جو ایمان سے ایکبار
دیکھے وہ یار دیدۂ بینا رسولؐ کا

بعدِ وفات کیونکہ نہو مردہ دل جہان
تھی زندگی قلوب کی جینا رسولؐ کا

امید ہے کہ خضرؑ نہ چھوڑی جو مل سکی
آبِ طہور مانگکے پینا رسولؐ کا (صفحہ ۱۳)

اے مردہ دل فقیر کہین ہند سے نکل
چل تیری زندگی ہے مدینا رسولؐ کا

۴۵ ۱۵

کیا ہی صفِ مصطفےٰ مین مہ رنگین ہوگیا
اور قلم گویا کہ رشکِ دستِ گلچین ہوگیا

بادشاہِ جنت الفردوس کیونکر نہو
سب صدیق کرکی جو احمدؐ مسکین ہوگیا (پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

کیا نظر آئے اُسے سنت کی خوبی اے کہین
جو سراپا عیب ہوکر آپ خود بین ہوگیا

ہوتے موسیٰؑ بھی تو رہتے تابعِ احمدؐ ضرور
کسقدر مقبول سب دینون سے یہ دین ہوگیا

جا رہیگا ایک دن وہ روضۂ احمدؐ تلک
جسکی قسمت مین رقم روزِ بخشین ہوگیا (ازل ۱۲)

کیا اثر ہی اُس لعابِ پاک مین جسکے سبب
شیر خورہ سیر آبِ شور شیرین ہوگیا (معجزہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے کنوئین کا)

کیا ہی معمورۂ مدینہ طیبہ ہی کیا کہون
دیکھتے ہی جسکو دل معمورِ تسکین ہوگیا

کیون معذب ہونگے زائر جو اذن سے
آبِ طیبہ وہان علاجِ نار و غسلین ہوگیا (نام مدینہ ۱۲ زر دآب و زخیان کنوئین)

ہان جو خرمائے مدینہ کا مزا تو چکھ چکی
اب تو سچ ایجان تیرا نام شیرین ہوگیا

کاش سنگستانِ طیبہ مین مہ دل نرم ہو
نرم بستر سے یہان تو دل ہی سنگین ہوگیا

بامِ سلطانِ مدینہ پر ہوا مین ہی مدام
ابتو میرا مرغ دل گویا کہ شاہین ہوگیا (شہباز ۱۲)

کیون نہ دردِ سر ہو اُنکو زیرِ سر بالینِ عشق
جنکا وہان سنگِ رہِ محبوب بالین ہوگیا

روضۂ محبوب کے سایہ مین ہین اہلِ بقیع
اُنکو مرنا عیرتِ صد خوابِ نوشین ہوگیا (۱۲)

۱۵ یعنی جو چاہے دیدۂ بینا حاصل ہو ہمین اور اہل نسبت ہمین ۱۲

جب مدینہ دیکھکر دل خوش ہوا تھا جسقدر | اب مدینہ چھوڑکر اُتنا ہی غمگین ہوگیا

۴۶ | جب سے حسنِ احسن الکونین کا مدّاح ہون
اے فقیر اپنا سخن سنجانِ تحسین ہوگیا | ۱۵

فضلِ عظیم ہے وہ خدائے عظیم کا | غم جسکو ہے رسولِ رؤف و رحیم کا
جو دل ہے دردمند رسولِ کریم کا | وہ درد ہے حجابِ عذابِ الیم کا
اسلام مین جو دل ہین سلامت حشر تک | پر تو ہی ہے سبب آپکی قلبِ سلیم کا
رتبے کو اُس شفیعِ خلائق کی دیکھنا | محشر مین جب ظہور ہوا اُمید و بیم کا
رہتا ہے آستانِ محمدؐ پہ جو کوئی | گویا وہ ہے مقیم ریاضِ نعیم کا
میراثِ جنتون کی عطا جسکو ہوگئی | رتبہ ہی یہ نبیؐ کے سوا کس یتیم کا
خوشبو مین کتبِ نافۂ تاتار کی مجال | ہمسر ہو تارِ گیسوئے عنبر شمیم کا
اللہ نے مصطفےٰؐ کے لیے جبرئیلؑ کو | بھیجا ہی یہ ہے رمز الف لام میم کا
ساری جہان کے قاقم و سنجاب مین نہین | جو لطف ہے مدینہ مین رہکر گلیم کا
اُمّی کو اتنا علم عطا ہوئی دیکھنا | یہ ہے نمونہ قدرتِ ربِّ علیم کا
یارو وہ خاکِ راہِ نبیؐ لاکے دوا بھی | منظور ہی علاج اگر اس سقیم کا
بستر پہ وہ رسولِ خدا کو ملا شرف | جو کچھ تھا کوہِ طور پہ رتبہ کلیم کا
فردوس کی ہواسی جو خود باتین کرتی ہی | وہ رتبہ ہے مدینے مین بادِ نسیم کا
جا پہنچے آبِ سردِ شفاعت تو کیا عجب | مانند یخ مزاج ہو نارِ جحیم کا

۴۷ | کب دیکھیے فقیر یہ میری زبان ہو اور
روضہ پہ عرض ہو سلام اس اتم کا | ۱۷

۱۵ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ سے جبرئیل امین کا آنحضرت صلعم کے زمانہ تک

جس دل مین ہے محبتِ پیغمبرِ خدا
حق اُسکا ہے شفاعتِ پیغمبرِ خدا

ایمان ہے صدق حضرتِ پیغمبرِ خدا
اور ہے صلوٰۃ قربتِ پیغمبرِ خدا

گر یار ڈالے فرقتِ پیغمبرِ خدا
پھر ہے ضرور وصلتِ پیغمبرِ خدا

ہے خالِ روئے شبِ قمر اُسکے سامنے
جو حُسن مین ہے شہرتِ پیغمبرِ خدا

تسکینِ دل کی اب کوئی صورت نہین ہے اور
یارب دکھادے صورتِ پیغمبرِ خدا

جنت بھی کیا جگہ ہے کہ دیدارِ حق ہی ہان
اور اُسمین ہے زیارتِ پیغمبرِ خدا

زیبا ہے گر خزانۂ عرش اُسکا نام ہو
اب ہے جہان سکونتِ پیغمبرِ خدا

تھا مُسکرانا آپ کا مانندِ صبحِ عید
اللہ رے وہ فرحتِ پیغمبرِ خدا

کیا خوش مدینہ والے تھے جسدن مدینہ مین
مکّے سے آئے حضرتِ پیغمبرِ خدا

مکّے مین اہلِ دین پہ قیامت گزر گئی
وہان سے ہوئی جو ہجرتِ پیغمبرِ خدا

قرآن کو دیکھتا ہے دن رات وہ یہان
جسکو نہین ہے رویتِ پیغمبرِ خدا

کیونکر کہ یہ وہی ہے جو سینہ مین آنکر
بنتا تھا پھر حکایتِ پیغمبرِ خدا

ہو جائین کیون نہ بند وہ لب بیان سے آج
ملجائے جنکو لذتِ پیغمبرِ خدا

کیا پوچھتے ہو آپکے اخلاق کی صفت
قرآن ہے سببِ عادتِ پیغمبرِ خدا

لیجائین یا الٰہی فرشتے مرا سلام
جب جائین وہ بخلوتِ پیغمبرِ خدا

کہتا ہے کبریا کہ تری جان کی قسم
کتنی بڑی ہی عزتِ پیغمبرِ خدا

احمدؐ پہ ہو سلام فقیر اور اُسپہ بھی
جنکو رہی تھی صحبتِ پیغمبرِ خدا

۴۸ ۱۵

نعلینِ مصطفےٰ کا جسے تاج مل گیا
ملکِ غنائے نفس کا کُل راج مل گیا

جب کچھ غبارِ قافلۂ حاج مل گیا
شیطان خاک مین مع افواج مل گیا

آبِ مدینہ قطرہ جسے آج مل گیا
کیا حوتِ دلکو بحرِ پُر امواج مل گیا

جب ملگیا مقام لقائے جمالِ قدس
کیا کیا نہ آپکو شبِ معراج مل گیا

سب زادِ راہ مانگ لیا تجھسے اے غنی
یہ نفس ایسا راہ مین محتاج مل گیا

یہان جو فریفتہ ہین حریرِ غنا پر آج
اُنکو یہ عنکبوت سا اُستاج مل گیا

عاشق یہ سمجھے راہ مین لُٹ جانیکا ثواب
گویا کہ مالِ رفتۂ تاراج مل گیا

اطفالِ دل تھے مرحمتِ اُمہات مین
زوّار کو جو مرقدِ ازواج مل گیا

ہر منزلِ رضا و بقا آگئی نظر
عشقِ نبی وہ ہادیٔ منہاج مل گیا

قولِ خلافِ شرعِ محمدؐ کا بس جواب
تجکو زبانِ دار سے حلّاج مل گیا

گویا وہ جنّتی ملے باہم بہشت مین
حجّاج کو جو مجمعِ حُجّاج مل گیا

روشن ہے آفتاب تو کیا یہ مدینہ مین
تیرِ شعاعِ ذرّہ کو آماج مل گیا

ہے رات بھی مدینہ کی صد رشکِ روزِ عید
اور یہانکے دن سے رنگِ شبِ داج مل گیا

دیوانِ مدح میرا ہے وہ لذتِ نگاہ
ہر صفحہ گویا ہاتھ کو دیباج مل گیا

ہم جانتے تھے مسجدِ احمدؐ مین اے فقیر
۴۹ فردوس کا قیام ہمین آج مل گیا ۱۳

یون تو دنیا مین ہائے کیا نہ ہوا
گھر مرا شہرِ مصطفےٰ نہ ہوا

جو مدینے تلک رسا نہ ہوا
یار سا بھی تو یار سا نہ ہوا

ہم نمازِ حرم مین مر نہ گئے
ہمسے سجدہ ہی کچھ ادا نہ ہوا

عمر بھر پیش و ہا نکا خاک نشین
نہ ہوا مرضیٔ خدا نہ ہوا

کیا ہوا پھر مشرقِ جان سی سرور — جو مدینے کا بوریا نہ ہوا
وہ زیارت قبول ہے جسمین — بیریائی ہوئی ریا نہ ہوا
خطوۂ راہِ طیبہ سے کسدن — ہر خطا کار بے خطا نہوا
ہاے حسرت جو مرتے دم بھی نصیب — وہ مدینہ رسول کا نہوا
خیر ارضِ مدینہ سے محروم — ہے وہان جو برہنہ پا نہوا
کون نخلِ مدینہ دیکھہ کے آج — باغِ دنیا سے بے مزا نہوا
کب ہے وہ فنِ عشق مین کامل — جو مدینے مین خود فنا نہوا
مین یہان ہون مرا سخن وہان ہے — میری غیرت مرا فسانہ ہوا

مدح سلطانِ دوسرا مین فقیر

۵۰ — دوسرا یون غزل سرا نہوا — ۱۱

عاشقِ دنیا بھی کعبہ کی طرف جائینگے کیا — بیحیا ایسے کہین مولے سے شرمائینگے کیا
اغنیاے مردہ دل گویا ہین سب مدفونِ ہند — اب کہ ہم کو اٹھکے مرنے بھی چلے جائینگے کیا
دلسے جائینگے جو اہلِ دل مدینے مین تو وہ — پھر ادہر آجائینگے تو دل بھی لے آئینگے کیا
وہان بھی خرمائے مدینہ گر نہو ئینگے نزل — گو یہ اہلِ عشق جنت مین بھی کھائینگے کیا
جلوۂ حسنِ قدیم ہے گر نصیبون مین تو ہم — چشمِ دلکو روضۂ فردوس دکھلائینگے کیا
خوش تو ہین ملبوس جنت سے پر اندیشہ ہی یہہ — ہم مدینہ کا گلیم اسمین نہین پائینگے کیا
آگیا جسکی سمجھ مین شہرِ احمد کا سکون — منعِ ہجرت مین اسے احباب سمجھائینگے کیا
کچھ بھی فرمانِ محمد کی ہوئی فرمانبری — ہمسے نافرمانونکو وہان آپ پائینگے کیا
نام روشن آپکا وہان ہی فرشتونکا سوال — بس تو ہم تاریکیِ مرقد مین گھبرائینگے کیا

پیچھے رہجاتے ہین خوش ہوکر جو حج کعبہ سے
پیچھے رہکر وہ بہشتون سے نہ بچھتائینگے کیا

۵۱ روضۂ انور مین ہو یہ اے صبا عرض فقیر
آپ اس بے دست و پا کو پھر بھی بلوائینگے کیا ۱۵

دل بے مدینہ نالہ و افغان مین رہگیا
ہر لحظہ اشک دیدۂ حیران مین رہگیا

وہان زیر خاک تربت دہ عشق جو کہ ہو
گویا کہ ظل رحمت رحمان مین رہگیا

معمورۂ جہان سے ہے وحشت زدہ وہی
جو عشقبازو ہانکے بیابان مین رہگیا

جور رہگیا مدینۂ دارالسلام مین
ایمان کی شکل قلب مسلمان مین رہگیا

جان جہان یہ عشق محمدؐ ہے اس لیے
ہمرنگ جان قالب انسان مین رہگیا

اسکی نجات رویت چاہ مدینہ ہے
جو دل غریق چاہ زنخدان مین رہگیا

ہے دود شمع روضۂ احمدؐ علاج دل
یہان جو بتون کی زلف پریشان مین رہگیا

کوئی زنان مصر کو لائے مدینہ مین
دل جنکا محو شاہد کنعان مین رہگیا

کیونکر غبار روضۂ احمدؐ نصیب ہو
چو مثل کحل دیدۂ دربان مین رہگیا

دل اور سر بلا ہوئے بے دور برج سبز
گرداب غم مین یہ تو وہ دوران مین رہگیا

نہر مدینہ کی وہ خنک چشمی اب کہان
یہان اشک گرم دیدۂ گریان مین رہگیا

ہی شور و غل عذاب کا بالین سے اسکی دور
چپکا سا وہان جو شہر خموشان مین رہگیا

مفلس ہے آخرت مین غنی اس سفر غیر
مشغول یہان جو عیش کے سامان مین رہگیا

قسطاس اجزہین حرمین استقدر وسیع
ہر کوہ جنکا سنگ سا میزان مین رہگیا

دیوان لطف دیکھ لیا ہمنے اے فقیر
ہمکو تو کچھ مزا تری دیوان مین رہگیا

ردِّ شرکیاتِ لطفِ بریلوی در مدحِ حضرتِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ الولی

نقلِ اشعارِ دیوانِ لطفِ بریلوی

ہوا ہے دلکو عشقِ خالِ روئے قطبِ عالم کا
ہوا طالع مرا طالع ستارا بخت کا چمکا

مجھے ہولِ قیامت سے عبث واعظ نہ تو دھمکا
خبر ہے بیخبر بردہ ہوں کسکا غوثِ اعظم کا

ہر اک مشکل ہوئی آسان ہوا حل عقدۂ لاحل
کیا ہے ورد جسنے آپکے اسمِ معظم کا

وہ قابل ہیں کہ مرقد میں ملائک کو کیا قایل
فرشتوں نے بدولت انکی جانا رتبہ عالم کا

دلِ مردہ کو زندہ کر محی الدین جیلانی
خبر لے اے مسیحائے زمان مہمان ہوں تم کا

مجھے مرنے کا اپنے لطف تب کچھ لطف حاصل ہو
دمِ آخر زبان سے نام نکلے غوثِ اعظم کا

قصیدۂ فقیر در ردِّ اشعارِ مذکورہ

۵۲ ۲۷

زبان و دلکو دی ذوقِ ثنائے اسمِ اعظم کا
کہ ہو کشّافِ جنّت حفظ ہو نارِ جہنّم کا

یہ نجمِ بختِ منحوس کمبختی کا عالم مین کیا چمکا
اے ہما ۱۲
خدا کو چھوڑ کر بندہ بنا جو غوثِ اعظم کا

جو کہتا ہے قیامت سے نہ مجکو واعظ دھمکا
خبر بھی اُسکو ہے ہان ننگ فق ہی ہر کرم کا

غلامی مین احد کی کفشبرداری مین احمد کی
یہ محی الدین نے پایا لقب یہان قطبِ عالم کا

فتوح الغیب اُن کی دیکھ تو ای بیخبر کیا کچھ
نام کتاب ۱۲
رہا ہی اتباعِ شرعِ شیوہ اُس معظم کا

ذرا غنیہ بھی دیکھا کر کتاب انکی جو مخبر ہی
غنیۃ الطالبین ۱۲
کہ کیا ہی اتباع اُنکو تھا حکمِ ربِّ اکرم کا

تصانیف انکی ہین مشہور عالم مہر نور سان
مگر ہمچشم ہو رتبہ کہان بعت کی شبنم کا

غضب ہے دین اُنسے کچھ نہ سیکھا اہلِ بدعت نے
اگر سیکھا تو شرک اور ارتکابِ امرِ محرم کا

کہی کہتی ہین ہر ہر مشکل اُسکی ہوگئی آسان
کیا ہی جسنے ورد اُنکے اسمِ افخم کا

معاذ اللہ غلامانِ خدا کا نام ہوئے وردِ — وظیفے کے لیے ہی خاص نامِ پاکِ رحم کا
کبھی کہتے ہین دو تمنّد ہم کسی کی مدد لیتے ہین — نہین ہے معتقد محتاج کوئی دام و درہم کا
یہ بسط و قلتِ رزقِ جہان ہے دستِ قدرت مین — کہان بندے کی یہ طاقت کہ ہو رزّاقِ عالم کا
علاوہ اسپہ ہر دی مال اُنکا معتقد کب ہے — کہ جو دینار کا بندہ ہی اور بندہ ہے درہم کا
سرورِ مال و دولت مین نشانے کا سا ہوتا ہے — یہ اکثر شیوہ ہے دی مال ہو کر ابن آدم کا
کہ یہ خوار ون کی صورت بکتے ہین جو جیمین آتی ہے — غضب ہے دے خدا اور نام ہو غوثِ اعظم کا
جو بے دینار ہین وہ نیدار وہ ہین معتقد اُنکے — کہان ہی اغنیا کو شوق اُس فقرِ مجسّم کا[۱]
جو کہتا ہے کیا قائل فرشتونکو بھی مرتد ہین — تو کذّاب و افترا کیونکر نہو قول ایسے مُلزم کا
کہو کون ایسا آیا عالم برزخ سی اُسکے پاس — صداقت مین جو ہمسر ہو گیا وحیِ مکرّم کا
جو کہتا ہی کہ میرے مردہ دل کو زندہ کر یا غوث — خبر لے ہی مسیحا دم کہ مہمان ہو ن کوئی دم کا
کبھی کہتا ہے مجکو موت کا تب لطف حاصل ہو — کہ مرتے دم زبان سے نام نکلے غوثِ اعظم کا
معاذ اللہ توبہ ہے الٰہی اس عقیدے سے — کہ دل ہو زندہ ایمان تو اسمین ہی اثر سم کا
اِسی کو شرک کہتے ہین اِسی کا نام بدعت ہے — کہ پیشِ غیر جنکی پشت مین تیغ عیب ہے خم کا
عبث پیشِ عقرب[۲] کھا رہے اُس اقرب سے مو کر دو — کہ نامِ پاکِ حق رحمان ہی ہر درد و ہر غم کا
نہونگے غوثِ اعظم ہرگز اُنسے خوش قیامت مین — کہ اُس محمود سے انکو عقیدہ ہے مذمّم کا
جو تعظیمِ خدا ہے اُس سے وہ اپنے لیے خوش ہو — بھلا یہ کام ملحد کے سوا ہے کس معظّم کا
خدا مجکو جنابِ غوثِ اعظم کی سی دی ہمت[۳] — تو نامِ شرک و بدعت کیون نہو مبغوض عالم کا

لعون اللہ اہلِ شرک و بدعت بھاگ جائینگے
فقیر اب و کفریات مین تیغ قلم چمکا

---

[۱] یعنی صاحب ثروت سے فقیری بہتر ہے
[۲] بچھو سے ڈرنے کی جگہ سے ڈرنا
[۳] یعنی اور توفیق دیدے

ردِّ شرکیاتِ شہیدی کہ در منقبت علی رضی اللہ عنہ از سر زد شدہ

نقل اشعارِ دیوانِ شہیدی

یدِ قدرت لقب ہے میری کلکِ گوہر افشان کا	بیاضِ صنع اک سادہ ورق ہے میرے دیوان کا
مری زیرِ قدم ہے تختِ شاہی حبسِ لایت مین	وہانکے دم دو کو عار ہے منصب سلیمان کا
بشر کے قالبِ خاکی مین جو جلوہ فرما ہون	تماشا دیکھنا منظور ہے نیرنگِ امکان کا
فنا فی المرتضی کے وصف سے ہے جسکو آگاہی	مقام اُس شخص پر ہے کشفِ میری عزت و شانکا
کیا پرستش جو اُسکا مرتبہ پیرِ طریقت سے	بتایا کاینین مجکو علی ہے نام یزدان کا
بتون کو توڑنے مین اُس سے ابراہیم ہمسر تھا	اگر ہوتا نہ زیرِ پا کفِ شاہِ رسولان کا
توارد کے یہ معنی جب لکھا شعر اُسکی مدحت مین	مرے مضمون سے مضمون لڑ گیا ہے نظمِ قرآن کا
بنا دیتا ہے سلطان آپ سا جسپر تفقد ہو	خدا سے کم نہین عز و جلال اُس دین کے سلطان کا
شہیدی مصطفےٰ کا لاڈلا حیدر کا پیارا ہون	مجھے کیا خوف ہے بردہ ہو نمین شاہ شہیدان کا

۵۳ قصیدۂ فقیر در ردِّ اشعارِ مذکورہ ۴۵

قلم میرا ہے گویا نیزۂ مست ہر مسلمان کا	زبین شعر مقتل شاعرانِ اہلِ طغیان کا
مرا مشکِ مذمت آتش ہے داغِ اہلِ بدعت پر	مرا کافور کا غذ ہے حنوط اعدائے ایمان کا
یہان ہر بحرِ شعر اب سقر ہے قلزمِ توحید	کہ جو مہلک ہے ہر فرعونِ کفر و شرک و عصیان کا
مرا ہر حرف طرفدار ہے ہر شرک و بدعت کو	شرر انداز ہے ہر لفظ میرا کفر کی جان کا
غضب ہے یہ جو شاعر مدعی ہین مدح خوانی کے	محلِ کفر ہے حال انکے اقوالِ پریشان کا
سراپا ذم ہے وہ مدحت کسی ممدوح کے حق مین	جو ٹھیرائے کسی بندہ کو ہمسر شانِ یزدان کا
جو فرمائین کہ وہ آزاد ہین اس شاعری مین ہم	کہ ہمسے عفو ہے ہر ارتکاب اس کفر و عصیان کا

جو آپہی کر لیا آزاد اپنا نفسِ امّارہ
تو آزادی نہین وہ آخذ ہی بیچون و سبحان کا

یہ کیا وہ آپہی مولی ہین اور آپہی اپنے بندے ہین
ہوا اُنکو جو آپہی اختیار آزادیٔ جان کا

جو فرمائین کہ مرفوع القلم ہین شاعری مین ہم
کہ فکرِ شعر مین ہی مثلِ مجنون حال انسان کا

یہ کیا ہر شعر موزون قافیہ اچھا ردیف اچھی
کمالِ شعر مین ہرگز نہ آیا نام نقصان کا

مگر ایمان جائے کفر آئے کچھ نہو پروا
خدا پر اتنی جرأت اور کام ایسے سخندان کا

یہان امیدِ آزادی نہین ابلیس کی مانند
جنون کا ہیکو ہی قہرِ خدا ہے طوقِ شیطان کا

یہ مرفوع القلم کا ہیکے ہین ہشیار مطلب کے
رواں ہے قلم ہر دم ہے کاتب کفر و عصیان کا

یہ سنتے ہین شہیدی مر گیا راہِ مدینہ مین
تو کیا حیرت جو یون مولی کی رحمت نے اُسے ڈھانکا

کہ سب اقوالِ کفریہ سے توبہ ہو گئی ہوگی
ہوا ہو یگا وہ اُمید ہے مرحوم حامان کا

مگر یہ شعرِ مجیبہ تو اُسکے رہگئے کافر
کہ جنکو اُسنے دیباجہ بنایا اپنے دیوان کا

یہ قدرت بنایا خامۂ مقدور کو دیکھو
کہان قادر کہان مقدور یعنی نفسِ انسان کا

بنایا تختِ شاہانہ بنا دی عالی شان اسفل نے
محقر بنگیا خود شان معصومِ سلیمان کا

معاذ اللہ اگر دنی امتی شانِ نبوت مین
نرکھے اسطرح گستاخ ہو کر پاسِ ایمان کا

بشر کے جسم مین آیا ہی یون آپہی خدا بنکر
تماشا دیکھتا ہی آپ ہی یہان اپنے امکان کا

کبھی نمرود و شداد اور فرعون ایسے تھے
اب اس اُمت مین بھی مدعی ہی شانِ سبحان کا

فنا فی المرتضیٰ ہو کر جو اُنکا مرتبہ پوچھا
کہا پیرِ طریقت نے علی ہی نام یزدان کا

خدائی کبریا کو اور علیؑ کو یون بنا کر ایک
بتانا کائنین تھا خود چھپانا رازِ پنہان کا

کہ تا واقف نہو جائین مسلمان انکی مطلب سے
کہ ہی دو سو برس خناس اور ہے سب مکر شیطان کا

عجب کیا ہی جو ایسے ہین غریقِ لجۂ کفران
کہ مثلِ قومِ نوح اُنپر عذاب آجائے طوفان کا

خلیل اللہ جدِ مصطفےٰ کا مرتبہ دیکھو
بڑھایا ہمسری سے اُنکی رتبہ شاہِ مردان کا

نبی سے جو ولی کا رتبہ عالی سمجھے کافر ہے
جو اسپر مر گیا ہی اُسنے ہان دوزخ کو جا جھکا

فصیحانِ عرب مبہوت تھے افسوس اِک ہندی
بنائے اپنے مضمون کو مساوی نظمِ قرآن کا

تو اردو سے کہین وارد نہو جائے عذابِ اُسپر
جو بولے اندشہ ہی یون مرتکب تحقیرِ فرقان کا

یہ افراطِ ثنائے مرتضیٰ مین کہدیا دیکھو
خدا سے کم نہین عزوجلال اُس دین کے سلطان کا

وہ سارے شعر کافر تھے تو یہ اِک شعر اکفر ہے
نُصیری[1] کا سا ایمان ہی عیان ایسے ثناخوان کا

علیؓ کو وہ خدا کہتے ہین یعنی جو نُصیری ہین
غضب ہے ذاتِ حق پر افترا اس کذب و بہتان کا

کہ وہ بھی اپنے بندون کو شریک اپنا بناتا ہی
یقینی کفر ہی واللہ ایسے اہلِ طغیان کا

جو سارے آسمان پھٹ جائین غرق ہوئی زمین یکسر
بنے ہمدستان ہر ہر جبل یگ بیابان کا

تو کب حیرت کے قابل ہی جو ایسا امر حادث ہو
کہ قولِ کفر ہی ایسا ہی باعث قہرِ یزدان کا

معاذ اللہ توبہ ہے معاذ اللہ توبہ ہے
مسلمانی کا دعویٰ اور عقیدہ نا مسلمان کا

علیؓ کی مدح یہ کا ہیکو ہی یہ سر بسر ذم ہے
کیا اُنکو مساوی حضرتِ یزدان و سبحان کا

علیؓ ہوتے تو ایسے تشنۂ مدح و ثنا کو آج
وہین کر ڈالتے سیر آب بہ تیغِ بُرّان کا

وہی مصطفےٰ کا لاڈلا اور سب کا پیارا بس
کہ حفظِ جانسے ہی محبوب جسکو حفظِ ایمان کا

شہیدی کی جو کافر شعر تھی مشہور عالم مین
سراپا اُنکو یون قید قیدِ ندم سے بیان دھانکا

کہ کوئی اہلِ ایمان اُنکے دم مین آنے جائے
بچھاتے ہین جو یہ مباز ہر دم دامِ شیطان کا

الٰہی بندۂ عاصی کی زحمت پر وہ رحمت ہو
لقب ہو دفترِ توحید و سنت سے دیوان کا

الٰہی میرا قول ایسا قبولِ اہلِ ایمان ہو
کہ ہو حفظِ مراتب عقیدہ ہر مسلمان کا

فقیر ایسی ملی تجکو یہ شرحِ صدر کی نعمت
بیان کس منہ سے ہو تجکے انعام و احسان کا

[1] نصیری ایک فرقہ ہے جو علیؓ کو خدا کہتے ہین اور اسی عقیدہ کو ظاہر کرنے کے لیے ہمیشہ یا علی مدد کہتے ہین ۱۲ منہ

ردِّ شرکیاتِ مومن کہ در اکثر مقطع ہای غزلیات دیوانش از رو نرده

نقل اشعارِ دیوانِ مومن

بتخانے سے نہ کعبے کی تکلیف دے مجھے
مومن بس اب معاف کہ یہان جی بہل گیا

ذکرِ بتان سے پہلی سی نفرت نہین رہی
کچھ اتو کفر مومنِ دیندار کم ہوا

حورین نہین مومن کے نصیبون مین جو ہون
بتخانہ ہی سے کیون یہ بدانجام نکلتا

کعبے سے جانبِ بتخانہ پھر آیا مومن
کیا کرے جی نہ کسی طرح سے زنہار لگا

طوافِ کعبے کا خوگر ہے دیکھو صدمے ہونے دو
تو سمجھو ذرا مومن ہی مومن یون نہ ٹھیریگا

چھوڑ کر بتخانہ مومن سجدہ کعبے مین نہ کر
خاک مین ظالم نہ یون قدرِ جبین سائی ملا

دیر و کعبہ یکسان ہی عاشقونکو ای مومن
ہوے ہے وہین کے ہم جی لگا جہان اپنا

اللہ رے گمرہی بت و بتخانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو اک پارسا کے ساتھ

کیسے آرام پسِ مرگ مگر کافر تو
اہلِ سلام کا ہے دشمنِ جان ای وعظ

سجدہ نہ کہین کرنا مومن قدمِ بت پہ
کعبے ہی مین ہوتی ہے بیہودہ سری اتنی

وصلِ بتان کے دن تو نہین یہ کہ ہو بال
مومن نماز قصر کرین کیون سفر مین ہم

۵۴ قصیدۂ فقیر در ردِّ اشعارِ مذکور ۵۱

ہم پر ظہورِ فتنۂ آخر زمان ہوا
ایمان ہمارے عہد مین کیا بے امان ہوا

توحید و سنتِ نبوی ہی بلاے جان
اور کفر و شرک راحتِ جانِ جہان ہوا

تحسینِ کفر مین نہ قباحت کہین ہی
توہینِ دین ہر کہین حسن بیان ہوا

سنّت کا ذکر آیا تو سنتے ہی سن ہوے
بدعت کا ذکر نغمۂ حورِ جنان ہوا

کیا شاعرونپہ قہرِ خدا ہے کہ فنِ شعر — انکے لئے سعادتِ کون و مکان ہوا
یہان انبساطِ روح کوئی دم ہوا ہی تھی — وہان انقباضِ روح پئے جاودان ہوا
سمجھا انہون نے ایک سا ایمان و کفر کو — دیکھو تو انسے فرقِ مراتب کہان ہوا
ایمان پر یہ تیے ہین ترجیح کفر کو — بتخانہ انکا کعبۂ مقصود و یہان ہوا
کعبے سی ہے معافیِ تکلیف کی طلب — کیون قائل اسکا عبدِ صنم کا گہان ہوا
نفرت بتون کی کفر تہی جب دلون مین ہوگئی — ایمان انکا رغبتِ ذکرِ بتان ہوا
ہر پھر کے بتکدے مین جیے آئے بیقرار — کعبے مین جاکے دل ہی نہ کچھ شادمان ہوا
حوریں کہان نصیب مین بیت الصنم بغیر — بتخانے سی نکلکے بدانجام وہان ہوا
آجائیگا مزا ابھی انجامِ کار مین — انجام تیری کفر کا کیا اے گہان ہوا
ایمان ہو تو شاد ہو کعبے مین جاکے دل — مرغوبِ کافری سی بتون کا مکان ہوا
خوئے طوافِ کعبہ جو الحاد مین ہوئی — اُس خو سی بس تعلّم طوفِ بتان ہوا
جب صدقے ہونا سیکھ کے کعبے سی آگئے — آسان صدقے ہونا بتون پر یہان ہوا
جب شعلہ ہائے نار کرینگے ترا طواف — تب تبہ اپنا دیکھیو کیسا وہان ہوا
دوزخ بلا ئین لیکے یہ پوچھے تو کیا عجب — تو خوش ہی میری بات سے اے میری جان ہوا
کعبے مین سجدہ کرنا صنم خانہ چھوڑکر — جسکی جبین کا ذبہ پر یون گران ہوا
دیکھیگا ایسا ناصیۂ کاذبہ ضرور — ماخوذ کس عذاب مین وہ بدگمان ہوا
یکسان ہین یرو کعبہ تو اس اعتقاد سی — جنت کا اور نار کا یکسان مکان ہوا
کھلجائیگا یہ فرق جہنم مین سکو بس — ایسا عقیدہ جسکا یہان الامان ہوا
ہے جسکو ترک دیر و رہِ کعبہ گمرہی — گو پارسا کے ساتھ اُدھر کو روان ہوا

جسدن روانہ ہوئیگا دوزخ کو وہ شقی
پائیگا اس بیان کا نتیجہ عیان ہوا

کافر لقب یہ واعظ دین کا بہی کفر ہی
ایمان سی مکرنے پر جو بشیر جبان ہوا

آرام خلد کا ہی جو سنکر یقین جان
کچھ اسمین شک نہین کہ وہ مومن کہان ہوا

کہتا ہی سجدہ کعبی مین بہوگی ہی یون
یہان پیش بت وہ بے ادبی کا نشان ہوا

کعبے مین جس سے کرتے ہین تعظیم ذوالجلال
وہ تیشہ بنکے کا سر شان بتان ہوا

اللہ رے کفر پر تری جرأت خبر تو لی
اس قول سی تو دشمن خلاق جان ہوا

جو سنگ بت سے آگ نکلکر تجھے جلائے
حیرت نہین کہ تجھ سے وہ کفر الامان ہوا

ٹھیری نماز وصل بتانمین وبال جان
اور قصر سی سفر مین دل شادمان ہوا

کیا کام پر قصور کو قصر تمام سے
اک بات کے بنانے کو یہ بہی بیان ہوا

تخصیف حق قبول نہو صد ہزار حیف
سنگ بتان سی شاد جو ناشاد یہان ہوا

اسکے لئے وہ بار عذاب الیم ہے
جو بوجھ ثقل ہفت زمین سے گران ہوا

کیا لطف حق ہی دیکھئے ایسی بہی جرم پر
حنف زمین ابہی ہی نہ شق آسمان ہوا

دونون کے حنف و شق مین نہین ریب کوئی
مصروف ذنب نفس ہوا یا کہ جان ہوا

پر یہ نظر ہی اب بہی اگر تو یہ ہو نصیب
توبہ ہوئی قبول خدا مہربان ہوا

ارض و سما کو مانع تعجیل اس لئے
رحمت سے اپنی خالق کون و مکان ہوا

ورنہ یہ آسمان و زمین ہر گناہ پر
ہر آدمی کو چھوڑتے یہان بے نشان ہوا

اب بہی اگر نہو کوئی نائب ہزار حیف
کیا سنگ لاخ ہائے دل عاصیان ہوا

مومن نے توبہ کی ہو تو مانا کہ پھر وہان
مفتوح اسکی قبر مین باب جنان ہوا

پر حیف جسکا نام تو مومن اور اسکا قول
ہر مقطع غزل مین جو کافر عیان ہوا

اپنے کلام کو بھی مؤمن بنایا کیون — مؤمن کا قول کفر سے کیون ہمعنان ہوا
مومن ہے وہ عدم کو گیا ہو مگر جو شعر — لیکر وجود کفر شہیر جہان ہوا
روداسکا اب یہ فرض ہوا ہمپر اسلیے — اور دلمین جوش غیرت ایمان کو ہان ہوا
دیوان اُسکا دفتر اصحاب فیل ہے — جو بون مُہین کعبہ ایمانیان ہوا
اقوال کفر اور دل کے بھی ایسے ہین بہت — عبرت کو یہ بیان بھی کافی یہان ہوا
تھی محض عین حق کہ ضعیف اور یہ دل کفر — اک کوہ ضرب کاہ سے ریگ روان ہوا
اس طائر ضعیف صفت کا یہ حرف حرف — یارب کھا جارہ سجیل سان ہوا
جس سے جہان مین لشکر اشعار کفر و شرک — ماکول عصف سان ہو عدم مین نہان ہوا

ہان اے فقیر پھر کہین لکھ مدح کی غزل
بس ابتو رد کفر کا کافی بیان ہوا
۵۵ ۱۳

مدینہ جو ہے سید المرسلین کا — وہ دنیا مین سایہ ہے عرش برین کا
یہی نجبہ ہے چاک قلب حزین کا — کہ پیوند ہوجائے وہان کی زمین کا
زیارت سے نار نظر زائرین کا — بجا ہے ملقب ہو حبل المتین کا
مدینے سے جسدم چلے آئے پھر کر — نمونہ تھا ہر دم دم واپسین کا
جو نخل عسل دیکھے نہر مدینہ — تو دھوئے وہ دلسے خیال انگبین کا
مدینہ کا ہر دانہ ہے خرمن عیش — وہان غنچہ گلزار ہے یاسمین کا
وہ قطرہ بھی اُمت کو ہے آلف کوثر — شفیع قیامت کی روشن جبین کا
بنا روضہ خاص یون قلب مسجد — یہ ہے رمز دارین کے دل نشین کا
جو ہر سنگریزہ اُحد بین ہے کب وہ — تجمل صدف مین ہے دُر ثمین کا

جو کعبے مدینے کو دیکھا تو دیکھا
مزا دیدۂ دل نے عین الیقین کا

وہ مانندِ اسود ہے بوسون کے قابل
ہوا نقشِ نامِ نبیؐ جس نگین کا

ولی النبی ہے وہ جو متقی ہے
وہ ساکن ہے گو نہتائے زمین کا

۵۶ | فقیر اپنی باتون سے الحمدللہ +
جو خوشنود ہوتا ہے دل اہلِ دیںؐ کا | ۱۱

ہر لحظہ جو یون ثلثہم سبوح نہوتا
یہ قالبِ ہندی عربی روح نہوتا

مفتاحِ عنایت جو محمدؐ کی نہ ملتی
وہان بابِ شفاعت کوئی مفتوح نہوتا

بیتاب ہے دل ایک زیارت سے جو ہر دم
کچھ دلکو سکون بے عمرِ نوحؑ نہوتا

ملتا جو مجھے قالبِ قربانیٔ حجاج
کیا مین بھی منا مین کہین مذبوح نہوتا

ملتے لبِ کوثر بھی اگر میرے بیان کو
کچھ مدح سرائی لبِ ممدوح نہوتا

خدامِ صحابہ مین بھی ہوتا تو پھر اے نفس
کیا تیغِ شہادت سے تو مجروح نہوتا

حسنِ حرمین آنکھ سے جا دیکھتا یکبار
پھر حالِ غنی بھی کہی مقبوح نہوتا

غواصیٔ کوثر کی پھر اُمید نہوتی
سر آبِ وضو سے جو یہ ممسوح نہوتا

مختار کئے جاتے جو دیدارِ جنان مین
ناجی کوئی وہان حور سے منکوح نہوتا

یہان اشکِ ندامت بہی یہ ناپاک نہوتے
ناپاک کہین جو دمِ مسفوح نہوتا

ہوتا جو فقیر اِک حجرِ کوہِ مدینہ
کیا تو بھی وہان خاک مین مطروح نہوتا

۵۷ | غزل صوفیانہ | ۱۱

پُر نعمِ فیضِ توکل سے ہی بس خوان اپنا
کچھ نہیں لذتِ دنیا کا ارمان اپنا

تلخیٔ صبر مین ہی ابتو حلاوت دلکو
شکرِ شکر سے شیرین ہی جان اپنا

طوقِ تسلیم و رضا کے لئے حاضر گردن
تیغ تسلیم ہی اور سر ہے یہ قربان اپنا

بھوک ہی اپنی غذا پیاس مزے کا شربت
ثوبِ دنیا سے غنی ہے تنِ عریان اپنا

پایمالی ہی یہان رشکِ سریر شاہی
سر بسر بے سر و سامانی ہی سامان اپنا

سیرِ گلزارِ جہان کی نہیں حسرت باقی
سینہ ہے داغِ محبت سے گلستان اپنا

مسکن اپنا ہی جو وہ گوشۂ تاریک لحد
بس گو یہان سایۂ دیوار ہی ایوان اپنا

جا سکے غیر کب اُس خلوتِ مخصوص مین آج
در دل پر غمِ محبوب ہے دربان اپنا

اب ہمین حاجتِ غمخوار نہ ہمدرد سے کام
غم ہی غمخوار ہے اور درد ہے درمان اپنا

وسعتِ دل کی کیا کرتے ہین ہم سیر مدام
نعمتِ واسع بیچون ہے یہ میدان اپنا

اے فقیر ایسی فقیرانہ غزل بھی کہی
خالی کس بات سے رکھا کہو دیوان اپنا

ردیف باے موحدہ

۵۸ — ۱۷

مدینے کی وہ صورت جب نظر سے ہو گئی غائب
بصر گویا ہماری چشم تر سے ہو گئی غائب

نظر اب ہند مین کیا آئے گو آنکھین کھلی ہین پر
نگاہِ دل مدام حاضر ادھر سے ہو گئی غائب

گئی شکلِ مدینہ دیکھتے ہی دل کی تاریکی
سیاہی رات کی نورِ سحر سی ہو گئی غائب

دلِ بیدردِ عشقِ مصطفےٰ کسکا کہ دل ہی ہے
تمر کیا ہے جو شیرینی ثمر سی ہو گئی غائب

وہ خارِ راہِ طیبہ کیون نہ کھائے اے غنی تو نے
رگِ جان کیون شفا کی نیشتر سی ہو گئی غائب

مدینے کے سفر مین ہر مصیبت کو جو برداشت
حقِ عاشق مین تکلیف اُس سفر سے ہوگئی غائب

نگاہِ شوق ٹک ٹھوٹی ہی مرغِ خضر کو
کہ شکلِ سرو نبت وہ کدھر سی ہوگئی غائب

حضورِ جانِ جانان جبکہ حاضر جانکہ ہوئے
یہ حیرت تھی کہ جان اپنی خبر سی ہوگئی غائب

وفاتِ مصطفےٰ پر عبد تا یحییٰ ہی عالم نیز
وہ کیا شے دیدۂ حسن و بشر سی ہوگئی غائب

مدینے مین جو دل کا حال تھا وہان کہ سب
کہ شکلِ آہ اُس نورا نثر سی ہوگئی غائب

نگاہِ چشمِ دل ہر غنچہ اُنکی محوِ حیرت ہے
یہ گو آنکھ اپنی اُس دیوار و در سی ہوگئی غائب

بہارِ دائمی ہی روضۂ فردوس کی صورت
خزان یون روضۂ خیر البشر سے ہوگئی غائب

عبارِ طیبہ کامِ روح مین جسکی ہوا نافذ
حلاوت اُس دہن مین ہر شکر سی ہوگئی غائب

نہتی بلبوس کی حاجت ہمین راہِ مدینہ مین
کہ عریانی وہان خاکِ سفر سے ہوگئی غائب

زبان و دل ہمین غافل ذکر سی کیسا فساد آیا
جو خیر اُنکی ہماری بحر و بر سے ہوگئی غائب

ہماری خامۂ نعتِ محمدؐ کے مقابل مین
حلاوت آج روحِ نیشکر سے ہوگئی غائب

۵۹ | **فقیر** اب کچھ تو کر دل کی سیاہی کا علاج آخر
یہ دیکھا تو سیاہی موئے سر سے ہوگئی غائب | ۵

مدینہ مین جو ہمنے بر سر ہو خشت نصیب
تو کیا عجب ہے کہ ہو فرِ بہشت نصیب

جو خوش نصیب بھی ہوتے تو ہوتی ہم بدی
ہزار حیف کہ ہندی ہین ہم نوشت نصیب

ملا ہے ہمکو مدینے سی وہ قرآن
کسیکو ہوئیگی ایسی کہان نوشت نصیب

نظر ہی آیا تھا روضے کا رُخ سبز مجھے
کہ ہونے پائی نہ کچھ وہ بہار کشت نصیب

۶۰ | **فقیر** قبر بنے گی تری مدینے مین
جو ہو چکی ہی اُسی خاک سے سرشت نصیب | ۱۱

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں میں مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اے صبا کر خاک کو میری غبارِ قافلہ
اور لگا لیچل اُسی شامل مدینے کے قریب

جاتے ہین جو رحمۃ للعالمین کے شوق مین
رحمتِ حق کا ہے اُنپر ظل مدینے کے قریب

کیا عجب آئین فرشتے وہان زیارت کے لیے
ہو جہان زوّار کی محفل مدینے کے قریب

کب وہ ساعت آئیگی یارب کہین گے ہمسفر
آج جا لکھو لینگے ہم محمل مدینے کے قریب

سنتے ہین ایسی دُرِ اشک اپنے کرتے ہین نثار
آنکھین ہو جاتی ہین دریا دل مدینے کے قریب

کیا ہی جائے پاک ہے نامِ خدا جسکے سبب
دُور ہو جاتا ہی دلسے غل مدینے کے قریب

یہان بہی گویا عاشقونکو سایۂ طوبیٰ ملا
ہوکے نخلستان مین داخل مدینے کے قریب

روضۂ انور نظر آئے تو پھر ممکن نہین
غیر منظر بھی ہی شامل مدینے کے قریب

پا شکستہ ہون مری مشکل خدا آسان کرے
ورنہ جانا کام ہے مشکل مدینے کے قریب

بادشاہی ہی فقیری بہی ہی ہانکی اے فقیر
چھوڑ سب کو چل تو اے غافل مدینے کے قریب

۶۱ ۱۳

گر مدینہ جائے رحمت ہے تو احمدؐ کے سبب
پر شفا اُسکی جو تربت ہے تو احمدؐ کے سبب

اہلِ سنت ہے محبت ہے تو احمدؐ کے سبب
اہلِ بدعت سے عداوت ہے تو احمدؐ کے سبب

درمیانِ حجرۂ و منبر یہ تم جانو یقین
روضۂ بستانِ جنت ہے تو احمدؐ کے سبب

پھیرتی ہی خوشبو سے اترائی مدینہ کی ہوا
اُسمین یہ کچھ ناز و نکہت ہے تو احمدؐ کے سبب

دیکھنے والونکی احمدؐ کی مثالِ آفتاب
سارے عالم مین جو شہرت ہے تو احمدؐ کے سبب

عالمونکو حافظون کو اولیا کو اُنکے بعد
حشر مین اذنِ شفاعت ہے تو احمدؐ کے سبب

ہین بقیعِ پاک کے مدفون مغفورِ خدا
مغفرت وہان بے نہایت ہے تو احمدؐ کے سبب

کردیا ہی شوق نی نزدیک کو وہ دور ہے — اس سفر سی دل کو رغبت ہے تو احمد کی سبب
اس سفر کی تشنگی مین بہی ہے اک تسکین دل — مثل راحت رنج و محنت ہے تو احمد کی سبب
دلکو احمد کیلیی ہی مسجد احمد کا شوق — اور مدینی سی جو الفت ہے تو احمد کی سبب
اپنی اپنی جان کا ہی فکر سبکو حشر مین — گر کہلا باب شفاعت ہے تو احمد کی سبب
وہان کی صحرا کا مساجد کا جبل کا نخل کا — دل جو مشتاق زیارت ہے تو احمد کی سبب

۶۲ — اور کچھہ باعث نظر آتا نہین اسکا فقیر — ۱۱
ہند سی مجکو جو نفرت ہے تو احمد کی سبب

جس خطا کار کو مطلوب ہے تریاق ذنوب — صلوات نبوی خوب ہے تریاق ذنوب
ذکر خاصان الٰہی ہی گناہون سی نجات — یاد صبار می ایوب ہے تریاق ذنوب
فوت مرغوب ہے قسمت کی شکایت ہے گناہ — قصہ حضرت یعقوب ہے تریاق ذنوب
دلکی بیمار دنکو ہان آب مدینہ ہی شفا — عاصی دل مکو وہ مشروب ہے تریاق ذنوب
عفو ہو جاتین مین حضار کی تقصیرین وہان — قرب خاک در محبوب ہے تریاق ذنوب
ہی نجات اوسکی وہان جسکا سبب آسان ہی — بس یہی قسمت محسوب ہے تریاق ذنوب
اسقدر نسخہ اکسیر مین تاثیر کہان — جو احادیث کا مکتوب ہے تریاق ذنوب
دور ہی دین خائن سی غبار طیبہ — ہان گنہگار و نسے محجوب ہے تریاق ذنوب
ای غنی سوی حرم فرض ہی ضرب الاقدام — کب غم و ہم مضرب ہے تریاق ذنوب
دھوئی جاتی ہین سبہی نہر مدینہ سی گناہ — ہمکو وہ چشمہ سبکو ہے تریاق ذنوب

کاسب مدح محمد ہی فقیر عاصی — ہوئی مقبول تو مکسوب ہے تریاق ذنوب

۶۳	ردیف تا سے ثناۃ	۹

مدینہ مین کسقدر تہی نازل ہمارے دل پر خدا کی رحمت
کہ ہر دم اپنے یہ دیدۂ تر ہے مثلِ کوثر خدا کی رحمت
جہان مین ذاتِ نبیؐ رحمت ہدیۂ کبریا ہے ہم کو
ہمارے پاس آئی ہے محمدؐ کی شکل بنکر خدا کی رحمت
گناہ کیونکر نہ عفو ہوجائین گو وہ لاکھون ہی ہوئین ہم سے
اُدہر خدا مہربان ہمارا اِدہر پیمبر خدا کی رحمت
بشکلِ دوزخ ہے کفر سے خود یہ ہند قہر و غضب خدا کا
مدینہ دیکھو تو مثلِ جنت ہے بس سراسر خدا کی رحمت
نہ فوجِ یاجوج کا گزر وہان نہ کفرِ دجّال کا اثر وہان
کہ ہے قیامت تلک مدینہ کے گرد لشکر خدا کی رحمت
سکونِ ظلِّ جدارِ احمدؐ مین سوزِ دل کی دوا ہے واللہ
مدینۂ باسکینہ ہے بہرِ قلبِ مضطر خدا کی رحمت
نگاہِ دل اُسکی دیکھنے سے گئی جو نزدیک نورِ انوار
تو چشمِ عشّاق کے لئے ہے وہ بُرجِ اخضر خدا کی رحمت
خدا کی رحمت کا مینہ برستا ہے اہلِ ایمان پر اپنے مُنہ سے
ملا ہے ابر زبان کو وہ یہ درودِ سرور خدا کی رحمت

۶۴	رسولِ رحمان کا مدح خوان ہے نبیِ رحمت پہ جانفشان ہے فقیر تجہیز خدا کی رحمت فقیر تجہیز خدا کی رحمت	۱۵

اللہ کی رحمت ہی مدینے کی زیارت — جنت کی زیارت ہے مدینے کی زیارت
تریاقِ شقاوت ہے، مدینے کی زیارت — اکسیرِ سعادت ہے، مدینے کی زیارت
اِک ہفتہ مین عمرہ ئ نہفتہ گئے لاکھون — اتنی بھی غنیمت ہے مدینے کی زیارت
وہان زندگیِ نوح سے سیری نہین ممکن — وہ روح کی لذت ہے، مدینے کی زیارت
کس شان کا ہے فرضِ خدا حج حرم اور — ق — کس شان کی سنت ہے، مدینے کی زیارت
افسوس جو غافل ہین اُنہین موت ہے یہ حج — اور سخت مصیبت ہے مدینے کی زیارت
وہان یاد رہا رنجِ سفینہ نہ غمِ راہ — کیا دافعِ کلفت ہے مدینے کی زیارت
وہان دیکھو لکو مزا آتا ہے اسلام کا واللہ — ایمان کی حلاوت ہے مدینے کی زیارت
دیکھا جو وہان دیدۂ دل سے کوئی پوچھے — کیا نورِ بصیرت ہے، مدینے کی زیارت
اللہ کے محبوب سے کر دیتی ہے نزدیک — خالق کی عبادت ہے مدینے کی زیارت
کیا جان گھٹی جاتی تھی جب کہتے تھے احباب — اب تھوڑی ہی مدت ہے مدینے کی زیارت
کیا روئین ہین آنکھین جو مزورنی کہا وہان — (اور باقی ہے بہت) لو آج تو رخصت ہے مدینے کی زیارت
جا دیکھ مدینہ کہین اے اُمتِ عاصی — تصویرِ شفاعت ہے، مدینے کی زیارت
کھلجاتا ہے وہان فضلِ دلِ زیغی و گمراہ — مفتاحِ ہدایت ہے مدینے کی زیارت

حیران تھا کفیر اپنے نصیبون سے کہ واللہ
کس شاہ کی قربت ہے مدینے کی زیارت

۶۵ سراج وہاج ذکرِ شبِ معراج ۱۵

واہ کیا رات تھی جو رات تھی معراج کی رات — شہرۂ ارض و سماوات تھی معراج کی رات

یہ نور ہدایات ہی سن کی رات	بنی نیر ہدایات تہی معراج کی رات
مومنونکی لیی صلوات تھے معراج کی رات	کافرونکی لیی آفات تہی معراج کی رات
وہان لاکر پانچ نمازون مین ثواب خمسین	کیا ہی مہانکی ملاقات تہی معراج کی رات
نور مصباح رسل جس سی گیا عرش تلک	قدرت حق سے وہ مشکات تہی معراج کی رات
کون ہی ہمسر محبوب خدا جس کو نصیب	تعالی سی ملاقات تہی معراج کی رات
وہان جو اللہ نی فرمایا سو فرمایا انہین	کان اسرار خفیات تہی معراج کی رات
اوسکی کیا بات ہے تہین اوسمین خدا بات مین	پوچھی گر کوئی کہ کیا بات تہی معراج کی رات
پہر تو خورشید نبوت کو ترقی ہی رہے	سحر فضل و کرامات تہی معراج کی رات
اوسپہ قربان ہون جسی بہر نجات امت	حضرت حقین مناجات تہی معراج کی رات
اہل ایمان کو ملی راحت دارین اوس مین	روز محشر کی مکافات تہی معراج کی رات
ملاذات محمد کو وہان کیا کیا کچھہ	شان پر لطف و عنایات تہی معراج کی رات
منزلین مہر درخشان کی فدا ہین اوسپر	اسی پر نور مقامات تہی معراج کی رات
ہو اظاہر شرف خیر رسل خیر امم	مقدر مجمع خیرات تہی معراج کی رات
٦٦	ہی فقیر اپنا یہ ایمان کی سپہر ہون پر
	مہر ایمان برہانات تہی معراج کی رات ١٣
وہان جو پہر بہی پہنچ جاتین خستہ حال کی رات	تو کب نکالونگا ہون جالبہ نمین ڈال کی رات
نکالون اپنی بدن مین اگر مدینی سی	کچھہ آئی خاک بہی اس عاشق وصال کی رات
جہان حکومت قال الرسول جاتی ہی	تو بانده لیتی ہی کیا اسکے قیل و قال کی رات
نبی کی ساتھہ تہی وہ مثل کعبہ و اسود	ملین تو چوم لونگین حضرت بلال کی رات
لبہ سول پہ جاکر نہ اٹھون وہانسی کبہی	حضور حق مین اوٹھانا ہون اس سوال کی رات

اگر خاکِ مدینہ سی رہے مٹی خیالی — تو چھوڑ دیتا کفن سی مرے نکال کی ہات
وہ ہات دُھو چکی آلودگیِ عصیان سی — کہ آئی نہرِ مدینہ مین جو کہنگال کی ہات
نظر کے ہات تھے وہان ایسی محوِ دامن دید — کہ جسطرح کبھی ملتی نہین مثال کی ہات
حضورِ روضہ کہان ایسی ہوش پر قدرت — نائی جو نگہِ دین تعزال کی ہات
وہ کسکا دامنِ حسن آگیا تھا ان کی قریب — جو آنکھین بگھین مژگان سے یہان نکال کی ہات
کہان ہی جانے کی طاقت مریضِ عشق کو آج — وصولِ شہرِ محمد ہی ذوالجلال کی ہات
بہت جوانون کے چلنے سے ہانپ تو رہی — کٹین محبتِ دنیائے پیرزال کی ہات

٦٧ | ستون تو بہی ایکاش کوئی بندہ دے بس | فقیر مجرم پامالِ انفعال کی ہات | ١٥

مدح ولادت گاہ عالیجاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ است

نہو مشرق کبھی ہمسر ستانِ مولدِ حضرت — کہ یہ اک مطلعِ خورہی وہ شانِ مولدِ حضرت
مہی لہم ہی وہ وصفِ و بیانِ مولدِ حضرت — نہین اطرا سی ممسوس آستانِ مولدِ حضرت
اُدہر جو بدعتی بی سمتِ کعبہ سجدہ کرتی ہین — محب کا یہی ہین دشمنانِ مولدِ حضرت
الٰہی شکر ہی تونی طفیلِ خانہ کعبہ — دکھایا مجکو مکہ مین مکانِ مولدِ حضرت
ہوا آنکھون مین پیدا نور دل مین قوتِ ایمان — وہان جسدم گئی ہم زائران مولدِ حضرت
مگر افسوس ہے جاکر وہان بہی بدعتی کتنی — رہی سنت سی غایب جا ضرار مولدِ حضرت
بنانی دون کبھی اک بدعتی کو وان جو مکی ہین — خدا مجکو بنادی پاسبانِ مولدِ حضرت
کبھی سجدہ نکرنی دون کسی مشرک کو مین واللہ — اگر ملجائی مجکو آستانِ مولدِ حضرت
جو سنت کے ادب سے جائین مین خادم رہون اُن کا — کہ عالی قدر ہین قدردانِ مولدِ حضرت
مدینہ پر ہمیشہ شک رہتا پھر تو مکے کو — نہوتی وان نشانی گر نشانِ مولدِ حضرت

وہان جاکر ہماری جان مین جان آئی جان آئی
کہ جسم کہنہ مین داخل ہی جانِ مولدِ حضرت

خوشی سی دل تھا پہلو مین گویا آسمان مین تھا
زیارت کو گئی ہم جب میانِ مولدِ حضرت

ہزارون طفل اشک آنکھون سی نکلے جب وہان پہنچا
کہ دشتِ مادرِ رحمت ہے ہستانِ مولدِ حضرت

وہان خدام کا ایمان گویا جسم نامی ہے
ملی ہے جنکے ایمان کو امانِ مولدِ حضرت

۶۸	طبیعت کی ضعیفی مین قوی مضمون ہوئے پیدا فقیر ایسا ہوا تو مدح خوانِ مولدِ حضرت	۱۱

مدینہ کی شبِ تیرہ مین ہے مہتاب کی لذت
وہان کی دھوپ مین ہے شبنمِ شاداب کی لذت

مدینہ کی صراحی مین نہان کیا آبِ کوثر تھا
کہ جاتی ہی نہین دلسی کبھی جس آب کی لذت

اُٹھانیکو نہین جی چاہتا تھا رکھ کی سجدہ مین
عجب اُس سر کو تھی اُس سجدۂ محراب کی لذت

یہان غم کیون نہ پی جائے کہ خرمائے مدینہ سے
ہوئی میری لہو مین شربتِ عناب کی لذت

اگر خشتِ مدینہ زیرِ سر اُنکو میسر ہو
تو مہوش بھولجائین بالشِ کمخاب کی لذت

لگی جن عاشقون کی آنکھ اُس جالیکی آنکھ لنسے
وہ بھولے قاصراتِ الطرف اور اتراب کی لذت

جمالِ رشکِ یوسف خواب مین جو دیکھتے ہین ہم
کہان چشمِ زلیخا کو نصیب اس خواب کی لذت

کیا تابِ جمالِ وضۂ احمد نے جو بیتاب
بیان کیا ہو دلِ بیتاب سے اُس تاب کی لذت

وہان تارِ نظر مین جنبشِ مژگان سی ہر لحظہ
ملی صد رشکِ تارِ نغمۂ و مضراب کی لذت

وہ ساقی مسجدِ احمد مین جو پانی پلاتی ہے
یدِ غلمان سے گویا ملگئی اکواب کی لذت

۶۹	فقیر اپنا سخن ہی مدحِ خالص کیون نہو پُر وق کہ افزون ہوتی ہے ہر میوۂ کمیاب کی لذت	۱۹

مدحِ سنتِ سنیہ حضرتِ خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ

مقامِ قرب و احسان ہی رسول اللہ کی سنت
وصولِ دارِ رضوان ہی رسول اللہ کی سنت

نزولِ فضلِ رحماں ہی رسول اللہ کی سنت
نجومِ رجمِ شیطاں ہے، رسول اللہ کی سنت

غذائے طوطیِ جاں ہی رسول اللہ کی سنت
خلودی شکرستاں ہی رسول اللہ کی سنت

کہیں آفاق میں آرام گاہ اسکو نہیں اے حیف
کدھر جائے یہ حیراں ہی رسول اللہ کی سنت

غریب اسلام ہی اب ہم غریبوں کو مبارک ہو
کہ محبوبِ غریباں ہی رسول اللہ کی سنت

ہزاروں بدعتی سنتے ہیں اس نام کو سنکر
کہ انکی دشمنِ جاں ہی رسول اللہ کی سنت

طلب میں حضرتِ عیسےٰ کے ہی اور انتظار میں
پئے مہدیِ پنہاں ہی رسول اللہ کی سنت

اطاعت اسکی ہی ہمداستانِ مرضیٔ مولےٰ
یہی ممدوحِ قرآں ہی رسول اللہ کی سنت

نہ کیونکر طالبِ ظلمت ہیں خفاش بدعت کے
کہ یہاں مہرِ درخشاں ہی رسول اللہ کی سنت

معطر جن و انساں و ملک ہیں جسکے عامل سے
وہ عطرِ حبیبِ داماں ہی رسول اللہ کی سنت

یہ مانا نام تکلیفاتِ شرعی اسکا ہی لیکن
سراسر راحتِ جاں ہے رسول اللہ کی سنت

اگر فرضِ الٰہی بادشاہِ جملہ عالم ہے
وزیرِ ملکِ سلطاں ہی رسول اللہ کی سنت

یہ امت کے لئے وہ رزقِ حکمت ہے غذائے روح
کہ لقمہ لقمۂ لقماں ہی رسول اللہ کی سنت

متمم ہی قیامت میں جو نقصانِ فرض کی
تو کیا کچھ جبرِ نقصاں ہی رسول اللہ کی سنت

اگر اعمائے دل بھی اسکا عامل ہو تو بینا ہو
وہ نورِ قلبِ عمیاں ہی رسول اللہ کی سنت

مسخر جسکے سب جن و ملک انساں و حیواں ہیں
یہ وہ تختِ سلیماں ہی رسول اللہ کی سنت

رسائی حضرتِ قدوس تک بے اتباع اسکے
نہیں ممکن کہ دربان ہی رسول اللہ کی سنت

ہمیشہ عاملِ سنت ہیں سب توحید کے عاشق
وہ حرز و حفظِ ایماں ہی رسول اللہ کی سنت

فقیر امید ہی ہر انتظامِ دین و دنیا کی
اگر منظومِ دیواں ہی رسول اللہ کی سنت

مذمتِ بدعتِ شنیعہ مخالف سنّت علیہ نبویہ علیہ التحیہ

۲۵

جو ہین تشویقِ بدعت کی منادی رہبرِ بدعت
نوید غیظِ دوزخ ہی نہیق ہر خرِ بدعت

ہوا سلطانِ نظمِ اپنا اگر غارت گرِ بدعت
تو دیکھین گے سب اپنا قافیہ تنگ افسرِ بدعت

نصیبِ اہلِ سنّت باب جنّت باب سنت ہے
کھلا ہی اہلِ بدعت پر درِ دوزخ درِ بدعت

یہ بدعی جس عمل کو خیمۂ عصمت سمجھتے ہین
وہین دیکھو بکل فاحشہ ہی پیکرِ بدعت

کہو کیا نار و جنت دونو بکسان ہین جو کہتی ہو
کہ بدعت ہمسرِ سنت ہے سنت ہمسرِ بدعت

کہان حفظِ عمل کی تاب اہلِ شرک و بدعت کو
اُڑ گئی وہان جو خاک شرک و ہر خاکسترِ بدعت

بہت سے صرفی و نحوی ہین آج ایسی یہ دیکھو تم
کہ اکثر فاعلِ عصیان ہین اور مصدرِ بدعت

وہ گویا ہفت دوزخ ملک جنت سے بدلتا ہے
جو اک ویرانہ سنت سے بدلی کشورِ بدعت

متاعِ سنتِ احمد کی جو منجی تجارت ہے
کہان ہی اب کہ اکثر بن گئی سودا گرِ بدعت

جو ہر دم منتظر ہین کوئی بدعت کی سند لیجائے
وہ آنکھین اہلِ بدعت کی ہین ختم محضرِ بدعت

روا کب ہے کہ قصداً رزقِ سنت چھوڑ کر حاضر
بنی مردار کھانی والی اکثر مضطرِ بدعت

خیالِ اہلِ بدعت سے نئی بدفعل پیدا ہین
تو ہی اُم دماغ انکی ہی گویا مادرِ بدعت

نہالِ دینِ حق کا ہر ورق ہی دفترِ عرفان
اور اک برگِ خزان ہے سبز باغِ دفترِ بدعت

الٰہی مہدیٔ موعود کب آئینگے دنیا مین
کہ اُنکی سیفِ سنت سے ہو قطعِ ہر سرِ بدعت

یہ غیر اللہ کو بھی حاضر و ناظر سمجھتے ہین
معاذ اللہ یہانتک پہنچا امرِ منکرِ بدعت

ہزارون بدعتی آج اپنی صورت کے بناڈالے
عجب یہ منکرِ سنت بھی ہین جادوگرِ بدعت

ترشح میری سنت کی بیان کا کچھ بھی ہو جائے
تو ٹھنڈی محفلِ مولد مین ہو ہر مجمرِ بدعت

جہاں خوش رہے دو خوش آوازہ مردا گئی میں ہیں
بنائی کیوں نہ بیدل آج ان کو دلبر بدعت

ملی ہی فخر رزی جیسی میخواروں کو معشوقہ
ملی ہی اہل بدعت کو یہ محفل دختر بدعت

عقیدے کی بجا ست ہے نہاں محفل کی زینت ہیں
ہوا ن ہی یا کہ قاز دراعت زیر مرمر بدعت

مقابل ہو تو بس یہاں ایک سنت دو جماعت ہے
نظر آجائی دن تنہا نکیس لشکر بدعت

بنا رجم شیاطین نظم اہل حق کا ہے نقطہ
تو بس آفاق میں اب سوختہ ہی اختر بدعت

یہ جائینگے بتائیں یاد ہی رہ جائینگے دس ہی
جو سنت سے دری ہجاتی ہیں یہ یاد بدعت

طفیل احمد و بہر خلیل اللہ یا اللہ
مری محبت ہے ہو مہوت جو ہو آزر بدعت

ردیف	فقیر اللہ یہ وہ تیر افگنی ہی رد بدعت میں	ثانی مثلثہ
ا ز	مشبک ہو گیا ہی جس سی ہر زور آور بدعت	ا ا

ہوئی جب ارض کہ میں رسول کبریا مبعوث
تو دین مردہ ہی ساری جہان کا ہو گیا مبعوث

محبت میں رسول اللہ کی مرجائیوائی نفس
کہ تو مرجائیگا جسمیں سے آدمی ہو ئیگا مبعوث

زہی قسمت مسلمانوں کی جنت میں ہو دعوت
رسول اللہ کو اللہ نی داعی کیا مبعوث

یہ بعث حشر پر ایمان کسدن لائینگی کفار
کہ اب تو ہو چکی عالم میں ختم الانبیا مبعوث

رسول اللہ کی سنت ہے پیش نظر ہر دم
تو ہو پیشوائی خندان سے تو پیش خدا مبعوث

مسلمانو دل و جاں سی اسی کو سر آنکھوں پر
یہ انعام خدا شکل محمد میں ہوا مبعوث

تمنا ہی کہ جی اٹھوں کہیں خاک مدینہ سی
وہ ہو میں مرقد عالی ہی جب خیر الوری مبعوث

جواد ذو خدا اور فضل و رحمت ہی محمد پر
ہوا ہی اور نہوگا کوئی ایسا دوسرا مبعوث

جنود رحمت حق جا بجا اونکی سیادت تھی
جنود مصطفےٰ اعدا پی تھی جب جا بجا مبعوث

فصاحت اپنا منتہا مقصود تھی اللہ کی مرضی
وہ حسن خلق کی تکمیل کو تھی مصطفےٰ مبعوث

٧٢	الٰہی یہ تمنا ہے فقیرِ خستہ خاطر بھی بقیعِ پاک کی قبرون مین ہو روزِ جزا مبعوث	٢١

سخن در مدحِ حدیثِ سید المرسلین علیہ صلوات من اللہ رب العلمین

وثنائے مجتہدین و محدثین و پندِ منکرین تقلیدِ ائمہ رض

آسمانِ دین ہی اور مہر درخشانِ حدیث
کب کسیکو وصف کی محتاج ہی شانِ حدیث

پر ضرورت اِس بیان کی اسلیے ہمکو ہوئی
ہمکو دشمن جانتے ہین دشمنِ جانِ حدیث

یون صریرِ خامہ مثلِ رعد ہی قرعِ صماخ
دشمنو دشمن ہو تم ہم ہین محبانِ حدیث

مثلِ شیعہ لیکے نامِ اہلِ بیتِ مصطفٰے
کرتے ہو گمراہ بن بن کر ثنا خوانِ حدیث

دیکھو اِس ہر رأۃ پر ہوتی ہی تجدیدِ دین
کِس مجدد نے کیا ہی ایسا بیانِ حدیث

جسطرح تم اس نئی تحدیث کی احداث مین
دین کے مفسد ہو بنکر میرِ سامانِ حدیث

سارے اہلِ اجتہاد اور سب فقیہانِ جہان
ہین تمہاری فہم مین نافہم عنوانِ حدیث

فقہ کو کہتے ہو قرآن و خبر سے تم خلاف
ہوش کی باتین کرو اے ترجمہ خوانِ حدیث

معنیٔ قرآن و اخبارِ نبی کا علم و فہم
کسکو ہی بے فقہ اے ہر طفلِ نادانِ حدیث

ظالمو وہ جو ہین اہلِ مائدہ اِس علم کے
اور نہین تمکو نصیب اک زلہ خوانِ حدیث

وہ تو بے علمِ حدیث اور تم محدث باکمال
کوئی منصف اسکو تولے لیکے میزانِ حدیث

جو خسِ کا جنسیں اک کوہ کی نسبت ہو تم
وہ تو اُمّی تم بڑے حکمت شناسانِ حدیث

ہین محدث حافظِ لفظ و سند پر مجتہد
معنی و اسرار مین ہین سب نگہبانِ حدیث

سب کے احسانات کا ممنون ہونا چاہیئے
خود سری ہی کیا لیئے پھرتی ہو احسانِ حدیث

خبر اُمت بوحنیفہ اور تمہارا اُنپہ طعن
تم محدّث ہو جو محض اک ترجمہ دانِ حدیث

حشر تک فہم خبر جنکے سبب آسان ہوا
جنسے لاکھون ہوگئی یہان اہلِ عرفانِ حدیث

شکرِ احسان چھوڑکر اُنپر تبرّا ہی مدام
یہ بھی کیا اسرا ہی تمپر کوئی فرمانِ حدیث

جملہ اُنکم یشکرِ النّاس آپنے دیکھا نہین
دیدۂ غائر ہی کیون محرومِ امعانِ حدیث

ہی بجاے شکرِ تعلیمِ ائمہ دشمنی
ولکی آنکھین ہین بہت لوگونکی عمیانِ حدیث

ہین معلّم مجتہد اور علم قرآن و خبر
ہم ہین مدّاحِ ائمہ اور ثناخوانِ حدیث

اے فقیر اب لکھ کہین نعتِ حدیثِ مصطفےٰ
ہوچکی بس گیرودارِ فعلِ دزدانِ حدیث

۷۳ ۱۱

ہے پناہِ نورِ ایمان زیرِ دامانِ حدیث
شانِ ایمان شمع ہی فانوس ہی شانِ حدیث

چشمِ گریان ہوئی جب نازلِ موبارانِ حدیث
زخمِ دل خندان ہون پیشِ ہر گلستانِ حدیث

دمبدم افزون ہی ہمپر بارِ احسانِ حدیث
سر اُٹھا سکتے ہین کب ہم پیشِ فرمانِ حدیث

بس یہی جی چاہتا ہی دلمین رکھلون اسکو مین
جان بجاے جسم ہو اور اُسمین ہو جانِ حدیث

عینِ بحرِ قلزم اک چھوٹا سا نقطہ ہو تو ہو
اذن فرما ہو جو اُسکو نورِ عرفانِ حدیث

واہ واکس منہ کی ہین اور واہ کیا باتین ہین
جان ہو قربانِ محمد دل ہو قربانِ حدیث

کفر و شرک و معصیت کے ملک ویران ہوگئے
جب گزر فرما ہوا عالم مین سلطانِ حدیث

سینۂ ہر اہلِ بدعت مین سنانِ خار ہے
امرِ سنت مین جو ہلجاتی ہی مژگانِ حدیث

کیون گریبان پھاڑتے ہین محدث آجکے
چھوٹتے ہین کب ہم اہلِ فقہ دامانِ حدیث

ہے طبیب کامل اس توحید و سنت کے طفیل
کھر افلاطون کا اک طفلِ دبستانِ حدیث

معنیِ قال النبی ہین فقہ ساری اے فقیر
بالیقین ہم سب مقلّد ہین مطیعانِ حدیث

مجتہد ہین کان علم فقہ وارکان حدیث | دافع ہر غش ہین وہ معیار عقبان حدیث
مہبط جبریل پر نازل ہوا قرآن حق | اور صحابہ پر ہوا وارد یہ فرقان حدیث
مطلع تفسیر قرآن عظیم اصحاب ہین | مجتہد ہین مظہر تفسیر قرآن حدیث
باب جنت کیون نہو مفتوح اُن سب کے لیی | زندگی بہر حضور دربان سلطان حدیث
جو تجر آونکی اک شاگرد ادنی مین ہوا | یہان نہین سب فطرہ بحر فراوان حدیث
کسقدر احسان اونکا سب جہان پر آج ہی | جن سی ہی مکشوف باب فقہ و تبیان حدیث
خوشگوار انسی نیکون ہون بقیہ علم دین | ہین حکیم علم قرآن ہی وہ نعمان حدیث
مثل مور ناتوان ہین جو محدث ہند کے | کس سی ہو سکتی ہی ملکر یم سلیمان حدیث
صورت دوباہ اب جو صید کلب نفس ہین | موت ہے اُن سبکی اک شیر یا بان حدیث
ہین وہی اسرار حق ہین ملک رطل گران | جو قوی بازو ہوی حمال میزان حدیث
ہین مطیعان الٰہی جان نثاران رسول | یعنی اہل اجتہاد دین مطیعان حدیث
آج کل کی کوچہ گرد لذت نفس و ہوا | قدر کیا جانینگے کیا ہی مرد میدان حدیث

۷۵ | ای فقیر اب تاج شاہی بہر پند و وعظ خلق
سر پہ رکھ فرمان قرآن اور فرمان حدیث | ۱۳

رہبر دل ہے مصطفےٰ کی حدیث | پیر کامل ہے مصطفےٰ کی حدیث
دافع غل ہے مصطفےٰ کی حدیث | دفع باطل ہے مصطفےٰ کی حدیث
عمل اس کا ہے قربت مولےٰ | قرب منزل ہے مصطفےٰ کی حدیث
فقہ ہو تو حدیث آسان ہے | ورنہ مشکل ہے مصطفےٰ کی حدیث
اوسکی پروانی ہین فرشتے جہان | شمع محفل ہے مصطفےٰ کی حدیث

بعد قرآن کی رکھو شغل اسکا — کہ مکمل ہے مصطفےٰ کی حدیث
اُسکو حاصل ہے مرضیٔ مولےٰ — جسکو حاصل ہے مصطفےٰ کی حدیث
شغل ہی ہے جو سابقین جنکا — اونکی قائل ہے مصطفےٰ کی حدیث
قلبِ مومن مین مثلِ حورِ جنان — کیا ہی راغل ہے مصطفےٰ کی حدیث
کیون نہو زندہ جسمِ فقہ جہان — روح داخل ہے مصطفےٰ کی حدیث
آج کل کی محدثین کے ساتھ — یہ جو شاغل ہے مصطفےٰ کی حدیث
کیا عمل ہے حدیث پر ان کا — انپہ عامل ہے مصطفےٰ کی حدیث

٧٦ — فصل اعدا کو بھی فقیر بس آج شاہِ عادل ہے مصطفےٰ کی حدیث — ١٣

غالبِ فقہ مین ہی روح جو معنیٔ حدیث — تو مقرر کتبِ فقہ مین ماویٔ حدیث
دعوی ساری ہین اور محض کچھ ہے ہمارے حدیث — اہل حق اور ہمارے معلا ئی حدیث
جیسے سلطانِ دو عالم کی ہین صدیق وزیر — فقہ بی شک ہی وزیرِ شہ والائی حدیث
اہلِ سنی ہین وہی اہلِ زیادہ ہین وہی — جنکو ہی حسنِ عمل کی لیی حسنائی حدیث
بوحنیفہ نہین ہوتی کبھی مقرونِ قیاس — جب ملکات کہین اونکو ضعیف آئی حدیث
ضعفِ ایمان کا سبب ہے یہ کلام اعدا — کہ اگر پیشِ نظر اونکی ہوا قوائی حدیث
تو بھی وہ رای کو کہتی ہین مقابل اوسکی — کہین مقبول انہین آپکو بی رائی حدیث
رای بدھی تری ای منکر تقلید عنید — سُنکے محض اسم حدیث اک بجے آجائی حدیث
اور نہورے سی ممتاز حدیث اونکی لیے — جو کہ ہین خود یم عرفان مسمائی حدیث
کہتی ہین شیمِ دین یہ کہ نہین مانتی ہم — بوحنیفہ سی اگر لاکھ ہون دانائی حدیث

ہو گئے بنکے عدو ایک کے تم سارے تباہ	ق	دو بہی ہوتے اگر ایسے چمن آرائے حدیث	
صورتِ برگِ خزاں یہہ تو وہ گلبن		ہوتی ہر جائی تم اے پیروِ اعمائے حدیث	
۷۷	فقہ ذی عظمت و شان ایسی نہ کیونکر ہو فقیر کہ نصیب اسکو ہوا مأخذِ عظمائے حدیث		۱۱
ہم زلیخا کی طرح رہتے ہین شیدائے حدیث	ق	مثلِ یوسف ہی گرامی ہمین متوائے حدیث	
فقہ فانوس ہی اور شمع سراپائے حدیث		کیون جدا رکھ کے عدو کرتے ہین اطفائے حدیث	
جو یہ کہتے ہین کہ کافی ہی معرائے حدیث		ہمکو حاشا کہ ہو مطلوب محشائے حدیث	
جو نہوتے یہ حواشی بہی تو حاشا للہ		تمسے اُمّی نہ سمجھتے کہین معنائے حدیث	
مبتدا سے نہین ممتاز خبر جن کے لئے		ابتو گویا وہی ہین ماہرِ اقصائے حدیث	
نیرِ عالمِ ایمان ہی سبحان اللہ		شمسِ عرفان ہی توصیفِ مسمائے حدیث	
ایسے سلطانِ بیان کی ہین مقربہ باجی		زلفِ حور اُنکے لئے کیون نہو زلفائے حدیث	
کیون یہ بدر اے ہین لائے فقہا پر طاعن		فہمِ معنی کو ہین فوق وہ قرائے حدیث	
سودا رہین لیا نقدِ دل و جان دیکر		لائی بازارِ محمدؐ سے جو سودائے حدیث	
جا بجا فتنہ و آشوب ہی اور خاک نہین		کیون نہو جنکے ذرا دلمین نہین جائے حدیث	
۷۸	اے فقیر آج بہت جلس فروشانِ فساد ہین نمونے کو لگائے ہوئے دیبائے حدیث		۱۷
دہنِ پاکِ محمدؐ سے ہین دُرہائے حدیث		کیون نہون دیدۂ دل محوِ تماشائے حدیث	
مظہرِ نورِ قدم ہے رخِ زیبائے حدیث		کاش ملجائے ہمین نعمتِ عظمائے حدیث	
یا خدا آنکہین اگر ہوئین تو بینائے حدیث		اور جو دل ہوئے تو لبریز تمنائے حدیث	

لعد قرآن

بعد قرآن کے لازم ہی تلاوت اسکی
کیونکہ ہے سورۂ قرآن سی اعلائے حدیث

یہ کلام اُنکا ہے جو کرتے نہین آپ کلام
ہی فقط حکمِ الٰہی سی سب افشائے حدیث

شورِ عرفانِ قدم عالمِ بالا تک ہے
جب سے حادث ہی جہانمین قدر بالائے حدیث

اسکی لذت مین کہ کس مرتبع لب سے نکلا
دیکھتا رہتا ہو مینمین چہرۂ زیبائے حدیث

جیسے یکتائے جہان آپ رسولِ حق ہین
سخن غیر بھی ہرگز نہین ہمتائے حدیث

کیا فصاحت ہے احادیث مین سبحان اللہ
ہین فصیحانِ جہان والہ و شیدائے حدیث

ہم غریبونکا ٹھکانا کوئی کیا پوچھتا ہے
یہی ملجائے غریبان ہی کہ ملجائے حدیث

سر جھکانا ہی ہمین چاہیے سر جائے تو جائے
دیکھ پائین جو ذری جنبشِ لبہائے حدیث

فہم پر ناز نہین اپنا عمل ہی اُس پر
فقہ سمجھاتی ہی جو کچھ ہمین معنائے حدیث

رنگ ہر سنگِ تقلید کا فق ہوتا ہے
دیکھکر ہمکو مدّاحِ سرا پائے حدیث

لبِ خندان کا سخن ہون یہ کہی دیتا ہے
خندۂ زیرِ لبِ لعلِ شکر خائے حدیث

زندہ ہو جائینگے لاکھون دلِ مردہ انتو
قاتلِ اعور بدعت ہے مسیوائے حدیث

آجکل قاصرِ ہمت یہ محدث جو ہین
یہ کہان اور کہان قصرِ معلائے حدیث

اے فقیر آج ترا بحرِ سخن جوش مین ہے
ملگیا اسمین کوئی قطرۂ دریائے حدیث

۷۹ ۱۷

اُلوالابصار ہین وہ جو کہ ہین بینائے حدیث
وہی ہشیار ہین جو ہو چکے شیدائے حدیث

بہرے ہو جائین وہ کان اُس سے جو بے بہرہ ہوئے
پھوٹین آنکھین جو نہون محوِ تجلّائے حدیث

ٹوٹین وہ پاؤن جو کرتے نہین سنت کا سفر
سر وہ کٹ جائے کہ جسمین نہو سودائے حدیث

ہاتھ شل ہوئین جو لکھتے نہین ملفوظ رسول
وہ زبان گنگ ہو جس سے نہو افشائے حدیث

جسم بیجان ہے وہ جسمین نہین یہ روح نفیس
دل وہ پتھر ہی نہین جسمین تمنائی حدیث

زندگی موت سے بدتر ہی جو یہ شوق نہین
موت جینے سے بہتر تو لائی حدیث

کیا بخاری نے کیا سرد بخار احداث
جائین فردوس مین بسی چمن آرائی حدیث

رہین مسلم بھی قیامت مین سلامت یارب
ہین یہ دربان درخیمۂ سلمائی حدیث

مثل مجنون تہی یہ سب بادیہ پیما کیا کچھہ
کاش بلجائی کہین ناقۂ لیلائی حدیث

کونسی نخل مبارک کے ثمر ہین یارب
ساری عالم مین تبرک ہو خرمائی حدیث

کور ہی دین فرعون معاند ہر جائے
جلوہ افروز ہی جسمین ید بیضائی حدیث

حیف قرآن صحاح آج مطیعان ہوا
تشنہ اب مرتی ہین کوثر یا ئی حدیث

ہین وہین مجتہدین نسخہ نویسان شفا
جس مطب مین ہے عیان شان اطبائی حدیث

کسقدر قسمت نعمان ہی نتیجہ واللہ
پاس جس شکل مین صنعی کی ہے کبرائی حدیث

اسکی تارک ہین ہلاک اہل عمل ناجی ہین
حب سنت سے ملا جنکو یہ منجائی حدیث

یہ بیان اسلیئے روشن ہے کہ ہی اوس منہ سی
کان انوار رسالت ہے جو فرمائی حدیث

بادشاہی ہے فقیری مین فقیر اپنی لیے
مل گئے مجکو جو یہ نعمت عظمائے حدیث

۸۰ ۱۳

کاش مجنون ہون مین بادیہ پیمای حدیث
دل ہو میرا جرس ناقۂ لیلای حدیث

مجھسے مسکین کی گہر مین بہی قدم رنجہ کیا
یہی جی چاہتا ہی چوم لون پای حدیث

فرض ہی شکر کہ جنت کا بمونہ آیا
آج گہر گہر مین جو ہی سایہ طوبای حدیث

ناشناسا رہون مخلوق ہی مین یا اللہ
مین ہون ہا ہر قرآن و ثناسای حدیث

اس مین فرمان الہی ہی جو ما آتاکم
دیکھو قرآن ہی کیا کچھہ ہے فزای حدیث

واہ کیا متنِ حدیثِ نبوی ہی قرآن
کیا ہی قرآن کی تفسیر ہی انشائے حدیث

فقہ تفسیرِ احادیث ہے ماشاء اللہ
گو قبول اسکو نہ کھی کوئی اعمائے حدیث

للہ الحمد کہ ہم سارے حنیفی حنفی
فقہ کو جانتے ہین معنی و فحوائے حدیث

سخنِ شرک سالک ہے یہ ہمپر بہتان
ہم نہین کہتے کہ ہے فقہ ہی ہمتائے حدیث

منکر کون لا مامون کو نبی کہتا ہے
دشمنو تم نہین ہمارا حبائے حدیث

پر یقینی ہین وہ سارے علما کے استاد
تم تو بیچارے ہو بس کا سیکے دانائے حدیث

وہ نہوتے تو تمہارے یہ محدث سارے
پھر سمجھ سکتے بھلا کچھ کہین معنائے حدیث

ہین فقیر اسمین قنادیل جمالِ رحمت
ذکرِ احمد ہے جہان انجمن آرائے حدیث

۸۱ ۹

یون ہو محویتِ اسمار و مسمائے حدیث
سرِ دل ہو دِ معنی ہو تو دل جائے حدیث

دلسے پوچھے کوئی پھر راز کی باتین جسدم
خلوتِ دل مین در گوش سی آجائے حدیث

چشمِ دل دیکھتی ہی گویا محمد کا جمال
دیکھتی ہین جو یہ آنکھین رخِ زیبائے حدیث

کاش اس لذتِ دیدار مین بیہوش رہون
طورِ دل پر رہے ہر لحظہ تجلائے حدیث

اُنظُرُوا یا اُولی الابصار الی روضتہ
کیسے خوشبو کے ہین کس رنگ ہین گلہائے حدیث

قصہ کوتہ ہے اگر طولِ امل کے بدلے
یہان ہو علم و عمل مین ید طولائے حدیث

چاہئین کان اُدھر آنکھین اُدھر ہر لحظہ
کس طرف کو ہو ہمارے لیے ایمائے حدیث

گرچہ مسکین ہین پر ہین وہی سلطانِ جہان
ملگئی جنکو یہان دولتِ کبرائے حدیث

اے فقیر اپنا یہی زادِ سفر ہے واللہ
جمع کرتا ہون کہ واریں مین کام آئے حدیث

۸۲ ۱۷

حسنِ فقہ و حسینِ علم خوانے حدیث
کیا ہی رکھتے ہین خنک دیدۂ زہرائے حدیث

گویا آفاق مین ہین شمر و یزید آج تلک
یعنی یہ فقہ کے دشمن ہین جو اعدائے حدیث

کہتے ہین ہیں تراویح کو بدعت ہیہے
کیا کہین غیبہ سے سیکھا ہی کچھ انھنے حدیث

ابنِ رضؓ وہان سے ہے نقلِ حدیثِ عشرین
ہان فی راد یکھو تو مالک کی موطائے حدیث

دلکے بیمار ونکو دو تین عمل کی لیے بس
مرضِ غب کی طرح آتی ہی حمائے حدیث

اُسمین اُڑ جاتے ہین ہوش اُنکے تنک طرز سے
کچھ سے کچھ اسلیے بکتے ہین وہ معنائے حدیث

اشقیا کہتے ہین جو فعلِ عمرؓ کو بدعت
وقفِ کفران ہین وہ منکرِ آلائے حدیث

کیون جی مذموم ہوئی یون خلفا کی سنت
یعنی کفران نعمت
ہمسر اپنا جسے تعمیل مین فرمائے حدیث

کہین ہو جائے نہ اصحابِ شمال اُنکا خطاب
اب صحابہ ہی فرون جنکو ہی دعوائے حدیث

ہین قرأت مین سماعت مین سند سے محروم
اور معیار کھا ہی آفاق مین عنقائے حدیث

عالمِ شہرۂ آفاق محمد اسحاقؒ
ہند مین جنسے روان ہو گیا دریائے حدیث

اُنکے قطرونکو یہ دعوی ہے کہ جو ہین ہم ہین
نہوا اُنسے بھی عالم مین کچھ افشائے حدیث

میرے اُستاد محدث ہین محمد قاسمؒ
جامع علم و عمل ذی ید طولائے حدیث

وصفِ صدر اُنکا مناسب صفِ عرفان ہے
دلکی توصیف بجا ہے دُرِ یکتائے حدیث

میرے وہ مرشدِ کامل جو رشید احمد ہین
آج اُنکی سی یہان کوئی تو سمجھائے حدیث

ہند مین حضرتِ نعمان ہین گویا موجود
عارفِ دینِ حنیفی و مسمائے حدیث

۸۳	اے فقیر اب جو غنی ہے یدِ سفلے میرا کیون نہو یون رہے جسپر یدِ علیائے حدیث	۱۳

غزلِ فارسی در مدح حدیث فارق الطیب من الخبیث

آزما

از ما چو در وجود رقم میشود حدیث — حقا کہ زاد راہ عدم میشود حدیث
با کعبہ اشتیاق محمد شنیدہ ایم — جلاب جان بسوے حرم میشود حدیث
سرہائے اہل بدعت طغیان قلم ازوست — وقتیکہ بر زبان قلم میشود حدیث
مارا نوید مسکن بے خوف و حزن داد — اینجا ز دل چو مانع غم میشود حدیث
سوگند کس مکالمت حور اگر بود — کافیش بہر حل قسم میشود حدیث
در حب مال زاہل حدیث ہوائے نفس — دامے برائے صید درم میشود حدیث
صد حقہ ز مشک و عبیرش نثار باد — در سینہ کسیکہ بہم میشود حدیث
حرفے ز باد شاہ عرب چون ہمی رسد — شاہ کلام جملہ عجم میشود حدیث
مارا حدیث مدعیان کے قبول ازانکہ — مقبول بعد لاؤ نعم میشود حدیث
زحمت بر اغنیا ست چو اصحاب فیل ازو — رحمت بر اعیان غنم میشود حدیث
دانستہ ایم ازانکہ بما فتح باب شد — کشاف الف باب حکم میشود حدیث
از بہر ما شفاعت عرفان ہمیکند — چون وارد از شفیع امم میشود حدیث

۸۴	در سر دل چرا نکنم جمع اے فقیر چون حرف حرف نور دلم میشود حدیث	۱۳

چیزی بیان انکی بخوبی تقلید ائمہ مجتہدین رضوان اللہ علیہم اجمعین

وہ جو کہتے ہین کہ سب اجتہاد و قیاس مجتہدین عبث
تو ضرور یون بہی کہینگے وہ کہ یہ آسمان و زمین عبث
یہ جو خاکساری اتباع ہے کیمیاے نجات ہے

نہین ایسے خاک نشین عبث نہین ایسے خاک نشین عبث

نہین جنکو فہم کتاب کچھ عمل اپنی فہم پر اُن کو حیف +

یدِ نارسائے جہول ہے پئے اخذ حبلِ متین عبث +

یہ جو بحرِ مصحف و سنتِ نبوی عمیقِ عظیم ہے +

جو ائمہ اس سے نکالتے ہین نہین وہ دُرِ ثمین عبث

یہ ہمیشہ فقہ و اصولِ فقہ پناہِ فہمِ غلط سے ہین +

مگر اتباعِ ہوا سے ہے یہ امانِ حصنِ حصین عبث

اُنہین خوف و حزن وہان نہین وہ جو مصلحین ہین مخلصین

جو ہمیشہ غم مین اسی کے تھے تو نہا دل اُنکا حزین عبث

جو خفا ہین رونقِ دین سے یہان وہ عبوس یومِ عبوس ہین

نہین اُنکی جبینِ جبین عبث نہین اُنکی جبینِ جبین عبث

سنو اے فریقِ مفرقین کہ یہ اجتماعِ نجات ہے +

یہ نہین عبث یہ نہین عبث یہ نہین عبث یہ نہین عبث

روشِ شقاق و نفاق تم چلو اے معاذ و لاکھ بار

یہ کبھی نہوئیگی حشر تک روشِ اکابرِ دین عبث +

یہ جو کہتے ہو کہ مقلدین ہین مشرکین تو کہو گے ہان

ہوئی آفرینشِ کبریا وہ نعیمِ خلدِ برین عبث

یہ جو محض چند نفوس تم ہی رہوگے وہان تو قلیل ہو

جو وسیعِ ارض و سما کی شکل ہے ہو نہ جائے کہین عبث

جو حمیم[۵۱] لذتِ نفس ہین تو وہ مستحقِ حمیم ہین
ہوا اُنکا حشر مین ادعاے غمِ حمایتِ دین عبث

۸۵ | نمکِ جراحتِ مفسدین ہی یہ اہلِ دین کا بیان ہی آج
نہین اے فقیر جہانمین اب ترا سخن نمکین عبث | ۱۱

آفاق مین اِک چین ہے تقلید کے باعث — کیا راحتِ دارین ہے تقلید کے باعث
کیا متنِ احادیث کی ہے فقہ مفسّر — دل مجمعِ بحرین ہے تقلید کے باعث
ہر فہم نہین قابلِ قرآن و حدیث آج — آسانیٔ حرزین[۵۲] ہے تقلید کے باعث
تقلید مقالیدِ فتوحِ دوجہان ہے — مسعودیٔ کونین ہے تقلید کے باعث
احسانِ ائمہ ہے بہت سارے جہان پر — شکر اُنکا بھی ہان دین ہے تقلید کے باعث
ہر مسئلہ مشکل نظر آجاتا ہے آسان — کیا قرۃِ عینین ہے تقلید کے باعث
دہ شانیٔ دین شان ہے ہر عیب کی شان[۵۳] — جس شان کو میہان شین ہے تقلید کے باعث
ہان طوعِ نبیؐ طوعِ ائمہ بہ نیابت — خود ثانیٔ اثنین ہے تقلید کے باعث
ہین اس سے حجاز و یمن و شام مزین — اور زینِ عراقین ہے تقلید کے باعث
ترک و عجم و چین و چکل ہند مع سند — ہر ایک کو ہان زین ہے تقلید کے باعث

۸۶ | تقلید کی خوبی ہے فقیر امرِ بدیہی
کیون جنگِ فریقین ہے تقلید کے باعث | ۱۵

ردِّ کلماتِ بریلوی[۵۴] در الغیاث بمضمونِ شرک واحداث

اہلِ دین کو بس ہی درگاہِ خدا مین لغیاث — مشرکون کو غیر سے ہی ہر بلا مین لغیاث

۵۱ یعنی لذت نفس کے بارے اور دل خوش ہونے کے لئے
۵۲ یعنی قرآن و حدیث کے آسان ہونے کے دو حرز ہین
۵۳ یعنی شان کے لفظ کی دو شان ہین
۵۴ بریلوی شیخ احمد سرہندی کی نسبت کے الفاظ ہین

ہے خدا سے محض قلبِ پارسا مین الغیاث
غیر سے ہوتی ہے قلبِ اشقیا مین الغیاث

خود رسول اللہ کے نزدیک مشرک ہین وہ لوگ
جو کہ کرتے ہین جنابِ مصطفےٰ مین الغیاث

عاشقِ صادق نہین کذاب ہین دشمن ہین وہ
جنکو ہے حضرت سے اوقاتِ دعا مین الغیاث

یہ دعا منغِ عبادت ہے بارشاد رسول
چاہیے درگاہِ بیچون و چرا مین الغیاث

کیونکہ وہ معبود ہے اور اسکے عابد ہین رسول
اُنکو خود ہے حق سے ہر آن اُدا مین الغیاث

جو ہوا عابد رسول اللہ کا مشرک ہوا
اُنسے جسکو ہے دعا مین یا ندا مین الغیاث

اپنے عابد سے رسول اللہ کب خوش ہونگے
چاہیے خالص جنابِ کبریا مین الغیاث

جب رسول اللہ کی نسبت ہے ایسا کچھ تو پس
کب رہے ہوگی حضورِ اولیا مین الغیاث

کیونکہ یہ سب کفش بردارِ رسول اللہ ہین
محو کہتی ہے اُنہین حمد و ثنا مین الغیاث

لطف کو دعویٰ تو یہ حبِ رسول اللہ کا
پر ہے اُسکو شانِ محبوبِ خدا مین الغیاث

یہ کثافت ہے عداوت ہے رسول اللہ کی
منع ہے یون حضرتِ خیر الوریٰ مین الغیاث

حاضر و غائب کب ایسا ہے کوئی دارین مین
غیرِ حق جو خود سنے ہر التجا مین الغیاث

اہلِ ایمان کو معاذ اللہ توبہ ہے کہ ہو
غیرِ حق سے عافیت مین یا بلا مین الغیاث

۸۷	یا غنی یہ مانگتا ہے بس فقیر مستغیث تجھسے ہوئے محض قلبِ بے ریا مین الغیاث	۱۷

چیزے از مدایحِ قرآن و حدیث ممیز الطیب من الخبیث

قلبِ احمد پر ہوئی تنزیلِ قرآن و حدیث
کیون نہو مرغوبِ دل ترتیلِ قرآن و حدیث

کب کفایت ہوگی تعمیلِ قرآن و حدیث
آدمی کو چاہیے تعمیلِ قرآن و حدیث

بوسہ دادن ۱۲

فلسفی

فلسفی گو آج ہوا استادِ افلاطون کوئی — اہلِ عالم ہی بے تحصیلِ قرآن و حدیث
ذکرِ ملفوظ و مکاتیب نکے آگے حسبِ ہے — آدمی پر فرض ہی تبجیلِ قرآن و حدیث
گبر و ترسا کی طرح مغضوب ہین گمراہ نہین — بدعتی جو کرتے ہین تبدیلِ قرآن و حدیث
(یہود و نصاریٰ ۱۲)
فقہ و اقوالِ ائمہ ترجمان انکی ہین بس — دشمنو ہم کب ہین بے تفضیلِ قرآن و حدیث
کیا محدّث ہین وہ محدث ہر زہ گو جو کہتے ہین — حضرتِ نعمانؒ کو بے تعمیلِ قرآن و حدیث
فہمِ قرآن و حدیث انکی طفیل آسان ہوا — ورنہ ہوتے سب ہی اور تعطیلِ قرآن و حدیث
کیون نہو امرِ اشدّ حشر اُن لوگونکو سہل — رات دن کرتے ہین جو تسہیلِ قرآن و حدیث
ہین کلامِ کبریا دونون[۱] وصف انکا ہی بس — سارے عالم مین نہین تمثیلِ قرآن و حدیث
راستی راس آئی انکو دو جہان مین جو عدل — باعمل ہین باعثِ[۲] تعدیلِ قرآن و حدیث
خُلد مین ہر عالمِ دین کا تجمل دیکھنا — جلسے عالم مین ہوئی تجمیلِ قرآن و حدیث
مثلِ مہر و نورِ مہر ایدل نصیب انہی ہو کاش — ہر عمل معلول اور تعلیلِ قرآن و حدیث
جوہرِ شمس و قمر ڈھونڈے نہ پائین پھر کہین — آج اگر روشن نہون قندیلِ قرآن و حدیث
بالیقین مر جائے مردی روح مجروم پھر نہو — مصرِ عالم مین فرات و نیلِ قرآن و حدیث
ان حسینون پر ہی یون عاشق دل عالم کہ ہی — سایۂ حُسنِ قدم تشکیلِ قرآن و حدیث

اپنی قسمت کے مکان جنت مین تو خالی نہ چھوڑ
اے فقیر اکدم نکر تعطیلِ[۳] قرآن و حدیث

۸۸	ردیف المیم	۹

ہوا افلاک پر جب اتفاقِ صاحبِ معراج — تو کس کس قرب مین تھا انطلاقِ صاحبِ معراج

۱ حدیث نہ بخاری و مسلم
۲ یعنی عمل کرنے والے ہون
۳ گویا ان کے عمل سے اور کلام مجید کی تفسیر سے قرآن و حدیث کی تعطیل ہوتی ہے

محب معشوق ہین جنپر ہین جو ران جنابِ عائشہ — ہر اک معشوق کو ہی اشتیاقِ صاحبِ معراج
وہ صرف ہمتِ خیر دو عالم ہے شفاعت مین — کہ اُسدن کی یہنا شدِ نطاقِ صاحبِ معراج
رسول اللہ کا سینہ تجلیگاہِ مولیٰ ہے — سراج نورِ حق ہے اور وہ طاقِ صاحبِ معراج
فدا اُنکو حیاتِ خلد کا سازندگی مین ہے — ملا کچھ عشق مین جنکو مذاقِ صاحبِ معراج
خدا کے آگے ہتھی شکلِ غلامی افتخار اُنکا — کہ تھی بلبوس مین بکشوف ساقِ صاحبِ معراج
عیان ہو جائیگا مخلوق پر وقتِ شفاعت مین — کہ کیا کچھ ہے اجابت مین خلاقِ صاحبِ معراج
اشارا تھا کہ زیرِ بار منت کچھ نہ شوخی — جو شوخی سی ہوا دم بُراقِ صاحبِ معراج

مدینہ ہو فقیر اے کاش میری روح کا مسکن
تو مر کر بھی نہو رنج فراقِ صاحبِ معراج
۸۹ — ۱۱

ربِ غفارِ صاحبِ معراج — رکھہ مجھے جارِ صاحبِ معراج
ہو شفائے عروجِ خلد اُسکو — جو ہے بیمارِ صاحبِ معراج
کس بلندیٔ صدق پر ہی واہ — شانِ گفتارِ صاحبِ معراج
شبِ معراج مین رہا کیا کچھ — رحم درکارِ صاحبِ معراج
کیمن نمازین ہان پچاس سے پانچ — تھا سزاوارِ صاحبِ معراج
کہ شفاعاتِ عاصیان حق سی — ہوئین مختارِ صاحبِ معراج
یا خدا جانے یا وہ عارجِ عرش — کیا تہے اسرارِ صاحبِ معراج
شانِ افلاک دیکھنا کہ ہوئی — حاملِ بارِ صاحبِ معراج
رات دن بس سُنائے جاے کوئی — مجکو اخبارِ صاحبِ معراج
اُتری ہین آسمان سے کیا شے — دیکھو انوارِ صاحبِ معراج

یا خدا

۹۰	یا خدا پھر فقیر کو لے جایئے مدینہ مین ۱۲ شوقِ دیدارِ صاحبِ معراج	۹

مُردہ دل کا ہے تو بس یادِ خدا دل کا علاج	تیرہ جان کو ہی دُرودِ مصطفےٰ دل کا علاج
یون طبیب روح کا مسکن ہو دل کا علاج	حسبطرح گلزار دلہاے عنادل کا علاج بلبلان ۱۲
سب غلامون کو شفا ہو درد و ظلم کفر کی	راس آیا اسقدر اُس شاہ عادل کا علاج
تھا مدینہ مین رقیق آکر عجم مین مُلکے پھر	سخت بیدل ہوگیا اب کیسے کیا دل کا علاج
کس لیے میری دوا کی فکر مین احباب ہین	لے مدینے جایئے اب کچھ ہو چکا دل کا علاج
دردِ ہجر و داغ حسرت ہے دوا اِنکا وصال	ہے دُرود و پیام آمرائی دمجا دل کا علاج
ہر دم افزون تھا دلِ بیمار کو وہان اک سرور	ہے مدینہ سیر بسیر راحت فزا دل کا علاج ریاض ۱۲
مُردہ دل ہم ہوگئے آپ مدینہ چھوڑ کر	پھر پلایا ساقیا آب بقا دل کا علاج

۹۱	کیون چلا آیا مدینہ سے فقیر افسوس ہے اب کہان وہ جانِ مخزون کی شفا دل کا علاج	۱۳

ابدل تو صبح و شام دُرود اور سلام بھیج	لے لیکے اُنکا نام دُرود اور سلام بھیج
یارب تو میری روح کو پہنچا وہان	کر بیک تیز گام دُرود اور سلام بھیج
اے اہلِ بزم ضرور شروع سخن مین تو	اور ختم ہر کلام دُرود اور سلام بھیج
غفار سے مراد غفران ہین رب تیرا	عالی رہے مقام دُرود اور سلام بھیج
للہ دکھائے یا کہ سنائے کوئی مدام	ابدل سکھا الٰہی دُرود اور سلام بھیج
مرشد کا ہی دو جہان تجکو چاہیے	ہو ہو کے شاد کام دُرود اور سلام بھیج
اس دامنِ سلامتی رین سے مدام	ہر لحظہ یا الٰہی دُرود اور سلام بھیج

یارب تو اُس پیامبرِ ذوالاکرام کو — ہر دم مرا پیام درود اور سلام بھیج
آزاد ہو ہموم و عمومِ جہان سے تو — رکھ کے اہتمام درود اور سلام بھیج
تو ساکنانِ خلد کا ہو جائیگا سہیم — اے عبد مستہام درود اور سلام بھیج
اُس سرورِ جہانپہ یارب شبانہ روز — با الف احترام درود اور سلام بھیج
اور جو کہ ہین رسول کے اصحاب و اہلِ بیت — اُنپر بھی تو مدام درود اور سلام بھیج

اُس شاہِ دین کے در پہ شب و روز اے فقیر
رہ صورتِ غلام درود اور سلام بھیج

۹۲ ردیف الحاء ۱۱

شہرِ رسول جب نظر آیا علی الصباح — کیا نور کبریا نے دکھایا علی الصباح
کیا کیا سرورِ وصلِ حبیبِ قلوب نے — وہان مثلِ صبح ہمکو نہایا علی الصباح
ہم کیون نہ جا بٹھاتے وہان صبحدم جمل — برسون دعا کا ہاتھ اُٹھایا علی الصباح
کیا رات تھی وہ رات کہ کہتے تھے ہمسفر — دیکھینگے ہم مدینہ خدایا علی الصباح
وہ نورِ صبح اور وہ نورِ مدینہ وہ — کیا لطف چشمِ شوق نے پایا علی الصباح
محمل کہان ہے ناقہ کہان ہے کہان ہے رخت — جز روضہ کچھ بھی یاد نہ آیا علی الصباح
وصلِ حبیب اور وہ وقتِ نمازِ صبح — کیا نور مین وہ نور ملایا علی الصباح
شبہاے وصل جبکہ گزرنے لگین تو پھر — ہر روز غم نے دلکو جلایا علی الصباح
آخر کو ایک دن جو مؤذن نے آخری — ہمکو وہان سلام پڑھایا علی الصباح
اتنا ہمین نہایا تھا صبحِ وصل نے — وہان صبحِ ہجر نے جو رلایا علی الصباح

پھر وہان فقیر شکر کا سجدہ ادا کرے

۹۳ پھر ہو وہان یہ بار خدایا علی الصباح ۹

رسولِ حق کا جو شہر و مکان ہی راحتِ ارواح
کوئی شہر و مکان ایسا کہان ہے راحتِ ارواح

کہان وہ راحتِ جان ہی یہان جو راحتِ جان ہو
تو چل یہ جان برزخ مین نہان ہے راحتِ ارواح

تمنا ہی جبالِ طیبہ ہون اور آہ و زاری ہو
کہ وہان غشاق کو شور و فغان ہی راحتِ ارواح

وہ ارواحِ خبیثہ ساکنِ سجین گویا ہین
غنی ہو کر جو ہین سبز و ستان ہی راحتِ ارواح

وہی سکین ہین گویا کہ سب سکانِ علیین
جو ہین قربِ رسولِ انس و جان ہے راحتِ ارواح

کہے جاؤ عزیزو مجھسے تم باتین مدینہ کی
کہ جو کچھ ہو مدینہ کا بیان ہے راحتِ ارواح

ہوائی نفس ہین جو تارکِ حج و زیارت ہین
تو گویا انکو دوزخ کا دہان ہے راحتِ ارواح

وہ ارض و ذات نخل ایسی سراسر افزائے عالم ہی
کہ ہر دم صورتِ باغِ جنان ہے راحتِ ارواح

یعنے زمین و مکان مدینہ کا سورہ ۱۲

فقیر اپنا علاجِ درد دل ہی مسجد احمد

۹۴ کہ جو فردوس کے ہمدستان ہی راحتِ ارواح ۱۱

پھر بھی قرار پائے مرا دل کسیطرح
پھر بھی مدینہ ہو مری منزل کسیطرح

ہے وہ مرا علاجِ تپِ جسم و جان و دل
جو ظلِ برجِ سبز ہو حاصل کسیطرح

آسان کرے خدا تو جبھی وصل سہل ہی
عاشق تو گو نہین متساہل کسیطرح

ہے ورد یا سلام ہے کہ زوار مین مدام
وظیفہ ۱۲ نام خدا ۱۲ عرضِ سلام کو رہون شامل کسیطرح

مین ہون مدینہ ہو وہین گھر ہو وہین ہو قبر
آسان ہو یا خدا مری مشکل کسیطرح

ہون غرقِ بحرِ غم نظر آجائے یا خدا
دریائے غم کا پھر وہی ساحل کسیطرح

پھر کاش جا کے روضۂ جنت مین دیکھ لون
وہ مسجدِ رسول کی محفل کسیطرح

ہر دم ہا رہ شوق ہو یارب مدینہ کا
شکلِ وطن ہے مین نہ ہو ہا ئل کسیطرح

وہ طیبہ ہے کاش گنا ہون سے ہو کر ایک
ہو جاؤن اُس مین جسکے قابل کسیطرح

شغلِ وطن مین دل ہو وہان یا سفر مین ہو
یارب نہ ہو یہ شے بھی حائل کسیطرح

بھیجے غبارِ دل مین ہیگا یہ اے فقیر
ورنہ وہانکی خاک مین تو مل کسیطرح

۹۵ ۱۳

آب و ہوائے شہر نبی ہی بقائے روح
وہ ارضِ ذات نخل ہی راحت فزائے روح

کہتی ہین اُنکے دیکھنے سے پہلے اُو دل
اُس لبون سے ہوتی ہے کیا کیا جلائے روح

خارِ مدینہ ہی تو ہے مژگانِ چشمِ عیش
خاکِ اُس یار کی ہی تو ہے کیمیائے روح

آبِ مدینہ ہے تو وہ ہے آبِ زندگی
خرمائے طیبہ ہے تو ہی طیب غذائے روح

بیمارئ مدینہ ہے تو ہے شفائے دل
وردِ مدینہ ہے تو وہ ہی بس دوائے روح

کلفت بھی ہی تو باعثِ الفت ہے بس وہان
وہان ابتلا بھی ہی تو ہے دفعِ بلائے روح

دفنِ بقیع ہے تو وہ پنہان ہی راہِ خلد
ہی مرقدِ بقیع تو ہے اک فضائے روح

غرضِ صلوٰۃ وہان ہے تو رحمت اللہ کی ہے
بر وہ کون ہی تو وہان ہے برائے روح

طیبہ وطن بھی ہے تو محمد کا ہے وطن
مہانسرا بھی ہی تو ہے مہانسرائے روح

فراش ہین وہان تو ہین فرشِ رسول
جاروب کش وہان ہین تو ہین باصفائے روح

اُٹھ جائے کیونکہ مرقعِ عالی ہی وہان حجاب
کیونکر ہو خیرہ چشمون سے کشفِ لقائے روح

قالب ہو سیر اقالبِ مرغِ مدینہ کاش
عشقِ خدا و عشقِ نبی ہو بجائے روح

بے جنت البقیع خدایا فقیر کو
ڈر ہے یہین کہین نہ نکل جائے روح

۹۶

ردیف الخاء

۹۶ | ۱۱

درگاہِ کبریا مین ہے دستِ عا فراخ
عشقِ نبیؐ مین ہوئے مرا حوصلا فراخ

وسعِ عجم سے پر دلِ وحشت زدہ ہے تنگ
اسکو تو محض دشتِ مدینہ ملا فراخ

لیجاے سب مری گلِ تسلیم و آرزو
اتنا کہان ہے دامنِ بادِ صبا فراخ

تنگ آ گئی بدن سے مدینے کو دیکھکر
رنجِ سفر مین ہو گئی تھی جو قبا فراخ

دلوائے حق نے منزلِ فردوس مین مکان
ایسا کیا رسولؐ کا دستِ عطا فراخ

عشقِ شباگ کب سے سنان زن ہے سینہ مین
سوراخِ سینہ کیونکہ نہون جا بجا فراخ

وہان دل سا سب ایک روزن دل مین سما گئے
دیکھو تو کسقدر ہے یہ ملکِ خدا فراخ

تنگ آئے سنبہان تو آئے خطر نہین
جب سنتِ رسولؐ مین دل ہو گیا فراخ

جو تنگنا سے دہر مین ہین تابعِ حبیبؐ
جنت ہے اُنکو صوت و ارض و سما فراخ

دیکھا ہے جب سے وسعتِ راہِ مدینہ کو
فکرِ سخن مین ہے روش اپنی بہی کیا فراخ

۹۷ | اللہ پھر مدینہ ہو اور یہ فقیر ہو +
ہے اس سوال کے لیے دستِ گدا فراخ | ۹

نہین اُس روے روشن پر حجابِ عالَم برزخ
نظر ہے خیرہ پیشِ آفتابِ عالَم برزخ

وہان ہین رحمۃ للعالمین در ہین کیون عاصی
طفیل اُنکے نہوگا عذابِ عالَم برزخ

گزرگاہِ شمیمِ مصطفےٰ ہے تو عجب کیا ہے
کہ ہو مشکل بابِ خلد اب عالَم برزخ

طفیلِ ساکنِ طیبہ سکونِ دل ہو یا اللہ
نہ دیکھین ہم وہ رد و اضطرابِ عالَم برزخ

بقیعِ پاک کے مرقد سے ہو بیدار بخت اپنا
نصیبا پھر نہ سوجاے جبکہ خوابِ عالَم برزخ

+ یعنی مدینہ ہو اور یہ فقیر ہو

الٰہی ذرہ ذرہ میرا جیسم شوق ہو کس کا
جب اُٹھے روے انور سے نقابِ عالَم برزخ

جو گورستان مین ذکرِ مصطفےٰ آئے تو ہو جائے
عذابِ عالَم برزخ ثوابِ عالَم برزخ

نکیرین آئین میرے پاس جب پوچھے رسول اللہ
نہو ہیبت خدایا یارسولَ عالَم برزخ

فقیر اللہ سے امید ہے مرکر مدینے مین
نہ پوچھا جائیگا مجھ سے حسابِ عالَم برزخ

۹۸ ۱۱

نگارین بلا تم ہین جن معشوقون کے رشکِ مہ جبان سرخ
سرشکِ خونفشان مین عشق ہی کی ہین نگران سرخ

مدینہ مین خوشی سے تھا جو رنگِ روی خندان سرخ
جدائی مین وہی ابرِ بہار اور چشم گریان سرخ

وہان کہسار کو غیرت ہے کوہستانِ طیبہ پر
تو یہان دلِ کہسار ہی لعلِ بدخشان سرخ

فراقِ جانِ جان مین کیون نہو ئی رنگ رلیا
کہان رہتی ہی جان جاتی ہی تب نکلے ہے بیجان سرخ

یہان عشقِ رسول اللہ مین دل خون ہوا جنکا
مکان انکے جنت مین ہین لیے روحان سرخ

ہوئی جو رو سیہ یہان انکے انکار و عداوت سے
گئی نارِ سیہ مین وہ نہین وہان نارِ سوزان سرخ

دلِ عاشق کو وہان ہر خار ہی مژگانِ چشمِ عیش
دلِ دشمن مین گو یا تیر ہی اور خو پیکان سرخ

وہ گل ہی جلوہ گر جسدن سے گلزارِ مدینہ مین
بنشکلِ لالہ ہی وہان گلرخون کی چشم حیران سرخ

وہ کیا کچھ سرخرو ہونگے جا نثارِ رسول اللہ
کہ ہر دم خونِ اعدا تھا اور انکی تیغ برّان سرخ

حدیثِ مصطفےٰ انکے لیے ایسی معتبر ہے
کہ ہونگے مشکبو سب زخم اور خونِ شہیدان سرخ

تبھی ہون سرخرو جو ایک ان راہِ محمد مین
فقیر اپنا بھی ہو خونِ شہادت سے گریان سرخ

۹۹ ردیف الدال المہملۃ ۱۷

لہ اشارہ بحدیث الدم و الرمح یکفان الکبائر ۱۲ منہ

عرب ہے مظہر شانِ محمدؐ — عجم ہے زیرِ فرمانِ محمدؐ
بحارِ خونِ کفر اکدم سے پی جائیں — لبِ شمشیر و پیکانِ محمدؐ
رخِ مہرِ قیامت کا نمونہ — رخِ شمشیرِ عریانِ محمدؐ
گئے اک حرف سے طرفِ ستر مین — ہوئے جو حرف گیرانِ محمدؐ
ادا کب ہوئے شکر اُنکا کہ جو مین — خدا کے بعد احسانِ محمدؐ
بہت ماں باپ سے ہے میرا احسان — اُنہین کرتا ہون قربانِ محمدؐ
الٰہی کونسا دن ہوئیگا وہ — کہ ہونگے پھر وہی مہمانِ محمدؐ
الٰہی عاشقانِ با صفا کو — نہوئے داغِ ہجرانِ محمدؐ
لگائین جائے سنگِ آستانہ — مجھے ایکاش دربانِ محمدؐ
غمِ اُمت مین تھا آبدیدہ کیا کچھ — وہ جوشِ چشمِ گریانِ محمدؐ
پیام آیا ہم اتنا خوش کرینگے — نہوگی پھر حزین جانِ محمدؐ
یہ جن جانون کا غم ہی جانکاہ جانکنی — وہ جانین ہونگی قربانِ محمدؐ
ہنسانا ہمکو محشر مین خدایا — طفیلِ روئے خندانِ محمدؐ
بنے قلزم بھی اک چھوٹا سا نقطہ — درونِ نونِ عرفانِ محمدؐ
ہمیشہ مدحِ احمدؐ کے لیے تو — مرے اللہ رحمانِ محمدؐ
بہت رکھہ مجھپر احسانِ بیمایہ — طفیلِ روحِ حسانِ محمدؐ

فقیر اپنی کہان طاقت ہے واللہ
کہ ہون مین کچھ ثنا خوانِ محمدؐ

۱۰۰ — ۹

سخن نقول ربنا صل علی محمدؐ — کان لہ دعاءنا صل علی محمدؐ

۹ فرمودۂ پیغمبر دانا ہے کہ دنیا سرسر زندگی ہے اور اس مین اصل مقصد احوال عقبیٰ کی درستی ہے اس لیے ہمکو چاہیے کہ اس کو ہر وقت پیش نظر رکھین

دل ہوا آرزو میں خونِ رضا ہونے تک جان کے ساتھ ہے یہی صلِّ علیٰ محمد
ہے یہی گفتگو سے دل کی یہی زندگی کا دل ورد زبان رہے مرا صلِّ علیٰ محمد
جن و بشر کو روز و شب حضرتِ حق سے ہے طلب ربِّ غفور مصطفےٰ صلِّ علیٰ محمد
اول و ختمِ ہر کلام ہے یہ عرب و عجم میں اہتمام صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمد
طرفہ سماں ہے وہاں کان ہیں مثلِ عطر داں جس نے سنا یہی سنا صلِّ علیٰ محمد
عرضِ صفیر کا مزا کیا ہے زبانہ و ہاں بھا جس نے کہا یہی کہا صلِّ علیٰ محمد
نقش تو جا بجا وہاں سب نے لیے رہا یہاں جو کہ قلم سے لکھ گیا صلِّ علیٰ محمد

عرضِ فقیر ہو قبول رحمتِ خاص ہو نزول

۱۰۱ لفظہ بلفظہ یا خدا صلِّ علیٰ محمد ۹

ورد زبان ہو ہر زمان صلِّ علیٰ محمد کہتی ہو ہر زبان زبان صلِّ علیٰ محمد
غائب و غائب یا کسے حال مرا ہو یا خدا کہتا رہوں یہاں وہاں صلِّ علیٰ محمد
صبح ہی ورد یا نہیں کہتی ہیں بلکہ ہر کہیں حور و ملائک انس و جاں صلِّ علیٰ محمد
دل سے ہمیشہ تا لبِ مو یہی شغل روز و شب ذکر ہو ظاہر و نہاں صلِّ علیٰ محمد
ریگِ بیاباں میں ملوں حضرتِ قدر سول کہنا نصیب ہے کہاں صلِّ علیٰ محمد
اسکی ترازو سے عمل ہوئے ثقیل بے خلل رطل ہو جسکا بس گراں صلِّ علیٰ محمد
کیا ہی عمل درود ہے دونو جہاں میں سود ہے بہبود ہے متاع ہے ربّانا صلِّ علیٰ محمد
سب کی طرف سے بار بار لاکھوں درود ہوں نثار ربِّ غفور حاوداں صلِّ علیٰ محمد

اسکو ضیا یہاں نہ کھٹکھٹ ہجر میں نہ جان نہ کھٹکھٹ

لہ یعنی بارہ گانے صلِّ علیٰ محمد صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمد کلام میں اہتمام ہے ۱۲

این غزل اول بی نقط اردو ست در مدح مدینہ طیبہ منورہ

ہوا دل گرد راہِ مصرِ احمد مدینہ ۱۲	دکھا اللہ ماہِ مصرِ احمد	
رہا دل حاملِ اوس حرزِ الم کا یعنے البیت ۱۲	ہوا وہ دود آہِ مصرِ احمد عشق ۱۲	
ہوا مو کاملِ ہر مدعا کا	رگِ ہر کوہ و کاہِ مصرِ احمد	
وہ کم ہوا وس سرو سعِ علو کو ناقص رہے ۱۲	سما ہو گر کلاہِ مصرِ احمد	
۱۰۳	فقیر اوس مصر والا کو رسا ہو کہ ہو رحمِ الٰہ مصرِ احمد	۱۳

سکونِ دل ہی سکونِ مدینۂ احمد — دلِ جنان ہے درونِ مدینۂ احمد
ستون ہین مسجدِ احمد کی رکنِ سقفِ جنان — وہ دستان ہین ستونِ مدینۂ احمد
خوشی سی ہوتی ہی دل ان بسی زندگی آسان — کہ ساعتین ہین مقرونِ مدینۂ احمد
الٰہی سر ہو یہ سودا زدہ مدینے کا — یہ دل ہوا ور جنونِ مدینۂ احمد
وہ اہلِ دولتِ دنیا ہین کیسی دون ہمت — کہ جیتی ہین جو بدونِ مدینۂ احمد
نہ رنگ بدلی مرا کیون کہ یاد آتی ہے — بہارِ رنگ و بو قلمونِ مدینۂ احمد
اشارہ ہی کہ وہ نورِ نبی ہی نورِ قلوب — بجائی دل ہی جو نونِ مدینۂ احمد
لگا ہی دل پہ میرے نیشِ عقربِ ہجران — کہان ہین اہلِ فسونِ مدینۂ احمد
غنائی حور پہ مائل ہو کیا دلِ عشاق — جو سن چکی ہین لحونِ مدینۂ احمد
ہوا ظہور طیبہ پہ شیفتہ عالم — تو کیسے ہونگے بطونِ مدینۂ احمد
وہان سلامتِ اسلام من ایمان ہی — وہ رحمتین ہین حصونِ مدینۂ احمد
الٰہی خیرِ دو عالم مری لیئی افزون — ہو عشق روز فزونِ مدینۂ احمد

فقیر دل تو درونِ مدینہ ہے میرا
اگرچہ میں ہوں برونِ مدینۂ احمدؐ

غزلِ ثانی فارسی بے نقط

۱۰۴ — ۱۳

دل اگر محوِ مدعا گردد		حاصلِ راس امرہا گردد
اگر آہِ دلم رسا گردد	مطلع ثانی	دردِ دل را ہمہ دوا گردد
وردِ ما لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ		روح و دل را سرورہا گردد
گم رود در رہِ محال اکس		در رہِ مدحِ رہگرا گردد
کاسۂ عمرِ ما اگر معمور	ق	در رہِ سرورِ ورا گردد (جہان ۱۲)
گردد اسلامِ ما در و کامل		درِ دار السلام وا گردد
گر رود دردِ مہر در دلِ او		ماہِ کامل در و مہا گردد
کلک را وسع کو کہ در ہمہ عمر		مادحِ راس دو سرا گردد

۱۰۵ — ۱۳

طالعم کو فقیر گاہِ وداع
وصلِ مصرِ رسولؐ تا گردد (جہان ۱۲)

غزل در مدحِ مسجدِ محترم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نظر گاہِ دو عالم ہی رسول اللہ کی مسجد		کہو جنت سے کیا کم ہی رسول اللہ کی مسجد
کبھی سجدہ ادا کرتے تھے اُس مسجد میں ہم ہر دم		اب اپنے دل میں ہر دم ہی رسول اللہ کی مسجد
وہی ہی سجدہ گاہِ مصطفےٰ طاعات مولیٰ میں		عجب جائے مکرم ہی رسول اللہ کی مسجد

کہان آنکھونکی ٹھنڈک اب نماز دنمین ہمکو اگر — کہان ای چشم پُرنم ہی رسول اللہ کی مسجد
وہ ذاتِ رحمۃ للعالمین مخفی اُسی مین ہے — وہ راز حق کی محرم ہی رسول اللہ کی مسجد
بشکل خلد وان لکو تھا مرنیسے خوف وغم — عجب ہی دافعِ غم ہی رسول اللہ کی مسجد
ہم اُسکو دیکھ آئے شکر ہی الکن یہ کہتے تھے — کہان واللہ اعلم ہی رسول اللہ کی مسجد
ریاضِ جنت اُسمین روضۂ اُسمین منبر اُسمین ہے — وہ انوارِ مجسم ہی رسول اللہ کی مسجد
حبابِ بحرِ رحمت صفِ برج سبز ہی زیبا — کہ لطفِ خاص کا یم ہی رسول اللہ کی مسجد
حیاتِ مردگانِ دل ہی اُسمین مثلِ روح اللہ — تو گویا بطنِ مریم ہی رسول اللہ کی مسجد
زیارت مین بشکلِ ضم سورہ فاتحہ کے بعد — رسول اللہ سی ضم ہی رسول اللہ کی مسجد
وہ برجِ سبز سارے کافرون کو زہر دیتا ہے — حق کفار مین سم ہی رسول اللہ کی مسجد

صفائی قلب کو جاروب کش ہوئی فقیر اُسمین
۱۰۶ کہ بس اکسیرِ اعظم ہی رسول اللہ کی مسجد ۱۳

این کلمات است مصدّرہ در عشق و مدحِ روضۂ منوّرہ

نہین آرام اس دل کو کہان ہی روضۂ احمد — کوئی رستا بتا دیجو کہان ہی روضۂ احمد
دلِ عشق خودہ کو رخصت کیے دن جب ہوش آتا تھا — تو کہتا تھا کہ دکھلادو کہان ہی روضۂ احمد
مدینہ مین نگاہِ شوق ہتی جالی کے روزن مین — مگر ہان ہای آنکھو کہان ہے، روضۂ احمد
کہان ہو چین دل کو دیکھنے کے بعد ہجران مین — تصور ہی جو ہو تو ہو کہان ہی روضۂ احمد
مجھے تم ای رفیقو کسلیے پھر ہانسے لے آئے — تمہارے پاس بے درد و کہان ہی روضۂ احمد
حضوری مین یہ حیرت تھی کہ مین نبی ہی آنکھو نسے — یہ کہتا تھا کہ دیکھو تو کہان ہی روضۂ احمد

غنی ہو کر غلام ہند ہوای اغنیا افسوس
کبھی تو ڈھونڈتی جاؤ کہان ہی روضۂ احمد

بہت ایسی ہی ہیں یہاں روضۂ فردوس کے طالب
خبر اب تک نہیں اونکو کہان ہی روضۂ احمد

جو وہاں حاضر ہی ہیں اور دل وہاں حاضر نہیں اونکی
تو وہ کیا جائیں ہای یارو کہان ہی روضۂ احمد

نگاہِ شوق کا رخصت کیے دن ہیر تقاضا تھا
کہ پھر پھر دیکھتی جاؤ کہان ہی روضۂ احمد

پڑا کوہِ الم سر پر ہوا غل جبکہ زیرِ کوہ[1]
نظر سے چھپ گیا بتو کہان ہی روضۂ احمد

یہ بیتابی تھی اوسدن ہم یہ کہتی تھی ذرا پھر بھی
کوئی پھر خدا کہدو کہان ہی روضۂ احمد

۱۰۷ فقیر اب تو مدینہ کا ہی رستا دیکھ آئی تم
چلو پھر پوچھتی کیا ہو کہان ہی روضۂ احمد ۱۵

مراحِ روح و جانِ عاشقان ہی روضۂ احمد
الٰہی تو وہان پہنچل جہان ہی روضۂ احمد

عجب کیا روضۂ فردوس کو بھی رشک ہو اوسپر
مکین جسکا کون اور کس کا مکان ہی روضۂ احمد

دو عالم ہیں معطر جسکی خوشبوئے رسالت سی
وہ عطرِ لطفِ حق کا عطردان ہی روضۂ احمد

مدینہ تبارک اللہ کیون ایسا خوبصورت ہو
وہ قالب ہے مدینہ جسمیں جان ہی روضۂ احمد

قیامت میں دو عالم جسکے زیرِ سایہ ہونگے
اوسی ظلِ کرم کا سائبان ہی روضۂ احمد

ہوئی آہ نظر مسدود یارب جسمیں جانی سے
وہ کیا گنجینۂ سترِ نہان ہی روضۂ احمد

چراغ و شمع کی محتاج کیون وہ خاص مسجد ہو
منور جسمیں ہر دم مہرِ تابان ہی روضۂ احمد

ہزارون عاصیانِ مرد و زن وہان جمع ہر دم ہیں
یہیں گویا شفاعت کا مکان ہی روضۂ احمد

اثر حسنِ قدم کا حسنِ حادث پر ہے یہ جس سے
زیارتگاہِ خلقِ دو جہان ہی روضۂ احمد

وہان عصیان سی دل فارغ رہا اور خوف و فزع سے
وہ آفاتِ دو عالم کی اماں ہی روضۂ احمد

وہ قیوم و توانا پھر کہیں ایسا کہان مجکو
کہ پھر مقصودِ جانِ ناتوان ہی روضۂ احمد

[1] کوہِ الم سر پر ہوا غل جبکہ زیرِ کوہ
نظر سے چھپ گیا بتو کہان ہی روضۂ احمد

کہی دیتی ہی حالِ دل یہ چشمِ اشکبار اپنا
کہ ان آنکھوں سے دیکھا ہے گمان ہی روضۂ احمد

وہان کیا تاب ہے جو ہوش مین اپنی رہی کوئی
حواس آدمی کا امتحان ہی روضۂ احمد

حقِ زوّار مین عرضِ شفاعت کے لیی گویا
دہن ہی مسجدِ احمد زبان ہی روضۂ احمد

۱۰۸ | تجھی بہی حق نی وہان پہنچا دیا تھا ای فقیر افسوس
کہ تو اب پہر کہان ہی اور کہان ہی روضۂ احمد | ۱۳

ہمسفر جو کہ مدینی مین رہا میرے بعد
بس زیارت کا مزا اوسنے لیا میرے بعد

میرا مداحِ نبی نام رہا میرے بعد
گویا باقی ہی رہی میری بقا میرے بعد

زندگی بہر تو ادا ہو نسکے مجھسے درود
کیونکی ہوگا مرا قرض ادا میرے بعد

عمرِ فانی یہی کہتی ہی محباں رسول
دیکھنا عمرِ بہشتی کا مزا میرے بعد

چلمدینی کو غنی دل کو یہ سمجھا دی کہ بس
مال و اولاد مری ساتھ مین کیا میرے بعد

جانِ عشاق سی ہر دم ہے یہ ایما یقیع
آئو مل جائیگی فردوس مین جا میرے بعد

بہیجدی بہرِ خدا کچھ تو مری قبر مین وہ
جسکو مل جائی مدینی کی ہوا میرے بعد

مین بہی مرجاؤن اگر عشقِ محمد مین تو ہان
روئین گی میری لیی ارض و سما میرے بعد

لائو جلدی سی ابہی آبِ غبارِ طیبہ
دستو لاؤ گی کیا میری دوا میرے بعد

کہتی ہی مدتِ دنیا کہ مطیعانِ رسول
مجکو سمجہوگی وہان مثلِ ہوا میرے بعد

مل گیا عشقِ محمد جو عطائے غفار
ساتہہ کیون جائیگی پہر میرے خطا میرے بعد

مجھسے آگی نگئی کچھ صلوات و تسلیم
آگی آئیگا مری دیکھی کیا میرے بعد

عرضِ تسلیم یہ کہتی ہے کہ ہر لحظہ فقیر
مصطفےٰ کی لیی لکھہ مدح و ثنا میرے بعد

۱۰۹ بیان مدحِ جبلِ اُحد گذرگاہِ رسول اللہ الصمد ۱۱

چشمِ سر ہو اور تماشائے اُحد — طورِ دل ہو اور تجلّائے اُحد
موم دل ہو جائے وہاں ہر سنگ دل — دیکھکر وہ روئے زیبائے اُحد
کیون نہ اُسکا بول بالا ہو دمادم — مصطفےٰ جاتے تھے بالائے اُحد
حشر مین عشاقِ احمدؐ کے لیے — سنگِ میزان کیون نہ بن جائے اُحد
کسکی اُلفت کا سبب ہے جس سے ہیم — دلمین ہی جوشِ تمنائے اُحد
کیون نہ دیکھون جبکہ طوبیٰ کی شکل — کیا کہون وصفِ سراپائے اُحد
یا خدا پھر بھی مدینہ ہو مقام — دمبدم پھر بھی نظر آئے اُحد
وہان ہو کس شکلِ یوسف کا گزر — ہی دلِ عالم زلیخائے اُحد
مہبطِ نورِ نبیؐ وہ ہے تو پھر — کوہِ عالم کب ہین ہمتائے اُحد
ہے انیسؔ مصطفےٰ تو کیا عجب — خُلد مین انسان بنجائے اُحد

جو نہو امدادِ مولےٰ اے فقیر
۱۱۰ تجکو پھر بھی کون دکھلائے اُحد ۱۵

کیون نہو لُطفِ اُحد شانِ اُحد — لعلِ حُبِّ سرورِ عالم ہی پنہانِ اُحد
ہوئیگا اُسکے لیے سنگِ ترازوئے ثواب — بہرِ حُبِّ مصطفےٰ ہین جو محبانِ اُحد
رشک سے ٹکڑے کے سر کوہِ عجم گو ہو مین خاک — کب ہین وہ ہمسنگِ گاہِ میدانِ اُحد
سر بسر محبوبِ احمدؐ ہی وہ کوہِ پُرشکوہ — اور رسول اللہ پر قربان ہی جانِ اُحد
دولتِ ملکِ اُحد کو ملگیا خازنؔ امین — ہی بقیعِ پاک مین گنجِ شہیدانِ اُحد

۱۱ حدیث شریف مین ہے کہ یہ جبل اُحد ہم سے دوست رکھتا ہے اور ہم اُس سے دوست رکھتے ہین

پھر ہو غائب مجھسے یارب چہرۂ تاریک شہد — پھر دکھادے مجھکو وہ روئے درخشانِ اُحد
جسکی وسعت مین ہا گلزارِ دیدارِ حبیب — اللہ اللہ یہ فراخی ہائے دامانِ اُحد
رونا آتا ہے اِسی غم مین کہ ہوئین پھر ہم — چشمِ گریان میری اور وہ روئے خندانِ اُحد
ہی مرا معمورۂ ہندوستان مین دل خراب — کاش مین دیوانہ ہون اور وہ بیابانِ اُحد
کیا اسی غم سے ہوئی ہر سنگ مین آتش نہان — شعلہ زن ہی آنکے دلمین نارِ حرمانِ اُحد
ہو چکے ہین جو یہان دیوانۂ حُبِّ رسول — کیون نہ وہان لذت سے کھائین سنگِ طفلانِ اُحد
ثقلِ میزانِ محبت مجکو یارب ہو نصیب — دستِ حاسب مین ہو جسدن راسِ میزانِ اُحد
سنگ ریزہ ہی اُنکو غیرتِ بالینِ عیش — جو ہین حُبِّ مصطفیٰ مین خاکسارانِ اُحد
مجمعِ خیر دو عالم ہی وہ کوہِ با صفا — کون کون اُسپر ہے ہمراہِ سلطانِ اُحد

موم دل ہو جائے یارب یہ فقیرِ سنگدل
۱۱۱ — بہرِ سلطانِ اُحد بہرِ شہیدانِ اُحد — ۱۱

توصیفِ شانِ شہدائے اُحد علیہم الرضوان من اللہ الاحد

کس طرح عالی نہو جاہِ شہیدانِ اُحد — عمِ خیر الناس ہین شاہِ شہیدانِ اُحد
کیون نہو محشور ہمراہِ شہیدانِ اُحد — جسکو ہے یہان حبِّ للہ شہیدانِ اُحد
آپنے احمد کی نماز اور دفن ہونا سامنے — تھا میسر حسبِ خواہِ شہیدانِ اُحد
تولے کیا بارِ عمل اُنکا ترازوِ عقل کی — کوہِ میزان ہی خسِ کاہِ شہیدانِ اُحد
آبِ شمشیرِ شہادت کا مزا گویا کہ تھا — سلسبیلِ خلد و افواہِ شہیدانِ اُحد
زخمِ خندان اُنکے تھے رشکِ لبِ خندانِ عیش — اللہ اللہ جہد فی اللہِ شہیدانِ اُحد

سنگریزی و خاکی اور سبزہ زار اوس وادی کی ہین — شاغلِ تسبیح ہمراہِ شہیدانِ احد
گو کب وی ہین جو مدفون ہین وہان آس پاس — اور مزارِ حمزہ ہی ماہِ شہیدانِ احد
کیون نہ وہ عشاق واصل ہون ہو مد کر شہید — مضطرب تھے روح اوآہِ شہیدانِ احد
بس خدا ہی جانتا ہی کیسی وہ مقبول ہین — یا دل احمد ہی آگاہِ شہیدانِ احد

۱۱۲ — چل شہیدون کی زیارت کی لیی پہرای فقیر — تو نی ہان دیکھی تو ہی راہِ شہیدانِ احد — ۱۳

جو خدا دکھای ہمکو وہ مدینۂ محمد — تو غنی بنای ہمکو وہ مدینۂ محمد
نظر اپنی دلکی ہان ہے نظر آی اب یہان کب — جو نظر نآی ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہ فسانا گو ردیا کا ہو کنار مادرِ خلد — جو ہمین چھپای ہمکو وہ مدینۂ محمد
بہت اسی ہین لاوطن اُن کو وہ مدینہ — نصیب تو ہای ہمکو وہ مدینۂ محمد
اوسی ہو نڈ ہی پہر دل ہی دیکھی کہ کبتک — کہین پھر بھی پای ہمکو وہ مدینۂ محمد
چلی جاین پہر ہین ہم تو فیق کیونکی لاین — جو وہین بٹہای ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہی کاخ جنت اپنا ہو جو خاکمین ہے اُک دن — کہین دلمن لای ہمکو وہ مدینۂ محمد
نظر آئی ہند ہین پہر ہمین شکل کافرون کی — کہین پھر بجای ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہین صبر مرگ تک ہو کسی درد سے خدایا — اگر آزمای ہمکو وہ مدینۂ محمد
جو وہ جالیونکی آنکھین ابھی دلمین پہر رہی ہین — تو نہ کیون بلای ہمکو وہ مدینۂ محمد
وہی خندہ سحر ہو جو تمام پہر سفر ہو — وہین پہر ہنسای ہمکو وہ مدینۂ محمد
نہ ہو ہجر پہر وہان ہی نہ جدا ہو جسم جان سی — نہ کبھی رولای ہمکو وہ مدینۂ محمد

ہین ہزاردن اور مسکین مگر ای فقیر افسوس

کہ ندی تو جائی ہمکو وہ مدینہ محمد

وہ حسن و جمالِ محمد — وہ جاہ و جلالِ محمد
وہ عارض صورتِ مصحف — وہ خط و خالِ محمد
سب ظلِ حسنِ قدم ہین — اللہ ری کمالِ محمد
ہی ابرِ رحمتِ رحمان — وہ جود و نوالِ محمد
قرآن ہی اگر دیکھو تم — توصیفِ خصالِ محمد
حق جسکا مصدق ہی آپ — وہ حق ہی مقالِ محمد
ہین مدِ نظر عالم کے — وہ میم و دالِ محمد
کیا وصف لکھون عالم مین — ہی کون مثالِ محمد
محشر مین نہوئی یارب — حرمانِ وصالِ محمد
چون خاکِ مدینہ ہم کاش — ہوتی پامالِ محمد
امت کے لیئے تھا کیا کچھ — وہ رنج و ملالِ محمد
تجکو ای امتِ ناشکر — کچھ بھی ہی خیالِ محمد

برای نفع طالب شفاعت ۱۲
ایضاح ۱۲

ہر دم ہے فقیر اپنا تو
مولی سے سوالِ محمد

۹

ہوا مہرِ آسمانِ دل و جان رخِ محمد — رخ بی چکون پھیے یہ نگران رخِ محمد
وہ نظر تہی کتنی عالی کہ جو تہی نصیبِ اصحاب — وہ جو دیکھتی تھی نورِ دو جہان رخِ محمد
مہ کمالِ شفاعت سے ہی سب جہان خنک چشم — کہ ہی آفتابِ محشر سی امان رخِ محمد
وہ بشکلِ مہرِ انور ہی نہان شعاع مین خود — نہین دیدہ ان حجاب پرتو مین نہان رخِ محمد

ان پہلا وی ایتی ۱۲

رخِ سرِّ حق نظر مین ہا غیب سے وہ گویا | رہا جب تلک مدینہ مین عیان رخِ محمدؐ
یہ زمینِ شعر اپنی بنی گلستانِ فردوس | اگر اسکی نظم مین کچھ ہو بیان رخِ محمدؐ
رخِ بیچگون کو اُس سے نہو کیونکہ شانِ اعراض | جو کسی شقی سے معرض ہو یہان رخِ محمدؐ
ہوا برقِ قہرِ سولی وہی کافرون کی جانِ | ہوئے مؤمنون کو انوارِ جنان رخِ محمدؐ

۱۱۵ | یہ فقیر قولِ ثابت یہ ہو قبر مین خدایا | کہ دکھایئن جب نکیرین اسی دہان رخِ محمدؐ | ۹

قرآن اعجازِ محمدؐ | سنّت ہے رازِ محمدؐ (حدیث ۱۲)
تھی دل سے صدائے حشیت | اللہ رے نمازِ محمدؐ (یوقت نماز ۱۲)
حق سے اعطاءِ علومین | ہے کون انبازِ محمدؐ (اللہ جلشانہ ۱۲ درجات ۱۲ شریک ۱۲)
کیا جانین اہلِ نہایات | سرِّ آغازِ محمدؐ (معرفت ۱۲)
اللہ ہمارے دل کو | دے سوز و گدازِ محمدؐ
بے برگ و نوا ہین جو ہین | بے سوز و سازِ محمدؐ
وہ دل ہے نگینِ اسرار | ہے جسمین طرازِ محمدؐ (نقش ۱۲)
حاضر تھے سنگ و شجر بھی | سُنکر آوازِ محمدؐ (اذان ۱۲)

مرجاؤن فقیر آپر کاش | مین ہون جانبازِ محمدؐ

ذکر مقامِ محمود جائے وُرود رسول اللہ الودود

۱۱۶ | یومِ موعود کہ آن جائے مین عرشِ الٰہی است ۷

کئے محمدؐ سے حقتعالےٰ نے خوش نصیب مقامِ محمودؐ
مقامِ محمودؐ ہے حبیب اُنکا وہ حبیبِ مقامِ محمودؐ
اگرچہ محشر وہ دردِ دل ہے کہ اُسمین ہر کوئی مشتغل ہے
مگر دوا بھی تو متصل ہے وہان طبیبِ مقامِ محمودؐ
مقامِ محمود مین الٰہی جو جلوہ گر ہوئے بعثت اُنکی
تو دیکھتی ہوئی چشمِ عاصی کہین قریبِ مقامِ محمودؐ
یہ دیکھیے کیسی وہ ثنا ہو وہ کیسے الفاظ مین ادا ہو
جو بہرِ تحمیدِ خوش نوا ہو وہ عندلیبِ مقامِ محمودؐ
وہان ہے وہ بوئے باغِ سرمد کہ ہین معطق اُسکے لبؐ محمدؐ
تو ہوئے کِسکا سوائے احمدؐ دماغ طیبِ مقامِ محمودؐ
یہ بیخگانہ دعا ہے میری اذان سُن سُن کے یا الٰہی
مقامِ محمود منزل اُنکی ہو یا رقیبِ مقامِ محمودؐ

	فقیر اُسوقت کوئی دیکھے مقیم ہونگی جب آپ سکے	
۱۱۷	قریب ہوگا رخِ نبیؐ سے رخِ عجیبِ مقامِ محمودؐ	۱۵

رہِ رویتِ حق دلیلِ محمدؐ — سبیلِ جنان ہر سبیلِ محمدؐ
جمالِ قدم کو بھی للہ دیکھ لیتا — پسند آئی طرزِ جمیلِ محمدؐ
وہ مقہورِ قہر و جلالِ خدا ہین — ہوئے جو کہ اعدا قتیلِ محمدؐ
جو یہ گبر و ترسا نہ لائینگے ایمان — نہ چھوڑیگا اخذِ وبیلِ محمدؐ
وہ یعنی تہ تیغ آجائینگے سب — جب آئینگے عیسےٰ دلیلِ محمدؐ

کفیل نجات جہان مصطفیٰ ہین — خدائی جہان ہی کفیل محمد
نہوگا واللہ تا حشر مقطوع — محمد ہی اجر جزیل محمد
نزول الف لام میم اس لیئے ہی — کہ اللہ سمی جبرئیل محمد
محمد پہ لائی برات و کرامات — کلام خدائی جلیل محمد
مقدر تھا ایمان جن طیبین کا — ہوا اونکو اقوم قیل محمد
قوارير دلہائی کفار ٹوٹے — سنا جب یہ قول ثقیل محمد
کہان الف لیل جہان یہی مقبول — وہ جو کچھ تہی لیل قلیل محمد
ہمیشہ تہی مصرف تسبیح و تقدیس — محمد ہی سبح طویل محمد
عنایت تو دیکھو کہ قادر ہی لیکن — نہ بھیجا خدا نے عدیل محمد

فقیر اس نسبتی کہین فصل جان ہو — ۱۱۸
مدینی مین زیر فصیل محمد — ۱۱

جو خفیات دل ہی ہی جلی عشق محمد — تو دکھائیگا وہ انوار خفی عشق محمد
ہوا نور دل ہر سعد و تقی عشق محمد — کہین عالم مین نہین خط شقی عشق محمد
یہان جو لی آیا سعید ازلی عشق محمد — تو ہوا اوسکو حیات ابدی عشق محمد
سین نا قیلی ہو ید قیس مین گویا — جو بنائی مجھی بو اب نبی عشق محمد
ہوئی مقتول جو معشوق تہی عشاق کی قاتل — تری اللہ ری ناوک فگنی عشق محمد
یہ عجم کیون نہو دیوانہ کہ مانند سویدا — ہوا سودائے دل ہر عربی عشق محمد
کبھی ای عاشق دنیا نہین دیکھا ہی مدینہ — یہ ہوا کیا نہوا تجکو کہی عشق محمد
ہوا ایمان جسد کی لیی یہ قوت نامی — ہوا قوت دل ہر پیر و صبی عشق محمد

وہ سمجھتا ہی اسی ملک مین سیر ملکوتی	کہ بناتا ہی جب انسان کو ذوقِ عشقِ محمد
دلِ عالم مین اثر آج ہو جس اہلِ سخن کا	تو سمجھنا کہ یہی اوسکو ذوقِ عشقِ محمد

۱۱۹	کہین ہو جائی فقیر اب غمِ دارین سی فارغ وہ نصیب اسکو ہو یارب غنیٰ عشقِ محمد	۱۱

یہ دل ہوئی اور حسرت و جوئی محمد	یہ آنکھین ہون اور شوقِ روئی محمد
حدیثِ محمد ہو اور گوشِ دل ہو	زبان ہوئی اور گفتگوئی محمد
قدم ہوئین اور گردِ راہِ مدینہ	یہ عاشق ہو اور خاکِ کوئی محمد
وہ گلزارِ روضہ ہو اور بلبلِ دل	دماغِ رواں اور وہ بوئی محمد
یہ رات اپنی ہوئین وہان جالیون مین	نظر محوِ حیرت ہو سوئی محمد
یہ میرا دہن ہو ئی اور وہ صراحی	یہ لب ہوئین اور وہ سبوئی محمد
وہان رات دن ہوئین اور مین گنہگار	پہرون مثلِ سگ کو بکوئی محمد
تمنا ہی اکدن ہو وہان آستان پر	جنازہ مرا رو بروئی محمد
بقیع مدینہ مین ہو قبر میرے	پئی تربتِ مشکبوئی محمد
محبانِ احمد محبانِ حق ہین	عدوِ خدا ہین عدوئی محمد

۱۲۰	فقیر اپنا دل ہے زیارت کے قابل کہ اس دل مین ہے آرزوئی محمد	۱۱

کیون صبر نجائی دلِ ناشادسی برباد	کیون مجکو مدینی کی کیا یاد سی برباد
نہر و سبلِ طیبہ دکہاتی اگر اوسکو	ہوتا غمِ شیرین دلِ فرہاد سی برباد
جو دشمنِ سنت ہین مطیعان ہوا مین	وہ عاد صفت ہین صفتِ عاد سی برباد

کیا مجو گلستانِ عجم ہو مینگے جس طور (اغنیاء ہندسے)
شداد ہوا گلشنِ شداد سے برباد

تب جمع دل اپنا ہو کہ ہو مشتِ مدینہ
اور خاک مری جائے وہان (ہوا) دسی برباد

مخلص کبھی مہجورِ مدینہ نہین کیون ہو (بے ریا یا اخلاص محل ۱۲)
ہر درہم خالص ید نقاد (مزاف ۱۲) سے برباد

اِک خارِ مدینہ ہی دوا میرے جنون کی
کیون خون کیا نشترِ فصاد (رگزن ۱۲) سے برباد

رہجاتے درِ روضہ پہ افتادہ اگر ہم
کب ہند مین ہوتے کسی (آفت ۱۲) افتادسی برباد

جالی مین پھنسا دل تو ہوا طائرِ فردوس
کیون جائے وہ اُس شبکۂ صیاد (جال ۱۲) سی برباد

آبادئ دل دود چراغِ نبوی ہے
یہان دل ہین جو زلفِ ستم ایجاد (ستمگار ۱۲) سے برباد

غم یہان کا نرکھ دلمین فقیر اتبو وہان چل
کیا ہوئیگا گھر ہجرتِ آزاد سے برباد

۱۲۱ ۷

جو نقوشِ دل ہین اوصافِ جمیلۂ محمدؐ
نظر آئینگے وہ انوارِ جلیلۂ محمدؐ

ہمین ظلمتِ قیامت سے خطر نہین کہ ہمراہ
یہ زجاجِ دلمین روشن ہی فتیلۂ محمدؐ

رہی حملِ معصیت مین تو حلولِ قہر ہوگا
کہین ہوئے حلِ مشکل بوسیلۂ محمدؐ

وہ اگرچہ ہو فلاطون بھی تو سر بہ سر ہی احمق
کہ یہان نہ عقل جسکی ہو عقیلۂ محمدؐ (دانائے نبوت ۱۲)

نہین طوقِ فہم انسان شرفِ کوہِ معراج
کہ بندھا براقِ جنت لطویلۂ محمدؐ

مری مصطفےٰ پہ تسلیم وصلوٰۃ یا خدا اور
بجمیع آل و اصحاب و قبیلۂ محمدؐ

یہ عجب نہین کہ جنت مین فقیر ہی غنی ہو
وہ ملا ہے ہمکو دنیا مین وسیلۂ محمدؐ

۱۲۲ ۱۹

ترغیب اتباعِ سنتِ نبیؐ محمود و ردِّ بدعاتِ محفلِ مولود

۵ یعنی وطن ہی
مین تو کرے آزادانہ
رہنے سے تو تیری
یہان کی آزادسے کیون
کی بربادی کیون
ہوئیگی ۱۲ منہ

دے خدا وہ محبتِ احمدؐ — دل ہو محوِ اطاعتِ احمدؐ
محض ذکرِ ولادتِ احمدؐ — نہیں اس طور سنتِ احمدؐ
چاہیئے یون ہی اُمّتِ احمد — ذکرِ میلاد و رحلتِ احمدؐ
(وفات ۱۲)
جیسے کرتے ہو بے رسوم و قیود — ذکرِ اخلاق و سیرتِ احمدؐ
چھوڑ کر ہیئتِ کذائیہ — جو کرو ذکرِ حضرتِ احمدؐ
وہ عبادت ہے نورِ ایمان ہے — اسمین حاصل ہی رغبتِ احمدؐ
اور یہ بدعتین جو کرتے ہو — تم ہو اور تمپہ نفرتِ احمدؐ
بدعتی بنکے پھر نہ رہنا تم — انتظارِ شفاعتِ احمدؐ
حشر مین بدعتی نہ ہونگے — زیرِ ظلِ کرامتِ احمدؐ
ہمکو کہتے ہین سارے مبتدعین — اُنکو ہے یہ عداوتِ احمدؐ
کہ جو کہتے ہین یون مجالس مین — ہنوز ذکرِ ولادتِ احمدؐ
ہم یہ کہتے ہین ہر عدو پر اے — لعنت اللہ و لعنتِ احمدؐ
ہمکو بدعت سے بس عداوت ہے — ہم ہین شیدائے سنتِ احمدؐ
حالِ دلکو ہمارے جانتا ہی — وہ خدا رب غفرتِ احمدؐ
کہ محبانِ مصطفےٰ ہین ہم — مقتضی یون ہی اُلفتِ احمدؐ
کہ ہر اک اُمتی کو ہو معلوم — راہ و رسمِ شریعتِ احمدؐ
یہ حقیقت کھلیگی محشر مین — خاص وقتِ شفاعتِ احمدؐ
کون جھوٹا ہے کون سچّا ہی — کون ہی اہلِ سنتِ احمدؐ

مبصرِ سنت اب ہوا تو فقیر

میری زبان کو جو حاضران محفل مولد ۔۔۔ لگا رکھین بجائی عطر دان محفل مولد

تو لوئی سنت آجائے دماغ جانمین اون سب کے ۔۔۔ نا آئی گندی بدعت درمیان محفل مولد

بیان خلوت ام رسول حق ہی جلوت مین ۔۔۔ بڑی گستاخی ہین سب علمان محفل مولد

ولادت آپکی بس ہو چکی یکبار عالم مین ۔۔۔ بڑی جھوٹی ہوای اہل بیان محفل مولد

جو کہتی ہو شبانہ روز اب پیدا ہو حضرت ۔۔۔ یہ کذب افترا ای وارثان محفل مولد

ہمیشہ کہتی ہو پیدا ہوی اسوقت وہ مرسل ۔۔۔ اور اس سے ہو رہی ہی عزوشان محفل مولد

تو لد آپکا ہونا ہزار و ین بار عالم مین ۔۔۔ ذرا انصاف ہو اے عاشقان محفل مولد

کہ عادت ہے یہ کن لوگونکی اور کیسا عقیدہ ہی ۔۔۔ ہمین کہتی تو ہو تم دشمنان محفل مولد

نہین ہین تمہارے علت ہمارے دشمنی تم سے ۔۔۔ کہ ہم خود لیکی ہین امتحان محفل مولد

وہ پیغمبر ہمارے ہین جو پیدا ہو چکی یکبار ۔۔۔ وہ مرسل ہی تمہارا کوئی جان محفل مولد

کہ جسکو صبد م تم آپ پیدا کرتی ہو ہر روز ۔۔۔ بڑی دشمن ہو تم ایدوستان محفل مولد

کوئی مشکل کشا کہتا ہی اس محفل کو تو بہ ہی ۔۔۔ کوئی حاجت روا کے مشرکان محفل مولد

محمد نام نشان ایسا تمہارا ہو گیا کوئے ۔۔۔ جو تمکو ہی غم نام و نشان محفل مولد

ہماری مصطفی ظہر من الشمس آئی عالم مین ۔۔۔ نہین محتاج بزم و محدثان محفل مولد

محبت دلمین ہے کاہیکو میرے نصیح و اقران کے ۔۔۔ فقط ظاہر کی ہی آہ و فغان محفل مولد

تہیک کر کیا سلا دیتی ہی سبکو ذکر سنت سے ۔۔۔ کچھ ایسی پر فسون ہے داستان محفل مولد

ترغیب عرضِ صلوٰۃ و سلام بجناب سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم

کذب علی النبی ہی تم توبہ کرو پڑھو درود		بدعت و شرک ہی ہی بچتی رہو پڑھو درود
سنتِ مصطفیٰ کو لو بدعتیں ساری چھوڑ دو		مبتدعو پڑھو درود مبتدعو پڑھو درود
نوحہ گری ہی ہو چکی ناموری ہی ہو چکی		صلوٰ علیہ کو ذرا تو سنو پڑھو درود
کر چکی خوب محفلیں دل کی نکل چکی دھوئیں		وہاں کی مری اڑاؤ اب سیک بنو پڑھو درود
چاہیے ایسا التزام لیل و نہار صبح و شام		جس سے سنو سنو درود جو کہ پڑھو پڑھو درود
اتبو نبو موحدین تارکِ خیرِ مرسلین		بدعت و شرک کا کبھی نام نلو پڑھو درود
ہر زہ درائیوں میں ہائے کاسۂ عمر بھر نہ جائے		وقت کو خالی اپنی تم جانی نہ دو پڑھو درود
محفلِ محدثہ کی بس اتبو نر کہو کچھ ہو بس		گوشہ نشین بنو چلو بیٹھ رہو پڑھو درود

مولوی

۱۲۵	نیتِ خالص ای فقیر ہی تو برحمتِ قدیر عرضِ جنابِ مصطفےٰ ہوئیگا جو پڑھو درود	۷

یہ ذکر نبی ہمکو خیر سرمد الٰہی صلِّ علی محمد		الٰہی صلِّ علی محمد الٰہی صلِّ علی محمد
الٰہی مسکن ہو شہرِ احمد عمل ہو اپنا درود بیحد		کہو نہیں ہر دم قرین قد الٰہی صل علی محمد
ہری ہیں اب تک جو زخم دل کی کہ یاد آتا ہی ہم اُن کے	عربی	تو ورد تھا نیز سبز گنبد الٰہی صل علی محمد
الٰہی صل علی نبی الٰہی منّی استجب دعائی		اقول کل المساء ولغد الٰہی صل علی محمد
رسان درود سلام یارب من بہر روز در دل شب	فارسی	زبانِ من ہر زمان کہ گوید الٰہی صل علی محمد
درودے دفع ہر بلا ہے درود خود رحمتِ خدا ہے		تو کیوں نہ ہو میرا مقصد الٰہی صل علی محمد

طفیلِ حمدِ خدای عالم پئے صلوٰۃِ رسولِ اکرم

۱۲۶	نہو دعایہ فقیر کی روا الٰہی صل علی محمد	۱۳
نازل ہوا ہدیۂ خیر الورے درود	خود بھیجتا ہے خالقِ ارض وسما درود	
مخبر ہے یوں کلام الٰہی علی الدوام	کہتے ہین سب ملائکۂ کبریا درود	
یہ وہ خبر ہی سیّدِ اخبار جو کہ ہے[۱]	یعنی رسولِ حق پہ عطائے خدا درود	
پھر اسکے بعد امر ہے وہ سیّد الامرؐ	ایمان والے کرتے ہین سب لوں ادا درود	
لازم ہے صرف عمر صلوٰۃ وسلام مین	معمول کیون ہو صرف کسی وقت کا درود	
اوقات سارے محض اسیمین اگر رہین	کافی ہے بہرِ داعیِ ہر مدعا درود	
اللہ کی صلوٰۃ وسلام اُسپر آتی ہین	عرضِ سلام جسکو میسّر ہے یا درود	
دس نیکیان ہین ایک مین اور عفو دس گناہ	دس مرتبون کا باعثِ رفعت ہوا درود	
یہ ہی طبیبِ روح کو تحفہ تو کیون نہ ہو	امراضِ جسم وجان کو کامل شفا درود	
جاتی ہی جب زبان سی حلاوت قلوب مین	ہر دل سے آتی ہی یہ ندا مرحبا درود	
تعمیر ہو رہے ہین وہان قصرِ سیم وزر	ہی آب وگل[۲] کا شغل عجب کیمیا درود	
مطلب شہادتین کا موجود اسمین ہے	ایمان کا منیر ہوا جزا درود	

۱۲۷	ہر شغل مین ہی کیون نہو آسان اے فقیر ہی جبکہ ربِّ صلِّ علی المصطفےٰ درود	۲۱
ہے ناقبول ہونیسے حفظِ خدا درود	مقبول ہین بے عاملین اگر پڑھ لیا درود	
لازم ہی وہ درود جو ارشادِ خاص ہے	پڑھتے ہین کسلیے یہ کسی غیر کا درود	
دیکھا درود اکبر موضوعِ غیر کو	الفاظ مین تو ہان اُسے دیکھا بڑا درود	
پر جو درود خاص ہی مرفوع ومختصر	موضوع وطول اور کسیکا ہی کیا درود	

[۱] یعنی ان پر درود وسلام بھیجنا جو کہ خبر ہے اور بیا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما جو انشا ہے یعنی امر ہے ۱۲

[۲] آب وگل سے مراد آدمی ہے ۱۲

پڑھتے ہین مستغاث درود آج بیشمار — اور کہتے ہین کہ ایسا نہین دوسرا درود
دیکھا وہی ہی ایک تو کیا جانین بے تمیز — ماثور یہی جہان مین کہین ہوگیا درود
پڑھتے ہین یون درود ہزارہ ہزار ہا — یہ ایک اور لاکھ سے بہتر ہوا درود
سو لاکھ بار بس وہی بہتر ہی بالیقین — فرما چکے ہین جو کہ رسول خدا درود
اور جنکا اب لائل خیرات ورد ہے — گویا کہ اُنپر اُترا ہے وحی سما درود
قرآن کو حدیث کو یک لخت چھوڑکر — پڑھتے ہین بس لائل خیرات کا درود
اتباع عمل ہی کل جدید لذیذ پر — کچھ ہو کہین ہو چاہیے ہر دم نیا درود
چھوڑا ہے صیغہاے صلوٰۃ وسلام کو — یعنی جو ہین حدیث مین تسلیم یا درود
افسوس کیون یہ شاغل موضوع غیر ہین — کیا معتبر حدیث مین کوئی نتھا درود
تصنیف کرکے لکھتے ہین وہ معتبر سند — گویا کہ جبرئیل نے لاکر دیا درود
کذّاب ہونڈین اپنی جگہ قعر نار مین — جو افترا سے لکھتے ہین کچھ یا درود
ملفوظ مصطفےٰ ہمین کافی ہی مختصر — کسکام کا ہے غیر کا نتو جلد کا درود
دیکھو وظائف نبوی اور صحاح کو — کیا کیا صحیح اُنمین ہین بے انتہا درود
اُنکے حضور اب کوئی موضوع غیر کو — کیا یون بھی جانتا ہی کہ یہ بنگیا درود
مرفوع مختصر کو پڑھو لاکھ بار تم — جو دل مین شوق ہی کہ پڑھو دائما درود
کچھ حاجت طویل نہین اسکے سامنے — طول امل ہی وضع طویل اور کا درود

لازم ہے اے فقیر شب و روز اسکا ورد — جو سنت رسول سے ثابت ہوا درود

۱۲۸ — ۱۵

مجھے کیونکر رسول اللہ کا مسکن نہ آئے یاد — دل بلبل کو ہر دم کس طرح گلشن نہ آئے یاد

مدینے سی نکلنا یاد آناک قیامت ہے — الٰہی ہمکو پھر وقتِ جان کندن آئی یاد
وہان تا رِ نظر جالی سی زخمِ دلکو سیتی تہی — ہمین اب کیون ہیں تارہ سوزن آئی یاد
نہوئی رنگ جاپذی کا سیاہ سطور غیر سے — درِ محبوب کا جو حلقۂ آہن آئی یاد
رہون خاشاکِ طیبہ مین بہارِ ہند سی فارغ — خسِ گلخن کو وہان ہیانگارخ گلشن آئی یاد
مدینے کا ہوا کِ قطرہ تو ہوئی بحر سی مغنی — مدینے کا ہوا کِ نہ تو بس خرمن آئی یاد
لگائین عشقبازآنکھین اگر اوس سروِ زن در سی — کبھی انکو نگاہِ چشمِ جادو فین آئی یاد
ستونِ مسجدِ احمد مین خم ہوجائین ہات اونکی — تو پھر عشاق کو شوقی گردن آئی یاد
جو تر دامن ہین دریائے غنا و معصیت مین یہان — غضب ہے اونکو بیت اللہ کا دامن آئی یاد
جو زالِ ہند پر مرتے ہین یہان اون اغنیا کو حیف — مدینہ طیبہ کی صورتِ احسن آئی یاد
بلا سی خانۂ دیوار کی صورت ہوئین آنکھین — ہمین کیونکر درِ محبوب کا روزن آئی یاد
جو محوِ عیش ہین اہلِ فینہ دامی محرومی — اونہین عیشِ مدینہ اور وہ مدفن آئی یاد
جو دام حلق تن بی صید عشقِ مصطفےٰ جہن جاے — تو کیون کر ہبتِ دامِ صید افگن آئی یاد
رہی مرگِ مدینہ یاد ہوئی زندگی یہان کی — کبھی یا آئی یارب دولتِ دشمن آئی یاد

۱۲۹	فقیر اہلِ مدینہ مین ہمارا ذکر کیونکر ہو بجا ہی اہلِ گلشن کو خسِ گلخن آئی یاد	۹

ہی مدینے مین وہ کیا رونقِ ایمان آباد — ہوگیا دیکھکے جسکو دلِ ویران آباد
تہا بقیع اسکی لیی شہرِ خموشان آباد — خانۂ جسم مین کیون رہگی یہ جان آباد
یہ دعا کرتی تہی ہم روضۂ انور کی حضور — وصل آسان ہوا نمانہ احسان آباد
رخِ پرنورِ محمد ہے جہان جلوہ فروز — بیتِ نعت صفتِ اوسکی ہی کہ قرآن آباد

قیس

قیس معمورہ لیلیٰ پے بعث مرتا ہے
عاشقو کسی ہی مدینی کا بیابان آباد

روح مشتاق رسول السی ہی محبوس بدن
جیسے تھا حضرت یوسف سے وہ زندان آباد

یا خدا داغ محمد سے جلا دے دل کو
نہو ظلمت سے کبھی پھر یہ شبستان آباد

کیا عجب نعت سے میری جو خدا راضی ہو
نام ہوئی میری ہر پست کا رضوان آباد

محمد ۱۲

۱۳۰ | وطن اپنا ہی مدینہ نہو اور نہ فقیر
کبھی آباد ہی ویران کبھی ویران آباد | ۹

سر سبز جسکی طفیلے ہی یہ گیہان آباد
رکھی رحمت سے مدینی کو وہ رحمان آباد

چل مدینی کو کہ نعت اوسکی ہی انسان آباد
ہند کو چھوڑ کہ وصف اسکا ہی شیطان آباد

ہی گل و سرو چمن سی یہ گلستان آباد
یا کہ ہی نعت سے ہر صفحۂ دیوان آباد

رونق افزای مدینہ ہین وہ سلطان رسل
قلب مومن ہین سے یا جلوۂ ایمان آباد

مسجد خاص اور اوسکی وہ نمازی کیا ہین
گویا فردوس ہے اور اوسمین مسلمان آباد

اوسکا دل خون ہوا ہجران احدی یعنی
کیون بدخشان ہین اہل بدخشان آباد

کیا ہی معمورہ رحمت ہے نبی کا مولد
آج دنیا مین ہے وہ رشک سلیمان آباد

سایۂ حسن قدم حسن محمد کا ظہور
جو نہوئی نزہی عالم اسکان آباد

۱۳۱ | گر مدینی سی ملی دو دم فراغ اسکو فقیر
ہو دل مائل صد زلف پریشان آباد | ۱۱

کچھ بہی بہتی مدینہ مین ہمکو وطن کی یاد
رہتی کہان بہشت مین بہت حزن کی یاد

خاری طیبہ بستر عشاق ہو تو بس
وہ بہولجائین ہر نرم و نازک بدن کی یاد

جو کہو مین جنکا دل ہا اس امین بہی حسیف
یاد خدا کی جائی رہی راہزن کی یاد

جو خود ہین چشمِ روزنِ در کی وہان شہید
ہی اُنسے دور دیدۂ ناوک فگن کی یاد

کھاتا جو سنگِ طفل مدینہ بہی آکے قیس
کب بہتی اُسکو لیلیٰ و سیفِ فتن کی یاد

وہان دود شمع کشتہ سی جی جائے جسکو یہان
مارے نگارِ غیرتِ سرو و سمن کی یاد

ہو مین جبالِ نخلِ مدینہ اگر نصیب
شیرین سے تلخ ہوئے دلِ کوہکن کی یاد

ایسے تہے ہم تو محوِ صلوٰۃ و سلام ہان
آواز کب تہی ہند کی زاغ و زغن کی یاد

یاد آئی دمبدم مجہے خاکِ مدینہ اور
اُسکی بلا کو آئے مری خستہ تن کی یاد

میری زمینِ شعر مدینے کے وصف مین
دیکہے تو بہول جائے یہ بیلِ چمن کی یاد

۱۳۲ | چمکا طرازِ وصفِ محمدؐ سے تو فقیر
تہی ورنہ تجہکو طرزِ کلامِ سخن کی یاد | ۱۱

رسولِ کبریا محبوبِ رحمان اسمہ احمدؐ
عیان ہی شاملِ آیاتِ قرآن اسمہ احمدؐ

خدا کے سامنے آپہی گواہ اپنی رسالت کا
ہوا ممتازِ عالم شاہِ ذیشان اسمہ احمدؐ

وہ ممدوحِ خدا منعوتِ حورانِ ملایک ہی
نہوے کس طرح محمودِ انسان اسمہ احمدؐ

ہمیشہ قربِ ہی نامِ خدا سے نامِ احمدؐ کو
ہوا اسمِ احد پر کیا ہی قربان اسمہ احمدؐ

نصاریٰ منکرِ عیسےٰ ہین جو منکر ہین احمدؐ کے
کہ فرماتے ہین خود وہ روحِ یزدان اسمہ احمدؐ

یہ اُمت کیون نہو توریت مین موسوم حامدؐ سے
تلاوت کرتے ہین تالی فرقان اسمہ احمدؐ

محمدؐ مورد مدحِ احد ہین دین و دنیا مین
ہوا نامِ خدا بس کیا ہی شایان اسمہ احمدؐ

جو ہر ساعت وحوش و طیر و دیو و جن مسخر تہی
تو کیا تہا زینتِ مہرِ سلیمانؑ اسمہ احمدؐ

الٰہی ہوگی ذاتِ مسمّٰی کسقدر پُرنور
جو روشن ہی بشکلِ مہرِ تابان اسمہ احمدؐ

وجود اِسکا ہوا حمدِ احد سے کیون نہو جاری
قبولِ حضرتِ حنّانؐ و منّانؐ اسمہ احمدؐ

۱ کی تشریح میں ما ہی
ہوان ۱۲ منہ
۲ کی تشریح وہ محبوب ہی
۱۲ منہ
۳ یہ ہی
حضور صلعم سے سوال
صلعم سے ہے کہ اپنی
حقیقت کمالات کے
آپ کی گواہ مقبول ہی
۱۲ منہ
۴ یعنی
جو قول عیسیٰ کا حضرت
نے قرآن مجید مین
نقل فرمایا ہے اِنی
رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین
یدی من التورٰۃ ومبشرا برسول
یاتی من بعدی اسمہ احمد
کی حقیقت ارشاد ہے
۱۲ منہ

ملے الحمد للہ اے فقیر اپنی شفاعت خواہ
جو اقلیمِ نبوت کے ہین سلطان اسمہ احمدؐ

۱۳۳ غزلِ فارسی بمضمون معرفتِ ربانی جل جلالہ ۱۱

باغیرِ تو مشغول چہ باشد چہ نباشد
شانِ اہلِ طول چہ باشد چہ نباشد

دنیا و غم او ہمہ دور لیست ز مقصود
این علت و معلول چہ باشد چہ نباشد

علمے کہ عمل نیست در و محض فضولی ست
از فاضل و مفضول چہ باشد چہ نباشد

آبادئ دل کن چہ کنی طولِ عمارات
کین مسکنِ منقول چہ باشد چہ نباشد

در بیم و امیدیم ز اعمالِ شب و روز
زآن پیشِ تو مقبول چہ باشد چہ نباشد

رو سوئے حرم اے غنی از مال حذر کن
ہادیِ تو این غول چہ باشد چہ نباشد

یارب بمحمدؐ صلوا تم برسانی
چون رو شد و معمول چہ باشد چہ نباشد

تیغم قلمِ مدح برا عداست مگو باز
کین سیفِ تو مسلول چہ باشد چہ نباشد

اے خاکِ حرم کاش شوی سرمۂ چشمم
از غیرِ تو مکحول چہ باشد چہ نباشد

وقفِ ملخ طوعِ ہوا کشتِ دلِ ماست
این مزرعِ ماکول چہ باشد چہ نباشد

امیدِ فقیر است مدینہ دہی یارب
بے فضلِ تو معمول چہ باشد چہ نباشد

۱۳۴ ردیف الذال المعجمۃ ۱۱

نہ کیون معوذتین آئین پر شفا تعویذ
خدا نے انکو کیا بہرِ مصطفا تعویذ

ف قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس ۱۲ منہ

جو ہیں خاکِ نشینِ اونکا نقشِ پا تعویذ
کہان ہو ایسا کہین دافع بلا تعویذ

جو نقشِ صفحۂ دل سورۂ محمدؐ ہو
تو دردِ دل کی لیی ہو دوا دعا تعویذ

نہوئی پھر مرضِ حرصِ قاتم و سنجاب
جو ہو مدینہ کا اک نقشِ بوریا تعویذ

علاجِ تیرگیِ دل یہی ہی اے ہمدم
کہ تو مدادِ مدینہ سی لکھ کے لا تعویذ

ہمیشہ روشنی کا آزار ہی ان آنکھون کو
وہ نقشِ جالیون کا دی کوئی ذرا تعویذ

ذرا بھی ہول قیامت سے دل نگھبرائی
جو سنگِ طیبہ بھی میری قبر کا تعویذ

بغیر گو ہرِ دیوار دل دھڑکتا ہے
یہ کیون نہو کہ ہوا طفل سی جدا تعویذ

ہمین سے ڈرتی ہین اجنِ غولِ کفر و شرک
خدا نی جب سے یہ قرآن دیدیا تعویذ

جو شہر ہو گئی ویران وبای بدعت سے
لگا دو اونمین حدیثون کی جابجا تعویذ

۱۳۵ | یہ کسکی مدح کی مضمون ہین ای فقیر آسمین جو ہر ہر ورق تیری دیوان کا بن گیا تعویذ | ۱۱

رقم نام محمدؐ سے ہے نازان کا غذ
عارضِ حور سی افزون ہوا ذی شان کا غذ

کیا شرافت یہ محمدؐ کے طفیل اسکو ملی
ساری عالم مین ہوا حالِ قرآن کا غذ

وہ حدیثِ نبوی عزتِ قرطاس ہوی
کہ بنا اسکے سبب دفترِ ایمان کا غذ

مرغِ دل لاتا ہی یون نعت کے مضمون گویا
لاکی دیتا ہی مجھی مرغِ سلیمان کا غذ

صفتِ روئے محمدؐ کو جو مین لکھتا ہون
دیدۂ حرف ہے رہجاتا ہی حیران کا غذ

کسکا مضمونِ جبینِ عرق افشان باندھا
میری دیوان کا ہوا نور سی افشان کا غذ

کیا عجب روضۂ احمدؐ کا جو نقشہ لکھون
درقِ جنتِ فردوس بنی یہان کا غذ

دمِ رخصت کی جو بیتابی دل لکھی جای
درقِ بید کی صورت ہے لرزان کا غذ

کیونکی ہات آئین دانسی مجھی طوبی کی ق | چاہیئی لکھنے کو یہان نعت کا دیوان کا غذ
نور قرآن نی کیا نارسی ہمکو آزاد | لائی ہر عید کی تحریر کا سلطان کا غذ

۱۳۶ | مدح اس ہات سی لکھتا ہون عجب کیا ہی فقیر
کہ ملی اس یدِ بیضا مین مری دہان کا غذ | ۹

تشنہ دل نی جو مدینی کا پیا آب لذیذ | کیا ملی واہ غذای دلِ بیتاب لذیذ
نہین بیدار دلی مین بھی یہان لذت | دیکھا آنکھون نے مدینی کا جو ہر خواب لذیذ
تشنہ عشق وہان پاتی ہین تسکین واللہ | مثلِ ریّان ہی مدینی کا ہر اک باب لذیذ
خونِ دل سی جو موافق ہی نبیذ طیبہ | ایسا ہوتا ہی کہان شربتِ عناب لذیذ
ہی مدینہ مین خنک چشمی یہ کسکے باعث ق | کہ وہان دُہوپ ہے مثلِ شبِ مہتاب لذیذ
اغنیا جو کہ وطن کی ہی ہوا خواہ رہی | اور رہا اونکو وہین آبِ خور و خواب لذیذ
تارکِ حج و زیارت ہین وہ ایسے گویا | رہتی ہین نار مین اور ملتی ہی اونکو آب لذیذ
جان و دل دانسی مزا پاتی ہین زیبا ہی کہ ہو | آج خرمائی مدینہ کا خدا لقاب لذیذ

۱۳۷ | کیا مزا آبِ مدینہ مین ملا دل کو فقیر
کیا ہی مکہ مین ملی زمزم و میزاب لذیذ | ۹

ردیف الراء المہملۃ

اذکر شق القمر معجزۂ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

ہی حق و باطل مین فرقان جہان شق القمر | کیونکہ روشن ہی باوج آسمان شق القمر
نور انشق القمر اظہر من الشمس اسمین ہے | ہی ہمیشہ حشر تک جس سے عیان شق القمر
ہر جبین با داغ سجدہ محضر تصدیق ہی | کیون نہو علم الیقین مومنان شق القمر

سینہ کفار شق سو بار ہو جائے تو ہو
کس طرح دو دِ حسد مین ہو نہان شق القمر

ہین وہ شق صدر سی مہر سپہر سترِ حق
کیون نہ کہلائین رسولِ انس و جان شق القمر

جو یقین جانے تو مومن ہوئی ہر مجروح کفر
الیتام زخم کا فر ہے یہان شق القمر
مراد صلح ۱۲

دو زبانِ حق بیان بنکر جہانمین کر گیا
صدقِ توحید و رسالت کا بیان شق القمر

ہو کے خاکستر اڑین گو سارے کافر لاکھ بار
کسطرح ہو جائے بے نام و نشان شق القمر

۱۳۸ | کیون نہو مین اے فقیر ان کافرون کے دل دو نیم
اپنے ہر دم شاق ہے مثلِ سنان شق القمر | 9

۱۳۹ | غزل در زبانِ فارسی | 11

کیون چلے ہم ہند کو شہرِ مدینہ چھوڑ کر
جائینگے گرداب مین کیا یہ سفینہ چھوڑ کر

پھر چلی آئی ادھر بیچارہ مفلس ہائے ہائے
اُس بقیع پاک مین ایسا دفینہ چھوڑ کر

دلکو چین آئے تو کیا آئے دیارِ ہند مین
وہ مدینہ جائے تسکین و سکینہ چھوڑ کر

جائے حیرت ہے کہ آفاقی صحابی بنگئے
اور نہ ہو مومن ہو سکا بوجہل کینہ چھوڑ کر

وقتِ رخصت تھا مدینہ مین کچھ ایسا اضطراب
کیا عجب تھا دل نکلجاتا جو سینہ چھوڑ کر

اسقدر پُر نور ہے جالی کا ہر روزن وہان
دیکھتی رہجائین آنکھین آبگینہ چھوڑ کر

دور سے لازم ہے کہنا عرض تسلیمات وہان
کیا قرین ہو مین غلام اپنا قرینہ چھوڑ کر

عقل ہو خاکِ طیبہ ہو مین شاہانِ جہان
تختِ جاہ و لشکر و ملک و خزینہ چھوڑ کر

پھر چلا آیا ادھر کیون اے فقیر افسوس ہے
اُس درِ سلطان کو مجھ سا کمینہ چھوڑ کر

۵ ابن نوران بوقت رخصت از مدینہ گفتہ بود ۱۲ منہ

۵ مثل ہلال جنتی اور صہیب رومی از سلمان فارسی و قیم رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

۵ حضور در منورہ مین وقت سلام کے وقت عجب حال رہتا ہے کبھی تو بیخودی کی آتی ہے اور کبھی ایسا ہوش ہوتا ہے کہ کچھ عرض کیجئے کہی اب یون چاہتا ہے کہ دور سے عرض ہو تو بہتر ۱۲ منہ

صبا غبارے از آن روضۂ حضور بیار
بدیدۂ دلِ ما از مدینہ نور بیار

بسنگِ طیبہ بخوا بد چو شاہِ ہفت اقلیم
نگوید آن کہ دگر قاقم و سمور بیار

بوصفِ چشمِ کحیلِ رسولؐ ای رضوان
بمادِ سوادے ز عینِ حور بیار

چو وے طیبہ نہ بینم بخلد عرض کنم
باہلِ عشقِ الٰہی ہمان سرور بیار

کسیکہ طینِ مدینہ مکید از لبِ شوق
دگر نگفت کہ ہان ساغرِ بلور بیار

صبا ز باغِ سلیمانِ بادشاہِ حجاز
بمورِ او گہی از منطقِ طیور بیار

نویدِ وصلِ محمدؐ چو نغمۂ عشاق
بگوشِ روحِ خدایا ز نفخِ صور بیار

زمینِ بدر بنورِ صحابہ ناز انست
کہ ہان فلک بنما انیقدر بدور بیار

نسیمِ صبحدم از روضۂ بقیع ملطف
تو زندگانیٔ ما بوئے آن قبور بیار

چو عزمِ تست بر آن روضہ جانفشانیہا
دلا وفا کن و برخیز و آن نذور بیار

لفکرِ شعر چہ باشی بگو صلوٰۃ و سلام
فقیر یاد ز منگامۂ نشور بیار

۱۲ ۱۳

رہے خاکِ مدینہ مین جو عاشق بے نشان ہوکر
وہ جنت مین رہیگے ذی حیات جاودان ہوکر

بھرے گا عمر کا پیمانہ کیا حسرت ہی حسرت مین
روانہ ہوں گے ہر کو صوتِ عمرِ رواں ہوکر

مدینہ کی جدائی مین نہ پوچھو حالِ دل میرا
کہ ہر بات اسکی لب پہ آتی ہی آہ و فغان ہوکر

وہ خیر الظاہر و الباطن محمدؐ کی محبت ہے
رہی ہر دل مین ایمان ہو کی عالم مین امان ہوکر

دل و احوالِ دل سر بسر دل مشتاق ہر دم ہین
زبانِ مصطفےٰ آئی ہی کسکی ترجمان ہوکر

ذرا مین ناتوان دیکھوں ان آنکھون کو جو کھیے آئین
اُدھر کا کوئی زائر کاش اگر جائے یہان ہوکر

وہ شکلِ روضہ وہ ہی وصف جسکا امر ذوقی ہی
وہ کیا شی میرے دل مین رہگئی راز نہان ہوکر

ہزاروں گلشن ہند و عجم پر خاک ڈالی وہ
مہینے میں سبھی جو صورت برگ خزان ہو کر

جو ہیں اس دستان مدح میں دستان سے شرک
رہی اغوای شیطانی سی وہ ہمدستان ہو کر

حدیث مصطفے عطر گل ایمان و عرفان ہی
تو حاضر چاہیں گوش دل و سر عطردان ہو کر

وہ محدث کیا محدث ہیں یہاں جو شمن سنت
ائمہ کو مخالف جانتے ہیں بدگمان ہو کر

مرا یاقوت لب آتش بیان و غطر سنت ہی
بعون قاہر اڑ جائیگی بدعت دھوان ہو کر

۱۴۱ حقارت اور تو ہی پر فقیر اس مدح کی باعث
رہا آخر ترا دیوان مشہور جہان ہو کر ۹

آرزوئے دلکی یارب ہو چکی اکثر سفر
اب سفر تیری لیئے ہو بہر پیغمبر سفر

کیا سفر میں جائینگے مر کر جو وہاں جاتی نہیں
ہو چکا ہی فرض بیت اللہ کا جنپر سفر

پھرتی ہیں سارے جہانمیں ہای دنیا کی لیے
پر خدا کی راہ میں ہی دو قدم دو بہر سفر

مسجدوں تک ہے کبھی جو مرد دل آتی نہیں
ہو سکے پھر اونسے بیت اللہ کا کیونکر سفر

جو کہ کش سر کو سجدے تک جھکاتی ہی نہیں
کب اوٹھائینگے وہ دون ہمت بہالا سر پر سفر

گو وطن میں آچکی ہیں زائر بیت الحرام
ہی وطن میں بھی اونہیں اوس دیسیا نمیں اکثر سفر

پانو سی چل کر تو سب جاتے ہیں پر یارب مجھے
دی وہ ہمت قطع کر ڈالوں سیای سر سفر

جیکے جی میں ہے رہا جائینگے پھر ای غافلو
آخر تکا جب پھوڑیگا یہاں دم بہر سفر

۱۴۲ ای فقیر اسباب و سامان تجکو بس کیا چاہیے
کر سفر حب وطن سے اور جلدی کر سفر ۹

ہی سبیل قرب پیغمبر مدینے کا سفر
کر نصیب بے خالق اکبر مدینے کا سفر

پیلتے چلتے مر بھی جاؤ تو ہی امید نجات
یہاں کے لاکھ آرام سی بہتر مدینی کا سفر

ل یعنی سفر وطن سے اصلاح اگر تصوف میں اسطلاح ہی کی ہے تو پھر اوس کو پیغمبر کے سفر سے کیا نسبت ہو سکتی ہے لیکن ہو سکتی ہے جبکہ اوس سفر کو حب وطن سے خالی جانا ہو سو ہمنے جانا ہی نہیں تو اسکا ہی کمال ہے زائر بیت اللہ کا

بعضے جانیوالی بیت اللہ سی کیون آجاتے ہین
چاہیی لازم ہو وہان اونپر مدینی کا سفر

فقط
جان و دل سی پیروی اس ہمنکی چاہیی
عاشقون کا ہی بڑا رہبر مدینی کا سفر

ٹھنڈی آنکھین اپنے مع جسم کے کیونکر نہوین
جب دکھائی گنبد اخضر مدینی کا سفر

کب وہ دن ہوگا دم رخصت کہینگے اقربا
لے مبارک تجکو ای مضطر مدینی کا سفر

وای حزن مکہ خوشحال مدینہ جسگھڑی
کر گئے مکے سے پیغمبر مدینی کا سفر

یا خدا تیری عنایت ہو تو کچھہ مشکل نہین
ورنہ یون آسان ہو کیونکر مدینی کا سفر

کیا ہوا تو کیون نہین چلتا فقیر خستہ حال
عاشقون کو بہی ہی کچھہ دو بہر مدینی کا سفر

۱۴۳ | ۱۱

غزل فارسی شوق گنبد اخضر روضہ حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

تا کے دارم چو برج سبز را بینم ز دور
کے بود روشم چو برج سبز را بینم ز دور

چون شود عالم چو برج سبز را بینم ز دور
بر زمین افتم چو برج سبز را بینم ز دور

کے بود صبرم چو برج سبز را بینم ز دور
چون ہوا گردم چو برج سبز را بینم ز دور

پاک سازم چشم بہر دیدن آن قصر پاک
من نہ چون گریم چو برج سبز را بینم ز دور

حیرتم باشد ز مہجوری و آن مقصود دل
کے یقین دانم چو برج سبز را بینم ز دور

در کف پایم سنان خار برگ گل شود
گل بود خارم چو برج سبز را بینم ز دور

کے شکست رنگم آید چون بتابد از سرور
رنگ بر رویم چو برج سبز را بینم ز دور

آنچنان از خود زدم گویم ہنوز از من خفی است
یا کہ می بینم چو برج سبز را بینم ز دور

نیست در دست من مسکین از بہر نثار
جز در اشکم چو برج سبز را بینم ز دور

از خیالش در گلویم گریہ میکرد دگرہ		من چہانالم چو برج سبز را بنیم زدور
	رو بسوئے طیبہ گر ترکِ خودی خواہی فقیر	
۱۴۴	کے بخود آیم چو برجِ سبز را بنیم زدور	۱۱

باعثِ سرورِ ہر دلِ رنجور ذکرِ جبلِ نور کہ در مکّہ معظمہ واقعست

یا رب کہین ہو پھر بہی یہان جبلِ نور		ہی نورِ نظر کے لیے شایان جبلِ نور
پنہان تہی وہان خیر دو عالم کی عبادت		رکھتا ہی وہ خیریت پنہان جبلِ نور
حیرت تہی کہ ہم تیرہ دل اور قبۂ انوار		جب یکہتی تہی دیدۂ حیران جبلِ نور
ہین نور فزائے دل و جان و نگہِ شوق		کعبے کا حرم کعبہ کا میدان جبلِ نور
یا رب جبلِ نار سے محفوظ رہین وہ		جو دیکھ چکے صاحبِ ایمان جبلِ نور
کعبے کو دکھاتا ہی وہ ہر دم تو مقرر		ہے نور پئے نورِ درخشان جبلِ نور
کیا دور ہی اس حمت عالم سی قرین تھا		جنت مین اگر قصر نہے وہان جبلِ نور
یون غارِ حرا حرِ جہنم کی امان ہے		تھا خود وطنِ مرسلِ رحمان جبلِ نور
تھا یومِ زیارت مین ہی کعبہ کا عنوان		پھر دیکھہ لون یارب کسی عنوان جبلِ نور
ہو کاش مری خاک بہی ذرات مین اس کی		جب حشر مین ہو ریگِ بیابان جبلِ نور

	یہ خوبیٔ قسمت تہی فقیر اپنی جو دیکھا	
۱۴۵	وہ مسکنِ ذاتِ شہِ خوبان جبلِ نور	۹

نرم ساز ہر دلِ سنگین و پرجور علی الفور ذکرِ خوبیہای جبلِ ثور

۱ غار حرا اسی غار کا نام ہے جو کہ جبل نور میں واقع ہے جہاں رسول اللہ صلعم نے غار حرا میں جانے سے پہلے کئی کئی راتیں عبادت کے لیے گزاری تھیں

۲ یعنی غار حرا کے دن کی روشنی سے اور جبل نور کی روشنی سے دل کو روشنی ملتی ہے

۳ یعنی جبل نور کعبہ سے نزدیک ہے

۴ یعنی جبل نور کعبہ سے دور ہے

۵ جبل نور پر غار حرا ہے جہاں رسول اللہ صلعم نے نزول وحی سے پہلے عبادت کی تھی

۶ جبل نور پر جو پتھر ہیں وہ بھی کعبہ کی طرف منہ کیے ہوئے ہیں

گر شان مین تا چرخ ہو ممتد جبلِ نور — زیبا ہے کہ ہے قبۂ احمد جبلِ نور
اُس کا وزمین پر تو فقط بارِ زمین ہے — ہی حاملِ انوارِ محمد جبلِ نور
خالق کیا دیدۂ غار اُنکا نگہبان — تہا دافعِ اہلِ نظر بد جبلِ نور
اُس غار کا قرآن مین کیا ذکر خدا نے — واللہ ہی ممدوح مؤبد جبلِ نور
(یعنی از زبانی نگارندہ ۱۲)
وہان برق ہی خاطفِ ابصارِ عدو کی — تہا چشمِ عدو کے لیے مرصد جبلِ نور
(بیت)
کیا کام تہا دلکو کسی صحرا و جبل سے — محبوب ہوا بہرِ محمد جبلِ نور
گویا کہ وہ خود گاہِ چراگاہِ جنان ہی — ہے رحمتِ اللہ کا مورد جبلِ نور
تہا خیرِ دو عالم کے لیے حصنِ امین وہ — رکھتا ہے وہ خیریتِ سرمد جبلِ نور

دی اُس نے جگہ دلمین فقیر اپنے نبی کو
۱۴۶ ہان سنگدلی سے ہے مجرد جبلِ نور ۷

جو بشیر و نذیر پر ہے فقیر — اک جہان اُس فقیر پر ہے فقیر
جادۂ راہ طیبہ پر ہو نصیب — دل مرا اُس لکیر پر ہے فقیر
جسکو ہے سیدِ رہ محب الملال — گو وہ ہو لے امیر پر ہے فقیر
ہاتھ پہر جا لیون مین ہو مین کاشر — پہر دل اُس دستگیر پر ہے فقیر
تابعِ سنتِ رسول ہے وہ — خوشہ چینِ نغیر پر ہے فقیر
زال دنیا پے ہای مرتے ہین — ہر جوان ایسی پیر پر ہے فقیر

کیون نہو خلق سے فقیر غنی
۱۴۷ اپنے ربِ قدیر پر ہے فقیر ۹

اللہ اللہ ہی وہ عرفان حاصل خیر البشر — غیرتِ عرشِ معلی ہی دلِ خیر البشر

اغنیائی اہلِ دین کو چین کیونکر ہی جو وہ
جانتی ہین اس زمین پر منزلِ خیر البشر

تیغ عشقِ مصطفےٰ کا کسقدر احسان ہے
دل جو بسمل الہدا ہی ہو بسملِ خیر البشر

ادنیٰ سا مائل کیون نہو مین جان و دل سی جو رخلد
جنکی جان و دل ہین ہر دم مائلِ خیر البشر

کیون نہ شکرانہ صلیح وہ ناقہ ہوی آج
مفتخر تھے جو بفخرِ محملِ خیر البشر

سہل ہو بطیک نرضی ہی عطائے حق ہوئی
کسقدر آسان ہوے ہر مشکلِ خیر البشر

افضلِ عالم ہین بعد از انبیاء و مرسلین
عالمِ برزخ مین ہین جو شاملِ خیر البشر

یا خدا خیر البشر پر دمبدم لاکھون درود
اور جو تھی وہ حاضرانِ محفلِ خیر البشر

۱۴۸	ای فقیر آسان ہو تب ارسالِ جسم و جان وہان ہو معین اپنا خدا ے مرسلِ خیر البشر	۹

دل وہی دل ہی کہ ہی جسکو غمِ خیر البشر
چشمہ جنت ہی چشمِ پرنم خیر البشر

اللہ اللہ رتبہ شیخین دیکھا چاہیئے
عالمِ برزخ مین بہی ہین ہمدم خیر البشر

نار دوزخ ہے حرام اون محرمِ اسرار پر
یعنی جو ہین جان و دل سی محرم خیر البشر

کیون نہ ایک برد شفاعت سے ہو اپنی آگ سرد
ہی ہمین دریاے رحمت شبنم خیر البشر

ہین مشرف جس شرف سے زید و سلمان و صہیب
رہگیا محروم دیکھو تو عم ابوطالب خیر البشر

ہی حق اشیا مین استحقاقِ دوزخ یا بہشت
جن پہ وارد ہو چکی مدح و ذم خیر البشر

کاش میرے کی خاک
جو ہوا ممتازِ لحاقِ قدم خیر البشر

کون جانی غیر ذاتِ پاک اسرارِ رسول
کون ہی عالم مین جو ہو اعلم خیر البشر

۱۴۹	ای فقیر اب تو مدینہ ہر دم اپنی دل مین ہی ہو مبارک زخم دل کو مرہم خیر البشر یعنے زیارت مدینہ ۱۲	۹

اس زمین پر ہی مدینہ مسکنِ خیر البشر
کیون نہین پھر سب کے سب پیرامنِ خیر البشر

اللہ اللہ قسمتِ پیراہنِ خیر البشر
جو رہا اکدم بھی ملبوسِ تنِ خیر البشر

جو شفاعت کے لیے سجدہ مین خم ہو بار بار
کیون نہوئی سب سے عالی گردنِ خیر البشر

یا خدا تیری عنایت سے ملی وہان ظلِ عرش
دستِ امت ہوئی جب اور دامنِ خیر البشر

بی نماز و ہمرہِ قارون و فرعون و اُبی
تم ہو اعدا ارسل اور دشمنِ خیر البشر

کاتیغِ قہر ہوا دس سے زمینِ کفر مین
جب ہو نقش انداز نعلِ تو سنِ خیر البشر

چشمِ سرسی دین دل سی وہ تاریکی گئے
جب سے دیکھا ہی وہ شہر روشنِ خیر البشر

ہی عذابِ حق سی یہ مین وان اونکی طفیل
چین سے ہی سب جہان ستامنِ خیر البشر

۱۵۰ رخصت پر واز ہو ہس روح کو سب ای فقیر
کاش بنجائی یہ مرغ گلشنِ خیر البشر ۱۱

مین جیسی وہان کی در و دیوار معطر
پوشاکِ حسینان نہین زنہار معطر

جو دودِ چراغ آپکی مسجد کا ہی اللہ
ایسی ہی کہان کا کلِ دلدار معطر

ہی عطر فروش ایسی مدینہ کی ہوا واہ
رکھتی ہی وہ ہر کوچہ و بازار معطر

یکبوی مدینہ کی ہین مشتاق وہ معشوق
جو زلف کیا کرتی ہین سو بار معطر

اس رمز کو پوشاک کے دلسے کوئی پوچھے
رسول اللہ صلعم ۱۲
کیسا ہی وہ جسمِ شہِ ابرار معطر

اک تار پی سو نافہ تاتار ہین قربان
ہی موئے محمد کا وہ ہر تار معطر

یون عطر ندامت سے ہی روپوشِ قوارير
شیشہا ۱۲
دیکھا عرقِ احمدِ مختار معطر

خوشبوئی شفا آبِ مدینہ مین ہی ایسی
ہوتا ہے دماغِ دلِ بیمار معطر

کیون مشک کے بوؤن نہ مخونِ شہدا مین
کیونکر نہون جنت کے خریدار معطر

جنت کی طرح آئی تھی جب بوی مدینہ		کیا ہو گئی تھی دور سے زوّار معطر
۱۵۱	ہی نعت محمدی فقیر ایسی ہو اسین ؛ خود جیسے رہا کرتے ہین عطار معطر	۱۵

شرح صدر بمدح شہدای بدر علیہم الرضوان من جاعل لیلۃ القدر خیر امن الف شہر

منظر سبحان ہے مرقد مردان بدر	کیون نہو تسبیح خوان ریگ بیابان بدر
فوج ملائک وہان کیون نہی زیر حکم	بدر مین نازل ہوئی جبکہ وہ سلطان بدر
مثل یہ چاردہ وہان نہین رنج محاق	چرخ کرامات پر بدر ہی وہ شان بدر
قالب کفار سی جان کو پہر کام کیا	بن گیا پیک اجل سایۂ پیکان بدر
باغ جنان کی لئی رکھی اوسی ارمغان	ہات جو رضوان کو آئی نکہت ریحان بدر
منزل شمس و بدور ہو نیکی تاثیر سے	کیون نہو بدر الدجی روی درخشان بدر
فرحت روح ایسی ہی وہانکی زیارت کہی ہی	غیرت مژگان حور سبزۂ میدان بدر
دیکھکی ویرانی کو ہوتی ہین آباد دل	دامن محبوب ہی گوشۂ دامان بدر
تہی ملک الموت بہی گویا زیارت کو وہان	تہی یہ رحمت مین خاص رحم شہیدان بدر
کیونکی مقابل بنی لیکی مہ چاردہ	لائی کہان سی فلک بدر فراوان بدر
جیغۂ بو جہل تہا کیا ہی سرور قلوب	جبکہ ہوا وہ قلیب مطرح شیطان بدر
مشتری اللہ ہی اور ثمن ہی جنان	شوق محمد ہی اور نفس فروشان بدر
اعملوا ما شئتم اونکے لیئے آچکا	یہ شرف الحری شان شہیدان بدر

فخرِ شریعت ہوئی نورِ حقیقت ہوئی	پیرِ طریقت ہوئی واہ جوانانِ بدر

۱۵۲	صورتِ بدر تمام خلد مین ہون ای فقیر گر یہ ثنا ہو قبول اور یہ ثنا خوانِ بدر	۱۳

ردیف زای معجمہ

فرحِ جان و دل ہی جائی برجِ سبز	پھر خدا جلدی دکھائی برجِ سبز
شاہِ نیکان ہی گدائی برجِ سبز	اوسپہ ہی ظلِ ہمائی برجِ سبز
گود کھائی ہند اپنا سبز باغ	ہو چکی ہم تو فدائی برجِ سبز
شکلِ دل تھا بنگیا ہمجنسِ دل	کیون نہ سبکا دل لگائی برجِ سبز
جانِ اعدا پر کلس کے آب و تاب	ہین برق قہرہائی برجِ سبز
اشک گرم آتے ہین یارب پھر وہین	آنکھین ہون اور تو تیائی برجِ سبز
کیا کہون اتنک ہری ہین زخمِ دل	کچھ نہ چھوا جرائے برجِ سبز
سبز ہے گردون بھی زہرِ رشک سے	کون ہین رونق فزائی برجِ سبز
قرۃ العینِ دلِ عشاق ہے	جو میسر ہو لقائے برجِ سبز
جا سکی کیونکر مریضِ حبِ مال	تا در دار الشفائے برجِ سبز
رکھین آنکھون مین غبار اوسکا اگر	دستِ مژگان ہون رسائی برجِ سبز
کیون نہ کہہ لون شوق سی مثلِ نگاہ	جو ان آنکھون مین سمائی برجِ سبز

۱۵۳	اب تو جی ہو اور مدینہ ہو فقیر دل ہو اور دار البقائی برجِ سبز	۱۱

برجِ فلک سے قدر مین اعظم ہی برجِ سبز	آرامگاہِ خیر دو عالم ہے برجِ سبز

سایی مین اوسکی حزن دو عالم سے امان | مومن کو نخلِ خلد کا ہمدم ہی برج سبز
یہ برجِ مصطفےٰ وہ بروج آفتاب کے | بیشک برجِ چرخ سی اکرم ہی برج سبز
اس تشنہ کے عدو ہوا شبنم کا آفتاب | ہر شب مین وقفِ بوسۂ شبنم ہی برج سبز
سرِ وجنان کو آج میسّر نہین یہ بات | جس رازِ قربِ خاص کا محرم ہی برج سبز
ہی دیدۂ سر عشق مین اونکی نگاہ تیز | جنکے قرین دین پر نم ہی برج سبز
اوسکی خیال مین بھی اک آرام دل کو ہی | دل کیلیے علاجِ تپِ غم ہی برج سبز
کیا کچھہ نگاہِ شوق پہ گذری جو غل ہوا | وہ دیکھو ابتو دور بہت کم ہی برج سبز
گویا کہ جان سایۂ طوبیٰ مین تہی وہان | کیا خضرۂ جنان سی محسّم ہی برج سبز
ہر لحظہ بحرِ رحمتِ حق جسمین ہی نہان | کس شان کا حباب رخِ یم ہی برج سبز

ای کاش وہ جبیں ہو مرا مسکن اے فقیر
جس سے نظر کے سامنے ہر دم ہی برج سبز

۱۵۴ | ۹

کیون نہ یاد آئی مجھی مسجدِ احمد کی نماز | ایسی پُر ذوق کہان ہی کسی معبد کی نماز
دلِ بی عشقِ محمد کہین مرحوم نہین | کون پڑھتا ہی کسی میّتِ مرتد کی نماز
ایسی مغفور بھی ڈرتی ہین خدا سی کیا کچھہ | اللہ اللہ وہ پر خوفِ محمد کی نماز
مین مسافر بھی جو ہون مسجدِ احمد کا مقیم | کیون نہ بہتر ہو موقت سی مؤبد کی نماز
مسجدِ خیرِ دو عالم کی نمازی جو ہین | اونکی ایک ایک ہی خیریّت سرمد کی نماز
روضۂ خاص مین اوس روضۂ انور کی قریب | قرۃ العین ہی کیا سایۂ مرقد کی نماز
کیون نہو یادِ خدا کیلیے بیدار ے دل | جسکو ہو جائے نصیب اوس متہجد کی نماز
اس طرح مسجدِ اقدس ہی علاجِ زوّار | جیسے ہوتی ہی دوا ہر مرضِ بد کی نماز

گریبان

۱۵۵	گر یہان مسجدِ احمد مین فنا ہو تو فقیر دنیا مین ۱۲ لذت افزا ہو وہان عمرِ مخلد کی نماز باعث ہو ۱۲	۱۱

ردیف سین مہملہ برحسبِ اشتیاقِ کعبہ مطہرہ و مکہ معظمہ

کہین پھر بھی مجکو تو یا خدا نظر آئے بیتِ سیہ لباس
کہین کہتے کہتے یہ مر نجاؤن کہ ہائے بیتِ سیہ لباس

کہین ہم بھی ہون عرفات مین اونھین جا جیونکی صفات مین
کہین سنگریزے ہون ہات مین بنائے بیتِ سیہ لباس

جو رادِ دین حور ہو جو حصولِ خامۂ نور ہو
حاصل ۱۲
تو ید برقم کا مرور ہو بنائے بیتِ سیہ لباس

رہا جوشِ شوق جو ہر نفس تو طوافِ کعبہ مین تھی ہوس
ذاتی ۱۲
کہ اوٹھا کے سینہ مین رکھلون بس ہو سمائے بیتِ سیہ لباس

گئے جو گناہون سے رو سیاہ وہ جا کے ہو گئے رشکِ ماہ
حجاج ۱۲
ملی عاصیون کو عجب پناہ وہ جائے بیتِ سیہ لباس

وہ مقربینِ خدا ہوئے وہ مقیم خلد مین جا ہوئے
کہ جو رہتے رہتے فنا ہوئے بفنائے بیتِ سیہ لباس

رہا ظلمتون سے جو مشتعل وہی نورِ حق سے ہو متصل
پیشگاہ ۱۲
تو سفید جسکی ہو چشم دل وہ دکھائے بیتِ سیہ لباس

تبھی چین ہو دلِ زار کو کہ مناجی اپنے خدا سے ہو
یعنی نابینا ہونا ۱۲
چشم دل کو ۱۲

مرے ہات مین کہین آئی وہ جو قبای بیت سیہ لباس
وہ عجب سہے جای شرف ہوئی درِ معرفت کی صدف ہوئی
جو مضاف حق کی طرف ہوئی وہ بنای بیت سیہ لباس
کہون کیا جدای کا ماجرا کہ اندہیر آنکہون مین آگیا
گئی جبکہ آنکہونسی منہ چہپا وہ ضیای بیت سیہ لباس

(ردیف ثانی)

۱۵۶	یہی آرزو ہی کہ کعبہ ہو وہ طواف اوس کا ہمیشہ ہو بہت اس فقیر کا سجدہ ہو تہ پای بیت سیہ لباس	۱۵

خوب ارمان زیارت کا نہ نکلا افسوس
اور رہی قبلۂ احمد کو نہ دیکہا افسوس
(زیادہ ہی بیت السیاہ)
ہات آیا تہا اگر مجکو مطاف کعبہ
کیون نہ مین مٹ گیا کہس کہس کے سر اپا افسوس
صورتِ یوسفِ کعبہ مجہی یاد آتی ہی
دلمین رہتا ہی مری مثلِ زلیخا افسوس
اور رہی بوسۂ اسود ملی مینی تو ہای
ہی لبِ روح پہ دندانِ غم اسکا افسوس
اشک سان خاکمین ملکر وہین رہجاتا مین
ایسا رونا مجہی وہان ہای نہ آیا افسوس
کیا مزا دہا نکی مناجات مین فریاد مین تہا
کیا ہوا دامنِ کعبہ نہین ملتا افسوس
جا لگا تہا اوسی دیوار مقدس سی یہ سر
کیون نہوا ہجر مین دوران سر اپنا افسوس
رخِ کعبہ پی نظر صورتِ حق تہی کبہی
وہ عذار اب ہی کہان غیرتِ عذرا افسوس
قیس و شیریں ہم تہی حرم مین کہنی دیک مقام
چہپ گیا آنکہونسی وہ ہودجِ لیلا افسوس
زمزم صاف کہان آج جو ہر وقت وہان
دافع کدرت و امراض دلی تہا افسوس
وہ جماعت وہ نوافل وہ طواف اور وہ ذکر
یاد آتی ہین تو آتا نہین کیا کیا افسوس
حیف مین پہر بہی نہون موقف و قوفِ عرفات
پہر زلیخای منا مین یہ تمنا افسوس

۱۵ ردیف ثانی مضاف بیت ہوا اور نام پر کل کلمہ مضاف الیہ بیت السیاہ ہوا اور یہ بیت نمونہ دکہایا ہوا ۱۲

خاک آلودہ رہون وہان وہین مجاد مکین | جائی تب دلکا غبار اور یہ میرا افسوس
ہمسے ادنی وہین مرکر نرہی حسرت ہے | اب کہان مقبرہ جنت معلے افسوس

ہم جیسے ۱۲ | ۱۲ مقبرہ جنت معلے

۱۵۷ | صبر کیونکر ہو مجھی بیت الہی سی فقیر | ۱۳
دلمین رکھہ لیتا جو اوسکو تو نہوتا افسوس

مدح مقرب خدای جلیل معلم انبیا حضرت جبرئیل روح القدس علیہ السلام روح الامین علیہ صلوات اللہ المبین

امین خدا ذات روح القدس | سفیر ہدی ذات روح القدس
رسول کریم مکین مطاع | شدید القوی ذات روح القدس
یم وابر رحمت ہی گویا بہم | دل مصطفے ذات روح القدس
وسیلہ رسالت کی تسلیم کا | پی انبیا ذات روح القدس
خدا دوست کے دوستی کیلیے | مہیا ہی کیا ذات روح القدس
خفا جس سے ہے وہ خفی الوجود | ہی اوس سے خفا ذات روح القدس
جو موصوف ہی شاعر وسی کہین | تحقیر ہا ذات روح القدس
وہ خفاش کیا جانین کیا چیز ہے | وہ ذات السنا ذات روح القدس
بہشتونمین یارب محمد کی پاس | مجھی بہی دکہا ذات روح القدس
عجب اونکا ہونمین بہی گو بالضرور | کجا مین کجا ذات روح القدس
نرکہہ اونکی مشتاق کو تیرہ دل | کہ ہی پر ضیا ذات روح القدس
عجب ذات واحد کی خود ذات سر | رہی دائما ذات روح القدس

ق

۱۲ صاحب نور
۱۲ صاحب سر

۱۵۸	وصل علی المصطفے من فقیر وصل علی ذاتِ روح القدس	۱۷

حضرتِ جبریل ہین روح الامین روح القدس
تب ہوئے اوستاد ختم المرسلین روح القدس

کیا ہی عالیشان یہ ہین کیا ہی عالی قدر وہ
جنکی پاس آئی پی تعلیم دین روح القدس

ہی مدینہ مورد قرآن و نور مصطفے
اور وہان تھی رونق افزائے زمین روح القدس

سدرہ راہِ نار حبِ اہلِ سدرہ کیون نہو
ہین محبِ رحمۃ للعالمین روح القدس

ایکدن پوچھا کیے رونے کا باعث آپسی
دیکھکر قلب محمد کو حزین روح القدس

ہوئے حالِ دل رسول اللہ کا جب ہوگئے
نور بیچون و چرا سی پھر قرین روح القدس

بعد عرضِ حال وان ارشادِ حق ایسا ہوا
شاد کر قلبِ شفیع المذنبین روح القدس

بہر امت پھر نہوئیگا کبھی محزون تو
دیکی مژدہ جاہوئے سدرہ نشین روح القدس

کیا عنایت ہی کہ جو دیندار ہی محبوب حق
دوست اوسکے ہین بے جان آفرین روح القدس

پھر فرشتے اور بھی ہوجاتی ہین اوسکے دوست
بہر حبِ روح رب العالمین روح القدس

اور جو مبغضِ خدا ہی سب کا وہ مبغوض ہی
اور اوسی مبغوض سے کہتی ہین کہین روح القدس

وہ رسولِ کبریا ہین اور کریم بارگاہ
ہین محمد مصطفے کی ہمنشین روح القدس

راز دارِ خالقِ ارض و سما ہین جبرئیل
اہلِ سرِ انبیاؤ مرسلین روح القدس

مدحِ احمد مین جو شاعر ہین محقر آپکے
کیا معاذ اللہ ایسی ہین کہین روح القدس

کاش قرآن مین صفات انکی ذرا دیکھین تو وہ
کیا شرافت ہے کہ جو کہتی نہین روح القدس

نوکرِ پیر خانہ کہین ملجائین سارے بے ادب
حکمِ حق سی ہوئین بھی خشمگین روح القدس

اور اس سے کیا زیادہ مدح لکھوں ہے فقیر

مصطفے

۱۵۹	مصطفے کے ہین معلّم بالیقین روح القدس	۱۴
کیونکی مدینہ نہو ایسا نفیس	اوسکی وہ ساکن ہی تو ہین کیا نفیس	
وردِ سلام اوسمین رہا دم کیساتھ	نفس رہا ہر نفس اپنا نفیس	
دیئے دامنِ نگہان مین تمام	طیبہ ہے صد غیرتِ عذرا نفیس	
اسمین ہین لاکھون درِ مضمونِ نعت	بحرِ سخن ہے کوئی دریا نفیس	
مسکنِ اوصافِ محمد ہوئے	ہے یہ زمینِ غزل اب کیا نفیس	
دیکھا مدینی مین دمِ بادِ صبح	مثلِ دمِ حضرتِ عیسے نفیس	
خوفِ خدا ہو تو ہین دو بہشت	مکہ ہے اور شہر نبی کا نفیس	
جا ملی رضی کی قنادیل مین	ایسا کہان دل ہی ہمارا نفیس	
روز وہان بہرِ زلیخا نگاہ	صورتِ معشوقِ زلیخا نفیس	
لیلِ مدینہ کو بھی ہم قیس وش	دیکھتی تھی غیرتِ لیلے نفیس	
رشکِ دلِ جنتِ فردوس وہ	روضۂ اطہر ہے سراپا نفیس	
وحشتِ دل ہی عجم اونکو جو آج	دیکھ چکے شہر سراپا نفیس	

۱۶۰	ہوتا مدینی مین وطن ای فقیر نفس خبیث اپنا جو ہوتا نفیس	۱۱
کون کہتا ہی کہ تھا شہر نبی کا پردیس	ہوگیا دیکھ کی جسکو وطن اپنا پردیس	
جو یہ کہتی ہین مدینہ ہی وطن ہا پردیس	پوچھین مجنون سے کہ ہی کونسا لیلا پردیس	
جو کہ پردیس مدینی کو کہا کرتے ہین	نام جنت کا بھی غم ہین گی وہ کیا پردیس	
سمجھین پردیس مدینی کو جبھی ہم عشاق	مصر کو سمجھے اگر جانِ زلیخا پردیس	

کبھی جنت کی طرح وہان نہین جی گھبراتا
اہل ایمان کو مدینہ نہین ہوتا پردیس

ہوئین لاکھون وطن ایسی تو فدا ہین اسپر
کیا کہون شہر محمد ہی وہ کیسا پردیس

کیا غلط ہین نظر اُس عاشق دنیا کے رہے
جسکو وہ دیس نبی کا نظر آیا پردیس

اونکا مکہ ہی مدینہ ہی وطن یا جنت
جو مہاجر ہوئی اور اونکو ہی دنیا پردیس

اقتحام اس عقبہ کا نہوا جن سی توہی
ایسی ناعاقبت اندیشونکو عقبا پردیس

اب تو مکے سے مدینے سے ہے دل خوش میرا
یہان تو غمگین ہوتے ہین دیس رہون یا پردیس

۱۶۱ دیس سنا رنگ جو ستی ہین بہت یہانکی غنی
ای فقیر اُنکو سنا دی یہ ہمارا پردیس
۹

اب کہان دلکی آرزو افسوس
رہ گئی جسکی گفتگو افسوس

اب کہان ہی وہ (مدینہ) کوچہ افسوس
پھر مرا دل ہی بی وضو افسوس

روبرو مدینہ کیون نہ رہے
رکھتے ہین ساری خبر وہ افسوس

مین یہان آگیا مدینے سے
دلسے کیون جائیگا کہو افسوس

ہندسی سخت بید ماغ ہونمین
اب کہان ہی وہان وہ بو افسوس

ہای وہ خوش ہوا مدینی کی (بوی مدینہ)
ہای وہ سیر کو بکو افسوس

سیر جنت تہی بس ہماری لیئے
ہند دوزخ ہے چار سو افسوس

اہل پشمینہ کو دہانکے لیئے (اقتضیا)
نہین افسوس مثل مو افسوس

۱۶۲ ای فقیر اب سفر نہین مشکل
کر رہا ہی عبث یہ تو افسوس
۱۱

عمر بہ دوری طیبہ تہی ہمین یہان افسوس
جو ہوا وصل تو رخصت ہوئی پھر وہان افسوس

بے مدینہ ہی نصیب دلِ نالان افسوس
کیون زلیخا کو نہو دوری کنعان افسوس

وصل یکہفتہ رہا درد نہفتہ کا علاج
پھر وہی مین وہی رنج و غم ہجران افسوس

اب کوئی دن کا ہون مہمان اسی غم مین کہین
اور بہی کیون نرہا آپکا مہمان افسوس

ایسی مہمان کی مدارات کہان ہوئیگی
ہتہی ضیافت مین وہان لذت ایمان افسوس

رخ محبوب کے ہم دیکہنے والی نہوئی
یہی آتا ہی بہت دیکہکے قرآن افسوس

نہوا مین کبہے دربان مدینہ نہ ہوا
نہوا قیس ہے لیلی کا شتربان افسوس

بے مدینہ تو عناصر سے مفارق ہی نہین
آہ و زاری الم جان غم پنہان افسوس

رہتی رہتی دہین مرجاؤن تو مین جاؤن
نہین نکلے مری دلکے ابہی ارمان افسوس

مری آنیکی مدینی سی خوشی کا ہیکی ہی
چاہیئی اوسکا تو ای جمع عزیزان افسوس

۱۶۳ | مری قسمت ہی نتہی اچہی فقیر وحشی
ورنہ خالی تہا مدینے کا بیابان افسوس | ۹

ہی دور مدینہ افسوس
پُر درد ہی سینہ افسوس

بی خاک مدینہ کہان صاف
دل کا آئینہ افسوس

بیچین ہون چہور کے مین ہائے
وہ جاے سکینہ افسوس

بی حج و زیارت ہونگے
اموال و خزینہ افسوس

محروم ہو عشق نبی سے
ای اہل کینہ افسوس

انشاء اللہ تعالے
جاے دیرینہ افسوس

یعنی کہوئیگا دل سے
پہر وصل مدینہ افسوس

بے دار بقاے مدینہ
ہے یہانکا جینا افسوس

۱۶۴	کہتا ہون فقیر وطن مین افسوس مدینہ افسوس	۱۱

کیون اوٹھالائی مدینی سی مجھی یہان افسوس
وہین سنی ندیا خاکمین غلطان افسوس

غم طیبہ کو لگا رکھتی ہی جان جان کی ساتھ
ساتھ لیجائیگی اک روز یہ ارمان افسوس

دور ہے روضۂ محبوب تو گویا محبوب
اس گنہگار سی ہے روضۂ رضوان افسوس

کیا ہوا روضۂ جنت وہ قرین روضہ
پھر جلاتی ہی مجھی دوزخ ہجران افسوس
یعنے روضۂ من ریاض الجنۃ ۱۲ احمد ۱۲

دیکھکر منبر عالی کو جو تھی وہان ہر دم
اب تو اسی مین کہان ذوق ایمان افسوس

جو کہ محراب محمد مین رہا اسکو خشوع
نفس سرکش کا علاج اب وہ کہان یہان افسوس

محو سجدہ تھا کبھی مسجد احمد مین سیر
اب وہی سر ہے یہ اور ہند کا دوران افسوس

ہند کی زاغ و زغن سمع خراش جان ہین
اب کہان شہر محمد کی خوش الحان افسوس

غیرت خازن فردوس مری جان ہوتی
نہوا مین در محبوب کا دربان افسوس
فراد اور مؤذن ۱۲

سیکڑون مجھسی گدا رہتی ہین دن رات وہان
مین ہون اور مجھسی فراق در سلطان افسوس

۱۶۵	شکر شکر فقیر ایک زیارت کے ہزار بھول جاتا ہی تو اللہ کی احسان فہوس	۱۵

کس سے کہون ماجرائے افسوس
ہر لحظہ ہون مبتلائے افسوس

چھپ جائے مدینہ ہائے افسوس
کیونکر مری دل سی جائے افسوس

مصروف صلوۃ جو زبان تھی
اب ہے وہی اور صدائے افسوس

جب سوئے مدینہ ہم دوان تھی
کیا توڑ دیئے تھی پائے افسوس

دیکھا جو بروز ہجر طیبہ
اللہ نہ پھر دکھائے افسوس

جس خلوتِ دلمین ہان خوشی تھی — مقدور نتھا کہ آئے افسوس
خرمائے مدینہ جسکو ہر دم — یاد آئین تو کیون نہ کھائے افسوس
ملجائے مدینہ کاش ملجائے — ملجائے مجھے دوائے افسوس
جاہی پناہ ۱۲ ہے جائے سرور بس مدینہ — اور رہند ہے محض جائے افسوس
عشاق پی ہے خدا کی رحمت — نازل ہوئی جو بلائے افسوس
ہین بیکس ہجرِ طیبہ ہم لوگ — کیون ہمسے نہ دل لگائے افسوس
الیکاش اوٹھائے چشمِ دل سے — پھر نور بلد ۱۲ عظائے افسوس
جو آبِ مدینہ آج ملجائے — کیون دلکو مرے جلائے افسوس
کرتا ہے یہ اہلِ دل کا دل خون — افسانۂ جان گزائے افسوس

۱۶۶	پھر تجکو فقیر اودھر کو الکدن لیجائیگا رہنمائے افسوس انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲	۱۵

وہ لذتِ وصل ہائے افسوس — باقی نرہے سوائے افسوس
کب تک رہون زیرِ پائے افسوس — کب تک مری خاک اڑائے افسوس
کب دفنِ بقیع ہوئین گے ہم — کب آئیگا انتہائے افسوس
اے زندہ دلو ۱۲ نا آ ئو پھر کر — اس ہند مین ہی ہائے افسوس
آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد — اوٹھتی ہین شعلہا ئے افسوس
ہو آہنِ دل زرِ مدینہ — ہو کاش وہ کیمیا ئے افسوس
کب سطحِ زمینِ شعر مین آج — اس دل کا مری سمائے افسوس
اوس روضۂ جانِ جان پے جاکر — جان جائی تو پھر نا ئے افسوس

کبھی جنت کی طرح وہان نہین جی گھبراتا | اہل ایمان کو مدینہ نہین ہوتا پردیس
ہوئین لاکھون وطن ایسی تو فدا ہین اسپر | کیا کہون شہر محمدی وہ کیسا پردیس
کیا غلط ہین نظر اُس عاشقِ دنیا کے رہے | جسکو وہ دیس نبی کا نظر آیا پردیس
اونکا مکہ ہی مدینہ ہی وطن یا جنت | جو مہاجر ہوئی اور اونکو ہی دنیا پردیس
اقتحام اس عقبہ کا نہوا جن سی توہی | ایسی ناعاقبت اندیشونکو عقبا پردیس
اب تو مکے سے مدینے سے ہے دل خوش میرا | یہان تو غمگین ہونگے ہین دیس رہون یا پردیس

۱۶۱ | دیس سنا رنگ جو ستی ہین بہت یہانکی غنی | ۹
ای فقیر اُنکو سنا دی یہ ہمارا پردیس

اب کہان دلکی آرزو افسوس | رہ گئی جسکی گفتگو افسوس
اب کہان ہی وہ (مدینہ) ابجو افسوس | پھر مرا دل ہی بی وضو افسوس
روبرو مدینہ کیون نرسے | رکھتے ہین ساری خبر و افسوس
مین یہان آگیا مدینے سے | ولسے کیون جائیگا کہو افسوس
ہندسی سخت بید ماغ ہونگین | اب کہان ہی وہ بو افسوس
ہای وہ خوش ہوا مدینی کی (بوی مدینہ) | ہای وہ سیر کو بکو افسوس
سیر جنت تہی بس ہماری لئی | ہندو دوزخ ہے چار سو افسوس
اہل یثمینہ کو دہانکے لئے | نہین افسوس مثل مو افسوس

۱۶۲ | ای فقیر اب سفر نہین مشکل (افنیا) | ۱۱
کر رہا ہی عبث یہ تو افسوس

عمر بہ دوری طیبہ تہی ہمین یہان افسوس | جو ہوا وصل تو رخصت ہوئی پھر وہان افسوس

بے مدینہ ہی نصیب دلِ نالان افسوس
کیون زلیخا کو نہو دوری کنعان افسوس

وصل یکہفتہ رہا درد نہفتہ کا علاج
پھر وہی ہین وہی رنج و غم ہجران افسوس

اب کوئی دن کا ہون مہمان اسی غم مین کہین
اور بہی کیون نر ہا آپکا مہمان افسوس

ایسی مہمان کی مدارات کہان ہوئیگی
ہتی ضیافت مین وہان لذت ایمان افسوس

رخ محبوب کے ہم دیکہنے والی نہوئی
یہی آتا ہی بہت دیکہکے قرآن افسوس

نہوا مین کبہے دربان مدینہ نہ ہوا
نہوا قیس ہے لیلی کا شتربان افسوس

بے مدینہ تو عناصر سے مفارق ہی نہین
آہ و زاری الم جان غم پنہان افسوس

رہتی رہتی وہین مرجاؤن تو مین جے جاؤن
نہین نکلے مری لکے ابہی ارمان افسوس

مری آنیکی مدینی سی خوشی کا ہیکی ہی
چاہیئی اوسکا تو ای جمع عزیزان افسوس

۱۶۳ مری قسمت ہی تہی اچہی فقیر وحشی
ورنہ خالی تہا مدینے کا بیابان افسوس ۹

ہی دور مدینہ افسوس
پُر درد ہی سینہ افسوس

بی خاک مدینہ کہان صاف
دل کا آئینہ افسوس

بیچین ہون چہور کے مین ہائے
وہ جاے سکینہ افسوس

بی حج و زیارت ہونگے
اموال و خزینہ افسوس

محروم ہو عشق نبی سے
ای اہل کینہ افسوس

انشاء اللہ تعالے
جاے دیرینہ افسوس

یعنی کہوئیگا دل سے
پہر وصل مدینہ افسوس

بے دار بقاے مدینہ
ہے یہانکا جینا افسوس

۱۶۴ — کہتا ہون فقیر وطن مین افسوس مدینہ افسوس — ۱۱

کیون اوٹھالائی مدینی سی مجھی یہان افسوس
وہین سی نہ لیا خاکمین غلطان افسوس

غم طیبہ کو لگا کہتی ہی جان جان کی ساتھ
ساتھ لیجائیگی اک روز یہ ارمان افسوس

دور ہے روضۂ محبوب تو گویا محبوب
اس گنہگار سی ہے روضۂ رضوان افسوس

کیا ہوا روضۂ جنت وہ قرین روضہ (یعنے روضۂ من ریاض الجنۃ ۱۲ احمد ۱۲)
پھر جلاتی ہی مجھی دوزخ ہجران افسوس

دیکھکر منبر عالی کو جو تھی وہان ہر دم
اب تو ہی مین کہان ذوق ایمان افسوس

جو کہ محراب محمد مین رہا سکو خشوع
نفس سرکش کا علاج اب وہ کہان یہان افسوس

محو سجدہ تھا کبھی مسجد احمد مین یہ سر
اب وہی سر ہے یہ اور ہند کا دوران افسوس

ہند کی زاغ و زغن سمع خراش جان ہین
اب کہان شہر محمد کی خوش الحان افسوس

غیرت خازن فردوس مری جان ہوتی (فراش اور موذنین ۱۲)
نہوا مین در محبوب کا دربان افسوس

سیکڑون مجھسی گدا رہتی ہین دن رات وہان
مین ہون اور مجھسی فراق در سلطان افسوس

۱۶۵ — شکر کر شکر فقیر ایک زیارت کے ہزار بھول جاتا ہی تو اللہ کی احسان فہوس — ۱۵

کس سے کہون ماجرائے افسوس
ہر لحظہ ہون مبتلائے افسوس

چھپ جائے مدینہ ہائے افسوس
کیونکر مری دل سی جائے افسوس

مصروف صلوۃ جو زبان تھی
اب ہے وہی اوصدائے افسوس

جب سوئے مدینہ ہم دوان تھی
کیا توڑ دیئے تھی پائے افسوس

دیکھا جو بروز ہجر طیبہ
اللہ نہ پھر دکھائے افسوس

جس

جس خلوتِ دلمین وہان خوشی تھی — مقدور نتھا کہ آئے افسوس
خرمائے مدینہ جسکو ہر دم — یاد آئین تو کیون نہ کھائے افسوس
ملجائے مدینہ کاش ملجائے — ملجائے مجھے دوائے افسوس
جائی پناہ ۱۲ ہے جائے سرور بس مدینہ — اور رہند ہے محض جائے افسوس
عشاق پی ہے خدا کی رحمت — نازل ہوئی جو بلائے افسوس
ہین بیکس ہجرِ طیبہ ہم لوگ — کیون ہمسے نہ دل لگائے افسوس
الیکاش اوٹھائے چشمِ دل سے — پھر نور بلد عطائے افسوس
جو آبِ مدینہ آج ملجائے — کیون دلکو مرے جلائے افسوس
کرتا ہے یہ اہلِ دل کا دل خون — افسانۂ جان گزائے افسوس

۱۶۶ — پھر تجکو فقیر اودھر کو الدن — لیجائیگا رہنمائے افسوس — ۱۵
انشاء اللہ تعالیٰ ۱۲

وہ لذتِ وصل ہائے افسوس — باقی نرہے سوائے افسوس
کب تک رہون زیرِ پائے افسوس — کب تک مری خاک اڑائے افسوس
کب دفنِ بقیع ہوئین گے ہم — کب آئیگا انتہائے افسوس
اے زندہ دلو نا ئو پھر کر — کسدن ۱۲ اس ہند مین ہی بائے افسوس
آتی ہے مدینہ کی ہوا یاد — اوٹھتی ہین شعلہائے افسوس
ہو آہنِ دل زرِ مدینہ — ہو کاش وہ کیمیائے افسوس
کب سطحِ زمینِ شعر مین آج — اس دل کا مری سمائے افسوس
اوس روضۂ جانِ جان پے جاکر — جان جائی تو پھر نائے افسوس

محمل مرا باندہ کر اودھر کو — باندھی کوئی دست و پائی افسوس
اب دیکھنے کو کہان وہ جالی — اب آنکھین نکیون کہائی افسوس
معشوق بہی عشق مصطفے مین — ہین وقف غم و فدائی افسوس
زلفون مین ہین جنکے دل ہزارون — یہان ہین وہی اور بلائی افسوس
جو آپہی ہین دلبران عالم — یہان انکی ہین دل برائی افسوس
محبوب کی آرزو مین دل کو — محبوب ہے بس لقائی افسوس

۱۶۷ — دوزخ بہی ہوای فقیر پائی — کہائی اگر اژدہای افسوس — ۱۵

مدینہ تہا کنار عافیت اب وہ کہان افسوس — پڑی گرداب مین پہر کشتی عمر روان افسوس
مدینہ کیا ہوا تسکین دل آرام جان افسوس — کہ جسکی غم مین مثل مردہ ہونمین ناتوان افسوس
وہان تہا دل گل خندان نفس باد بہاری تہا — یہان پژمردہ ہردم دل ہی اوردم خزان افسوس
وہان تہی اشک شادی مین وہ تاثیر نم کوثر — یہان آتش زن دل ہی چشم خونفشان افسوس
وہان اپنی زبان جو وقف تسلیم محمد تہی — ہوئی مصروف لغو و ذکر دنیا پر یہان افسوس
یہان ہیہات ہات اپنی کف افسوس ملتی ہین — کبہی اُن جالیون مین آتے تہی وہان افسوس
مدینے مین کبہی جسطور ہم ہر وقت پہرتی تہی — اب اُن آنکہون مین پہرتی ہین مدینے کے مکان افسوس
جو مشغول صلوٰۃ آواز تہی ہردم مدینے مین — وہی آواز اپنی ہوگئی آہ و فغان افسوس
وطن سے مین خفا مجہسے وطن پر مین مدینے سے — یہان کیون آگیا مثل بلائے ناگہان افسوس
زمین شعر مین بہی نرگس بیمار رہو پیدا — جو ہو مشتاق دیدار محمد کا بیان افسوس
رہی ہردم نہ کیونکر آستین اس چشم گریان پر — کہان وہ روضۂ احمد کہان وہ آستان افسوس

۵ برفات دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہان آبِ مدینہ اور کہان خرمای طیبہ آج
فقط اونکا تو اب افسانہ ہی حظِ زبان افسوس

جو برگِ کاہِ صحرائے مدینہ یاد آتا ہے
تو بن جاتا ہی پُر صورت کوہِ گران افسوس

ہزار دنکو تو گلزارِ بقیع آرامِ جان ملجائے
ہمارے خاک ریگِ ہند مین ہو رائگان افسوس

۱۶۸ | ہوا ظرفِ غزل تنگ ای فقیر افسوس باقی ہی
بیان ممکن نہین بس ظرفِ دلمین کہہ نہان افسوس | ۱۵

تختِ شاہی ہوی گویا اور شاہانہ لباس
ہو اگر خاکِ مدینہ اور فقیرانہ لباس

حلۂ جنت سی بہی عاشق پہر اتنا خوش نہو
پائی جو اوترا ہوا اک وہ کریمانہ لباس

عاشقِ شمعِ رسالت ترک نیت کرتی ہین
کب زیادہ پرسی کچہ رکہتا ہی پروانہ لباس

مثلِ زن محوِ حریر بدعت اب کیا جانینگے
کیا گلیم سنتِ احمد ہے مردانہ لباس

ناعماتِ خلد سی پوچہی کوئی اس مزکو
دل فگن ہی جو صحابہ کا فقیرانہ لباس

کاہیکو گہبرائینگے عریانیٔ محشر سے ہم
دیکہکر ذاتِ محمد کا شفیعانہ لباس

جب سے عشقِ مصطفے ہے دلمین نورانی ہی دل
بہر سلطان کیون نہ بدلی صاحبخانہ لباس

ہوی علم و حکمتِ سنت سے جو قالب لیحکم ہو
اوسپہ زیبا ہی علیمانہ حکیمانہ لباس

عاشقِ دنیا لباسِ دین سی عاری کیون نہو
دین کا خود رکہتے نہین یہ زالِ عریانہ لباس

اپنے یارونکو بنا لیتی ہی شیطانِ لعین
مکر کا پہنی ہوی ہی وہ یہ شیطانہ لباس

کب لباسِ نیوی سی خوش ہے شیدائے رسول
جسم پر ثابت کہان کہتا ہی دیوانہ لباس

کسطرح میری سخن سی ہوئین خوش اہلِ ہوا
ہر بدن پر کسطرح ٹہیک آئی بیگانہ لباس

اوس درِ شاہِ رسل پر کاش افتادہ رہون
خاک وہانکی ہو میری تن پر گدایانہ لباس

ہو فقیر اوس در پہ یا اللہ مہمانِ بقیع
جب کفن ہو اس مسافر کا غریبانہ لباس

۱۶۹	چل مدینی مین لباسِ صوف رکھ تو ای فقیر چھوڑ ملک ہند اور یہ اعجمیانہ لباس	۱۷*

صفت جبل مورد رحمت عزّوجل یعنی ابو قبیس حامی ظہور شق القمر معجزۂ سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم

کیا جای رحمتِ صمدی ہی ابو قبیس
ہو کیون نہ منزلِ نبوی ہی ابو قبیس

کیون اوسکی عشق مین نہوں کا دل دو نیم
شق القمر سے قصرِ علی ہی ابو قبیس

کیا حکمتِ حکیم ہے واللہ دیکھنا
ق گلزار و نخل سی جو بری ہی ابو قبیس

دامن مین اوسکی وہ گلِ کعبہ شگفتہ ہی
ہر گلشن و چمن سے غنی ہی ابو قبیس

کیا کیا جلیس اوسکی صفا اور مروہ ہین
رکھتا وہ ارتفاعِ جلی ہی ابو قبیس

ہر سنگریزہ ہے قبسِ موسوی اثر
وہ مبصرِ جمالِ خفی ہی ابو قبیس

کوہِ اُحد کو ہے تو مدینے سے احترام
کعبے سے اہلِ دل کی رہی ہی ابو قبیس

اُمّ القری کے اوسپہ تجلّی ہی رات دن
گویا کہ اُمِّ طورِ صفی ہی ابو قبیس

جودی کو ہی سفینۂ نوح افتخار ہا ن
حمّالِ شانِ مصطفوی ہی ابو قبیس

سنتے ہین کوہِ قاف کو رشکِ جبین ہے
کیا بہرِ سجدہ اوسکو جلی ہی ابو قبیس

عکسِ جمالِ کعبہ سی ہے اسقدر جمیل
منظورِ انس و جن و پری ہی ابو قبیس

ہر سنگ اوسکا غیرتِ صد سنگِ صرف ہی
معیارِ ہر سعید و شقی ہی ابو قبیس

ہو سنگِ سرمہ اوس سے میسّر کہان نصیب
نورِ عمائے چشمِ دلی ہی ابو قبیس

گویا کہ اوسکی سامنی لیلی ہی لیلِ غم
یون قیس کا حبیب صفی ہی ابو قبیس

شیرین

شیرین سے تلخ ہوئی وہان خاک چاٹکر — افسوس کوہکن سے خفی ہے ابوقبیس
کیون ماہتاب عشق مین یہان سینہ شق نہو — خود جلوہ گاہ نور نبی ہے ابوقبیس

دیکھون جمال کعبہ فقیر ابتو پھر کہین
دیکھون یہ آرزوے دلی ہے ابوقبیس

۱۷۰ ردیف شین معجمہ ۱۱

ہے بجا اس رشک سے باہم جدل عرش و فرش — ہے نصیب فرش وہ نور جمال عرش و فرش
استوار حق وہان ہے یہان نزول مصطفےٰ — اول و آخر ہے کیا فضل و کمال عرش و فرش
کسطرح خاک مدینہ مین ملے یہ میری خاک — ایدل مشتاق کیونکر ہو وصال عرش و فرش
حامل عشق خدا و مصطفےٰ انسان ہوا — بہر ماہی دلک ہے احتمال عرش و فرش
فرش راہ مصطفےٰ ہو کر مقیم خلد ہین — خاکساران محبت ہین مثال عرش و فرش
مہر و بیدار قدم تابان دل حادث مین تہا — کیون نہو معراج مین مکشوف حال عرش و فرش
جو ہین مدفون مدینہ عرش کے سایہ مین ہین — سائبان رحمت انکو ہین ظلال عرش و فرش
جن پہ صلی اللہ ہی ورد دو عالم کیا عجب — رحمت انپر ہوئے مشتاق ثقال عرش و فرش
شامل امت ہین یون وہ رحمۃ للعالمین — جسطرح وسعت مین یاہم استمال عرش و فرش
یا رغبت ہی وہان یا رسالت ہی یہان — پیش امر حق ہی کیا کچھ امتثال عرش و فرش

۱۷۱ یہان ہی ہین وہان جنت مین جا صرصر فقیر — قرب احمد مین ہی یاد و جلال عرش و فرش

ہوا یہ دل مدینہ دیکھکر یون بیخبر بیہوش — کہ جیسے ہوئی عاشق شکل جانان دیکھکر بیہوش
رسول اللہ کے مرقد پہ ہین جن و بشر بیہوش — وہ کیا منظر ہی جسپر ہین سبھی اہل نظر بیہوش

صدائے آہ و نالہ حدسی گذری ہائے گستاخی
مدینے مین ہوے ہم اسقدر وقتِ سفر بیہوش

نہ آیا پھر وہ ہوش اب تک وہان جسدم مرورنے
سنا کر ذکرِ رخصت کردیا وقتِ سحر بیہوش

فراقِ مصطفےٰ مین زندگی ہے بیمزا ایسی
کہ ہون مین بے سکون بے صبر بیدل بیجگر بیہوش

غنی ہوکر رہی محروم حج و زیارت سی
شرابِ قہرِ حق سی ہوگئی وہ مستقدر بیہوش

کلام اللہ کے اللہ اکبر کیا ہی ہیبت ہے
کہ ہوتے تھے نزولِ وحی مین خیر البشر بیہوش

شبِ معراج مین تھی وہ تجلی ذاتِ احمد پر
ہوئی جسکی رمق سی جانِ موسیٰ طور پر بیہوش

عبث طولِ اَمل نے کردیا یہان ہمکو دیوانہ
عبث قمری کو رکھتا ہی یہ سرو بے ثمر بیہوش

جسی ضعفِ دماغ الفتِ دنیا وہان بھی ہے
اُسی کرتی ہی خوشبوئے مدینہ بیشتر بیہوش

وہی ہشیار ہین اور تابعِ احمد وہی ہین بس
کہ جو خوفِ خدا سے رہتے ہین آٹھون پہر بیہوش

یہ حالت تھی وہان آنے یہان ہون یا کہان ہونگے
سرورِ وصلِ احمد سے ہوا مین اسقدر بیہوش

فقیرانی سخن سی ہوتی ہین بے ہوش اہلِ عشق
یہ جب ہے مجکو رکھتا ہی مدینے کا اثر بیہوش ۱۵ ۱۷۲

صلوٰت نبوی سی نہو انسان خاموش
نرہی نعتِ محمد سی مسلمان خاموش

یا خدا عشقِ محمد مین رہون سوختہ دل
اور نہوئی کبھی یہ آتش سوزان خاموش

ذاکرِ روئے محمد ہے مرا دل ہر دم
کیون تلاوت ہو جہ حافظِ قران خاموش

کیا گلِ روضۂ انور کی تجلی ہی مہیب
صورتِ بلبلِ تصویر تہی سب وہان خاموش

یاد آتا ہی جو ہنگام زیارت کا سکوت
آہ سی رہ نہین سکتا دلِ نالان خاموش

خود دہی اہلِ دہن کو ہی دہانِ دوزخ
جو دہن ذکرِ محمد سی رہا یہان خاموش

ذکرِ سنت سی ہین محروم بہت مردہ صفت
شہر کے شہر ہین جون شہرِ خموشان خاموش

کہلے ابواب جنان ہین وہ کہلی منہ اُنکی | نہین تذکیر سی جو صاحبِ ایمان خاموش
ہی وہان اذنِ تکلم تو محمد کے لیے | سکو رکھی گی جہان ہیبتِ رحمان خاموش
عاشقونکی لیی ہے شور تعالوا اُن پر | گو وہ جالی کی لب آتی ہین بنظر وہان خاموش
یاد آتی ہی مدینی کی ندائی صلوات | رہنا دشوار ہے بی نالہ و افغان خاموش
جو کہ دیکھا ہی مدینی ہین کہی دیتی ہین | گو کہ ہین بولنی سے دیدۂ گریان خاموش
مورد رحمت حق کب وہ زبان و دل ہین | جو تحیات سی ہین ظاہر و پنہان خاموش
ہمکو محشر مین ہنسائی وہ خدا اسکی طفیل | تہا دعاسی بنکہی جو لبِ خندان خاموش

۱۷۳ | یا خدا پھر وہین معروض ہو تسلیم فقیر | ۱۳
رہ نجائی کہین ہو کر یہین بیجان خاموش

ردیف صاد مہملہ غزل خاص بذکر سورۂ اخلاص

محمد پر ہوا جسدم نزول سورۂ اخلاص | ہوا صدر حمت عالم نزول سورۂ اخلاص
حیات جاودانی اہل ایمان کی لیی یہ ہے | حق کفار مین ہے سم نزول سورۂ اخلاص
یہ وہ سلطان توحید خدا آیا کہ رکھتا ہے | حصون دین کو مستحکم نزول سورۂ اخلاص
علو جنت الفردوس کی جانب مقرر ہے | ظہور رفعت آدم نزول سورۂ اخلاص
یہ کسکی ذکر پر لذت پی عاشق ہین زبان باد و دل | زبان سرد لمین ہے بہم نزول سورۂ اخلاص
سر اسرذکر اللہ الصمد ہے قل ہو اللہ مین | ہنوکیون شان مین مہتم نزول سورۂ اخلاص
جو دل تنگ تہا جاسکتا نہین ہم لگانیکو | تو زخم دل کا ہی مرہم نزول سورۂ اخلاص
غذائی روح عالم کیون نہو قلب محمد پر | ہوا تہا روح سی منضم نزول سورۂ اخلاص

قل ہو اللہ ۱۲ | ہمرہ ۱۲۹ | از زبان بردل ۱۲

نقالوا اسکی ۱۲ ہمرہ ۱۲۹

مس کفر و ضلالت بنگیا خالص زرِ توحید
یہ وہ اکسیر ہے اعظم نزول سورۂ اخلاص

یہ وہ دریائے وحدت کو زۂ الفاظ مین آیا
کہ رشکِ قلزم و صدیم نزول سورۂ اخلاص

کہان وہ دل ہمارا ہی کہ سب قرآن ہو محفوظ
غنیمت جانتے ہین ہم نزول سورۂ اخلاص

یہ وہ توحید خالص ہی کہ یہ تاثیر اسکی ہے
کہ ہی خود مخلص عالم نزول سورۂ اخلاص

۱۴۷	فقیر اپنے لیے ہو کیون نہ اخلاص عمل حاصل جو لب سے دلمین ہو ہر دم نزول سورۂ اخلاص	۱۵

اب میرے دلسے اُٹھ گئی سیر جہانکی حرص
باقی ہی بس رسول کے پاک آستانکی حرص

ہوس حج بیت و زیارت کے واسطے
کیا کچھ ضعیف ہو گئی یہان ہر جوانکی حرص

دیکھو ہر اک ضعیف کی ہر حرص ہے جوان
لیکن ضعیف ہی تو فقط ہی وہان کی حرص

کیا کچھ حریص مغفرتِ اُمت آپ ہین
اللہ رے اُس رؤف و رحیم جہان کی حرص

پاسِ ادب سے ہم تو وہان کچھ نہ رو سکے
لبریز دلمین رہ گئی آہ و فغان کی حرص

شوقِ مدینہ یون ہی دلِ ناتوان کو ہالے
گویا ہمیشہ جینکی ہے نیم جان کی حرص

کسکے سبب یہ ذکرِ مدینہ فرے کا ہے
بھاتی نہین زبان کے کبھی جس بیانکی حرص

بے نام و بے نشان رہی شہرِ نبی مین وہ
ہو جیکو دو جہان مین نام و نشانکی حرص

اسمین حریص بخشش اُمت کا ذکر ہے
ہر گوش دلکو یون ہی مری داستانکی حرص

دل جنکے کہربائے گیا ہِ مدینہ ہین +
اُن عاشقون کو کیا رہی زلفِ بتانکی حرص

جو مہوش آفتابِ مدینہ مین رہ چکے
اُن نازکون سے دور گئی سائبانکی حرص

وہان دیکھکر دہان صراحی مین آبِ پاک
کب ہے زبان کو سکی جو ف دہانکی حرص

دشتِ مدینہ سے دلِ وحشی کو عشق ہے
حرص مکان ہی اسکو تو محض اُس مکانکی حرص

مشتاق وصل کسکی ہی یارب جو دمبدم		رفتار مین زیادہ ہی عمر روان کی حرص
۱۷۵	دیکھا فقیر جب سے مدینہ رسول کا دلمین نہین سکونت ہندوستان کی حرص	۱۳

ملا جو خاک مین ہو کر برائے مصطفےٰ خالص
ہوئی وہ خاک اُسکی اُسکے حق مین کیمیا خالص

زر منقوش دل وہ خود بخود ہو جائیگا خالص
رہا حج و زیارت مین جو باصدق و صفا خالص

ملے سیم و زر خالص کے گھر جنت مین انسان کو
کا سد ۱۲
مدینے کی محبت مین جو یہان بنکر گیا خالص

بہت ایسے ہین جو آتے ہین حج و زیارت پر
بنائے ہر دو کو ریا سے کبریا خالص +

جو شے مقبول درگاہ خدا ہو کام کی وہ ہی
عبادت چاہیے انسان کو بہر خدا خالص

بنا یا دل کو اپنا سا مصفےٰ دہانے پانی نے +
پیا آب مدینہ اور ہمارا دل ہوا خالص

مدینے مین رہا دل صاف اب یہان پھر کدر ہی
بنائے دل کو خالص اب کہان ہے وہ دوا خالص

علاج دل ہوا تھا اُس شفاخانہ مین ایسا کچھ
مدینے مین ہمارا ہر عمل للہ تھا خالص +

نماز اپنی تھی خالص صوم خالص ذکر خالص تھا
صلوٰۃ مصطفےٰ خالص دعا خالص ثنا خالص

ترقی کیون نہو یارب اُس سے ایمان کی حلاوت کو
جو خرمائے مدینہ ہی رہے میری غذا خالص

سراپا کیون نہ زنبور عسل کی سعی ہو مشکور
کہ شمع مسجد محبوب موم اسکا بنا خالص

حیات جاودانی ہی حدیث مصطفےٰ کا عشق
غذائے روح ہی وہ انگبین مصطفےٰ خالص

	فقیر آج ایک عالم اُسکی خوشبو سے معطر ہی یہ عطر نعت احمد تجھ سے ایسا کچھ بنا خالص	
۱۷۶	ردیف ضاد معجمہ	۱۱

جلوہ گر ہونگے جب ختمِ رسل بر سرِ حوض
آپ کے دست نگر ہونگے کُل بر سرِ حوض

کیا ہی رحمت ہی محمد عطائے کوثر
ہونگی راحت نسوان و رجل بر سرِ حوض

غرقِ دریائے معاصی جو رہا تو ای دل
سب حقیقت تری وہان جائیگی کہل بر سرِ حوض

جو شقی ہین می بدعت سی جہان مین بدمست
اہلِ حرمان مین وہی شاربِ مل بر سرِ حوض

آب کوثر مین ملا ہوگا کیا خوب گلاب
جلوۂ عارض صد غیرتِ گل بر سرِ حوض

اہلِ دریائے خطا بہی تو پہنچ سکتے ہین
جائین توبہ کا اگر بادہ کہ پل بر سرِ حوض

گردنین انکی ہین اور غل ہین یہ گو متبدعین
تشنہ کامی سی مچاتی رہین غل بر سرِ حوض

اہلِ حلق بنوی ہونگے سیراب وہان
پیاسی ہونگی بداخلاق و بخل بر سرِ حوض

کیون نہو سوختہ عشقِ محمد کے لیے
نزلِ رحمتِ رحمان نزل بر سرِ حوض

آب کوثر کا مزا کسقدر افزون ہوگا
آسیائی ہین وہ سلطانِ رسل بر سرِ حوض

۱۷۷ | مین بہی اک تپنے دہ عشقِ محمد ہون فقیر
کاش بلوائین وہ ہادیِ رسل بر سرِ حوض | صلے اللہ علیہ وسلم ۱۱

جو کہ ہی عشقِ مصطفے کا مریض
مستحق ہے وہ ہر شفا کا مریض

آبِ طیبہ ہے درد دل کا علاج
نر ہے شارب اس دوا کا مریض

ہو مدینہ مین جا کے خاک نشین
مرضِ کبر و اعتلا کا مریض

تندرستون پہ ناز کرتا ہے
اپنی مقبولیِ دعا کا مریض

ہی طفیلِ رسولِ رحمتِ کُل
مستحقِ رحمتِ خدا کا مریض

ایسا دار الشفا مدینہ ہے
کہ شفا پائے ہر بلا کا مریض

مین رہون کاش زائرِ خالص
نکرے کبر یا ریا کا مریض

چاہیے دل کو ہند سی پر ہیز	جو یہ ہے شہرِ مصطفے کا مریض	
وہان کے خرما کو ڈھونڈتا ہے دل	پھر ہے مشتاق اُس غذا کا مریض	
کحلِ خاکِ مدینہ کیونکر ملے	دیدہ ہے گریہ و بکا کا مریض	
۱۷۸	کیون نہو ئے فقیر دل کا غنی ہے یہہ سلطان انبیا کا مریض	۱۳
یونتو معمول ہی مخلوق مین ہر خوب سی فیض	پر وہ فیض اور ہی جو ہے مری محبوب سے فیض	
روتی روتی ہی مدینہ نظر آیا آخر	دیدِ یوسف کا ہوا گریۂ یعقوب سے فیض	
دلِ مجذوبِ مدینہ کا اثر دیکھین ذرا	وہ جو کہتی ہین بہت ہوتا ہے بجذب سے فیض	
یون ہی درد محمد دل پر صبر مین کاش	جیسے تہا داؤد کو یارب تنِ ایوب سے فیض	
قلبِ عشاق نبی کی ہے جہا نمین تاثیر	کیون نہ ہو ہوتا ہی فیاض کے منسوب سے فیض	
غیرتِ شمس و قمر ساری جہان مین دیکھو	نورِ ایمان کا ہی اُس رخِ محجوب سے فیض	
مری غم نے کیے مشتاق مدینہ اکثر	ایک عالم کو ہوا اس دل مکروب سے فیض	
زائرِ شکلِ مدینہ ہوی دنیا سے غنے	کیون نہو نقش کو اُس شہر خوش اسلوب سے فیض	
دیکھا ایمانسی ہوے اہلِ امان فردوس	تہا صحابہ کو یہ اُس صورتِ مرغوب سے فیض	
نقشِ سنت کے لگے ضرب تو دل ہو فیاض	ضارب کہ جو ہوا سکو ہی مضروب سے فیض	
مری اشعار کہان اور کہان اہلِ نظر	کیونکی ہوا اہل ہنر کے ایی معیوب سے فیض	
طالبِ رسمِ محمد ہین وہ حظِ عظیم	کسی طالب کو کہان کیسی مطلوب سے فیض	
۱۷۹	ای فقیر اسمین ثنا خوانِ محمد ہے تو ساری عالم مین نہو کیون تری مکتوب سے فیض	۹

ہے یہی اتو علاج دلِ مدینے کے عوض
نقشِ طیبہ دلمین ہو حاصل مدینے کے عوض

کے دلِ بیتاب تجکو پھر مدینے کے سوا
جاؤ کہاؤن کونسی منزل مدینے کے عوض

کے غنی ملکِ عجم مین کس لیے رہتا ہے تو
دل لگایا کس سے اے غافل مدینے کے عوض

تصدقِ عقلِ دین کو دیکر عیش دنیا کے مکان
مول لیتی ہے نہین عاقل مدینے کے عوض

عاشقون کو گو نظر آجائے دنیا مین تو یہ
ہو نگے کب حور پر مائل مدینے کے عوض

یہان مدینے کی طلب مین مرگئی جو ناتوان
جا ہوئے وہ خلد مین نازل مدینے کے عوض

ہند پر ظلمت ہے پر کینہ ہے ہم سے کسمپرسی
خوش رہو کوئے دل بے غل مدینے کے عوض

قابلِ شہرِ مدینہ مین نہین یارب تو ہان
کوہ و صحرا مجکو جا مین مل مدینے کے عوض

اے فقیر افسوس ہے مجکو کہ تو ہرگز سے یہان
ہو گیا کیون ہند سے شاغل مدینے کے عوض

۱۸۰ ردیف طای مہملہ ۱۱

خدایا ہون مدینے مین کہین مین ناتوان ساقط
یہ تن وہان خاک پر ساقط ہو اور تن سے روان ساقط

ہو بے عشقِ نبی ہے اُس بدن سے ہوئی جان ساقط
جو ہو بے ذکرِ احمد ہو دہن سے وہ زبان ساقط

نہو جس دل مین دردِ مصطفے اُس کام کا دل ہے
بجا ہے ہو اگر پہلو سے وہ دل سنگسان ساقط

جو سر سودا زدہ اُسکا نہو کس کام کا سر ہے
منقل جسم سے ہو جائے وہ بارِ گران ساقط

خوابگاہ ۱۲
جو آنکھین ہو مین بے دیدارِ طیبہ کور بہتر ہین
رہے بے نورِ طیبہ نورِ چشم خونفشان ساقط

نظر اب کچھ نہین آتا مدینہ دیکھ کر ہم کو
مدینہ نے نظر سے کر دیا سارا جہان ساقط

جو اہلِ قصر بے حج و زیارت ہین تنعم مین
وہ بامِ خوشدلی سے ہو نگے سارے وہان ساقط

صبا پیغام لیجا نیمین کیا دم لیکے چلتی ہی
یہان اب کوئی دم مین ہے یہ نبض نیم جان ساقط

خدایا زندگی میری بنا حمد و صلوٰۃ اسپی
کہ ہوئی مجھسی بالکل اشتہائی آب و نان ساقط

طفیل مصطفےٰ یہ پردہ پوشی ہی گنا ہونسی
وگرنہ ہو چکا ہوتا جہان پر آسمان ساقط

۱۸۱ — تبری توحید و سنت کی بیان سی ای فقیر اب تو
نظر سی ہوئینگے دیوان اہل شرک ہان ساقط — ۹

نور طیبہ کو ہی میرے دل بیتاب سے ربط
یہ غلط ہی کہ نہین نار کو سیماب سے ربط

تھا اوسی مسجد و محراب محمد مین یہ جسم
آج اس دل کو ہی جس مسجد و محراب سے ربط

چین کرتی ہین جو ہین اہل گلیم سنت
اہل کمخاب کے آنکھونکو ہی کمخواب سے ربط

اونکی قسمت مین کہان آب حیات طیبہ
جن نجیلونکو رہا ہند کی زہراب سے ربط

ہای بی آب مدینے سے دل ایسا مردہ
جیسے کہتے ہی اجل ماہی بی آب سے ربط

دل وحشی ہی مرا گرد مدینہ ہر دم
شکر ہی وحشی کو اور شیوۂ آداب سے ربط

باب جنت مین گئی باب مدینہ والے
واہ کیا کچھہ ہی یہ اس باکو دین باب سے ربط

دم نکلجای مگر آہ نہ نکلے گستاخ
ہم غلامونکو وہان چاہیی آداب سے ربط

۱۸۲ — مدح سلطان مین مخلص مرا چہا ہی فقیر
مجکو کیا چاہیی تھا فخر کی القاب سے ربط — ۱۲

ہی مدینہ طیبہ وہ منزل عیش و نشاط
جسمین ہلطان و گدا ہین شامل عیش و نشاط

کلفت راہ مدینہ کی وہ لذت پا چکے
کیون رہی عشاق کا دل مائل عیش و نشاط

اہل ایمان مر کی ہو جای جو مدفون بقیع
بس وہی ہی عمر بھر کا حاصل عیش و نشاط

دل کو شوق وصل مین رنج سفینہ چین تھا
یاد آتا ہی تھا وہان ساحل عیش و نشاط

دلمین نقشِ روضۂ احمدی سی ہے یہ کچھہ سرو — ناقہ دلپر ہی گویا محملِ عیش و نشاط
جسکو آئی خاکساری ہی مدینی کی پسند — کرب ہوتا ہی یہان پھر قابلِ عیش و نشاط
کچھہ نہین یاد اُنکو اپنی سرد ہوجانیکا وقت — گرم رکھتی ہین جو ہر دم محفلِ عیش و نشاط
قدر فردوسِ مدینہ اُس منافق کو کہان — مل گیا یہان جسکو درکِ مشاغلِ عیش و نشاط
جائین کیونکر اُسطرف کو اغنیا محروم خیر — چھوڑتی ہی کب قدم اُنکی گلِ عیش و نشاط
کیونکہ آئی اُنکو وہانکی آہ و زاری کامزا — جو یہان رہتی ہین ہر دم خوشدلِ عیش و نشاط
وہ یہودی یا کہ نصرانی مرے بے حج بیت — اہلِ زر جو مرگئے مستکملِ عیش و نشاط
بستہ خاکِ مدینہ کی دعا کرتا ہون میں — اور کیا ہون بن زیادہ سائلِ عیش و نشاط

جو گلیم فقر مین لذت ہے مجکو ای فقیر — اس مزی سی ہیچ ہین شاغلِ عیش و نشاط — ۹ — ۱۸۳

ردیف ظای معجمہ

نہوئی تشنہ زبان آبِ سرد سے محظوظ — جو دل ہی اپنا مدینی کی گرد سی محظوظ
ہمیشہ دشتِ مدینہ ہو اور دلِ وحشی — تو ہو نہین ایسی بیابان نورد سی محظوظ
وہان نہ دیکھین گے وہ شمس و مہر کے شکل — رہی مدینہ مین جو حور و ردسی محظوظ
وہ سرخروہین قیامت مین جو یہان عاشق — غمِ رسول مین ہین رنگِ زرد سی محظوظ
جو اغنیا نہین جاتے وہان وہ میری طرح — الٰہی ہو نہ مدینی کے درد سی محظوظ
وہ برجِ سبزۂ مینار پھر دکھا یارب — رہون مدینہ مین اُن روح و فرد سی محظوظ
ہر اک ستون سی لپٹ کر ہو دل اتنا خوش — کہ جیسے ملکے کسی نیک مرد سی محظوظ

نہوی

نہوئے مرجعِ مخلوق ہوکے ہند مین شاد	جو ہی ہجوم مدینہ مین طرد سے محظوظ	
۱۸۴	تری سخن سی جو خوش ہین فقیر عاشق لوگ نہین وہ شربتِ قند اور ورد سے محظوظ	گرند ہای ہجوم مدینہ وعرض صلوٰۃ ۱۱
پا چکا یارب وہان مین جا کی پھر آنیکا حظ	ابتو دکہلادے وہین رہ کر مر جانیکا حظ	
دل اگر آنکہونکی جا ہوتا تو یہ بھی دیکہتا	جالیون سی جہانک کر وہان محو رہ جانیکا حظ	
کیا نگاہِ چشمِ عاشق ہو رسا اُس نور تک	شمع سی بس جلکی مرجانا ہی پروانیکا حظ	
مین وہ مجنون ہون عزیزو کچہہ دوا ملتی نہین	غیر صحرائے مدینہ ایسی دیوانیکا حظ نہ	
شربِ زمزم اکلِ خرما می مدینہ طیبہ	واہ کیا کہنا ہی اُس پینی کا اُس کہانیکا حظ	
کیون نہون گوشِ صحابہ عطر دان جنکو ملا	اُس دہانِ مشکبو کی بات سُن جانی کا حظ	
کیون نہو صدچاک مثلِ شانہ غیرت سی مری دل	سوچ کر موئے رسول اللہ سی شانیکا حظ	
کیون نہو آباد اب میرا دلِ ویران کہین	دیکہہ آیا ہون وہان کی شہر و ویرانے کا حظ	
کیا ہی ہم محظوظ تھی قربِ مدینہ مین کہ تہا	دیکہنی کا برج سبز اور اُسکی کہلانیکا حظ	
کسقدر وہ خاک ہی سیراب رحمت دمبدم	ہوگیا آبِ مدینہ جسکے ثانی کا حظ	
	خرمن دنیا و مافیہا سی کیا حاصل فقیر	
۱۸۵	تجکو گر حاصل مدینی سی ہوا کی دانی کا حظ	۱۳
اگر دعا مین نہو خوف کار جا کا لحاظ	تو کیا اثر کو ہو انسان کی دعا کا لحاظ	
خدا کے گھر مین رہا خانۂ خدا کا لحاظ	رہا مدینہ مین سلطانِ انبیا کا لحاظ	
مگر ہوا ہی دمِ ہجر نالہ کش یہ دل	کہان ہی عاشقِ بیتاب کو حیا کا لحاظ	
چل اب مدینی کو ای جان خود ہوا کہکر	یہ انتظار مین کب تک تجہی صبا کا لحاظ	

لہ یعنی صبی کیلیے بیتابی ہجر میں آجانے کی اجازت کیونکر ہو۔ روکیا ہے ۱۲

لہ یعنی جس خاک کا بنا ہون اب مدینہ مین شامل رہا ۱۲

الٰہی حبِّ مدینہ ہو اس طرح دل کو
کہ جیسے رہتا ہی بیمار کو شفا کا لحاظ

یہ وصفِ حورِ جناں ہے جو قاصر الطرف
ہوا ہی عکس فگن چشمِ مصطفےٰ کا لحاظ
گوشۂ چشم ۱۲

الٰہی رہبرِ رحمت کو راہِ طیبہ مین
یہ حکم ہو کہ رہی اس شکستہ پا کا لحاظ

یہ آنکھ کیونکی نہ اون جالیونسی شرماے
بجا ہی رکھی گنہگار پارسا کا لحاظ

نظر سی کیون نہ بنائین وہ خاک کو اکسیر
نصیب جنکو ہوا سید الوریٰ کا لحاظ
گوشۂ چشم ۱۲

لحاظِ مال سی جو بی لحاظ وہان نگئی
نہوگا نار کو کچھہ ایسی اغنیا کا لحاظ

لگا کی خاکِ مدینہ کو سیرِ چشم رہے
عبث ہی چشمِ مہوس کو کیمیا کا لحاظ

لگائی آنکھہ جب انسان نی زوالِ دنیا سے
کب اسکو ہوئیگا حورانِ بالصفا کا لحاظ

فقیر دل مین نائی دی حبِّ دنیا کو
خدا سی ڈر کہین رکھہ خانۂ خدا کا لحاظ
دل ۱۲

۱۸۶ ردیف عین مہملہ ۱۱

کس ضیا سی پُر ضیا ہی مسجدِ احمد کی شمع
غیرتِ شمس الضحیٰ ہی مسجدِ احمد کی شمع

راتدن مسجد نما ہی مسجدِ احمد کی شمع
ہادیٔ نورِ ہدیٰ ہی مسجدِ احمد کی شمع

مسجدِ احمد مین کیا ہے حاجتِ شمع و چراغ
روضۂ خیر الوریٰ ہی مسجدِ احمد کی شمع

گھر مین ہے بیماری تاریکیٔ دل کا علاج
جو تبرک لی گیا ہی مسجدِ احمد کی شمع
ایضاً

جمع ہین روح و ملک جن و بشر پروانہ وار
کیونکہ نورِ مصطفےٰ ہی مسجدِ احمد کی شمع

ہی قیامِ لیل اور صومِ نہار اوسکو نصیب
گویا مردِ پارسا ہی مسجدِ احمد کی شمع

رشکِ انہار عسل مین اشکہای شمع وہان — کیونکہ موم آکر بنا ہی مسجدِ احمد کی شمع
کیون نہو نظارہ سا قِ سیمتان سے پُر نور — جو کہ عاشق دیکھتا ہی مسجدِ احمد کی شمع
اللہ اللہ کیا ہی نورِ عسل ہی خوش نصیب — موم اسکا بن رہا ہی مسجدِ احمد کی شمع
محوِ حیرت کسکی ہی کس سے قرین ہے رات بھر — کس تجلّی پر فنا ہی مسجدِ احمد کی شمع

۱۸۷	کاش گل بنکر گرے زمین سوختہ دل ای فقیر وہان جہان رونق فزا ہی مسجدِ احمد کی شمع	۷

قیامت مین یارب طفیلِ شفیع — مرا ہات ہو اور ذیلِ شفیع
ہمیشہ تھے مصروفِ خیر و صلاح — پئے عاصیان یوم ویلِ شفیع
مساکینِ امت پی ہی بی ثمن — وہ ایفای میزان وکیلِ شفیع
جو آئینگے آدم سے تا روزِ حشر — قیامت مین ہونگی خیلِ شفیع
یہ زوّار کے حق مین امید ہے — کہ نیلِ شفاعت ہو نیلِ شفیع
رہی مہرِ محشر ہمین امر سہل — مقابل ہو کر یک سہیلِ شفیع

۱۸۸	فقیر انپہ مایل ہے رضوانِ حق اگر عاصیون پر ہی میلِ شفیع	۱۳

یاد ہی جب صبحدم وہان تھی ندای الوداع — تازہ ہین اب تک وہ دلپر زخمہای الوداع
جوش زن کیا کچھہ تھی آہ و نالہای الوداع — جب پڑھاتا تھا معلّم وہان دعای الوداع
پھر وہین ہکر وداعِ جان ہو مدفن ہو بقیع — پھر نہ سنوائی مجھی مولی صدای الوداع
کیا سرورِ وصل یاد آئی حریصِ وصل کو — ہو گیا جو دم کے دم مین مبتلای الوداع
یون ہو میرا آستانِ وصل پر ثابت قیام — مجھسے ہو جائی وداع و تنفای الوداع

استقدر رونا نایا ہوگا مجھکو کبھی	جو دمِ رخصت رہا جوشِ بکائی الوداع
کاش سنکر عاشقِ بیخود نہ اُٹھوں دسی مین	گونجتی ہی الفراق اور غل مچائی الوداع
کچھہ جواب اُسکا نہین جز آہِ دلِ اور اشک	مجھسی پوچھی کوئی جو کچھہ ماجرائے الوداع
کیا ہی حسرت تھی کہ ہو جای وداعِ جان ہمین	کچھہ نہتا جس مین زباقی ماسوائے الوداع
ہو نصیبون مین وہان جاکر وہین رہنا تو پھر	آستانی سے اُٹھا کر کیون ستائے الوداع
مسجدِ احمد مین سر سجدے ادا کرتا اسے	ڈب گیا افسوس کہ مین نہ پر پای الوداع
یا تو مین تنہا اور در احمد کا برجِ عافیت	اب وہی ہین اور وہان اژدہای الوداع

۱۸۹	دل فقیرِ خستہ جان کا پھر بہت بیمار ہی پھر خدایا وصلِ طیبہ ہو دوائے الوداع	۱۵

ذکر بقعۂ رفیع جنۃ البقیع اعنی مقبرۂ مدینہ منورہ

ہو کیون نہ رشکِ باغِ جنان جنۃ البقیع	کس کس کو کر رہی ہی نہان جنۃ البقیع
عثمان جیسی صاحبِ نورین اُسمین ہین	کیونکر نہوئی نور فشان جنۃ البقیع
زوجاتِ مصطفے ہین بنات نبی ہین وہان	ہی خیمہ گاہِ عصمتیان جنۃ البقیع
اُسمین ہجوم اُن شہدا اُحد کا ہے	جنکے سبب ہے جلوہ کنان جنۃ البقیع
خوابیدہ وہان ہین اور بہی اصحاب بیشمار	ہی اُن مقربون کا مکان جنۃ البقیع
یہ سرورِ لالہ و سمنِ مصطفے ہین وہان	ہی باغ بے سموم و خزان جنۃ البقیع
وہان نائبِ رسول مظفر حسین ہین	یارب ہو اُنکو راحتِ جان جنۃ البقیع
ارام گاہ جنکی ہے فردوس کا سریا	ہے اُن مسافرون کا مکان جنۃ البقیع

۵ بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا دفن بھی وہان ہوا واللہ اعلم

۶ یعنی حضرت مولانا شاہ نثار احمد صاحب کانپوری قدس سرہ

۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مکان بھی اسی جگہ تھا جو مسجد نبوی کے متصل ہے اور اسی کے اندر ہے

۸ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر اسی جگہ ہے

۹ دلالۃ الفحوی سے

دروازہ بہشت کہلاہی جہان مین وہ
جسکا ہی نام اور نشان جنۃ البقیع

جی چاہتا ہی مرنیکو وہان اسلیئے کہ ہو
آرام گاہ روح و روان جنۃ البقیع

گہبرائے جائے ہول جہنم سے جسکا دل
ہی اوسکی دافع خفقان جنۃ البقیع

ہمسایۂ رسول خدا وہ ہوئے تو پھر
ہو کیون نہ جای امن و امان جنۃ البقیع

زیر زمین وہ رفعت فردوس سے ہی را
ہی نردبان اوج جنان جنۃ البقیع

جنت زبان حال سی کہتی ہی رات دن
خالی ہو مین کیون اور رہی بان جنۃ البقیع

اندیشہ ہی کہ دیکھیی جسبر و رای موت
انتو ہو کہان فقیر کہان جنۃ البقیع

۱۹۰ | ۱۱

ردیف غین معجمہ

جہان جمال بشیر و نذیر پای فروغ
کب اس جہان مین مہر منیر پای فروغ

جو بی نصیب ہین زایرین اسی عالیشان
کہ بیخبر ہہ نکیونکر خبیر پای فروغ

جہان مدینہ ہو مرجع ضمیر غائب کا
کب اس ضمیر پہ روشن ضمیر پای فروغ

ہجوم اہل صلوۃ اس لئی ہے یا غفار
کہ آخرت مین یہ جم غفیر پای فروغ

جو دود و شمع مزار نبی سے آی شمیم
کب اوسکی سامنی عطر و عبیر پای فروغ

بجھائین نور نبوت کو کسطرح کفار
کہ جو بقدرت رب قدیر پای فروغ

ہمیشہ خوان محمد پہ تھی عجب کینا سے
کہ مہر و مہ پہ نان شعیر پای فروغ

اگرچہ ظلمت شب ہو نہو ے راہ کبھی
رخ نبی سے نگاہ بغیر پای فروغ

سفید بال ہوئے انتو نور عشق رسول
الہی دلمین بوقت اخیر پای فروغ

مری عدو جو مری کلک مدح سی تو نکیون
عدو کی خونسی یہ بیکان تیر پائی فروغ
نوک قلم مدح رسول اللہ صلعم ۱۲

۱۹۱
ہمیشہ افصح عالم کا مدح خوان ہی یہ
تو آج کیون نہ کلام فقیر پائے فروغ
۹

جیسے دنیا سی رہا کرتی ہین عاقل فارغ
ایسی عقبیٰ سی ہوا کرتی ہین جاہل فارغ

یا خدا پھر بھی وہان عمر سی جو ہو دل فارغ
پھر نہو ہمسی مدینہ مین ۱۲ کی وہ منزل فارغ
خالی ۱۲

دل رہی عشق محمد مین الٰہی بی ہمین
نہو اس در سی اک لحظہ یہ شاغل فارغ

تہنیت تھی لب خندان سحر پر گویا
صبحدم ہمسی وہان جب ہوئی محمل فارغ

اغنیا حج و زیارت سی جو فارغ رہی یہان
قہر حق سی نہین وہان وہ تسہیل فارغ

چاہیی حمد و صلوٰۃ اپنا وظیفہ ہر دم
اس سی کیون ہوئی زبان اور یہ نال فارغ

ہو گیا پھر یہین کیون ہند مین آنا آسان
ہم عرب مین ہوی تھی اس سی بمشکل فارغ
انگشتان ۱۲

نہین برزخ مین بھی مختاسی صدیق جدا
کسطرح شی کی معیت سے رہی ظل فارغ
رسول اللہ ۱۲ سایہ ۱۲

۱۹۲
مدح احمد سی تو الکدم نہو خاموش فقیر
کہ نہین ذوق سی گوش دل محفل فارغ
۱۱

کیا ہوئی شہر محمد کے وہ مہمانی دریغ
وہان کی مہمانی کی ہمنی قدر کیا جانی دریغ

چھٹ گیا ہمسے مدینہ شہر ایمانی دریغ
کھینچ لائی پھر ادھر اعوائے نفسانی دریغ

اب زیارت سی کہان وہ راحت جانی دریغ
اب وہان کا سا کہان آرام جسمانی دریغ

یا تو آنکھین تھین وہان اور جا بنین رات دن
یا وہی آنکھین ہین اور دن رات حیرانی دریغ

کاسۂ چشم اپنا ہر دم کیون نہو پر آب اشک
ہمسے فرقت مدینہ کا کیا پانی دریغ

ہی اسی عمر سی وطن مین مجکو تنہائی پسند
کیون نہین میرا وطن وہ شہر لاثانی دریغ

بی زیارت جو یہان جیسی پی مرتی ہین غنی
کسقدر ہی اُنکو حبِّ عالمِ فانی دریغ

درہم و دینار کو رکھکر دریغ اس راہ سی
کیا مسلمان ہین ہی اُن سی مسلمانی دریغ

جو فقط دانای کارِ عیش دنیا ہین سفیہ
اُن کی دانائی یہ ہین جائیگی دانی دریغ

ہوگئی کتنی وہان جاتی ہی مدفونِ بقیع
رہگئی محروم وہان سی میرے روحانی دریغ

رہگئی ہجرِ مدینہ مین فقیر اپنی رفیق
آہ و زاری حزن و حیرانی پریشانی دریغ

۱۹۳ ۹

نرکھین حج و زیارت اثر دروغ دروغ
کہان ہین حاجی و زائر مگر دروغ دروغ

یہ کیا جوہرزہ درا ذمِّ جبرئیل مین ہین
سمجھکی مدحتِ خیر البشر دروغ دروغ

مدینی مین نہین مخلوط صادق و کاذب
کہ صدق صدق ہی اُس جا پر دروغ دروغ

کبھی یہ جان یہین جائیگی اس آہ کی ساتھ
مین اور آہ مین میری اثر دروغ دروغ

جو حق ہی ذکر تو بس ذکرِ حق و ما والاہ
یہ سامریون اور انکی سمر دروغ دروغ

کہین خلوصِ عمل کب ہے اہلِ بدعتین
یہ جو دکھاتی ہین سب کبر و فر دروغ دروغ

حضورِ برگِ خزانِ مدینہ باغ ارم
جو ہو تو دیکھی ہماری نظر دروغ دروغ

ہمیشہ سیر و سفر مین ہین غنیا لیکن
یہ اور ملکِ عرب کا سفر دروغ دروغ

۱۹۴ ۱۳

فقیر نعتِ محمد تو سب درست درست
جو کہتی ہین شعرا بیشتر دروغ دروغ

ردیف الفا غزل نو اساس مدح ملبوسِ بیت اللہ مشکین لباس

روتی تھی جب بمقام کرز دار کعبی کا غلاف
تھا اک ابرِ رحمتِ غفار کعبی کا غلاف

کیا ہی چمکی سی وہان کرتی تھی ہم عذرِ گناہ
تھا جب ان ہاتھون مین یا ستار کعبی کا غلاف

غلافِ غفلت سے رہے محفوظ اُس کے تیر دل
جو لگائی سینہ سے دیندار کعبی کا غلاف

اُنکی چشمِ دل پہ عقبیٰ کی غشاوہ کیونکی ہو
رکھہ چکی آنکھوں پہ جو یکبار کعبی کا غلاف

کیونہ بنجائی وہی تازگاہِ چشمِ دل
گر تبرکاً بنادی اک تار کعبی کا غلاف

پردہای رازِ تہی انکہونکی پردے عکس مین
دیکھتی تہی جب یہ چشمِ زار کعبی کا غلاف

کس مزی کی تہی وہ توبہ یا الٰہی جب وہان
ہاتہہ مین تہا وقتِ استغفار کعبی کا غلاف

دفترِ ایمان ہی وہ شاہدہی تحریر نسیج
کر رہا ہی اسکو خود اظہار کعبی کا غلاف

اذن ہوجائی تو رنگِ خال لے کر سبہو
دلسی نگین جو رکی رخسار کعبی کا غلاف

ہین ہزارون رشکِ لیلیٰ جبکی مجنون مثل قیس
وہ حسین ہے لیلیٰ اسرار کعبی کا غلاف

مردمِ چشمِ ہدایت ہی وہ مثلِ نورِ عین
کیا سیاہی مین ہے پرانوار کعبی کا غلاف

قسمتِ ابریشم و محلوج دیکھا چاہیے
بن گیا جونکی پود و تار کعبی کا غلاف

کسطرح ہونٹون کو اپنی چوم لونمین ای فقیر آئی ہین جو چوم کر سنو بار کعبے کا غلاف	۹
۱۹۵	

کون نہ کہلائی مجہی راہ مدینے کی طرف
مجکو پہنچائی بحمد اللہ مدینی کی طرف

خوف تہا مرگِ مفاجات نہو جائی خوشی
جب چلی ہچکی سی ناگاہ مدینی کی طرف

پھر بہی پانی ہو نصیب اُنکا یہ جی چاہتا ہے
خاص مشروب ہین جو چاہ مدینی کی طرف

خاکساری کو سمجہتے ہین وہ عزت اپنی
جاتی ہین یہانتک جو ذی جاہ مدینی کیطرف

طوعِ معبودِ حقیقی ہے اگر طوعِ رسول
تو سفر بہی ہے الی البلد مدینی کی طرف

اب رولاتی ہی وہ یاد لبِ خندانِ سحر
ہم جو چلتی تہی سحرگاہ مدینی کی طرف

جسمِ لاغر کو مری کاش مدینی کی ہوا
لی اوڑی مثلِ خسِ کاہ مدینی کی طرف

لیچلا نقش جدہر کو یہ غنی ساتھ چلے	نچلے تو نچلے واہ مدینی کی طرف

دیکھیی اُس درِ سلطان کی زیارت کو فقیر پھر یہی جاتا ماہون کبھی آہ مدینی کی طرف	۱۹۶ ۱۱

نہو کیون ساکنِ شہرِ رسول اللہ بے تکلیف	گدای شاہ رہتا ہی حضور شاہ بے تکلیف
یہ کس آرام جان کا شوق ہی جسکی لئی دلکو	مدینی کو سفر مین ہو گئی ہے راہ بی تکلیف
جو بیدردِ محمد ہین وطن سی کیونکی نکلین وہ	نکلتی ہی کہان دلسی کسو کی آہ بے تکلیف
اگر خوفِ خدا ہو تو یہین دو جنتین ملجائین	وہ مکہ اور مدینہ دو زیارت گاہ بی تکلیف
سمجھتے تہی یہ عاشق خلد مین ہم بیحساب آئے	ہوی جب یہ کہکر وہ روضہ دیکھنے آئی تکلیف
رہی اس رشک سی تکلیف گر یہ میرے آنکہونکو	مدینہ دیکھہ لیتی ہین یہ مہر و ماہ بے تکلیف
زمین شعر یہان آرام گاہِ روحِ انسان ہے	بیان ہی اسمین وصفِ شہر عالیجاہ بے تکلیف
الہی کس مزی کا عشق ہی جو خود بخود دعا مین	رسول اللہ پر قربان ہے بے الراہ بی تکلیف
یہ تکلیفاتِ دینی اہلِ دین کو راحتِ جان ہین	مطیعانِ نبی رہتی نہین للہ بے تکلیف
مقامِ امن مین ہین رہنے والی سب مدینے کے	کہ ہین دجال سی وہ سب یا من اللہ بے تکلیف

فقیر دل حزین ہی نالہ زن ہجرِ مدینہ مین یہ دیکہا چاہیی کسدن ہو یہ آواہ بی تکلیف	۱۹۷ ۹

ہین مدینی مین عجب کوچہ و بازار لطیف	اُسکی ہر جنس لطیف اُسکی خریدار لطیف
نیک و بد کی وہین صورت نظر آجاتی ہی	ایسی ہین شہر نبی کے در و دیوار لطیف
جب سی اُنپر رخِ محبوب ہوا عکس فگن	صورتِ آئینہ گویا ہین وہ کہسار لطیف
دمِ سرد اس لیی بہرتا ہون کہ یاد آتی ہے	جو مدینی مین ہوا چلتی ہے ہر بار لطیف

خونِ فاسد کیطرح حُبِّ وطن دلسی گئی
پانی پی پی کی مدینی کا عسل اور لطیف

کیا مدینی کی شب و روز ہین سبحان اللہ
صورتِ یوسف دیلی ہین پُر انوار لطیف

ہم گنہگار تعجب ہے یہ کہتی تھے وہان
ہم کثیف اور یہ دل مسجدِ مختار لطیف

جاکی روضۂ پُر نور کی اندر یکبار
اسقدر کب ہے نگاہِ دلِ بیمار لطیف

۱۹۸	دل کی اصلاح مین ہے عشقِ محمدی فقیر دیکھتی ہی نظرِ قدرتِ غفار لطیف	۹

صورتِ قبلہ نما دل ہی مدینی کی طرف
کیا ہی بیتاب یہ دل ہی مدینی کی طرف

یا خدا ڈالدی کشتی مری اوس یم یامین
جسکی نتر دیکھی سا دل ہی مدینی کی طرف

اوس غنی سی کہو دفرخ سی تسا دل ہوگا
جانی سی جو متسا دل ہی مدینی کی طرف

قسمتِ شمس و قمر دیکھ تو ایدل دن رات
دیکھ لینا انھین حاصل ہی مدینی کی طرف

گویا فردوس کی منزل تہی جہان کہتی تھی
آخری آج یہ منزل ہی مدینی کی طرف

اہلِ تسکین وہی عاشق ہین کہ جنکا ہر دم
پانو رفتار مین شامل ہی مدینی کی طرف

کیونکی مائل ہوا خورشید کی جانب سایہ
دا جو مائل دس ظل ہی مدینی کی طرف

اغنیا کو غمِ دنیا کے سفر ہین آسان
ہی تو جانا انہین مشکل ہی مدینی کی طرف

ردیف ۱۹۹	جواب مین آبلہ پا ہونی کی تعبیر فقیر پھر یہ تیار ہے محمل ہی مدینی کی طرف	القاف ۱۵

شہر نبی سی ہو کی مسافر نگاہِ شوق
کیا چیز دیکھتی رہی پھر پھر نگاہِ شوق

اون جالیون مین کیون نہو حاضر نگاہِ شوق
ہی دل کی اوس جمال سی مخبر نگاہِ شوق

جاری رہی جو شوقِ مدینہ مین اشکِ چشم
اک روز جا رہی ہے مین آخر نگاہِ شوق

بھرتا ایاغِ عمر بھرتے مگر یہی
طیبہ مین تھی وسیع وہ ساغر نگاہِ شوق

وہان جلوہ قیام بشیر و نذیر سے
تھی رویتِ خدا کی مبشر نگاہِ شوق

کیا وسعتِ جمالِ محمد جہان مین ہے
ساری جہان کی جس سے ہی قاصر نگاہِ شوق

حسرت سے دیکھتی تھی مقابر نگاہِ شوق
معرفت تھی کیا بقیع کی مرقد پہ جو وہان

اوس حسن کی ہو کیونکی مسخر نگاہِ شوق
حسنِ مدینہ سی ہوئی تسخیرِ دو جہان

تابِ جمالِ وضہ پہ قادر نگاہِ شوق
جاتی کہان تلک یہ خدا جانی پر نتھی

پائی رقابِ دل کی محرر نگاہِ شوق
اوس شہر مین عذابِ الیم فراق سی

کعبی کی ہو گئی متحجر نگاہِ شوق
اسود ہی یا کہ حسرتِ حسنِ رسول مین

رہجائی کیون نہ وہان مسخر نگاہِ شوق
شکلِ نبی کا آئینہ خانہ مدینہ ہی

شکلِ مدینہ کی ہی مصوّر نگاہِ شوق
منقوش اس صحیفۂ دل پر وہ کیون نہو

کیونکر حدوث کی ہو مصوّر نگاہِ شوق
بن دیکھی ظلِ حسنِ قدم کی مدینہ مین

ممکن نہین فقیر کہ ہو مرتی دم تلک
شہرِ رسول دیکھی صابر نگاہِ شوق

۲۰۰ ۱۱

صبحدم لگی جب وہان سنانِ الفراق
کیا کہون مین جو کہ تھا شور و فغانِ الفراق

ہو سکی کاہیکو پھر ہی کچھ بیانِ الفراق
اور صد طفلِ مردہ کی زبان مجکو ملے

جب مکانِ وصل کی دیکھا مکانِ الفراق
زندگی اور موت ہدم مین یقین آیا مجھی

تنگ کر مجھہ پر خدایا پھر جہانِ الفراق
وسعتِ فردوسِ قربِ مصطفےٰ دکھلا مجھی

یہ دلِ محنت زدہ اور امتحانِ الفراق
پھر وہان ہم ہون مین یارب اور نہون مین پھر ہم

کچھہ رقم ہو جس سی اپنی داستانِ الفراق
کیا عجب ہو نالۂ کلکِ مسلم نالان مسلم

مرتے مرتے وصل بھی ہوتا رہا گو نا نصیب
وہان قریب آتا رہا جون جون ہان افراق

پوچھی عشاق رسول اللہ کی دل سے کوئی
کیا ہی سود وصل اور کیا ہی زیان افراق

مثل سنگ آتش ہو پیدا دفتر اشعار مین
کچھہ بھی لکھونمین اگر سوز نہان افراق

دی جگہہ کس کس مسافر کو مدینہ طیبہ
ہوئینگے ہم جیسے لاکھون خستہ جان افراق

جالی یارب پھر مدینی کو فقیر ناتوان
۲۰۱ اہ رہوئے اُسپہ بہہ یار گران افراق ۷

بیان کیا ہوئی شکل پاک بیت اللہ کے رونق
اُڑاتی ہوش لکو جس تجلیگاہ کی رونق

نازون مین ہلوافون مین عطش مین یاد ہی تیرے
مقام واسود و میزاب کے نخواہ کی رونق

چلی وہانسی مدینی کو تیار آتی ہین ہر ساعت
وہ جوش شوق اقرون ہی دم اور سر راہ کی رونق

نظر آیا مدینہ صبحدم ہمکو تو حیرت تھے
سحر ہے یا کہ ہے بیت رسول اللہ کے رونق

اگر زوار کے اجسام کل آنکھین ہی بنجاتی
سما سکتے کب اُس درگاہ عالیجاہ کی رونق

ہمیشہ دور رہا گے کیون وہانسی ہر نگاہ بد
کہ وہان افزون ہی ہر دم دعوئے اللہ کی رونق

فقیر اپنی سخن کو کیون نہو رونق زمانہ مین
۲۰۲ کہ رکھتی ہی اثر قلب گدا مین شاہ کی رونق ۱۱

ہوا ہی دل اگر شہر رسول اللہ کا مشتاق
تو یہ مومن ہی اور ہے جنت و نخواہ کا مشتاق

رسول حق کی صورت مین ہدیہ رحمت حق ہے
رسول اللہ کا مشتاق ہی اللہ کا مشتاق

گلیم اور بستر خاک مدینہ پر ہے قانع
کوئی دنیا مین ہی جو اپنی عز و جاہ کا مشتاق

وہ کیا دیکھا مدینی مین خدایا جسکی دوریسی
فدائے گریہ آنکھین ہتی ہین دل آہ کا مشتاق

مدینہ ہو گیا تھا جسکے باعث ایکدن مین دیکھ
الہی پھر ہو آسان دل ہی پھر اُس راہ کا مشتاق

نکیونکر ڈوب کر مر جائے جاہِ غم مین عاشق	کہ جو رہتا ہی ہر دم ہانکی آبِ جاہ کا مشتاق
یہ دونون مقدِ انور کو ہر دم دیکھہ لیتی ہین	مرا دل کیون نہو سکلِ مہر و ماہ کا مشتاق
جہانکی عاشق و معشوق اُس روضے کے عاشق ہین	دلِ ہر مرد و زن ہی اُس تجلیگاہ کا مشتاق
جو عاشق ہین خدا کی وہ محمد کے بھی عاشق ہین	کہ مشتاقِ مدینہ خود ہی بیت اللہ کا مشتاق
فرشتی کاش لیجائین یہ اُس مدوح موے تک	نہین مدحِ نبی مین ہین کسو کی اکا مشتاق

تخلص ۱۲

گدا اُس در کے شاہانِ جہان خاک پر لاکھون	
۲۰۳ تو کس رتبی مین ہے تو ای فقیر اُس شاہ کا مشتاق	۹

اتباعِ مصطفے ہی نیک کردارون کا حق	بدعت و احداث ہی دنیا مین بدکارونکا حق
جو یہان ہین آج انکارِ شفاعت کے مریض	کب شفای مغفرت ہی ایسی بیمارونکا حق
متصل ہین مرقدِ عالی سے صدیق و عمر کے	کیا ہی قربِ باہمی ہے انکی یارونکا حق
جو نبی کے حکم سے سجدہ ادا کرتا نہین	وہ سرِ سرکش ہے بے تاخیر تلوارونکا حق
جنکا نقدِ جان ہی اور بازارِ مصرِ مصطفے	یوسفِ ایمان ہی بس ایسے خریدارونکا حق
جنکو دینار و درم سی بخل ہی اس راہ مین	جان و مال اُن سب کی ہین دوزخ کی انگارونکا حق
کیون نہین پہچانتا ظالم حق اپنی جان کا	نفسِ سرکش سی ادا ہی اور سب پیارونکا حق
کچھ حق موے حق احمد ادا ہوتا نہین	اُسطرف سے سب ادا ہی ہم خطاکارونکا حق

حق تو یون ہی خاتمہ بالخیر ہو تو ای فقیر	
۲۰۴ بالیقین غفار ہی ہمسے گنہگارونکا حق	۷

ردیف الکاف

الٰہی پھر وہی شہرِ مدینہ ہو نزدیک		عیوبِ دل کا مری آبگینہ ہو نزدیک
نگاہِ دل کی لہی روزنِ بہشت بنی		جو تیرِ عشقِ محمدی سینہ ہو نزدیک
بجا ہی دور سی عرضِ سلام کا آداب		غلام کیونکی وہان بے قرینہ ہو نزدیک
الٰہی پھر یہ مرا بحرِ شوق جوش مین ہی		کنارِ بحر وہین پھر سفینہ ہو نزدیک
جو نازکانِ جہان کو گلیم وہان ملجای		کب اون کی جسم سی ابریشمینہ ہو نزدیک
رہین وہان جو سلاطین خلق خاک نشین		تو کاہیکو غمِ ملک و خزینہ ہو نزدیک

۲۰۵	اگر مدینہ مین مل جای مجکو جای سکون فقیر دل سی مرتب سکینہ ہو نزدیک	۹

توصیف و تشویق مرقدِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نورِ دل ہی خیالِ مرقدِ پاک		دیکھکر وہ جمالِ مرقدِ پاک
خوابِ غفلت نا آنے دے ہرگز		دل کو شوق وصالِ مرقدِ پاک
نورِ ایمان کی شکل ہر دم ہے		دل مین میری مثالِ مرقدِ پاک
دیکھنا اوس زمین کی قسمت کو		جس سے ہے اشتمالِ مرقدِ پاک
رہتی اصحابِ کہف کیونکے رقود		سُنتی گر قیل و قالِ مرقدِ پاک
کس تجلی کا محوِ حیرت ہے		کس سی ہی اشتعالِ مرقدِ پاک
تہی خوشی عید سے زیادہ ہمین		جبکہ دیکھا ہلالِ مرقدِ پاک
رات دن ہی محلِ رحمتِ حق		رحمتِ حق ہے حالِ مرقدِ پاک

۲۰۶	درِ سلطان پی ای فقیر رہون ہی خدا سی سوالِ مرقدِ پاک	۹

کیا ہی آرامِ جان ہی مرقدِ پاک
جانِ جانکا مکان ہی مرقدِ پاک

کیا مجھی نیند آئی راتون کو
مین کہان ہون کہان ہی مرقدِ پاک

ہی زمین ہا بزگشتِ روحِ قدس
جب سی اسپر عیان ہی مرقدِ پاک

اوس مین ہی روحِ بلبلِ صلوات (جبریل علیہ السلام ۱۲)
آج رشکِ جنان ہی مرقدِ پاک

اوس مین ہین خاص مرسلِ قدوس (جبریل ۱۲)
مرجعِ قدسیان ہی مرقدِ پاک

وہان ہی خوابِ عدم حیاتِ ابد
مصطفےٰ کا جہان ہی مرقدِ پاک

رہ گئی جالیون مین پھنسکر دل
کسقدر دلستان ہی مرقدِ پاک

رشک ہی ہمکو یون کہ ہر لحظہ
منظرِ آسمان ہی مرقدِ پاک

خاکِ اوس شہر مین ہو چلکی فقیر
جسمین فردوس سان ہی مرقدِ پاک

۲۰۷ ۹

کچھہ بہی دیکھا نہ ہائی مرقدِ پاک
پھر بہی مولاد کہائی مرقدِ پاک

اشک جاری رہی وہان ہر دم
کہا کہون ماجرائی مرقدِ پاک

پھر لبِ دلسی چوم لون جو کہین
مجکو ملجائی پائی مرقدِ پاک

دل عاشق کو چین کیونکر ہو
دل مین کیونکر سمائی مرقدِ پاک

رہرِ چشم شباک سی پھر بہی
کاش مجکو بلائی مرقدِ پاک

چشمِ فرعونِ کفر کا خاطف (اشارہ ۱۲)
رخ بیضا ضیائی مرقدِ پاک

رشکِ خورِ شمع مسجد آپہی ہی
قصرِ مہر انجلائی مرقدِ پاک

زرِ مقلوبِ قلبِ (دل ۱۲) خالص ہو
جو ملے کیمیائی مرقدِ پاک

ای فقیر اپنی درد دل کا علاج

۲۰۸	کچھ نہین جز دوای مرقد پاک	۱۳
ڈالدی خاک مدینہ سر اکسیر مین خاک		وہ شرف رکھتی ہی اکسیر پہ تاثیر مین خاک
خاک ہو جانا مدینے مین ہی توقیر عظیم		سب سے ناچیز ہے گو ذلت و تحقیر مین خاک
خاک کے پتلے کو یہان قصر کی حاجت کیا ہے		کیون لگی رہتی ہی اس خاک حقیر مین خاک
جا حرم کو کہین جنت مین بنا گھر اپنا		ای غنی ڈالدے اس کثرت تعمیر مین خاک
سگ دنیا ہین جو دینار و درم کے بندے	ق	ہونگے جل کے مری آتش تقریر مین خاک
اور جو ہونگے دیندار وہ سنکر یہ سخن		ڈال جائنگے ابھی عزت و توقیر مین خاک
خاکدان ہند کا جس آنکھ کو آیا ہے پسند		تو ملی جای شکر کس قدح شیر مین خاک
ہو تو ان انکھو نمین ہو خاک مدینہ کہ وہان		غیرت کحل ہی افزونی تنویر مین خاک
کیا ہی رحمت ہین رسول عربی جنکی طفیل		ہمسر آب وضو ہو گئی تطہیر مین خاک
خاکسار نے لیا نقش مدینہ دل مین		کیا ہی کام آئی یہان خشکی تحریر مین خاک
شاد کب ہونگے بی حب ابو بکر حسین		شیعہ ہوتی ہین عبث ماتم شبیر مین خاک
خاک ہو چلکی مدنی مین وہ کیا خاک ہی پھر		ای مہوس آکر آجائیگی تسخیر مین خاک

۲۰۹	دلکو مرنیکے تمنا ہی مدینی مین فقیر دیکھی ہے یہی وہانکی مری تقدیر مین خاک	۱۲
احمد کے سبب ہی وہ سبھی جائے تبرک		واللہ مدینہ ہے سراپائے تبرک
ایمانکی حلاوت اسی آجای مقرر		خرمائی مدینہ جسے ہاتھ آئے تبرک
وارین مین تکلیف نہو بال برابر		اک موی مبارک جسی ملجای تبرک
وہ اب دہن زندۂ ایمان بنائے		ہر مردہ دل کفر جو کچھ پائے تبرک

کیا اکل سی ہی شرب قرین رحمتِ حق سی
وہ زمزمِ نورانی و خرمائے تبرک

آثار محمد کا تموج ہی ہر اک جا سے
ہے شہرِ مدینہ یم و دریائے تبرک

ہو خاکِ مدینہ تو وہ آنکھون مین لگائین
خوبانِ جہان اُسکی ہین شیدائی تبرک

اُن جا لیون کی آنکھون سی پوچھی کوئی یک
کیا دیکھتی ہین دیدۂ بینائے تبرک

عریان رہو نہین خاکِ مدینہ مین کہ اُسمین
آلودگیِ خاک ہے آلائے تبرک

ہر ذرہ سے حیرت ہی مدینی مین یہ مجکو
ہین اور مجھی یہ نعمتِ عظمائے تبرک

۲۱۰ | اک لحظہ فقیر اُنکو یہ انکھین کہین دیدون | ۱۱
جو پوچھتی ہین مجھسے کہ کیا لائے تبرک ؟

جبکہ تقدیر سے آیا وہ مہینا نزدیک
ہوگیا ایکدن آخر کو مدینہ نزدیک

بھر گئی دیکھتی ہی دلمین وہ آہ و زاری
کہ ہوا جو شمین شق ہونے سی سینہ نزدیک

زیرِ دیوارِ مدینہ رہون ایکاش کہین
ہو نصیب اپنی کوئی ڈھکایہ جینا نزدیک

الوالا بصار یہ ہوتی جو درِ احمد پر
ہوتی جالی کی طرح دیدۂ بینا نزدیک

بوی جنت کو نہ کیون رشک ہو اُس کوچہ کی
جس سی ہو جسمِ محمد کا پسینا نزدیک

زمزم و آبِ مدینہ جو پیی حیف ہی حیف
کہ پھر اُسکی دلِ صافی سے ہو کینہ نزدیک

اُس سفینی سی بھی ہم دور ہین افسوس اتنو
لے گیا تھا ہمین اکدن جو سفینا نزدیک

یون ہی جالی نظرِ شوق کا رستا گویا
داخلی کے لیی ہی کعبہ کا زینا نزدیک

فرقتِ روضۂ محبوب مین دل ہی بیچین
کیون نہین ہے وہ تابوتِ سکینہ نزدیک

اُٹھی کیون مفلسِ عجمی کوئی مدفونِ بقیع
کہ رہا جس سی صحابہ کا دفینہ نزدیک

مین فقیر اور وہ سلطانِ جہان کیا نسبت

۲۱۱ | کیونکی ہو درگہ عالی سی کمینہ نزدیک | ۱۳

کیونکر نہ کہین ارض و سماوات مبارک — اوس جای کو جس سی ہی قرین ذات مبارک
ایدن وہ مدینی کی زیارات مبارک — وہ عرض سلام اور تحیات مبارک
ایمان کی حلاوت تہی وہان خلق نبی پر — مہمانون کو ہوئی وہ مدارات مبارک
اوس خیر دو عالم کی مسالک مین شب و روز — جسکو رہے مصروفی خیرات مبارک
کچھہ خیر مدینی مین بہی رہکر نہوئی ہائی — خالی گئی افسوس وہ ساعات مبارک
ہر جا ہی وہان مجمع خیر و برکت ہی — یاد آتی ہین ہر دم وہ مقامات مبارک
آواز صلوٰۃ اور وہ نظارۂ مرقد — پہر سمع و بصر کو رہی نزہات مبارک
وہ چند جزا ایک کی ہی رحمت حق سی — کیا ذات محمد پہ ہی صلوات مبارک
نہر عسل خلد حدیث نبوی ہی — ای نطق بشر تجکو یہ لذات مبارک
کیا جامع عرفان و حکم ہر کلمہ ہی — کیا بات ہی اوس منہ کی ہی ہر بات مبارک
ایمانکی حلاوت کلمات اونکی ہین واسم — یہ ذوق ہوا ہی اہل سعادات مبارک
خود خیر ہین اور شر سی بری اہل ہدایت — شوق سخن خیر بریات مبارک

اونکہ ۱۲

۲۱۲ | تو ذاکر سنت ہی تنا خوان سبی ہی ہو کیون نہ فقیر اب سر اوقات مبارک | ۱۵

ہیبت مصطفےٰ سی تہی جسم کی مو الگ الگ — ہوش و خرد وہان رہے مثل عدو الگ الگ
مکی مدینی سی غنی رہتا ہی تو الگ الگ — رکھیگی تجکو خلد سی نجل کی جو الگ الگ
جوش سرور و صلین صبر و قرار کیون نجائین — یک بیک آگیا نظر تھا جو کبھو الگ الگ
زمزمۂ صلوٰۃ وہان تھا کوئی نغمۂ بہشت — آتی تہی ہر گلو سی کیا صوت گلو الگ الگ

دعود ۱۲

دیئے تر ہزار ہا جانب روضہ یون رہے
گویا تہی اک نماز مین کرکی وضو الگ الگ

ہونٹونکو چاٹتا ہون مین آب مدینہ کی لیی
جب سے ہوئے ہین منھ سٹی جام سبو الگ الگ

حب محمد اسقدر کافی ہوئی کہ ہوگئی
موجۂ دلسی مثل کف جوشش و کفو الگ الگ

زخم دل جگر کا ہو جالیکن مین فرق ہو مین
تار نگاہ شوق کی بہر رفو الگ الگ

کالبد جال کہف کا ثانی اگر خدا بنای
ہو کی مسیح مین ہون اک سگ کو الگ الگ

قابل شہر اگر نہون دشت و جبل مین جا رہون
رہتی ہین جسطرح آس پاس وحوش کی بدو الگ الگ

مین ہون مصطفی کی ساتھ ہون الٰہی جبگہڑی
ام ولد جدا جدا از وجنہ وشو الگ الگ

خاک مدینہ جب ہان جسم پہ تہی لگی ہوئی
کہتی تہی ہم صبا یون ہمکو نہو الگ الگ

نکہت گلشن رسل حظ دماغ کل ہی ہان
پیرہن نبی کی ہی سب سی بو الگ الگ

لیگیئی سب زبان دل آہ و فغان بھر ہوئی
ہوگئی جب مدینہ سی تفصیلیہ گو الگ الگ

۲۱۳	ہم بھی کہتی ہین فقیر دل ہی ترا مدینہ مین اہل وطن ہی اس لیئے رہتا ہی تو الگ الگ	۱۵

ردیف اللام این دو غزل فارسی بمضامین عشق الٰہی

چیست درمان از برای درد دل
غیر نامت ای دوای درد دل

کے مریض حب دنیا را برند
بر در دار الشفای درد دل

گر بود دنیا و مافیہا مرا
جملہ گردانم فدای درد دل

کوہ بشگافد چو بکشائیم گاہ
پردۂ از رازہای درد دل

درد دل خواہیم از تو ہم ز تو
طوق ضبط ہودہای درد دل

از غمِ دنیا شوم نا آشنا ؛ کن چنانم آشنائے دردِ دل
من مسِ عیبم سراپا در جہان کاش یابم کیمیائے دردِ دل
گر حیاتِ جاودانت آرزوست نوش کن آبِ بقائے دردِ دل
آہ زین خود رفتگانِ نیستہا ای نفس ۱۲ برنمی خیزد صدائے دردِ دل
لنگ پائے آرزوہا کے رسد تا دیارِ جانفزائے دردِ دل
تاجِ کیخسرو در آرد زیرِ پا ؛ ؛ سر کہ ماند زیرِ پائے دردِ دل
ای عصا بخشندۂ موسےٰ بدہ ما ضعیفان را عصائے دردِ دل
دردمندی ہائے ایمانی کجا شد چو قسوت ہا بجائے دردِ دل
آب سازد زہرۂ نارِ سقر ؛ ؛ زہرِ نیش اژدہائے دردِ دل

۲۱۴ | یا غنی جز تو فقیر خستہ جان باکہ گوید ما بجائے دردِ دل | ۱۳

بشنو از مسکین دعائے دردِ دل دردِ دل دہ یا خدائے دردِ دل ؛
ہم دہی تو استقامت ہا بما ہم تو سازی مبتلائے دردِ دل
تا تو پرسی گاہ از بیمار ریم ؛ ؛ من نہ خواہم شفائے دردِ دل
در جنابِ تو چہ نعمت ہا کہ نیست دہ بمسکینان صلائے دردِ دل
بصر دیدہ نباشد بینائے کند چشمِ دل را تو تیائے دردِ دل
سینۂ تاریک نورائے نشود گر رسد در وی ضیائے دردِ دل
در تمنائے لقایت جانِ من ہست محجوبم بقائے دردِ دل
چیست در دنیا و ما فیہا لذیذ ذوقِ جان را ماسوائے دردِ دل

رشکِ ناجی در نعیمِ جنت است ؛ جانِ عاشق در بلائے دردِ دل
کعبۂ مقصود را خواہی رسید باش قربان در منائے دردِ دل
راحتِ روح است بہرِ جاودان ای نفس ۱۲ گر وزد بر دل ہوائے دردِ دل ؛
تا بدرگاہِ طبیبِ روح کاش رہ نماید رہنمائے دردِ دل ؛

۲۱۵	ای فقیر این رشکِ قصرِ جنت است ساکنی گر در سرائے دردِ دل	۱۷

نعتِ حضرتِ روح الامین جبرئیل علیہ صلوات من اللہ الجلیل

جبرئیل نقصان ہمکو ہر وصف کمالِ جبرئیل دشمنون پر قہر ہے ذکرِ جلالِ جبرئیل
قلبِ احمد سے دکھائے شکلِ ہر وحی حق گر نصیب چشمِ دل ہو اکتحالِ جبرئیل
اللہ اللہ قربتِ موسے کلام اللہ مین وصف قولِ حق کہو انازل مقالِ جبرئیل
کسقدر فرمان برِ قدوس ہین روح القدس امر و نہی مرسلین ہے امتثالِ جبرئیل
آسمان کو دیکھتے ہین دمبدم خیر الورے کسقدر ہین آپ مشتاق وصالِ جبرئیل
قربتِ ذی العرش مین تعلیمِ نور فرش مین دیکھنا کس کس ہر ہے یہ اشتغالِ جبرئیل
دیدۂ دل مین ہماری شکلِ قرآن دیکھکر یا جمالِ مصطفے ہے یا جمالِ جبرئیل
ہے عبادت انکی تحسین و زبان کا اشتغال کیونکہ ہے قرآن سے ہر دم اشتغالِ جبرئیل
حال دل کیا پوچھتے ہو جب سے قرآن و حدیث ق مجکو دکھلاتے ہین احوال و خصالِ جبرئیل
جی مین ہے دیوان بسطوا اور بھی لکھو مین ایک جسمین ہو وصفِ کمال و فضلِ حالِ جبرئیل
قہرِ حق سے کیون نہین ڈرتی وہ شاعر نابکار مبتذل جو باندھتے ہین ہر مثالِ جبرئیل

غیرتِ حق سی عجب کیا جو محقّر اونکی ہین — اونپہ نازل ہو وبالِ روزِ بالِ جبرئیل
یعنی اک دم مین کہین وہ مثلِ سکّانِ سدوم — ہو نجائین اذنِ حق سی پائمالِ جبرئیل
اس سی جو تائب ہین تو جبریل ہین اونکی محبّ — اور محبِّ اونکا ہی ربِّ ذوالجلالِ جبرئیل
شاعرانِ ہند و فارس سے بچا کر اے فقیر — تجھپہ ہی انعامِ حق توصیفِ حالِ جبرئیل
خاک پر سجدی مین رکھ سر کو حضورِ کبریا — کرا دا شکرِ خدائے لایزالِ جبرئیل

۲۱۶ — سل لہ یارب صلّ علیٰ روح الامین — کن معینا لے لتحمید خصالِ جبرئیل — ۹

رحمتِ وجودِ کبریا شانِ وجودِ جبرئیل — چاہیی ہمرہ رسولِ شغلِ درودِ جبرئیل
حضرتِ کبریا مین ہی جو ہی صعودِ جبرئیل — صحبتِ انبیا مین ہے جو ہی ورودِ جبرئیل
کاہیکو اسقدر رہا اور کہین کہ جسقدر — حضرتِ مصطفےٰ مین خاص تھا وہ شہودِ جبرئیل
گوش و زبانِ مصطفیٰ تھی ہی اشتیاق مین — منفصل ایکدم نہو گفت و شنودِ جبرئیل
جو ثنا سرای ہر زہ کو کہہ رہی محقّر اونکی ہین — ہین وہ عدوئے مصطفےٰ جو ہین حسودِ جبرئیل
سدرۂ منتہےٰ ہی یا آپکا قلبِ منتہی — جسپہ رہا علی الدوام خاص ورودِ جبرئیل
وصفِ سفیرِ کبریا کیون نہ مطاعِ خلق ہو — سبع شداد کی ملک سب ہین جنودِ جبرئیل
کاش نمازین ہون قبول اُمّتِ احمدی کی سب — بہرِ سجودِ مصطفیٰ بھر سجودِ جبرئیل

۲۱۷ — رحمتِ خاص مین رہون حبِّ ملائکہ کی ساتھہ — ہی یہ فقیر کے دعا ربِّ ودود جبرئیل — ۷

ہر دم ہین ذاتِ پاک کی منقاد جبرئیل — کیونکر نہ رکہین سدرہ کو آباد جبرئیل
اکرام حق سی کیون نہ ہین شاد جبرئیل — محبوبِ کبریا کی ہین اوستاد جبرئیل

ذی قوۃ ہین مطاع ومکین ہین وہ ۔ ہین وصف ذم وسوسی آزاد جبرئیل
کیون مرشد خواص وعوام جہان نہون ۔ لاتی ہین ذات پاک کا ارشاد جبرئیل
ذکر خدا و وصف محمد کے ساتھ ساتھ ۔ آتی ہین میری دل کو بہت یاد جبرئیل
ہین خود حقیر ان کی محقر جہان ہین ۔ رکہتی عزوشان خداداد جبرئیل

۲۱۸ | جنت ہین یا الٰہی دکہانا فقیر کو جب ہو ہین وہان ۔ مسیح ومحمد جبرئیل | ۱۱

یاد آتی ہین مدینی کی وہ ایام وصال ۔ دم کے دم مین کیا ہوا افسوس آلام وصال
کیون نہ مرجائین الم سی عاشقان برج سبز ۔ قعر ہجران مین گرائی جنکو وہ بام وصال
ممتزج ہی جسمین وہ کافور خوشبوی رسول ۔ کاش ملجائی مدینی کا کوئی جام وصال
ہر لیخا دست کو ہر محبون رش کو ہی ہان ۔ یوسف لیلی صفت ہر صبح وہر شام وصال
عشق احمد مین ہون بیچین بے آرام مین ۔ ہو مرا یارب مدینی مین یہ احرام وصال
یا خدا پھر ہو نصیب اون جالیون سی جہانگنا ۔ اونچی ہوڑی صید نظارہ کو پھر دام وصال
ہند پر ذلت مین آکر کیا ہوا ہون مین ذلیل ۔ پھر عطا فرمائی ذوالاکرام انعام وصال
گر شب وصل مدینہ مشکبو کا آئی ذکر ۔ کیا عجب بنجائی زلف حوریہ لام وصال
اغنیای منہمک ہین وقف الہام فجور ۔ اونکی گوش دلمین کب ہوتا ہی الہام وصال
وصل دنیا پر فنا ہین جو کہ دنیا مین شقی ۔ موت ہے اونکی لیی بیشک وہ ہنام وصال

۲۱۹ | شہر پیغمبر مین ہوئی یا خدا اوسدن فقیر موت کا پیغام ۔ جب لائے پیغام وصال | ۱۱

خاک مدینہ ہی وہ عجب کیمیای دل ۔ لاکہون نفاق وکفر سی مومن بنائے دل

مسجد کی خاک مین وہ ہین مل کیون نجای دل
نقش حصیر جسکا ہی زنجیر پای دل

مکشوف ہین وہ روزن در کسکے نور سے
کرتے ہین اک نظر مین جو کشف الغطای دل

جاری ہین اشک چشم فراق مدینہ مین
کیا پوچھتا ہی اور کوئی ماجرای دل

دل جسکا قلب روضۂ انور سے جا لگی
پھر کیونکی وہ یہان کسی لسی لگای دل

نا آشنای دل ہوئے اُن جالیون مین وہ
جنکی نگاہ ناز ہی خود آشنای دل

جب پوچھتی ہین ہمکو کبای مدینہ سی
کیونکر نروئین درد سی بھر کیون نای دل

آرام پا چکا جو مدینے مین ایکبار
پھر کسطرح جہان مین آرام پای دل

جو سیم و زر کے غم مین نہین جاتے اُس طرف
سینے مین اُنکی دل نہین پتھر ہی جای دل

جب سی نماز مسجد احمد مین کے ادا
رقت مین ہے کچھہ اور ہی آن و ادای دل

۲۲۰ | ہو تو گدای روضۂ سلطان انبیا
ہی ای فقیر وہان کی فقیری عنای دل | ۱۱

اک دل ہی اور ہزار ہجوم ہوای دل
کیا سخت امتحان ہی ہمپر بلای دل

ہو جای گر یہان غم سنت غذای دل
کب فربہی سی جو سما مین سمای دل

تو دلسی پوچھہ تجھسی خدا خوش ہی یا نہین
حاصل رضای حق ہی اگر ہے رضای دل

جان روضہ پر فدا ہو کہ ہی اسمین جان جان
قربان دل گہر یہ کہ ہی رہنمای دل

دیکھین تو عشقبازو یہان دیکھکر شباک
اہل نگاہ ناز سی پھر ہی لگای دل

پھر کیا ہی آفتاب قیامت کا دغدغہ
عشق نبی کی داغ اگر کہای جای دل

وہان کاش ہو قبول مساکین عشق سے
بھر نثار کچھہ نہین کہتی سوای دل

دامان مصطفے کو نچھوڑی گناہگار
پہنچے وہان تلک جو ید نارسای دل

ہوتا ہی سوزِ عشقِ محمد سے دل منیر	جو دل جلائی اُسکی لیی ہے جلائے دل
یارب یہ آب و گل مری پھر بیقرار ہین	پھر ہوئین آب و خاکِ مدینہ دوائے دل

۲۲۱	کیا حال ہی فقیر ترا کسکے عشق مین یا اشکِ چشمِ زار ہین یا ناله ہائے دل	۱۱

جلوہ تحریکِ حق ہین حرکاتِ رسول	مورد تسکین خاص ہین سکناتِ رسول
کیا ہی حلاوت کی شی ہین کلماتِ رسول	دل کو مرض کی دوا ہی وہ نباتِ رسول
ایک کے دہ چند ہین امتِ عاصی کو ہی	کب بتناہی ہوئین پھر حسناتِ رسول
اور کلام ایک ہی میرے زبان پر تای	بس ہے کلامِ خدا اور کلماتِ رسول
دیدۂ اصحاب خود تیرہ ہوئی بعدِ دفن	آج کو کیا کہتی ہو بعدِ وفاتِ رسول
اپنے عمل کی لیئے کاش ہو پیشِ نظر	صوم و صلوٰۃِ رسول حج و رکاتِ رسول
پھر بہی دکہایا خدا قبلۂ احمد مجھے	پھر وہ منای رسول پھر عرفاتِ رسول
جاکی مدینہ مین پھر وہانسے آئون کبہی	روز و شب رات دن ہو صلواتِ رسول
میتو فردوس مین بس یہی بنجائینگے	نخل شریعت سی ہین جو ثمراتِ رسول
وسعتِ جنت مین کاش جاکہین ہم بہی سکین	بیکو مبارک ہون آج یہ برکاتِ رسول

۲۲۲	خوب ہی دیوان ترا کیونکہ فقیر اسمین ہے خوبیٔ ذاتِ رسول وصفِ صفاتِ رسول	۱۷

بیان حال دل غمزدہ بروز رخصت از مدینہ طیبہ

ہوگئی پھر مفارقت ہائے مدینہ رسول	کیون نہی مواصلت ہای مدینہ رسول

اور یہی توبہ کرتی ہم پیش رسول محترم — مانگتی حق سی مغفرت ہائے مدینۂ رسول
آج یہ خستہ جان کہان روضۂ آستان کہان — کیا ہو انجح عافیت ہائے مدینۂ رسول
آج کہان رخ گہر بار دل ہی خیرہ تر — آج کہان معاینت ہائے مدینۂ رسول
ہو کی جدا نگاہ شوق دیکھ رہی ہی تحت فوق — کیون نرہی مشاہدت ہائے مدینۂ رسول
پھر بھی ہو کاش متصل چشم چراغ اہل دل — معدن نور معرفت ہائے مدینۂ رسول
خاک جہان کے عیش پر شاہی تخت و عیش پر — دیکھکے تیری مسکنت ہائے مدینۂ رسول
جیسے بہت فقیر وہان بستی ہین تجھ مین شادمان — مین بھی ہون اک گدا صفت ہائے مدینۂ رسول
تو ہی مقام طیبات مین ہون اسیر سیئات — تجھسے کہان مناسبت ہائے مدینۂ رسول
وہانسی نکلتی ہی مرگ یا کہ جان نکل گئی — کیون نرہی مداخلت ہائے مدینۂ رسول
دیکھیی پھر بھی ہو نصیب مجکو زیارت حبیب — پھر بھی ہو اتنی مقدرت ہائے مدینۂ رسول
عرض سلام صبح و شام کرتی تہی ہم باز و حام — کیون نرہی مواظبت ہائے مدینۂ رسول
مین تو بہت ہی کم رہا گو یا کہ ایکدم رہا — کیون نرہی ملازمت ہائے مدینۂ رسول
مجکو وہانسے لائی کیون چھوڑ کے وہان آئی کیون — سنکی یہ میری معذرت ہائے مدینۂ رسول
مجکو وطن مین آنکی دیتی ہین کیون مبارکی — چاہیی لفظ تعزیت ہائے مدینۂ رسول
پھر وہی راہ ملک ہند حال تباہ ملک ہند — پھر وہی شغل معصیت ہائے مدینۂ رسول

۲۲۳ — پھر وہی ہند کا دیار اور فقیر دل فگار / پھر وہی جای بد صفت ہائے مدینۂ رسول — ۱۱

یک بیک آہ کیا ہوا ہائی مدینۂ رسول — وصل تھا یا کہ خواب تھا ہائے مدینۂ رسول
دل سی جو پوچہتا ہو مین رنج و ملال کا سبب — آتی ہی بس یہی صدا ہائے مدینۂ رسول

زندگی ہو تو ہو وہان موت بھی ہو تو ہو وہان
وہانکی فنا بھی ہی بقا ہائے مدینۂ رسول

اور تو میری داستان یاد رہیگی کیا تجھی
کہنا بس اتنی ہی صبا ہائے مدینۂ رسول

دیکھتی تھی یہ چشم دل راہِ جنان مدینہ مین
دیکھکے نورِ مصطفےٰ ہائے مدینۂ رسول

ہجرِ مدینہ اور ہم جیتی ہین گھر کہا کی بھی
جیتی سی آتی ہی حیا ہائے مدینۂ رسول

جبکہ وہانسے چلی پھر بھی دیکھتی ہی
دیکھتی تھی کہ چھپ گیا ہائے مدینۂ رسول

روزِ وداع کیا کہون ایسا دکھ رہا تھا دل
سانس کے ساتھ لب پہ تھا ہائے مدینۂ رسول

کسکو سناتی حالِ غم چلکے مدینہ سے بہم
جس سے سنا یہی سنا ہائے مدینۂ رسول

پوچھا اگر رفیق نے حالِ فیق روزِ ہجر
جسنے کہا یہی کہا ہائے مدینۂ رسول

ہندمین کیونکی خوش ہی اب یہ فقیر خستہ دل
تجھسے تو اسکا دل لگا ہائے مدینۂ رسول

۲۲۴ | ۹

ہات نا آی کب تلک جای مدینۂ رسول
ڈھونڈی تو کیون نہ بیقرار پائے مدینۂ رسول

خواب مین سہی یا خدا آئی مدینۂ رسول
اور لبِ دل سی چوم لون پائے مدینۂ رسول

ہوکی مدینہ سی جدا رہ گئی بیقرار دل
کہتی ہی رہگئی کہ ہای ہائے مدینۂ رسول

دیکھ چکی ہین جو اوسے کیون نہو اونکی دلکو چین
جنکا خیال سامنے لائے مدینۂ رسول

روزِ مدینہ عارضِ مہوش معرفت ہی اور
زلف ہی اوسکی لیلِ مشک سا ہے مدینۂ رسول

دیکھی جو اوسکو اہلِ دل بہا کہ اوسکو یہ جہان
صاحبِ دل کو اسقدر بہائے مدینۂ رسول

محض خطا و شر ہی آج جبِ وطن کے دلکو رہے
محض صواب و خیر ہی رہے مدینۂ رسول

ہندمین مر نجاؤن مین کہتی ہی کہتی ہا خدا
ہای مدینۂ رسول ہائے مدینۂ رسول

عاشقِ صادق ای فقیر تو ہی تو چل ابھی اودہر

کیا کہیں میں تو کہی لئی آئی مدینہ رسول

جنکی دماغ میں بسی بوی مدینہ رسول
اُنکو ہی جنتِ نعیم کوئی مدینہ رسول

کونسی دن کہیں گے یون کر کے وداع محکو
حفظِ خدا میں جائی تو سوئی مدینہ رسول

دلکو ہی آرزو کمال ہی یہی دمبدم سوال
مجکو دکہائی ذوالجلال روئی مدینہ رسول

سوختگانِ معصیت ہوتے ہیں اُس سے تندرست
آئی ہی کس بہشت سی جوی مدینہ رسول

۲۲۵

ہوش و خرد نجائین کیون سوئی مدینہ ای فقیر
آئی اگر مدینہ سی بوی مدینہ رسول ؛

۷

کوئی بتادی ہی کدہر راہِ مدینہ رسول
دیکہہ لونمین وہ روضۂ شاہِ مدینہ رسول

صورت مکہ سر بسر آنکی رہنی سے ہوا
ساری جہان سی عشیر جاہِ مدینہ رسول

نور سی جسکی بنکی یہ ماہِ فلک ہوا نمود
دیکہیی کیسا کچہہ ہے وہ ماہِ مدینہ رسول

لاکہون یہانکی مردہ دل ہوگئی زندہ دل اون
آبِ بقا کی بحر مین چاہِ مدینہ رسول ؛

نکلون وطن سی مین یہی یون نکلی ہے دلسی جسطرح
آہِ مدینہ رسول آہِ مدینہ رسول

طیبہ کا دانہ دانہ ہی خرمنِ نورِ معرفت
قدر مین کوہِ طور ہی کاہِ مدینہ رسول

۲۲۶

دیکہیی کیا ہو میرا حال مجسی کہین گئے جب فریق
دیکہہ فقیر روضۂ شاہِ مدینہ رسول

۷

دی مجہی اسقدر خدا شوقِ مدینہ رسول
ہوی غمِ وطن کر جا شوقِ مدینہ رسول

جاہ و راہِ طیبہ کے ہوئین لکیر پر فقیر
کر ہو نصیب اغنیا شوقِ مدینہ رسول

کون ہی ایسا وہ شقی جسکو ہوا نہین آج شوق
اور کسی نہوئیگا شوقِ مدینہ رسول

کعبی کا شوق دلکو ہی محض خدا کی واسطے
صرف ہی بہر مصطفی شوقِ مدینہ رسول

حاجتِ منت رفیق اُسکو ہوسکتی کبھی
جسکا رفیق بن گیا شوقِ مدینہ رسول

آتا ہی دورسے نظر شہرِ نبی تو کسقدر
ہوتا ہی باعثِ بکا شوقِ مدینہ رسول

رب مجھی ساکنِ عرب کاش بنائی ای فقیر
رہنا بھلائی ہند کا شوقِ مدینہ رسول

۲۲۷ ردیف المیم ۱۷

خداوندا طفیلِ روحِ حسّان ابوالقاسم
رہون مین عمر بھر مدح و ثناخوانِ ابوالقاسم

گرامی ہین جو مہمان خاکسارانِ ابوالقاسم
مجالِ بوالہوس کیا یون ہو مہمانِ ابوالقاسم

خدا ہی وتر اور وصفِ یحب الوتر کا مصداق
محمد نام اور کُنیت دو لفظان ابوالقاسم

رہیگی شمعِ ایمان روشن اُس کا شانۂ دلمین
نصیبون مین ہی جسکی حفظِ دامانِ ابوالقاسم

ہمین دارین مین رنج والم سی رستگاری ہو
اگر ملجای یہان ملجا نی ندانِ ابوالقاسم

دری جنبش نہوی کفۂ شانِ محمد کو
اگر بن جای عالم سنگِ میزانِ ابوالقاسم

الٰہی بھر فتوحِ سید الکونین
الٰہی بھر عزو جاہِ شایانِ ابوالقاسم

الٰہی بھر اعجازِ جنابِ مورد قرآن
طفیلِ امر و نہی و خیر فرمانِ ابوالقاسم

طفیلِ حضرتِ جبریل مرسل جو شبانہ روز
خدا کے پاس سی لاتی تھی قرآنِ ابوالقاسم

طفیلِ رتبۂ صدیق و بھر شانِ فاروقی
امینِ سلطنت ہین جو وزیرانِ ابوالقاسم

طفیلِ جامعِ قرآن و بابِ علمِ خیر الخلق
کہ جان و مال سی ہی جو کہ قربانِ ابوالقاسم

طفیلِ جملہ اصحابِ رسول اللہ یا اللہ
طفیلِ اہلِ بیتِ پاک و ذیشانِ ابوالقاسم

مجھے عشقِ رسول اللہ اتنا کچھ عنایت ہو
کہ مجھپر رشک لیجا مین محبانِ ابوالقاسم

اس زمانہ کے

بلائے جان ہو مجھپر امر منہیے رسول اللہ
سرورِ دل ہو میرا طوعِ فرمانِ ابوالقاسم

الٰہی یون مدینہ زندگی تک ہو وطن میرا
کہ مجھکو پھر نہو ئے داغِ ہجرانِ ابوالقاسم

وہین مرہ کی مر جاؤن بقیع پاک مین ہو
رہون وہان خاک مین بھی تیرا یونِ ابوالقاسم

۲۲۸ | قبولِ عرضِ حاجت سی نہو وارین مین محروم
فقیر خستہ یا اللہ رحمان ابوالقاسم | ۱۳

الٰہی دل ہوا ورشوقِ وصالِ سرورِ عالم
ہمیشہ چشم ہوئی زار و نالِ سرورِ عالم

اگر ہی عفو حق مصرفِ حالِ سرورِ عالم
تو یہ امت ہے بدلِ اشتعالِ سرورِ عالم

ہمیشہ ہمسے محتاجونکی رحمت کیلیے کیا کچھہ
رہی اللہ سی عرض و سوالِ سرورِ عالم

جبالِ ہند پر برگِ شجر ہین سب کفِ افسوس
کہ ہم بھی کاش ہوتی پائمالِ سرورِ عالم

عجب کیا قصر جنت سے مبدل ہو مین جرم اونکے
مدینی مین جو ہین کوہ و جبالِ سرورِ عالم

جو ہو پاپوش اونکی ننگِ پا ہو تاجِ کیخسرو
میسر جنکو ہی صفِ نعالِ سرورِ عالم

دلِ کونین کی اقلیم پہ جسکی حکومت ہے
وہ ظلِ اللہ ہی نورِ جمالِ سرورِ عالم

کسی کامل سی پوچھا چاہیے اس رمز کو کیا کچھہ
خدا کی بعد ہین فضل و کمالِ سرورِ عالم

جلالِ کبریا کا سایہ کہتی ہین اولوالابصار
جو ہی دارین مین جاہ و جلالِ سرورِ عالم

نہ رہتی تھی عدو محرومِ نعمت دوست کیا رہتے
یہ تھا اللہ ری جود و نوالِ سرورِ عالم

ہمیشہ منتظرِ رحمان دل ہین اسکے بندون کی
کہ نور افشان ہو جنمین خیالِ سرورِ عالم

الٰہی دین و دنیا مین بشکلِ عرض لازم ہو
مری جوہر مین طوع و امتثالِ سرورِ عالم

۲۲۹ | فقیر خستہ دل سی تو ہو راضی یا الٰہی اور
وہ شاہِ عالم و اصحاب و آلِ سرورِ عالم | ۱۵

ض

عرض درود و سلام بر روح خیر الانام علیہ الصلوٰۃ و السلام

جنکا مدینہ ہی مقام اونپہ درود اور سلام
اونپہ درود اور سلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی مزی کا ہی وہ نام اونپہ درود اور سلام
میری طی فسے ہو مدام اونپہ درود اور سلام

روضۂ مصطفےٰ پہ کاش میری زبان سے عرض ہو
لیل و نہار و صبح و شام اونپہ درود اور سلام

ہی یہی دل کی آرزو عمر ہی میری جسقدر
کہتی ہی کہتی ہو تمام اونپہ درود اور سلام

اوّل و آخر سخن کم ہی درود اگرچہ ہو
چاہیی ہوئی ہر کلام اونپہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہین وہ جو پڑہتے نہین درود کو
لی جو کوئی نبی کا نام اونپہ درود اور سلام

کام کی بات ہی تو یہ کچھ کسو سی کام ہو
بھیجنے سی ہو اپنا کام اونپہ درود اور سلام

خالقِ کل سی لیکی تا حور و فرشتہ انس و جن
کہتے ہین سارے خاص و عام اونپہ درود اور سلام

سینہ بہی غمسی چہن گیا دیکہی کیسی نصیب ہو
روضہ کی جالیونکو تھام اونپہ درود اور سلام

حالتِ ہوش مین درود ہو سو تو مجہی نہ لینے دی
بلکہ بحالتِ منام اونپہ درود اور سلام

ایک مرے سلام کیا عرض ہین اونسو جناب مین
کہتے ہین صلی اللہ علیہ الدوام اونپہ درود اور سلام

ساکنِ برج سبز پہ بھیجتے ہین درود سب
کہتے ہین حرفی الخیام اونپہ درود اور سلام

کیا ہو کہ مین بہی جالیون انمین جو رازدان ہان
کہتے ہین کہکے از دحام اونپہ درود اور سلام

بادِ صبا جو جاتو روضۂ مصطفےٰ کی پاس
میرا بہی عرض کر پیام اونپہ درود اور سلام

کہتی درود اور سلام یہ بہی تو کہہ تو ای فقیر
جو ہین صحابۂ کرام اونپہ درود اور سلام

۲۳۰ ۱۷

رکہی جو تر زبان مدام اونپہ درود اور سلام
بس ہی علاج تشنہ کام اونپہ درود اور سلام

عرضِ حضورِ کبریا ہی کہ بلاغ ہو نصیب
کرتا ہی عرض جو غلام اونپہ درود اور سلام

دلکو یہان قرار ہے رفع سب انتشار ہے — کشورِ دل کا انتظام اُنپہ درود اور سلام

لکھی نجائین پھر گناہ جو ہو نصیب رات دن — اول و آخرِ کلام اُنپہ درود اور سلام

پیکِ شتاب رو کوئی کب ہے دلِ طپیدہ سے — لیچلے جلکہ تیز گام اُنپہ درود اور سلام

اُنکی خیال پر بھی ہان ورد صلوۃ چاہیے — کہتے تو ہم ہین لیکے نام اُنپہ درود اور سلام

فخرِ رسل وہ مفخر ہین کہ ہی دو جہان کو آج — باعثِ فخر و احترام اُنپہ درود اور سلام

قیمتِ کوثر اُسکی پاس آج ہی جسکو مل گیا — عشقِ نبی کا ایک جام اُنپہ درود اور سلام

کیون نہ سہام بی شمار ارث ہین خلد سے ملین — جو ہو نصیب متہام اُنپہ درود اور سلام

دخل کہان کہ حبط کو پھر ہی دسترس وہان — بھرِ عمل جو ہو ختام اُنپہ درود اور سلام

ہر غم و ہم ہی اُنسی دور جو کہ اہم سمجھکے ہان — بھیجتے ہین باہتمام اُنپہ درود اور سلام

عرضِ صلوۃ ایکدم مجھسے مفارق اب نہو — چاہیی یون بالتزام اُنپہ درود اور سلام

رازِ خفی ہوا جلی مشتغلِ صلوۃ کو — یون ہوا کاشف اللثام اُنپہ درود اور سلام

کیون نہو فتح بابِ خلد جو ہو نصیب کوئی دم — بابِ رسول پر قیام اُنپہ درود اور سلام

ابتو دکہادی یا خدا میری بھی چشم زار کو — روضۂ سید الانام اُنپہ درود اور سلام

صورتِ مصطفے مین ہی ہمکو ہدیۂ خدا — رحمتِ حق بخاص و عام اُنپہ درود اور سلام

۲۳۱	عرضِ فقیر یا غنی ہوئے قبول یہ جو ہی لیل و نہار یا سلام اُنپہ درود اور سلام	۱۵

جان فدای سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم — صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

رحمتِ حق نازل ہے ہمیشہ جسپہ ہم اُسکی طفیل — وردِ زبان جو رکھتے ہین ہم صلی اللہ علیہ وسلم

ذاتِ محمد سے ہی قرین یون رحمتِ رب مجتبی — نامِ محمدی ہی ہمدم صلی اللہ علیہ وسلم

جو ہیں مکرم انسی وہ اکرم جو ہیں معظم اُنسی وہ اعظم — خیرِ دو عالم فخرِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ ہیں اہلِ فواد صادق دیکھ چکے آیاتِ ربی — سرِّ ما اوحی کے محرم صلی اللہ علیہ وسلم

جب آئی اللہ کی رحمت دو رہوئے دلسی ہر رحمت — کیونکی نہوئی وافع ہر غم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درود اُس پر دس رحمت کیا انعامِ الٰہی ہے — ورد زبان ہو چاہیے ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

رنج والم کے لاکھوں لشکر مر جاتے ہیں سن کر اکر — کیا ہی ملی ہی حصنِ محکم صلی اللہ علیہ وسلم

دل تک تہہ نہیں جا سکتا زخم گنہ کا ہو کیونکر دلپر — ہی مجروح نہاں کا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

روئے مقدس پر خطِ ریحا معنیٔ قرآں کی صورت ہے — چہرہ ہی قرآنِ متجسم صلی اللہ علیہ وسلم

کیونکی نہو تعظیم محمد کیونکی نہو تکریم محمد — سب سے وہ اتقی سب سے وہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

صد ہا سال اول العزمی سی تہی آئی فاقمین انکی اثرات — ہیں وہ مبشر ابنِ مریم صلے اللہ علیہ وسلم

تابعِ احمد ہی جو انساں وہ ہی سلامت تو جہاں میں — راہ نمائی طریق اسلم صلی اللہ علیہ وسلم

سارے درخت اک موسم کی ہیں پر یہی تخل ایسا ہے دم سے — جو دیتا ہی ثمر ہر موسم صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم شغل فقیر اپنا کافی ہے
حزبِ اعظم وردِ افخم صلی اللہ علیہ وسلم

ثنائے حضرت رسولِ عربی در غزلِ فارسی از فقیر ہیچمدانے

بعدِ خدا از شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم — ہر دو جہان احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امرش باعثِ قربتِ موسے نہیش مانعِ قہر و غضب ہا — رحمتِ حق تبیانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چیست ازیں بالاتر و اعظم بر جاں و ام احسانم — یکسر مشرقربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نیرِ عالمِ دینِ ایمان بدرِ منیرِ منزلِ عرفان — ہر حجرہ از ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ مصداق ما کذب الفؤاد ما رأی ۱۲

گر خسِ راہ مدینہ یابی آن مفتاحِ خزینہ یابی
بین اثرِ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اتیاں با وقتِ شقاموتِ الفِ مساکنِ جنت
گوشۂ چشم از آنِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جان بر فعتِ قربان از وے دشد منزلِ فان اوے
جان و دلم قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الفتِ تن با روحِ مجرد کی شد از امکان معدد
گر نشدی امکانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مولدِ پاکش ملک عرش سلیک با مرِ حضرتِ رب شد
بر دو جہان سلطانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ جنانم در نظر آید چون چشمم در کحل سراید
خاکِ رہِ دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پیشِ کسان چوں متسم من در دلِ خود بس منفعلم من
آہ من و عصیانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عارفِ حدِ نیت و اجد نیست قبول در گہِ احد
تا نبود غفرانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یا ربی صد الف تحیہ نازل کن بخیر بہ بہ
ہر دم یا رحمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلِّ علی اصحاب کبش بر آل و ازواج و بناتش
جملہ عصمتیانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۲۳۳	خاص بروحِ شاعرِ صادق آنکہ فقیر ش تابع و عاشق یسینی بر ان حسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵

باران ابر قلم بسیرابی تشنگان عجم در مدح خوانی آبِ زمزم

عجب تسکین دلِ ہی تابین کو جذا زمزم
رگ و پی مین سے آواز آتی ہی صدر حبا زمزم

حضورِ کعبہ سی جو یک بیک پیدا ہوا زمزم
حیاتِ مردگانِ دل کا باعث ہو گیا زمزم

بنا دی یا الٰہی یون می دل کی غذا زمزم
کہ اکل و شرب مین میرے رہی باقی نرا زمزم

علاجِ چشمِ دل بھی چشمِ سر کے ساتھ ہی منظور
جو مکے والی کرتی ہین مزاجِ قوتیا زمزم

حرم کے جانیوالے سب نصیبے کی سکندر ہین
کہ ہر جا تا ہی اونکو چشمۂ آبِ بقا زمزم

عجب چشمہ ہی مشرق آفتابِ عالمِ دل کا — نکلتا ہی جہاں سے صورتِ شمس الضحیٰ زمزم

رسول اللہ فرماتی ہین حاصل ہی وہی مطلب — کسیے جس تمنا کیلیئے یہاں پیا زمزم

الٰہی شکر ہی وہان حسبِ ارشادِ رسول اللہ — شکم مین ہمنی کو کہین نہ تا ان اپنے بھرا زمزم

نہایا یا دہکو اور پانی رہ کی مکے مین — ہمین تو گرم بھی اور سرد بھی منہ لگا زمزم

اڈرائی اسکا پینا کیون نہ دل سی پاسین مسجد مین — کہ عالم مین پر جبریل سی جاری ہوا زمزم

طفیل شانِ اسمعیل و شانِ امِّ اسمعیل — جہانمین تشنہ کامانِ محبت کو ملا زمزم

تبرک تھا ہمیشہ بارک اللہ اور بھی افزون — تبرک بن گیا بیشک طفیل مصطفےٰ زمزم

نکیونکر تشنہ لب ہو دل ہمارا اور سکے رغبت مین — پیا کرتی تہی کس رغبت سے محبوبِ خدا زمزم

ہمیشہ یاد آتی ہی مجہی پیاس روزی کی — صراحی مین وہ ٹھنڈا سا منی رکھا ہوا زمزم

(یعنے وہان کے مہمان مین ۱۲)

عجب ہے زمزمہ اہلِ زیارت کا حرم مین تھا — مہیا روزہ دارونکے لیے تھا جابجا زمزم

(کوزہ بجمع ۱۲)

وہ خرما لقمہ حلوا تھی کیا خوب اپنی افطاری — اور اُسپر وہ مزیدار لی کی پینا خوش مزا زمزم

دراز مزم کی قسمت دیکھنا معراج کی شبکو — رسول اللہ کا دل دھونی کو لایا گیا زمزم

ممونہ سلسبیلِ خلد کا عالم مین گویا ہی — سبیلون پر حرم مین جابجا رکھا ہوا زمزم

ہمیشہ زمزمہ پیرا بزمِ خلد ہونگے — جنہون نے مجمعِ حجاج مین جاکر پیا زمزم

مشرف ذکر سی کیونکر نہو آخر بھے قرآن مین — اسیلیے زمزم سے سارے عالم مین گیا زمزم

(یعنی انزلناہ الحدید الآیۃ ۱۲ بمعنے آہن کی ۱۲)

ہوئے جو سنگدل یہان پانی پانی اوسکے پینے سی — بڑہائی کیون نہ اونکے حق مین تاثیرِ دعا زمزم

مسکنِ مثل کوہ شری بیابانِ قیامت مین — حرم مین تشنگانِ حج بیت اللہ کا زمزم

ہوا یہ رحمۃ للعالمین کا جب سے مستعمل — ہوا اکسیر کیفیوت رتبِ دل کی دوا زمزم

بہت کم دیکھتا ہون اہلِ دنیا مین جب دنیا کو — ہو اسمیر لیئے بیماریٔ دل کی شفا زمزم

۲۳۴	فقیر اب کاسۂ دریوزہ رکھہ ہر دم دعا مانگہ کہ یارب پھر بلا زمزم بلا زمزم بلا زمزم	۷

قیامِ قلمِ دونیم در مدحِ مقامِ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

حضورِ بیتِ معلے مقامِ ابراہیم
عطائے حق ہی مصلے مقامِ ابراہیم

جو نقشِ پائے خلیلِ جلیلِ اسمین ہے
تو کیون نہو ئی مجلی مقامِ ابراہیم

وہان ہجوم نمازِ طواف ایسا ہے
کب ایکدم ہے مخلی مقامِ ابراہیم

شبانہ روز جو انوارِ کعبہ اسمین
تو کسقدر ہی مجلی مقامِ ابراہیم

بشکلِ قیس تہی بیتاب دل جو دیکہا وہان
بشکلِ ہودج لیلے مقامِ ابراہیم

وہ قربِ حق مین مقامِ خلیل عالی ہے
یہ اس لیی ہے معلے مقامِ ابراہیم

۲۳۵	فقیر اب تو مصلے وہین رہو کہ جہان عطائے حق ہے مصلے مقامِ ابراہیم	۱۳

ردیف النون چیزی در مدحِ قرآن مجید و فرقانِ حمید

جو مومنونپہ ہی رضوان خاصِ ربِ قرآن
تو کافرون پہ ہے اللہ کا غضب قرآن

ہوا کلیمِ الٰہی ضمیرِ پاکِ رسول
دلِ رسول مین جبریل لائی جب قرآن

نہ آفتابِ قیامت کا غم نہ قبر کا خوف
یہان ہے جنکی تلاوت مین روز و شب قرآن

رہین گے انکی سب اعمال حفظِ حرمت مین
درون دل ہو اگر محفوظ جنکو سب قرآن

عجب ہے جبلِ متین اسکا وصف ذی الاسرا
کہ بہر وصل الی اللہ ہی سبب قرآن

ل
بوقتِ بیعی سی تقلیبی
بجا کر جس ہاتی مقام ابراہیم
بجا نے ایک قدم قبلہ
ہوون ہو تا کہ اسمین
کب ہوئے ۱۲ ۱۲

قرین خاص ہین اور ہمکلام ہین قسرا — کلام حق کا ہوا اسلیے لقب قرآن
اسیکی سامعہ اک حضرت حمیرا ہین — اور ایک سنتی تہی حمالۃ الحطب قرآن
اسیکو سنتی ہین عمار اور بلال و صہیب — اور ایک سنتی تھی ابولہب قرآن
اسیکو سنتی ہین سلمان فارسی دیکھو — اور ایک سنتی تہی ہان مشرک عرب قرآن
ہی انتخاب امم امت نبی جسکو — ملا ہی ساری کتابون کا منتخب قرآن
بشر تو کیون نہ ہو یہان جن بہی ہوگئی مومن — سنا زبان محمد سی وہ عجب قرآن
جو محض ترجمہ خوان مدعی ہین علم کا آج — سمجہتے کا ہیکو ہین ایسی بے ادب قرآن

۲۳۶ | فقیر میری دعا ہی کہ تا بوقت اخیر | ۱۳
نہو لبون پہ دل و جان و زبان و لب قرآن

عشق محبوب سے بے قالب لسان ہین جان — یہ نہوتا تو نا تہی تن بیجان مین جان
تہی عدو انس کی جن ہان بطفیل احمد — مختلط جان مین انسان ہیزا انسانمین جاجان
جیل طیبہ سی یون رہ گئی پتھرائی ہوئے — وہان تو گویا کہ تہی دیدہ حیران مین جان
سنبل کاہ مدینہ ہی تو چل کر دیکہی — جسکے رہتی ہی کسی زلف پریشانمین جان
قوت روح مدینے مین تہی افزون بعینے — یہ جو کہتی ہین کہ آتی ہی وہان جانمین جان
مسکن جان جہان کالب ساغر ہی شفا — زہر کہا جاے جو عشق لب جاناں مین جان
اغنیا سبکو دعا کیلیے کہدیتی ہین بس — چل سکین مردی کہان چہوڑ کر ہمیانمین جان
کب نکل جائینگے ہم یہان سی مہاجر ہوکر — نہ نکل جای ہمارے اسی ارمان مین جان
آنکہہ دیدار محمد ہی لگی ہے گویا — رات دن جسکی لگی رہتی ہی قرآنمین جان
خاک و خاشاک مدینہ سی جو دل راضی ہے — راضی ہوینگی وہان روضہ رضوانمین جان

دہن کعبہ جو ہات آئی تو آنسو بنکر | | کاش رہ جائے کسے گوشۂ دامان مین جان
مرگِ عشاق نہین کچھہ ملک الموت کی ہات | | جاتی ہی اونکی یدِ قدرتِ رحمان مین جان

۲۳۷ | مدحتِ جانِ جہان ہے مین مقرر ہی فقیر کہ ہزار دن کی پڑی ہی تری دیوان مین جان | ۱۷

سرورِ کائنات کی باتین | | ہین سراسر نجات کی باتین
ہے کلامِ قدیم یہ قرآن | | شاہ عالی صفات کی باتین
سمجھے ذکرِ خدا و ذکرِ رسول | | نفس فانی ثبات کی باتین
شکلِ محشر دکھاتین ہین ہمکو | | مصطفےٰ کی وفات کی باتین
باعثِ رحمت و سلامتِ دین | | ہین سلام و صلات کی باتین
ہند کی زندگی کا نام نلو | ق | ہین سراسر ممات کی باتین
اور مدینے مین مرنے کے حالات | | جو ہین سب ہین حیات کی باتین
آج نہرِ مدینہ کرتی ہے | | آبِ نہرالحیات کی باتین
بات بات آپ کی بہلاتی ہے | | کوزہائے نبات کی باتین
وصفِ معراج کس سے ہوئی وہ کیا | | باتین ہین ایسی رات کی باتین
حسنات درود سے نابود | | ہوتین ہین سیئات کی باتین
ہر دم اون جالیون کی سنتا ہون | | ان لکیرون ہی ہات کی باتین
نعتِ احمد مین خشکی لب ہے | | ہین قلم سے دوات کی باتین
مصری و کوفی آبِ طیبہ سی | | بہولی نیل و فرات کی باتین
مدح خوان ہو گیا مین کیون مشہور | | بن گئین ایک بات کی باتین

کاش لکھیں ملائکہ صلوات	مری دن اور رات کی باتیں

۲۳۸	کہتی ہیں ساری نکتہ سنج فقیر ہیں تری کن نکات کی باتیں	۹

جو عشقِ محمد کا مزا پائی ہوئی ہیں — جنت کی مزی اونکو ہیں آئی ہوئی ہیں
بی حج و زیارت جو گوارا ہیں بہت مال — کیا زہر ہی جسکو یہ غنی کھائی ہوئی ہیں
اوس درگہہ قدوس و معلی میں کبھی وہ — کیا جائیں گے دنیا پہ جو دل آئی ہوئی ہیں
ایکاش ملی اک سمتِ بوئی مدینہ — یہاں جو گل و بلبل بہت اترائی ہوئی ہیں
کیا جائیں گے جنت میں یہاں جنکے جھے جنکو — وہاں جائیں گے وہ یہاں سے جو گھبرائی ہوئی ہیں
ہر ظلمتِ دنیا سی وہ انوارِ صحابہ — کیا راہِ ہدایت ہیں دکھلائی ہوئی ہیں
مومن ہیں وہ جو ساتھ لیے جائیں گے ایمان — لانی کو تو ایمان بہت لائی ہوئی ہیں
جو خاکِ مدینہ کو نہیں چھوٹتی اک دم — وہ خاک نشیں گوہرِ دل پائی ہوئی ہیں

۲۳۹	ہر حال میں رکھہ شرم فقیر اپنی خدا سی مولی کی وہ بندی ہیں جو شرمائی ہوئی ہیں	۹

حسنِ رسول آئی جو اعمی کی خواب میں — مشہور بالیقین ہو بینا کی خواب میں
لیلِ مدینہ آئی جو لیلا کی خواب میں — مجنون بنائی ایک نظر آکی خواب میں (وہ خواب ۱۲)
دل بیقرار کر دیا شکلِ مدینہ پر — گویا مرے نصیب نے دکھلا کی خواب میں
وصلِ مدینہ تھا کہ وہ بیدار تھی کہیں — اک لحظہ خفتہ بخت زلیخا کی خواب میں
خارِ حجاز دامنِ دل ڈھونڈتا ہی پھر — گل کیوں نہ آئی بلبلِ شیدا کی خواب میں
آبادیِ حرم دلِ ویراں میں پھرتی ہے — کیا کیا مساکن آتی ہیں صحرا کی خواب میں

ہی غارِ ثور سترِ تلک راحتِ قلوب		اصحابِ کہف دل مین وہان جاکی خوا ہین
بیدار دل گئی قدم سر سے اُسطرف		اور یہان قدم مین ندہ دنیا کی خوا ہین

۲۴۰	دیکھا ہی آب و خاک مدینہ جوای فقیر ایسی دوا کہان ہی اطبا کے خوا ہین	۱۵

مری دیوان سی اکثر جاک دیوان ہوتے جاتے ہین		جو شاعر مدعتی ہین شب شیطان ہوتے جاتے ہین
جو عاشق بی غم فرزند و زن یہان ہوتے جاتے ہین		وہان مشتاق اُنکی حور و غلمان ہوتے جاتے ہین
بیانِ وصف مین آسانی دینِ محمد کے		بہت مضمون مشکل مجھپر آسان ہوتے جاتے ہین
محبانِ نبی کو وہ عطا ئین ہین خطا سو نپر		کہ خالِ حور اُنکی داغ عصیان ہوتی جاتی ہین
مشرف ہین طوافِ کعبہ عرفان و قربت سے		منا ئی عشقِ احمد مین جو قربان ہوتے جاتی ہین
وہی بنیا ہین جو آنکھین قدم ہین راہِ یثرب مین		کہ میلِ سرمہ وہان خارِ مغیلان ہوتی جاتی ہین
مدینی مین نظر آتی ہی یارب دور سی کیا چیز		کہ جسکو دیکھتی جاتی ہین حیران ہوتے جاتی ہین
ثوابِ بندی بہی مکتبِ سنت مین ایسا ہی		کہ یہان اوراقِ میزانِ ثقل سیران ہوتی جاتی ہین
رسولِ حق کا در عشق ہی جس دلمین وزر افزون		شفا ئی درد جسم و جان کے ساما ن ہوتے جاتی ہین
مدینی کی مسافر خلد مین جاتی ہوئی گو یا		ہمین ہمراہ ایسنے کی لیئی یہان ہوتے جاتی ہین
حرم کی راہ مین پیدل چلی جاتی ہین جو مسکین		ضعیفے مین قوی بس اُنکی ایمان ہوتے جاتی ہین
جو بی حج و زیارت مرتی ہین یہانکی حکومت سے		وہ سارے اغنیا محکوم شیطان ہوتے جاتی ہین
دلِ ویران مدینے مین ہو کسدن دیکھی آباد		خراب آباد اور آباد ویران ہوتے جاتی ہین
بہت سن سن کے اُنکو محو ہوتی ہین تو کیا رب		مری شعر ہو شعر از یہان ہوتی جاتی ہین

۲۴۱	فقیر اب مدحِ احمد مین طفیلِ حضرتِ حسان	۱۱

مری

مری مولی کی کیا کچھ مجھپر احسان ہوتی جاتی ہین

بہت اس رنج سی ہی اغنیا کی جان جو کہتے ہین — کہ زادِ راہِ کعبہ ہی بڑا نقصان جو کہتے ہین
امانِ دولتِ ایمان بس توحید و سنت ہے — نہین تو مارتا ہی ہات ابہی شیطان جو کہتے ہین
لگا کر نفس و شیطان نے ہزارون چور بدعت کے — کیا ہی اہلِ بدعت کا ضعیف ایمان جو کہتے ہین
جو دل مالِ تجارت مین ہین کیا مقبول حج انکا — طوافِ کعبہ گو کرتی ہین پر ہی ہیان جو کہتے ہین
غنی کہتی ہین جی جاتی تو جائی پر بچائی مال — جو ہو تو جان جو کہتے ہین نہو ہیہان جو کہتے ہین
جو ذاکر ہو تو راہِ منزلِ مقصود کیون بہولے — یہ نسیان کی سبب رہتا ہی ہر انسان جو کہتے ہین
رہی قیدِ شریعت مین تو دل بیخوف رہتا ہے — نرکہی شانِ یوسف کو کہی ندان جو کہتے ہین
مہوس چل کہین خاکِ مدینہ ہو کی ہو اکسیر — عبث تادی کریگی تا وان جو کہتے ہین
بخیلونسی نہ نکلی کوئی حسرت دین و دنیا کی — کہ رکہی رہگئی اونکی سبہی ارمان جو کہتے ہین
ذرا قرآن مین دیکہین قصہ قارون کو عبرت سے — جو رکہتی ہین یہ جان و مال بی احسان جو کہتے ہین

۲۴۲ — کہان ہی ای فقیر اب دولتِ دیدار روضہ ہای — ۱۵
وہی دلی وہی پر دیدۂ گریان جو کہون مین

کس جائی ازدواجِ شفا و الم نہین — تبدیل وصلِ طیبہ سی میرا ہی غم نہین
دیوان اغنیا کو خفتِ میزان کم نہین — راحت کی فربہی ہی سفر کا ورم نہین
راہِ مدینہ مین اگر ایمانسی موت آئی — راہِ وجودِ خلد ہی راہِ عدم نہین
جنگی خمیدہ قد ہو جسم ابر و ہزار مین — محراب مصطفے کی لئی کب وہ خم نہین
انگشتِ مصطفے سی قلم ہو گیا قمر — ممسوس اوسکا گو کبہی نفس قلم نہین
السری لطفِ عام کہ لاکہون ہین تشنہ لب — دامن کشان کسوسی وہ بیت الحرم نہین

حالِ مدینہ پوچھو مری چشمِ تر سے بس
خاموشی اپنی روزہ مریم سے کم نہین

کیا کہیے آپکی کفِ انعام کی مثال
ہمنام ہو تو ہو وہ کفِ بحر و یم نہین

خاشاکِ طیبہ کیون نہو مرغوبِ جان و دل
برگِ خزان سے جسکی مماثل ارم نہین

خوئے نبی وہ رحمتِ دارین ہی وسیع
جسکی حضور چشمۂ کوثر مین نم نہین

یہ امتِ آخری ہی جو اول بہشت مین
منظورِ کشفِ عیبِ حضورِ امم نہین

جیسے قسم لعمرک لطفِ لطیف ہی
اسکی قسم کوئی ایسی قسم نہین

جود و عطا مین ہے صفتِ عادتِ رسول
ہم قافیہ بھی اس لیے لاسی نعم نہین

دارین مین یہ امتِ عاصی نکیون ہو شاد
مخدوم خوش بغیر نجاتِ خدم نہین

۲۴۳ | مضمونِ مدح شہرۂ آفاق ہین فقیر
کیا میری بات مین یہ علم ہی قلم نہین | ۱۱

سہ تا غزل فارسی بعشق رسول عربی از فقیر ہندی

کی منتہی بطیبہ شد از ما گریستن
کی بود منتہای تمنا گریستن

ہر اشک خضرِ راہِ جنان گر شود چہ دور
در اشتیاقِ گنبدِ خضرا گریستن

لیلِ مدینہ یکدمش آید اگر بخواب
لازم شود چو قیس بلیلا گریستن

در طولِ گریہ وصلِ مدینہ نہفتہ بود
از بہرِ خندہ بود معما گریستن

سیمای عاشقانِ محمد چو کریہاست
سازد بسنگ و خشت مہیا گریستن

یکدیدنِ جمالِ محمد چہا کند
اینست چون برآرد مسما گریستن

روزی عیان نمود بما نہرِ طیبہ را
تاثیر گوشرست ہمانا گریستن

مان

هان خندهای زر و مدینه ببین غنی | در حسب مال گریه دریغا گریستن
کی تا مذاق نرم دلی سنگدل رسد | فرق است در گریستن و ناگریستن
هر موی من ز عشق محمد بغیرت است | کز چشم خاص خون شده پیدا گریستن

۲۴۴ | در گریه آورم در و دیوار از بن غزل | نخل ست ای فقیر به تنها گریستن | ۱۱

باید بشوق طیبه و بطحا گریستن | عیب است عیب در عم دنیا گریستن
کی حیرت ست غیرت صرف مداد ما | سازد نصیب دیدهٔ حور ا گریستن
در شوق روضه گریه بود احسن العمل | حسن ست بهر طالب حسنا گریستن
در عشق ظل نور قدم چون بگرید او | نور آورد بدیدهٔ اعما گریستن
خاک مدینه از مرض جسم و جان شفاست | حیف است حیف پیش اطبا گریستن
خندان باخذ مال ز یغما چه میشوی | ای وای اگر تو رفت بیغما گریستن
ای وامق محبت دنیا بهوش باش | کی عذر باشد از پی عذرا گریستن
تسکین بگریهای دو چشمم نبود کاش | چشمی شوم همه ز پی وا گریستن
دیدیم روی طیبه چو خندیدن صباح | زیباست بهر آن رخ زیبا گریستن
کی خندهای آن لب گورش بود نصیب | آنرا که لمحه نیست گوارا گریستن

۲۴۵ | فرض ست تا بمرگ ز عصیان نمای فقیر | گریم بخوف حضرت مولی گریستن | ۱۱

در خوف حق اگر بود از ما گریستن | آفاق را کند تهٔ و بالا گریستن
یارب بعشق یوسف مادر نصیب ما | لازم بود چو چشم زلیخا گریستن

چشم و دلم بشوق محمد معاوند — زان هر زمان مرست مهیا گریستن
گریان شدم بهجر مدینه زعمرها — کے باشد از سرور لقا ہا گریستن
بر روضۂ رسول چہ لذات روح بود — در روزہا و در دل شبہا گریستن
چشمم شباک مرقد انور چرا نشد — زین حسرتم سزاست چو دریا گریستن
بس نالہا بسینۂ خود کردہ ام اسیر — زید مرا بکوہ و بصحرا گریستن
بر عاصیان چو باغ جنان گل کند دوام — از درد بر ضریح معلا گریستن
کردم چو ضبط جوش بکا از پئی ادب — گردیدہ در گلو گرہ آسا گریستن
چشم من و بعشق محمد سرشک بار — مجنون و در تعشق لیلا گریستن

۲۴۶	باش ای فقیر عاشق احمد بجملہ حال خندیدنت نصیب بود یا گریستن	۱۱

نگاہ شوق یون سرور ہی اس دل حزیں در میں — کہ جیسی رشتۂ روح مسلمان قصر گوہر میں
جمال مصطفے جس خو ابمیں دیکھون تو کیا حیرت — کہ وہ سونا بہی مثل رتبۂ میزان محشر میں
بہت لب بند ہو جاتے ہین یون میم محمدی — مزا قند مکرر کا ہی اس حرف مکرر میں
مثال ہمرہ وصل اپنی ہوش و عقل ساقط ہی — جب اوس ماقبل کل سی متصل تہی شہر انور میں
او دہر آئینہ دیوار روضہ ہو گیا مخفی — ایدہر ہی رعشۂ سیماب سے قلب مضطر میں
جو حسن احسن الکونین کی وصاف ہین راین — گیا ہی فکر حادث کس مصور کی مصور میں
نہوتا رنگ چاندی کی یہان تاریک حسرت سے — جو ہوتا جا وہان مصروف یہ بہی حلقۂ در میں
پڑی کیونکر خمار حور مو باف زری بنکر — کہ ہی چوٹی احد کی سایۂ موی مغبر میں
جمال احمدی وہ دلربا ہی دلربا ہون کا — کہ رہ سکتا نہین ہرگز کسی دلبر کا دلبر میں

۱ یہ غزل دیوان مخزونہ رسول اللہ صلعم صلاۃ علیہ وسلم کی جلد ۱ صفحہ ۱۲

۲ یہ غزل رسول اللہ صلعم اکثر جبل احد پر تشریف لجاتے تھا اور سید ابکا اسپر پڑتا تہا پس رکو شتاب کہ دیکھا نہ اسکا

۳ باب بخاری ۱۲

ہوا صد پارہ ہنسکل کتان ہر پوستین کفر — چمک تھی بدر مین ایسی ہلال تیغ سرور مین

۲۴۷ — فقیر اپنا بیان مدح وہ در یا رحمت سے — ۱۳
زبان گویا کہ دو ماہیت ماہی ہی کو ثر مین

جو خط پشت لب ہی قرب دندان ہیسر مین — اوگا ہی سبزۂ گلزار عرفان آب گوہر مین
تجلی ہو جمال احمدی کی خوابین جسپر — بنی تار نظر ہر موی تن ہر تار بستر مین
کتاب مدح سی نقطہ بہی گر مقبول ہو جائی — مداد اپنی عجب کیا مشک بنکر جائی کوثر مین
قد مبوسی کی غیرت مین دل خورشید سوزان ہے — جو گرتا ہی وہ سایہ پا دیوار منور مین
کف دست رسول اللہ کے حسرت مین غمگین ہے — ہمیشہ اسلیے ہے کیا یہ زرد چہرہ زر مین
بنی ای کاش عطر دہر و کافور کفن میرا — ثنائی مصطفے جو ہی مری مغز معطر مین
خراج قریہ گفتار میرا آج کل دہ ہے — کسا دا ئی تو کیا حیرت خراج ہفت کشور مین
سنو ای شیعۂ دی دین بغض انمین تہا کچہ بہی — محبت تہی ابو بکر و عمر عثمان و حیدر مین
کہان ہے مجمع زوار کیا خوش ہول محزون — ہنسی کیا ائی گہر کر دیدۂ گریان کے لشکر مین
صدف نی سن لیا کیا ذکر دریا کی ہنگیر زد نکا — ندامت سی عرق ہی نفس گوہر آب گوہر مین
روانی میری اشکونکی سراپا بی اثر کیون ہے — یہ کیون مشہور ہی تاثیر یہان ہر سیر احتر مین
دہان رہتی ہوی ہتا نہین خوف و حزن باقی — مدینہ طیبہ دنیا مین ہی جنت کی پیکر مین

۲۴۸ — فقیر ابتو یہ اوصاف محمد مین قلم میرا — ۱۱
دکہاتا ہی کلائی حور کی مرغوب زیور مین

جو حیرت ائی کہ ہو کیونکر آسمان پہ زمین — تو دیکہو روضۂ پیغمبر آسمان پہ زمین
فلک ہی ناظر انوار مومنین اسطور — کہ جیسے دیکہتی ہی اختر آسمان پہ زمین

سلسلۂ اجزاء رونق طراز طرز مصور ی و معنوی ۱۲

گئی جوارِ حرم سی وہ صاحبِ معراج
تو کیون نہ زمین آئی ہر آسمان پہ زمین

زمینِ شعر مضامین طرحِ عالی سے
اٹھا رہی ہی یہ گویا سر آسمان پہ زمین

بقیعِ پاک کے مدفون اگر بہشت مین ہین
تو مدینہ مین وہ مبصر آسمان پہ زمین

مدینہ آپہی ہی فردوس یا وہ رفعت ہی
بنائی بیٹھی ہی اپنا گھر آسمان پہ زمین

کہان سی سیر فلک پیر چومتا سر برج
نہوتی مسجدِ احمد گر آسمان پہ زمین

عجب نہین کہ قیامت مین ارض ذاتِ نخیل
وہ جائی خلد بریں بنکر آسمان پہ زمین

ریاضِ خلد سی روضہ ہی یقین ہے تو ہی
زمین بوسے سے تا منبر آسمان پہ زمین

مدینہ پر ہی جو ہر دم نگاہِ رحمتِ خاص
تو کس نظر کی ہوی منظرِ آسمان پہ زمین

۲۴۹ | یہ میری خاک مدینی مین جائی کیونکی فقیر
مجال کیا کہ رہی چل کر آسمان پہ زمین | ۱۳

جو محو اتباع مین خیر الورا کی ہین
کب آشنا یہان وہ کسی آشنا کی ہین

ملفوظ اونکی راہ نما دوسرا کی ہین
کیا معتبر رسول رسولِ خدا کی ہین

کافی ہی سجدہ مسجدِ احمد کی خاک پر
طالب یہ بلہوس جو یہان کیمیا کی ہین

ہی خیر مقدم اونکی ہی خلد سی ندا
فرمان جنکی پاس وہان مصطفےٰ کی ہین

جائی مدینہ تک یہ مری آہ کس طرح
ٹوٹی ہوئی جو پانو ہی اس نارسا کی ہین

ہین زلفِ دوددِ شمع مدینہ کی خود اسیر
جنکی اسیر سیکڑون زلفِ دوتا کی ہین

ہر لفظ و ہر حدیثِ محمد کو کیا کہون
چشمے رواں جہانمین آبِ بقا کی ہین

جنکا علاج دل ہی یہان سنتِ رسول
محتاج کب جہانمین کسیکی دوا کی ہین

سُنّی ہوا تباعِ ہوا جھوٹ بدعتی
ساری ہوائین تیرے جہوٹے ہوا کی ہین

* * * *

کیا حال دل کا ہوگا وہان جب لگی گی آگ		دنیا کی شغل مین جو بہت دل لگا کی ہین
ایمان والے عرش کی سایی مین کیون نہوئین		وہ زیر سایہ آپکی دست دعا کی ہین
نعت رسول مین ہے مرے دیوان کی ورق		امراض دل کی واسطے نسخی شفا کی ہین
۲۵۰	تو بھی مدینہ تک جو رسا ہو گیا فقیر رتبی تری نصیب مین کس پارسا کی ہین	۱۲

نکچھ بھی مدح نبی کر سکی شمار زبان		تو منھ مین چھپکیے یون ہو کی شرمسار زبان
رہیگی نعت مین خامہ کی خامکار زبان		بنائی دو سی ہے گویا اپنے دو ہزار زبان
حدیث عشق محمد کا ضبط مشکل ہے		کہ مثل دل ہی یہان سخت بیقرار زبان
مجھے مدینہ کا پانی جو یاد آتا ہی		تو پھیرتا ہون مین مونھ مون پہ بار بار زبان
جو پوچھتا ہی مدینی کا حال محبی کوئی		جواب دینی کو ہوتی ہی چشم زار زبان
وہ صورت جبل نور جب سے دیکھی ہے		ہمیشہ درّ ثنا کرتی ہی نثار زبان
عجب ہے نام محمد مزی کا نام ہی واہ		کہ جسکو لیتی ہی لذت سی بار بار زبان
نہ ایکدم رہی حمد و صلوٰۃ سی خاموش		جو کوئی دنکی لیی ہی یہ مستعار زبان
ہزارون دو جہتین اس سے قتل ہوئینگی ہان		ملی ہی آج یہ مجکو وہ ذوالفقار زبان
جو دلپہ گذری مدینی مین اب یہ حیرت ہے	ق	کہ کس زبان مین کری اسکو آشکار زبان
نہو سکے عربی و عجم مین جو ملفوظ		تو نفس فوق پہ کیا رکھی اختیار زبان
وہ خود حبیب ہین ہر بات انکی ہی محبوب		نکیون حدیث محمد سی رکھی پیارہ زبان
۲۵۱	فقیر اونکی طفیلی تری زبان ہی فصیح کہ جنکی ہی عربی کل کی افتخار زبان	۷

لہ یعنی جو لوگ دو رو ہین ہمزبان ہوجاوینگے یعنی ہوا و ہوس سے باز آجاوینگے

مدح میزاب رحمت یعنی ناودان بیت اللہ از حاجی اللہ شرفا

نازل جو وہ حطیم کی اندر ہی ناودان
گویا سبیل چشمۂ کوثر ہے ناودان

رحمت پہ رحمت اسکو ہی وہاں ذرا برسے
باران سی آب زیر وہ جب پڑے ہے ناودان

بالائی کعبہ غرفۂ جنت کی شکل میں
تسنیم پر نعیم سی ہمسر ہے ناودان

امید ہی قبول ہو زوار کے لیے
دست دعا اوٹھائی ہوی گر ہی ناودان

سونیکا رنگ فق ہوا ہیبت سے اسلیے
بالای کعبہ ساختۂ زر ہی ناودان

فوارۂ سکینۂ دل مومنوں کو ہے
حلقوم کافرین پہ خنجر ہے ناودان

۲۵۲ | لازم ہے آب زر سے لکھو میں ای فقیر ممدوح اس غزل میں سراسر ہے ناودان | ۱۵

بس رہی ہی یا اللہ کسکی بو مدینے میں
بوی جنت آتی ہی چار سو مدینے میں

بیحساب جنت میں جا چکی تہی ہم گویا
دیکھتے تہے جب دلکی آرزو مدینے میں

رب سے ڈرنیوالونکو جنتیں دو ملتی ہیں
جو کہو ہیں یکی میں اور کہو مدینے میں

آج گفتگو باقی رہگئی زبانیں ہائے
کرلتے تہے کبھی باہم گفتگو مدینے میں

زرد رو تہی ہیبت سی کیا ہی محو حیرت ہے
جبکہ ہم ہوے حاضر روبرو مدینے میں

رشک تہا زبان کو یہ میں زبان ہو انکے
بی زبان جب دیکہا ہر سبو مدینے میں

یہان بہی سن لیا ہمنے نغمۂ خوان ایدل
ہی وہ ساز خوش آہنگ ہر گلو مدینے میں

کیا عجب کنا ہونکا انسی ہو قلم مرفوع
پہرتے ہیں جو مجنون و طائر اوراق کو مدینے میں

عمر رفتہ آتی ہے گویا اسکے پینے سے
کس جگہہ سی آتا ہی آب جو مدینے میں

سلیمہ
جاسکو گر تا ہی
اسکو دیا میں
ی و جنتیں
کو اور مدینہ
ملا تین ہیں
حضور قیامت
ہیں وہیں
خاص مقام
ہیں ان
کا صلہ ہے
۱۲

محسن

مسکن محمدی ہی جای روح و قرآن ہے — منع ہی ہین پہر نابی وضو مدینی مین
وصل مین ہو اجب وہان صبح کا گریبان چاک — تب ہو دل صد چاک کو رفو مدینی مین
ڈہونڈتی تہی یہان جسکو اسکو جب وہان پایا — کرتی تہی ہمین اپنی جستجو مدینی مین
گویا خازن جنت فاد خلوہا سنا تا تہا — جب کہا مزورنی اُدخلو مدینی مین
مدفن یقیع ابدل خلد عالیہ ہی وہ — کسکا جسم خاکی اور وہ علو مدینی مین

۲۵۳ — جہان و جسم و دل کو تب ای فقیر ہو تسکین — ۱۵
دلمین ہو مدینہ اور ہوئی تو مدینے مین

والد کچہ ایسا تہا دل شاد مدینی مین — ہر رنج والم سی تہی آزاد مدینی مین
یہان چین نہین دیتی دم بہر ہمین جو شغل — بہولی سی ناتی تہی وہ یاد مدینی مین
آبادی جنت کا میری لئی سامان ہو — ہو خاک مری یارب برباد مدینی مین
رگہای فلاطون سی نکلی ہین خون کفر — اک خار جو ہو اُسکا فصاد مدینی مین
ہر شمع دہانکی ہی ابدال صفت گویا — مسجد کی ستون مثل اوتاد مدینی مین
جو بد نظر تہا وہ دکہلا ہی دیا مجکو — جب لیگئے مولے کے امداد مدینے مین
مکے کے زمین کو بہی کیا حزن ہوا ہوگا — جب آپ ہوئے ہونگے آباد مدینے مین
یہ نقد حیات اپنا ہو صرف وہان ایکاش — رہ رہ کی محمد کا منقاد مدینے مین
دل دونون جہانکی ہین مرغان اسیر اسکے — ہین جالیان وہ دام صیاد مدینے مین
شیرین یہ وہ کیون مرتا گر چشمۂ شیریں سے — پانی کہین پی لیتا فرہاد مدینے مین
ہر قامت زیبا سی آزاد کیا دل کو — کیا نخل ہین صدر نشاد مدینے مین
کیونکر نہو مغز جان دامق کیطرح بیخود — صد غیرت عذرا تہی ہر باد مدینے مین

ہین مسجد احمد مین افتادہ رہون الکاش		ہر دم رہون مولی کا سجّاد مدینی مین
گھر میرا مدینہ ہو اور کچھہ نہو روز و شب		جز صلِّ علی احمد اوراد مدینی مین (وظیفہ ۱۲۱)

۲۵۴	کیا لطف دعا کا تھا جب پیش رسول اللہ تھی حق سی فقیر اپنی فریاد مدینی مین	۷

ہم اپنی سینہ مین شکلِ مدینہ دیکھہ لیتی ہین		تو سینے مین دوائے دردِ سینہ دیکھہ لیتی ہین
جو ہو سنگِ مدینہ دیکھتے رہجائین سب ہوش		یہ صورت دیکھنی کو آبگینہ دیکھہ لیتی ہین
وہ نورالہدی اہلِ مدینہ کی فرہست مین		دلِ اہلِ صفا و اہلِ کینہ دیکھہ لیتی ہین
کنارِ عافیت پر ہوتی ہین گویا جبھی عشاق		روان دریا مین جب اپنا سفینہ دیکھہ لیتی ہین (دیکھہ کو ۱۲۲)
نگاہِ شوق کیونکر رجا سکی اوس پاک مرقد تک		کہ آخر سب غلام اپنا قرینہ دیکھہ لیتی ہین
حسینونکو مدینی کی زمین ہے فرشِ استبرق		وہ گوہر اطلس و پرنیشنینہ دیکھہ لیتی ہین

۲۵۵	یہ کسکا درد ہی دل مین فقیر خستہ دل کہدو جو ہر دم ہات رکھکر آپ سینہ دیکھہ لیتی ہین	۱۵

اب وہ کہان ہے ہای ہای تھا جو اثر مدینہ مین		کیا ہی علاج دل ہا دیوانہ تر مدینہ مین
دوڑ گئی نگاہِ دل دیکھکے اوسکی شکل کو		محوِ جمال کسکے ہی چشمِ گہر مدینہ مین (ہر دیوار مقدس ۱۲۱)
دل تھا وہ بیقرار دیدیں نچلا کہ کسطرح	ق	پہلو سی آکے جو ذبون دین سر مدینہ مین
گویا کہ باندہتا رہا شکین ہمارے وہان کوئی		ماندہ رہی تھی جب کہ ہم رخت سفر مدینہ مین
کہتے تھی ہم بہشت مین آگئی کیونکی بی اجل		زندہ پہنچ گئی تھی جو وقتِ سحر مدینہ مین (ابر ہر کو ۱۲۲)
منزلِ قبر کیا ہوئی حشر کا دن کہان گیا		خلد مین آئی بیحساب یا کہ ابد ہر مدینہ مین
دلکی خبر سنو کہ وہان گذری جو دلپہ ہمدمو		کچھہ نہ ری تھی دلکو بس اپنے خبر مدینہ مین

۱۲۱ روضہ منورہ کی جالیوں کے سوراخ
۱۲۲ مزار پاک کے سوراخ
۱۲۲ حضرت کے روضہ کے
۱۲۲ ایک بزرگ جو ہر وقت
۱۲۲ کے واسطے
۱۲۲ ہوا کرتے تھے

عمر گذر رہی ہی ہماری جیسی گذرنی تک کبھی
دیکھیے پھر بھی ہوگا اپنا گذر مدینہ مین

مدِ نظر تھی جو کہ شی جب نظر آگئی وہان
دین دل نی کر دیا قصرِ نظر مدینہ مین

صورتِ اصلی اپنی آپ سامنی اپنی آ گئے
خاکِ مدینہ جب ہوئی کحلِ بصر مدینہ مین

محوِ جمالِ مصطفےٰ رہتی ہمی مین حشر تک
کاشکی ہوتی ہم حجر یا کہ شجر مدینہ مین

گویا حیاتِ جاودان عمر رواں ہوئے وہان
موت کا ہمکو کچھ نہ تھا خوف و خطر مدینہ مین

یعنے بلائے نزع سی اور عذابِ قبر سے
کیونکی نہ بچ رہینگے ہم مر گئے گر مدینہ مین

فرصتِ زیبِ تن کہان جبکہ پہنچ گئی وہان
کافی تھا اپنا پیرہن خاکِ سفر مدینہ مین

ق

۲۵۶ شوقِ حیاتِ جاودان عیش ارائکِ جنان ہی تو فقیر جاکی تو خاکپہ مرمدینہ مین ۱۳

رخِ ہجران تو ہم ہر روز و ہر شب دیکھ لیتی ہین
ذرا پھر بھی مدینہ دیکھی کب دیکھ لیتی ہین

عجم والے عرب کی شکل کو جب دیکھ لیتی ہین
عرب کیا دیکھتے ہین قدرتِ رب دیکھ لیتی ہین

تنزل مین مذاقِ شعرِ اہلِ بدعت آتی ہی
جو فکرِ شعر مین یہان جنبش لب دیکھ لیتی ہین

جو حبِ مال مین یہان بے خواش ہین اغنیا وہانسی
کوئی دم مین سقر کی مار و عقرب دیکھ لیتی ہین

حجابِ روی مطلوب اونکو ہی اونکی یہ کاری
زیارت مین بھی جو دنیا کا مطلب دیکھ لیتی ہین

کوئی ساجد ہی گستاخ اور کوئی طائف معاذ اللہ
جب اوس وصی کو بعضی محمود دیکھ لیتی ہین

طوافِ روضہ اور سجدہ یہی کوشش ہین سب اہل
خوشا اوس سے ہین جسے دین مین مہذب دیکھ لیتی ہین

نگاہِ چشم کو کب رات بھر دیکھی مدینے کو
تو کس حسرت سے ہم یہان چشم کو کب دیکھ لیتی ہین

عجب ہے اضطراب شوق تھا جب ہم سفر بولی
کوئی دم مین مدینہ دیکھنا اب دیکھ لیتی ہین

مبارک مژدۂ دیدار ربی کیف اہل ایمان کو
تجلی مدینہ جو مقرب دیکھ لیتی ہین

ضدا ۱۲

وہ کم ہین جو ہین مجنون چشم لیلای مدینہ کے — مدینہ دیکھنے کو تو وہان سب دیکھہ لیتی ہین
دل شیدای طیبہ پر ہین طفل اشک یون جسطور — کسی دیوانہ کو اطفال مکتب دیکھہ لیتی ہین

۲۵۷ — نہین پہر دیکھتے دیوان شرکیہ کسیکا وہ — ۱۵
ترا دیوان فقیر اب جو مرتب دیکھہ لیتے ہین

رحمت مخلوق کی مدح جو محفل نہین — بالیقین اللہ کی رحمت وہان نازل نہین
رحمۃ للعالمین
جسکے دلمین حب محبوب خدا حاصل نہین — تم یقین جانو کہ سنگ و خشت ہے وہ دل نہین
انسی جنکو انس ہے انسان وہی انسان ہے — جو کہ دیوانہ نہین انکا وہی عاقل نہین
کیا مزا جانینگے وہ عشق رسول اللہ کا — جنکے دل یہان بی غش دنیا نہین بے غل نہین
عرش کی سایہ مین چین آنکی لی کیونکر نہو — جنکے دل سی ور عکس قامت بی ظل نہین
اونپہ قربان ہون کہ جو آرام مین تکلیف مین — قبر مین اور حشر مین امت سے وہ غافل نہین
کب وہ دن ہوگا کہینگے قافلی والے کہ آج — بیچمین باقی مدینی کی کوئی منزل نہین
مدح احمد لاتناہی ہی تو اسکے ذکر مین — بحر شعر اپنا ہی وہ جسکا کہین ساحل نہین
جو ہین نقصان عمل مین نسبت سنت سے یہان — ناقص الایمان ہین ایمان مین کامل نہین
مغفرت مین دیر ہوگی تو گہرا جائینگے — اغنیا جو اسطرف جانے کو مستعجل نہین
اہل حسن و عشق ہین سب عاشق حسن رسول — وہان کوئی عاشق کسو معشوق پر مائل نہین
نشہ کا ہم شوق دل ساغر مدینی کا بنی — پر ہیولی قلب کا افسوس اس قابل نہین
کسکا دل ہی جو نہین قربان ابرو رسول — کون اس شکل بسم اللہ کا بسمل نہین
کیون نہو سحر حلال اپنا سخن مشہور آج — شاعر احمد ہو نہین کچھ ساحر بابل نہین

ناتوان ہون مین سفر مشکل ہی مجکو ای فقیر

۲۵۸	پر خدا آسان کری مشکل تو کچھ مشکل نہین	۱۱

ہی یہی دل کی آرزو شہر نبی مین جا رہون
پھر تو ناؤن جو کبھو شہر نبی مین جا رہون

کہتا ہے مجھسے دل میرا تو ہی اگر شکستہ پا
مین بھی چل سکی تو شہر نبی مین جا رہون

راہ مدینہ کسلیئے پوچھونگی اپنے غیر سے
سونگھتا جاؤن وہانکی بو شہر نبی مین جا رہون

روضہ پاک کی طلب ہی تو رہیونگی باادب
چاہیئے چل کی باوضو شہر نبی مین جا رہون

دامن دل ہی چاک چاک تار نظر ہو رشاک
تب مرے دل کا ہو رفو شہر نبی مین جا رہون

کہتی ہی خاک تشنہ کام سیر رہونگی تبھی مدام
مین بھی جو بنکی اک سبو شہر نبی مین جا رہون

ہند مین ہین جو گبر ما پس رستی ہین بتون کو سر جھکا
دیکھون نہ صورت عدو شہر نبی مین جا رہون

بھولا ہوا کہین کو مین ڈھونڈلون اُس زمین کو مین
پھرتی ہی پھرتے سو بسو شہر نبی مین جا رہون

خاک نشین رہون وہان فرش زمین رہون وہان
بیت نبی کے روبرو شہر نبی مین جا رہون

ڈھونڈکہین بناؤنمین ڈھونڈتا ایسا جاؤنمین
کرتی ہی کرتی جستجو شہر نبی مین جا رہون

۲۵۹	سن توفقیر دل حزین چپکی سی چل بھی دی کہین کرتا ہے کس سے گفتگو شہر نبی مین جا رہون	۱۵

عاشق روئیت یہان انکھین جو گریان ہوگئین
وہ روان جنت کے دو نہرین نمایان ہوگئین

بی زیارت جنکے مال ثنا عصیان مین گئی
مرگئی عمر مین گناہونکی فراوان ہوگئین

حسن احمد کی ثنا مین کیا غزل خوانی رہی
آج حورین گویا میرے گھر مین مہمان ہوگئین

تخم ریزی سر بسر گلزار جنت کی ہوئی
صورتین خاک مدینہ مین جو پنہان ہوگئین

کفر مین دیوار ہای مکہ تھین جو مثل دیو
جلوہ احمدی سے رشک حور و غلمان ہوگئین

زیر تیغ حسن احمد چھوڑ کر دلہای خلق
کافرات زلف بھی لاکھون مسلمان ہوگئین

ہر گلِ شاخِ جنان کو غیرتِ اونپر کیون نہو
روضۂ انورمین جو شمعین گل افشان ہوگئین

کیا کہون حالِ مدینہ ساری باتین ہجر مین
دلمین میری حسرت و فریاد و فغان ہوگئین

اس جہان پر اختیارِ آخرت سی کسقدر
امہات المومنین مختارِ رحمان ہوگئین

ہی رضوا عنہ صحابہ کیلئی توصیفِ خاص
کسقدر ارواح اونکی محوِ رضوان ہوگئین

قعرِ دوزخ مین چہپایا کفرِ کفارِ جہان
جب سیوفِ احمدی عالم مین عریان ہوگئین

کاش میرے جان بھی ہوجاتی مغازی مین نثار
اونپہ جانین کسقدر ہونگی کہ قربان ہوگئین

یہ اور ویران نہین آباد گو یہان لاکھہا بار
بستیین ویران بسین آباد ویران ہوگئین

حسنِ یوسف پر مرے گویا ہزارون آنکھین آج
حسنِ یوسف پر زنانِ مصر حیران ہوگئین

۲۶۰	ای فقیر اللہ پھر وصلِ مدینہ ہو تو بس دیکھنا سب مشکلین اک دم مین آسان ہوگئین	۱۵

قلبِ مومن مین جو حفظ آیاتِ قرآن ہوگئین
منزلین فردوس کی اسکو سب آسان ہوگئین

جسپہ نازل رحمتین پیدا و پنہان ہوگئین
ظاہر و باطن کے باتین ساری عرفان ہوگئین

اللہ اللہ آپکی شانِ شفاعت کا وقار
جس سے تقصیراتِ امت ثقلِ میزان ہوگئین

جو خس و خاشاکِ صرصرِ اگن طیبہ مین ہی
کب کسی دلبر کی یون زلفین پریشان ہوگئین

عرضِ تسلیم و صلوٰۃ اونپر ہی عینِ ذکرِ حق
ہائے کیون حالاتِ انسان محوِ نسیان ہوگئین

ہوگیا نظارۂ مرقد سی چاکِ دل رفو
سوزنِ تارِ نظر گویا کہ مژگان ہوگئین

روضۂ انور مین ہین انہارِ جنت اشکِ شمع
قسمت انکی جو وہان شمعین فروزان ہوگئین

خوفِ دل اصلِ نماز مین کچھ اوسکو ہو تو ہو
جسکے انہارِ وضو دو چشمِ گریان ہوگئین

کیا مدینی کی اجل کا ہو سکندر کو مزا
آرزو مین جسکی محوِ آبِ حیوان ہوگئین

دل دہی دل ہین سپرد دلربا جو ہو چکے | جان و جانہین ہین جو تسلیم جانان ہوگئین
ہم خطا کارون کو انگشت شہادت ملگئی | گو مفاتیح جنان تفویض رضوان ہوگئین
جبکہ عشق حضرت یوسف حقیقی ہوگیا | حضرت اسمٰعیل کیسی پاکدامان ہوگئین
دیدۂ دل کی نگاہین سوئے علام الغیوب | کیا ہی دیدہ نگاہونکی نگہبان ہوگئین
سرد مہر اب کیون نہون ہر گرم عشق مصطفے | میری دیوان سے زبانین شکر افشان ہوگئین

خلد سی دوزخ مین گویا آگیا تو الفقیر
پھر مدینے سی جو یہ دلی کی گلیان ہوگئین

۲۶۱ | ردیف الواو | ۱۱

یہ دل محبوب کھسکر کیون نہ دیکھی قرب جان کو | نہ اگو مصطفے کو کر کہ قربت کو حسان کو
سمجھ لی متفق انکو اگر خشیت ہو نسیان کو | نمازون کو دعا کو توبہ کو بخشش کو غفران کو
صحابہ کی وہ آنکھین جو پلون جو دیکھتی تھی آپ | نبی کو وحی کو جبریل کو آیت کو قرآن کو
یہ خرمائی مدینہ اور یہ زمزم رمان دکھائینگے | عنب کو نخل کو انہار کو کوثر کو ریحان کو
طفیل مصطفے ہی ذکر تسبیح و ثنا سی انس | زبان کو لب کو دل کو جان کو خاطر کو وجدان کو
عجب کیا ہی کہ جو مومن یہان منغوص رہتے ہین | ق ربا کو شرک کو بدعات کو عصیان کو طغیان کو
کہ وہ خاصان حق مسرور ہونگے وان لیکر | شفاعت کو لقا کو خلد کو حورونکو غلمان کو
نمونی صورت محبوب کے ہین دیکھو عبر سب سے | گل تر کو قمر کو شمس کو کعبی کو قبر آن کو
ہمیشہ عالم و معمول رہنا ہمکو لازم ہی | عبادت کو حیا کو ابتلا کو جسم کو جان کو
وہ کیا دن تھی کیا تھا جمع قسمت نے مدینے مین | دوا کو درد کو رحمت کو جان کو دل کو عرفان کو

۲۶۲	خدا رکھی قیامت تک فقیر اپنی رفاقت میں ثنا کو حمد کو توحید کو سنت کو قربان کو	۱۱

میسر ہو الٰہی جمع رکھنا ہر مسلمان کو — زبان کو ذکر کو لب کو ثنا کو فکر کو جان کو
یہیں لازم ہی حاضر رکھیں مدِ لطفِ حق ان کو — عبادت کو صفا کو صدق کو احسان کو عرفان کو
ہدیہ رحمۃ للعالمین لائی ہیں مولے سی — عطا کو عفو کو انعام کو رحمت کو رضوان کو
محمد کی سبب ہے ظاہر و باطن سی اپنی انس — رجا کو خوف کو اسلام کو طاعت کو ایمان کو
عجب تیرا حالِ دل جب دور سی نزدیک سے دیکھا — مدینی کو جبل کو باب کو مسجد کو ایوان کو
صلوٰۃ مصطفےٰ محویتِ لذات روحی ہے — شجر کو سنگ کو حور و ملک کو جن کو انسان کو
الٰہی جمع کردی پھر مدینی میں عنایت سے — بیابان کو قبا کو نخل کو اس ہائی کو بان کو
الٰہی پھر سنا دی پھر دکھا دی خاص مسجد میں — ندا کو ذکر کو محراب کو منبر کو ارکان کو
مدینی میں حرم میں رزقِ جنت جانتی تجھ ہم — ثمر کو مشمشون کو آب کو زمزم کو رمان کو
غنیمت جانتی ایکاش ہم حج و زیارت میں — دعا کو آہ کو تسلیم کو زاری کو قربان کو

۲۶۳	دکھایا ای فقیر انکھیوں کو گلزارِ جنان تو نے ثنا کو مدح کو منظوم کو مضمون کو دیوان کو	۱۱

الٰہی ایسا تو محبوب زر کسو کو نہو — کہ ہو مدینہ قریب اور خبر کسو کو نہو
ہزار غم ہوں تو اپنی نہیں وہ غم جو یہاں — غمِ زیارتِ خیر البشر کسو کو نہو
ہزار دن ہیں سفرِ معصیت میں بہتیرے — ستم ہی یاد او دہر کا سفر کسو کو نہو
جو بی اثر ہے خدایا یہ میری آہ بلند — نصیب یہ شجرِ بے ثمر کسو کو نہو
جو گزری مجھ پہ مدینی میں صبح روز وداع — نصیب ایسا تو وقتِ سحر کسو کو نہو

وطن مین آنا مبارک تو مجکو کہتے ہین ق غضب ہے حیف مری جانپر کسو کو نہو
کہ تو مدینی سی کیون آگیا یہان افسوس نصیب اور دہر سے تو آنا اید ہر کسو کو نہو
امان طیبہ مین ایمان سی گئی جو وہان تو کیا عجب کہ عذاب سقر کسو کو نہو
رہین جو راہ محمد کے بحر و بر مین یہان (اوس مین بھی) تو آخرت کی سفر مین خطر کسو کو نہو
دل و زبان رہین ذاکر نبی محفوظ الٰہی دشمنی بحر و بر کسو کو نہو ✝

(اور دل و زبان)

۲۶۴ فقیر مینی حبیب آثار مصطفے دیکھے تو پھر سخن سی مرے کیون اثر کسو کو نہو ۱۳

جان مضطر کو قرار اب پھر زیارت ہو تو ہو بس سکون دل مدینی کی سکونت ہو تو ہو
غافلو ہاتھ آئی جنت بی مصیبت کس طرح چل بھی دو راہ مدینہ مین مشقت ہو تو ہو
ای یا کار عمل تیری یہان نیت بخیر کر نماز مسیح احمد کی نیت ہو تو ہو
دلکو ہونا چاہی مولای سنت کا غلام اسکی رقیت مین اس قامی کی رقت ہو تو ہو
اہل رخصت کو کہان رخصت ہوئے انفس سے عازم طیبہ کوئی اہل عزیمت ہو تو ہو
بی مدینہ اب کہان دلمین سکینہ ہای ہای درد و غم رنج و الم حسرت بے حسرت ہو تو ہو
کوہ طیبہ مین عیب باطن کے لیے اوتھین تاریکی ہمارا عکس صورت ہو تو ہو
جو مزا جام و صراحی سی مدینی مین لیا بوسہ ہای حور مین ایسی ہی لذت ہو تو ہو
آفتاب حشر مین ظل لواء الحمد تک رہنما اپنا محمد کے محبت ہو تو ہو
وحشت مجنون کا صحرای مدینہ ہے علاج ہان پھر اوسکو کوچہ لیلی سی وحشت ہو تو ہو
جو کہ دود شمع روضہ مشکبو ہے کیا کہون زلف حور عین مین ایسی ہی نکہت ہو تو ہو
کاش مین عریان بیابان مدینہ مین رہو جسم پر خاک مدینہ جای کسوت ہو تو ہو

۲۶۵	پھر مدینی کا سفر آسان تجکو ای فقیر دمبدم اللہ کی رحمت پہ رحمت ہو تو ہو	۷

اوسکو فراغ ہو جو دل مشتغلِ مدینہ ہو — ہو وہی رستگار جو پا بگلِ مدینہ ہو
آب ہو ای ہندسی دل ہی مریض یا خدا — پھر ہی نصیب ہو ہوا معتدلِ مدینہ ہو
جا نہیں جہان کیون نائی دلسی ٹال کیون بجائے — منزلِ خستہ جان قرب دلِ مدینہ ہو
پاک ہو غل سہی ترے دل شکلِ ضمیر متصل — ہندسی ہو کی منفصل متصلِ مدینہ ہو
غنچۂ خلد کیطرح ہوئیگا خندہ زن وہان — یہان جو سموم غمسے دل مضمحلِ مدینہ ہو
خاکِ بقیع کر مجھے اپنی کرم سے یا خدا — میرا بھی حصہ کچھ اگر مشتملِ مدینہ ہو

۲۶۶	کون نکالتا ہی پھر تجکو وہان سہی ای فقیر تو بھی وہان جو اک گدای مستنذلِ مدینہ ہو	۱۳

گفتم بحضوری کعبہ کان باشد جای اجابہ

شکر حق ہی کہ وہی دو سہی لایا ہمکو — اور یہ اپنا حرم پاک دکھایا ہمکو
ہمسی حجاج کو سنوای صدائے لبیک — اونسی یہان نعرۂ لبیک سنایا ہمکو
راتدن ہیتی تھی جس نور کی آنکھونکو تلاش — اب تو مولی نی وہی نور دکھایا ہمکو
دھوپ مین اپنی گناہونکی جلی تھی ہم لوگ — شکر ہی اب تو لا کعبہ کا سایا ہمکو
ہوئی امید کہ وہان کسوتِ جنت ملجای — ہات یہان دامنِ کعبہ اگر آیا ہمکو
ہم گنہگار چلے آئی ہین تیرے در پر — پاک کرا تو گناہون سبی خدایا ہمکو
سجدۂ شکر بھی واجب ہے کہ نزدیک مقام — اپنی ہی مسجد یمین مولی نی جہکایا ہمکو

وہان نہسائیگا وہی جس نے یہان ہاتھو نمین — دامنِ کعبہ دیا اور رولایا ہمکو
کیا عجب وہ ہمین اصحابِ یمین مین لیجاے — جسنے یہان رکن یمانی سے لگایا ہمکو
اللہ اللہ یہ منھ اور یمنِ مولے — یعنے یہ بوسۂ اسود کی عطا یا ہمکو
تشنۂ شوق تہی ہم شکرِ خدا لاکھون بار — پانی اس چشمۂ زمزم سی پلایا ہمکو
یا خدا اب ہمین دنیا کی محبت ہو حرام — یہان جو احرام مین عشاق بنایا ہمکو

۲۶۷ — شکر کر شکر فقیر اپنی نصیب اچھی تہی / ڈہونڈتی تہی جسے مدت سے وہ پایا ہمکو / ۷

آہی زندگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو — مقامِ موت بہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
آہی عشقِ ترک و تاز ہند و سند سے نصرت — جو محبوبِ دلے ہو تو محمد کا مدینہ ہو
یہی ہی آرزو دلکی مرا مرقد بہی یا اللہ — ابہی ہو تو کبہی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
آہی یہان ابہی کچھ میرے سنی مین جو حکمت ہے — تو وقتِ آخری ہو تو محمد کا مدینہ ہو
بجہی گی ہند مین کا ہیکو اب یہ میرے دلکی پیاس — علاجِ تشنگی ہو تو محمد کا مدینہ ہو
جو دسی ہین عجم کی دست اپنی جی کی دشمن ہین — نصیبِ دوستی ہو تو محمد کا مدینہ ہو

۲۶۸ — کہین اب جی نہین لگتا فقیر اپنا تو بس اللہ / یہ جی مین ہی کہ جی ہو تو محمد کا مدینہ ہو / ۱۷

دوستو لائی مدینی سی عبث تم مجکو — خاک مین ہونی دبا ہوتا وہین گم مجکو
سحرِ وصل تہی وہان مجہپہ خدا کی رحمت — یاد ہی صبح مدینہ کا تبسم مجکو
سامنی روضۂ انور کی جو تہی حالتِ دل — کچہہ نہ پوچہو کہ نہین تابِ تکلم مجکو
دیکہتا ہون کہ مدینی کو یہی دیکہتی ہین — نظر آجاتی ہین جب دیۂ انجم مجکو

صدمۂ ہجرِ مدینہ سے قرون ایک نہ تھا
جو حوادث نے دکھائی تھی نہ تم مجکو

پھر وہین کیون نہین جاتا ہون جسطرح سے ہو
کیون نہین حال پر اپنے یہ ترحم مجکو

دلِ بیمار کو ہو جائی وہ کوثر کا وضو
جو میسر ہو مدینے کا تیمم مجکو

نہ اوٹھائی کوئی پھر غیر قیم اسرافیل
سنگریزی ہین مدینے کے وہ قائم مجکو

چشمۂ بارشِ جبریل کے دیکھے وہ شان
ایک قطرہ نظر آتا ہی وہ قلزم مجکو

ہند کی راحت و آرام عذابِ جان ہین
کرب تکلیفِ مدینہ ہین تنعم مجکو

یاد آتی ہے خوش آوازی غلمانِ جنان
سنکے اطفالِ مدینہ کا ترنم مجکو

اشک سان خاکِ مدینہ مین ملا ہوتا مین
کاش وہان آنکھ نہ پیدا ہوتا یہ تحکم مجکو

خواب مین دیکھکے آتی ہی مدینے سے حیا
یعنی یہان زندہ پھر آنا ہی تندم مجکو

یاد آتا تھا وہان وقتِ شفاعت کا ہجوم
دیکھکر اہلِ زیارت کا ترا کم مجکو

اسلیئے اونکو محمد سے خدا کرتا ہون
کہ تہ دل سی ہین محبوب سدا وام مجکو

والدون قالبِ اشعار مین روحِ عرفان
روحِ حسان سی ہو کاش تعلم مجکو

۲۶۹ | نارِ بدعت کو بہت سرد دکھاتا ہی فقیر
آبِ شمشیرِ قلم کا یہ تلاطم مجکو | ۲۳

بیان اداب سفر حرمین شریفین زیارتگاہ ثقلین زادہما اللہ شرفا

یہ لازم تجکو ہی جب اس سفر کو عزم تیرا ہو
رفیق نیک تیری ساتھ ہو اور مال اچھا ہو

رفیق اچھا بچائی شر سی اور دکھلائی راہِ خیر
جو زادِ راہ طیب ہو تو دو عالمین نور سید ا ہو

نہ کھو مالِ تجارت ساتھ ہوگا مکدر دل
زیارت کے لیئے لازم ہے دل تیرا مصفا ہو

ہر ق سے ۱۲

۱ بیمار غریب مین ہی کہا ۱۲ منہ
۲ حرمین شریفین مین ہی ۱۲ منہ
۳ آرزوی حرمین شریفین ۱۲ منہ
۴ اسلام بانو ہا کیا ۱۲ منہ
۵ لیخنا بار بار کہتا ہون ۱۲ منہ
۶ اہل عرب کا شیوہ عادت ہی کہ وہ اپنے کو فدا لکھتے ہین ۱۲ منہ

رہی اس راہ میں شیریں کلام اپنی رفیقونسے
طعام اتنا ہو جس سے کچھ تو صرف راہ عقبےٰ ہو

جدا ان رفیق اور یہہ وہ بات ہے میں نہو ہرگز
ضروری بات ہو بس اور ہر دم ذکر مولےٰ ہو

نہو کچھ زینت محمل نہو زیب عماری کچھ
سواری ہو اگر بی زین ہی تو تجکو زیبا ہو

تو مسکینوں کی صورت ہو کی چل اس راہ میں مسکیں
پریشان موی سر ہون خاکآلودہ سراپا ہو

جو ہر دم چین ہی کے فکر میں ہو کے سفر میں ہی
عجب کیا نام وہان بھی چین والونمیں تمہارا ہو

ہوی عاشق تو کیا باقی رہی پھر چین کے حاجت
کہیں چین ایسی بی چینونکو بی مطلوب کیا ہو

کبھی تو چاہیی تجکو سواری سی اوترنا بھی
کہ اوسکا بوجھ ہلکا ہو تجھے تخفیف اعضا ہو

نہ کہہ اوسپر بہت سا بوجھ رہ تو نرم دل اوسپر
کہ تجسی مالک مرکب کا دل بھی نرم بہت سا ہو

نہو غمگین صرف مال سی تو اور کلفت سے
جو تیرا مال لٹ جائی تو تجکو مثل یغما ہو

سمجھہ سبکو قبول حج کی آثار ہی مسافر تو
اسی صورت سی جا قربان بیت رب اعلےٰ ہو

حرم کی جانی والونکو سفر ہے آخرت کا سا
نمونہ اوس سفر کا ہی سمجھہ دیکھو اگر چاہو

چلی جب اپنی گھر سی جان اوسکو نزع کی حالت
جدا ایک ایک تجسی جبکہ اہل و خویش تیرا ہو

وطن سی دور ہونکو سمجھہ دنیا سی چلدینا
سمجھہ چلتا جنازہ جب سواری پر تو چلتا ہو

لپیٹا جائی تیرا جسم جب احرام میں اوس جا
کفن میں مثل مردہ ہون یہ تو نی اوسکو سمجھا ہو

وطن سی چلکی جسدم تجکو میقات حرم آجاے
کھڑا محشر میں گویا چھوڑ کر تو دار دنیا ہو

کہیں آواز شیر اور رہزنونکی ہول سی گویا
سوال گور کا تو نی تصور میں باندھا ہو

در ندی ہی سفر میں جب کہیں تجکو نظر آجائیں
لحد کی مار و عقرب کا خیال اوسوقت آتا ہو

جدا رہ جائی تو جسوقت ہر خویش و اقارب سے
وہ ساعت یاد کر جب قبر ہو اور تو ہی تنہا ہو

سنے لبیک کو تب یاد کر وہ دن کہ قبر و نسی
صدا لبیک کی ہو جبکہ ہے گا مند اکا ہو

۲۷۰	وہی ہی حجِ مبرور ای فقیر اس بات کو سُن رکھ کہ تو ہو ئی مناسک ہوئین خوفِ حق تعالی ہو	۱۱

غزل در نصیحت و انتباہ از غفلت

ہوس شہ رکھتی ہو اگرچہ یہی تو ہشیار رہو	بیخبر سب سے رہو اُس سی خبردار رہو	
ابتو مکارۂ دنیا کی نہ تم یار رہو	یار مولی کی رہو شاملِ ابرار رہو	
کہین دنیا مین اگر جنسِ شہادت نظر آئی	نقدِ جان کو لیی سب سے اوسکے خریدار رہو	
دم لی آواز دم خواب بلند اس لیے ہی	غل مچاتا ہی کہ کیون تم سوئے ہو بیدار رہو	
غم تمہارا نہین تمکو جو یہ غم ہی ہر دم	غم کچھ اپنا ہو تو کیون غم مین گرفتار رہو	
دمبدم توبہ کرو ہوتی ہین ہر دم جو گناہ	کون کہتا ہی کہ اکدم بھی گنہگار رہو	
بار ہی یُسر و یسکسار ہی دنیا واللہ	بارِ عقبی کو اوٹھاؤ تو سبکسار رہو	
نادرستی ہی رہی دین کی جسمین ہر دم	تندرست ایسی نہو کاسکے بیمار رہو	
سیم و زر دیتی رہو راہِ خدا مین اکثر	لو بچو نارسی بی درہم و دینار رہو	
سینے سی آتا ہی ہر لحظہ یہ کہتا ہوا دم	رہنی کی جائی نہین کوچ ہی طیار رہو	

۲۷۱	جائی عبرت ہی یہ دنیا تو تہ دل سی فقیر عالِ فاعتبروا یا اولی الابصار رہو	۱۳

ردیف الہاء چیزی در شوق بارگاہِ عالیجناب اللہ

دلِ کونین کی تسخیر ہی اللہ اللہ	بیسہ ربی مین وہ تاثیر ہی اللہ اللہ	

دیدۂ دل مین تھی وہان مدِ بصر تک انوار
رخِ کعبہ کی وہ تنویر ہے اللہ اللہ

دیکھکر شمعِ حرم تھی یہ فغانِ بلبل
کیا یہان قسمتِ گلگیر ہے اللہ اللہ

عود رشکِ دلِ سوزان ہے حرم مین کہ وہان
وہ ہے اور آتشِ تجمیر ہے اللہ اللہ

کیا غمِ عشقِ مدینہ ہی جوان بخت کہ وہان
ہر جوان جس کے لیے پیر ہے اللہ اللہ

ای غنی تارکِ حج آگیا وہ وقتِ اخیر
کیا ابھی چلنے مین تاخیر ہے اللہ اللہ

اغنیا کو ہے یہ پشمینہ یہان گرمیٔ عیش
اس سفر کے لیے کشمیر ہے اللہ اللہ

خانہ آرائی ہے مقصودِ غنی اس لیے بس
گھر مین کعبی کی بھی تصویر ہے اللہ اللہ

ای غنی عمر کے قلت اسی دنرات مین ہی
جس مین یہ کثرتِ تعمیر ہے اللہ اللہ

دمبدم خوفِ خدا چاہیے اور ذکرِ خدا
یون مکرر پہ تحذیر ہے اللہ اللہ

نطق وہ ہی کہ فقط ذکرِ خدا ہو منطوق
دل ہی وہ جس مین کہ تحریر ہے اللہ اللہ

اذکرِ اللہ بقلب و لسان ای انسان
جان و دل کے لیی تطہیر ہے اللہ اللہ

پھر فقیر اپنا سفر کاش اودہر ہو کہ جہان
شورِ لبیک ہے تکبیر ہے اللہ اللہ

۲۷۲ ۱۵

وہ دن کب ہوگا ہونگی ہم مہمانِ بیت اللہ
کبھی ہم آپکو دیکھینگے گاہی شانِ بیت اللہ

جو دیکھون اک نظر بھی چہرۂ تاباں بیت اللہ
اگر ہات آئین سو جانین کرون قربانِ بیت اللہ

مہارِ ناقۂ لیلی نصیب قیس کیونکر ہو
بنادی کس طرح کوئی مجھی دربانِ بیت اللہ

تمنای جہان سے کیون نہ ہات اپنی اٹھاؤنمین
جو ہات آجای مجھکو گوشۂ دامانِ بیت اللہ

مجھی دنیا کی ہشیاری رہو پھر دیکھکر اوسکو
رہونمین یا الٰہی شائقِ مستانِ بیت اللہ

یہی ارمان دل مین ہین یہی فریاد دل ہی بس
کہ ہوئی نعرۂ لبیک اور میدانِ بیت اللہ

سکونت دہا نکی دم بہر باعث تسکین خاطر ہی
عجب قسمت ہے اونکی جو کہ ہین سکان بیت اللہ

نصیب اوس زمزم الہی جسدن غسل محکو ہو
جبہے اوتری تو اوتری یہ پٹ حرمان بیت اللہ

تمنا ہی کہ میرا سر ہو اور سودای کعبہ ہو
تمنا ہی مرے آنکہین ہون اور حیران بیت اللہ

بنا دی میرے ظلمتگاہ دل کو جلوہ گاہ نور
دکہا دے یا الہی شکل نورافشان بیت اللہ

ہمیشہ جنکا بازیگاہ بہی میدان کعبہ ہے
تو پیران طریقت کیون ہون غلمان بیت اللہ

خطائین عمر بہر کی دور ہو جائین تو ممکن ہے
نظر آجای جسکو دور سے عمران بیت اللہ

عجب کیا خوش رہین گلزار جنت مین وہان جاکر
خلیل اللہ کے نزدیک مشتاقان بیت اللہ

رہینگے پیشوا اصحاب فیل اونکے جہنم مین
رہی جو لوگ اس دنیا مین بدخواہان بیت اللہ

۲۷۳ | فقیر اتو حرم مین جا کے یارب پہر نہو محروم | ۲۱
رہی وصل مؤبد پہر نہو ہجران بیت اللہ

سجدہ ریزی قلم در مدح و شوق حج بیت اللہ الاعظم

مریضون کو ملی یارب دوای حج بیت اللہ
ضعیفون کو عنایت ہو عطای حج بیت اللہ

ہوی جان دو عالم گو فدای حج بیت اللہ
بہت ارزان رہی تو بہی بہای حج بیت اللہ

مریض حب مال و زر کی قسمت مین یہ کیونکر ہو
کہا دے کے جسم و جان ہون اوسکے شفای حج بیت اللہ

دکہائیگا اوسی شہر بہشت امید ہی اکدن
یہان ملجای جسکو رہنمای حج بیت اللہ

بنا لون پہر تو مین بہی قصر سیم و زر بہشت مین
اگر ملجای مجکو کیمیای حج بیت اللہ

قیامت مین لوا الحمد کا سایہ ہی اوردہ مین
یہان جو رہ چکی زیر لوای حج بیت اللہ

کہا ہوگا نہ کاش میری دہرنی بہی اسگہڑی لبیک
خلیل اللہ علیہ السلام نے جب کی ندای حج بیت اللہ

میسر جنکو زاد و راحلہ ہی فرض ہے اُنپر
بہانی اُنکی ہین گویا ابابی حج بیت اللہ

مرین گی وہ یہودی ہوکے یا ہو ہوکے نصرانی
نجائین گے غنی جو خود برای حج بیت اللہ

ہزارون حجتین حق کی تمام ان اغنیا پر ہین
مگر کیا ذکر ہے جو یاد آئی حج بیت اللہ

کہان نظارۂ نازو ادای یار سی فرصت
کہ ان اہلِ ہوا سی ہو ادائی حج بیت اللہ

سنوای مال و الو کیا قضا تمکو نا یگی (دعا شی)
جو کردیتے ہو غفلت سے قضائے حج بیت اللہ

نہو صرفِ نعال اونکا کبھی پہرا حج کیخسرو
رہی جو ہوکے عاشق زیرِ پائی حج بیت اللہ

حیاتِ جاودانی کی مزی حجاج نی لوٹی
کیا جب نوشِ جان آبِ بقای حج بیت اللہ

غبارِ کوی جانان سر مین اونکے ہو ایکا
زبان لبیک گو ہو اور صدائے حج بیت اللہ

بنون دیوانۂ حق پہر نہون ہشیار کیصورت
مجھے ایکاش وہ صورت دکہائی حج بیت اللہ

عجب کیا عالمِ بالا ملک مشہور ہو عاشق
جی عاشق کی صورت یہان بنائی حج بیت اللہ

صراطِ تیز عرفان پر ہو مرکب روحِ انسان کا
جو دل ہوجائے قربانِ منا حج بیت اللہ

جو عاشق ہی تو ایدل نقدِ جان دے آپ جا کر ای
کوئی تیری لیی کیا مول لائی حج بیت اللہ

اگر کہنے قلم سی وان در یا بیانکی ہو مین
نہو پہر بہی بیان حرفِ ثنائی حج بیت اللہ

۲۷۴ | نظر آتا ہی پہر بہی ہند مین تو ای فقیر افسوس
تجھے مدت سی ہی شوقِ لقائی حج بیت اللہ | ۷

ہر نطفہ جسکا دل ہی رسولِ خدا کے ساتہہ
گویا وہ متصل ہی رسولِ خدا کے ساتہہ

شرمندہ عاصونکی لیی وہ شفیع ہین
عصیان سے منفعل ہے رسولِ خدا کے ساتہہ

جنت کے شغلِ عیش مین کیونکر نہوی وہ
جو دلسی مشتغل ہی رسولِ خدا کے ساتہہ

بنجائیگا وہ نار مین غل آس لعین کا بس
جس دل مین کچھ بہی غل ہی رسولِ خدا کے ساتہہ

گویا نبی کا سایہ ہی صدیق اس لیی
ہر جای مثلِ ظل ہی رسولِ خدا کی ساتھ

اترائی آسمان پی کیو نکر نہ یہ زمین
ہر دم جو متصل ہی رسولِ خدا کی ساتھ

۲۷۵ — خاکِ مدینہ ہونیکی امید ہے فقیر
گر عشقِ آب و گل ہی رسولِ خدا کی ساتھ — ۹

بدن ۱۲

خوشا وقتی کہ ہو میرا سفر سوئے رسول اللہ
اور ان آنکھوں سے دیکھوں شہرِ دلجوئے رسول اللہ

عجب کیا بال بال اوسکا بچے نارِ جہنم سے
کہ جس مومن کو ہات آجائی یکموئے رسول اللہ

جو ابدالآبادِ شرکی تھی دعائی خیر کی باعث
تو کس رحمت سے ایسی نرم تھی خوئے رسول اللہ

یہان بھی جنت الفردوس مین ہے اور وہان بھی ہے
ہوا ایمان سی جو ساکنِ کوئے رسول اللہ

غریقِ آبِ خنجر ہوگئی سب کافر و مشرک
دکھایا حق نی جب کچھ ورِ بازوئے رسول اللہ

سمومِ کفر سی گلزارِ ایمان اونکا ہی محفوظ
رہا جنکی مین دل مین ہی جوئے رسول اللہ

عجب کیا حورِ جنت کو تمنائے مدینہ ہو
گئی ہوگی وہان تک بھی تو خوشبوئے رسول اللہ

الٰہی مجکو پہنچا منزلِ مقصود کو جلدی
دکھادی یا الٰہی خواہین روئے رسول اللہ

فقیر خستہ دل سی یا خدا لاکھون درود اُن پر
اور اون پر جو کہ ہین مدفون پہلوئے رسول اللہ

ابوبکر و عمر رض ۱۲

۲۷۶ — غزل فارسی — ۱۳

چنانم کن تو یا غفار مشتاقِ رسول اللہ
کہ باشم خفتہ و بیدار مشتاقِ رسول اللہ

بخاکِ آستان ماند زیرِ دیوارِ مدینہ کاش
بسانِ سایۂ دیوار مشتاقِ رسول اللہ

تصدق کرد جان و مال و عز و جاہ را صدیق
چنان بود آن رفیقِ غار مشتاقِ رسول اللہ

بلا دِ عامرہ شد از غم معمورِ دینِ حق — کہ بود آن قاتلِ کفار مشتاقِ رسول اللہ
بود ظلِ حیائی مصطفےٰ در وصفِ صادق — چو عثمان شد حیا کردار مشتاقِ رسول اللہ
تہِ تیغ آورم رفاض را یارب بگردانم — بشکلِ حیدرِ کرّار مشتاقِ رسول اللہ
عدوئی احمد است آنکو عدوئے یارِ او باشد — کہ با اصحاب ماند یار مشتاقِ رسول اللہ
اگر سنگ و شجر در گریہ آید کے عجب باشد — چو سازد حالِ دل اظہار مشتاقِ رسول اللہ
خدایا کن تو از خاکِ مدینہ سرمۂ چشمم — کہ میمانم بچشمِ زار مشتاقِ رسول اللہ
نہ بیند خویش را در خویشتن گاہی اگر بیند — مزارِ مصطفےٰ یکبار مشتاقِ رسول اللہ
اگر کوہِ اُحد قصرِ جنان گردد چہ دور است این — کہ ہست آن غیرتِ کہسار مشتاقِ رسول اللہ
بفردوسِ وصالش جا شود یارب ہجران را — ہمیداند عذابِ نار مشتاقِ رسول اللہ

بدستم کہ ہستی ای فقیر دل حزین عاشق
کہ میخواند چنین اشعار مشتاقِ رسول اللہ
۲۷۷ ۱۱

نہ کبھی جان تک ایثار مشتاقِ رسول اللہ — چو پائی یکنظر دیدار مشتاقِ رسول اللہ
عنایت ہو جواب ایک اسکو بس یہ عرض کرتا ہی — سلام اون پہ ہزاروں بار مشتاقِ رسول اللہ
نکیونکر بیخبر ہو جائے اس دنیا سی سن سن کر — رسول اللہ کی اخبار مشتاقِ رسول اللہ
روان میرا سفینہ ہو مدینے کو کہین جلدی — کہ ہو دریائے غمسی پار مشتاقِ رسول اللہ
شفا ہو جانیکی امید ہی ہر دردِ عصیاں سے — ہوا ہے جو دلِ بیمار مشتاقِ رسول اللہ
سمجھنا چاہیئے آثارِ رحمت اونکو جب دیکھی — رسول کے آثار مشتاقِ رسول اللہ
نہین اب دیکھتا یہ ہاتھ بن دیکھی مدینے کی — کچھہ اپنی زیست کی اطوار مشتاقِ رسول اللہ
دلِ حنانہ سی پوچھو تو رمزِ دردِ ہجران کو — کہ اس سی کس قدر ہین زار مشتاقِ رسول اللہ

محلِ گفتگو باقی نہیں اسکو جہان سن لی	رسول اللہ کے گفتار مشتاقِ رسول اللہ
نکال اس ملک سے یارب مدینے کیطرف مجکو	یہاں رہتی سی ہی بیزار مشتاقِ رسول اللہ

فقیر انکی محبت اہلِ جنت کی علامت ہی
کہاں ہوتی ہیں اہلِ نار مشتاقِ رسول اللہ

غزل فارسی

۲۷۸ — ۱۱

تا یافتہ سرِ قدمش جائے مدینہ	شد کحلِ بصیرت ہمہ غبرائے مدینہ
این شکل بدیہی است باتاج شفاعت	صغرائے جہانست بکبرائے مدینہ
دلہائے جہان صورتِ مجنوں تعجب ماند	در محملِ حسن است چہ لیلائے مدینہ
این جان کہ مشہی لشیرینِ بقی شد	کی یافتہ شیرینیٔ خرمائے مدینہ
سنگ شجرِ طیبہ شدی کاش تنِ من	ہر دم شدمی محوِ تماشائے مدینہ
ملک و ملکوت اند بہم صورتِ عشاق	در طیبہ پیِ انجمن آرائے مدینہ
چشم بجہان روضۂ فردوس مدیدی	گر دانشمے دیدۂ بینائے مدینہ
کی خویشتن از بیخودیٔ دید شناسد	آنکس کہ بگردید شناسائے مدینہ
معمورۂ احمد بودم مسکن و مرقد	عمرم ہمہ رفتہ تمنائے مدینہ
در طیبہ چو محبوبِ عرب جلوہ کنان شد	دلہائے عجم ساختہ شیدائے مدینہ

۲۷۹ — مصروف بحمیدِ خداوند فقیرم / شد قسمتِ من نعمتِ عظمائے مدینہ — ۱۳

کیون چھپ گیا آنکھوں سے مری ہائے مدینہ — یارب مجھی پھر بھی نظر آجائے مدینہ

پابوس کی ارمان بہت رہگئی دلمین
ہات آئین تو پھر چوم لونمین پای مدینہ

پھر تازہ ہوئی دلمین مرے زخم کیصورت
دیرینہ ہوئی تھی جو تمنای مدینہ

ہر دم تہا حضوری مین بہی افزون غم دوری
مشکل تہی ہر امر مین ہے فردای مدینہ

اُس آنکہہ کا رونا ہی تماشای جہان ہے
جس آنکہہ نی دیکہا ہی تماشای مدینہ

دل وہ ہی مدینے کا جسے یہان خفقان ہی
سر وہ ہے یہان جسکو ہی سودای مدینہ

بیہوش ہو نمین غم دنیا سے اسلیے
ہر دم ہو یہ دل اور تجلّای مدینہ

پھرتے تہے ہم اُسمین کبہی خود بہر زیارت
پھرتا ہی اب آنکہون مین جو صحرای مدینہ

اس آزکو بیدار دلونسی کوئی پوچہے
کیا کہتے ہی بیداریٔ شہای مدینہ

کہتے ہین مدینہ جسی وہ دل ہی جہانکا
اور گنبدِ خضرا ہے سویدای مدینہ

پھر میرے سفینے کو جو لیجای خدایا
پھر بہیجدے وہ موجۂ دریای مدینہ

تہی اپنی نصیبونسی وہان مجکو یہ حیرت
مین اور مجہے یہ نعمت عظمای مدینہ

ہم جیسے غلامونکو فقیر اب کہین پھر بہی
۱۳ پہنچای مدینی مین وہ مولای مدینہ ۲۸۰

ہی دلکو اضطراب مدینہ منورہ
اُٹہے کہین نقاب مدینہ منورہ

عالی ہے وہ جناب مدینہ منورہ
قرآن ہے کتاب مدینہ منورہ

آیات کا نزول ہی مثل مطر وہان
جبریل ہین سحاب مدینہ منورہ

تاب آفتاب کے نہین اس شک سے کہ یہ
ہر دم ہی باریاب مدینہ منورہ

ہر دم وہ بحر رحمتِ حق وہان ہی جوشمین
گردون ہے اک حباب مدینہ منورہ

دکہلا رہا ہی صورتِ دل شا رہین کو صاف
وہ آئینہ ہے آب مدینہ منورہ

دیکھے تو اپنی شکل ہمائی عجم کہین
ہو ہمسرِ غرابِ مدینہ منورہ

رشکِ غزالِ ہند شغالِ مدینہ مین
رشکِ اسدِ کلابِ مدینہ منورہ

دیکھا ہی جب سے اوسکو وہ ہر دم نظر مین ہی
کب ہجر ہے حجابِ مدینہ منورہ

تعبیر ہے کہ طالعِ بیدار ہوئین گی
جو دیکھتا ہے خوابِ مدینہ منورہ

کیا طابہ طیبہ پاکیزہ آئی ہین
اسمائے مستطابِ مدینہ منورہ

محفوظ کیون نہو کہ فرشتے خدا کی وہان
ہین پاسبانِ بابِ مدینہ منورہ

۲۸۱ | چھوٹی عذابِ دوزخِ دنیا سی تو فقیر
ہو جائے گر ترابِ مدینہ منورہ | ۱۳

پھر کاش ہون قریبِ مدینہ منورہ
ہو حظِ روحِ طیبِ مدینہ منورہ (خوشبو ۱۲)

دل کانپتی تھی مسجدِ احمد مین یاد ہی
وہ حالتِ مہیبِ مدینہ منورہ

رہتی ہی پیاری پیاری ان آنکھون کے سامنے (ڈرانیوالی ۱۲)
وہ صورتِ عجیبِ مدینہ منورہ

ہر دم ہی وصلِ خیرِ دو عالم نصیب مین
اللہ رے نصیبِ مدینہ منورہ

تحتِ الثریٰ رشک مین ہی رفعتِ عجم
ہوتے کہین قلیبِ مدینہ منورہ (کہین بھی ۱۲ گڑھا ۱۲)

کافر بھی دم مین ہوئین شفایاب دین اگر
ہو چارہ گر طبیبِ مدینہ منورہ

سرسبز کو زہائے شرابِ طہور ہین
اعناب اور زبیبِ مدینہ منورہ (انگور ۱۲)

وہان کیون نہوئی نارسی فلکِ قتابِ خلق
اللہ ہے رقیبِ مدینہ منورہ (آرزو کی گردن ہا ۱۲)

ہی ذرہ ذرہ مہرِ شرافت تو کس کا فکر
ہو مدح مین حسیبِ مدینہ منورہ (حساب اور شمار کرنیوالا ۱۲)

ہر خارِ راہ اوسکو ہو مژگانِ چشمِ عین
ہو جائے جو قریبِ مدینہ منورہ

طوبیٰ پہ بحرِ طوطیٔ جنت تھی یا کہ وہ
منبر پہ تھے خطیبِ مدینہ منورہ

ہو جائے پیش حق قدمِ صدق کا سبب | دل ہو اگر نصیب مدینہ منورہ

۲۸۲ | حبِ مدینہ دلمین طفیلے ہی ای فقیر
مقصود ہے حبیبِ مدینہ منورہ | ۹

مقبولِ حق ہی ذاتِ مدینہ منورہ | محمود ہین صفاتِ مدینہ منورہ
پانی ہی اس مزی کا کہ گویا مدینی مین | کوثر ہی فراتِ مدینہ منورہ
رشکِ نباتِ مصر ہی کیا بات اوسکی ہی | خرما ہے وہ نباتِ مدینہ منورہ
جو رات ہو براتِ اجل کے مری وہ کاش | ہو لیلۃ البراتِ مدینہ منورہ
خاکِ بقیع مین کہین میری بھی خاک ہو | ہی زندگی و وفاتِ مدینہ منورہ
وہ عمر جاودان ہی جو اپنی نصیب مین | لکھی گئی مماتِ مدینہ منورہ
ہمسائگانِ رحمتِ عالم ہین اس لیی | مغفور ہین عصاتِ مدینہ منورہ
امصارِ ہند یاد نہ آئین اگر نصیب | ہو مسکنِ فلاتِ مدینہ منورہ

۲۸۳ | جینے کا بس مزا ہے تو ہی آسمین ای فقیر
جو دن ہے ہو حیاتِ مدینہ منورہ | ۱۷

یاد آتی ہین اب اوقاتِ مدینہ طیبہ | کیا مبارک تھین وہ ساعاتِ مدینہ طیبہ
کان ہین مشتاقِ اصواتِ مدینہ طیبہ | جان ہی شیدائے مقاماتِ مدینہ طیبہ
منہ ہوا ور حرف و حکایاتِ مدینہ طیبہ | دل ہوا ور فہم و دراساتِ مدینہ طیبہ
کسکے فرش و سائبان ہو کیا تمہارے نصیب | حبذا ارض و سماواتِ مدینہ طیبہ
آبِ حیوان آب ہے شیرین مین جز مثلِ جان | کیا کہون مین کیا ہین لذاتِ مدینہ طیبہ
تھین نمایان دمبدم فیہن خیراتِ حسان | جملہ صلوات و خیراتِ مدینہ طیبہ

مرقدِ محبوب ہے وہان روضۂ رضوانِ خلد
اور نخیل اوسکی ہین جناتِ مدینہ طیبہ

دو ستو خاکِ مدینہ خاکسار دنکو بہی دو
تم اگر لائی ہو سوغاتِ مدینہ طیبہ

دمبدم آتا ہی میرے دلمین اور آنکھون مین وہ
کاش مجھسے ہو مکافاتِ مدینہ طیبہ

خیر مکہ فضل مکہ مدینہ ہے تو پھر
کس بلد کو ہے مساواتِ مدینہ طیبہ

ابر مدرار زیارت سائیان تہا کیا کہون
کس سری کی تہی مدارات مدینہ طیبہ

آنکہین روتی ہین اسی افسوس مین الہی کاش ہون
دیدۂ زار اور زیاراتِ مدینہ طیبہ

رشکِ مقناطیس و آہن رشکِ کاہ و کہربا
دلکو ہے شوقِ ملاقاتِ مدینہ طیبہ

ننگئ سودائے سر سوزِ جگر در دِ نہان
رہتے رہتی یہ خیالاتِ مدینہ طیبہ

پہر دعا کرتا ہون سجدمین کہ پہر ہو نہ نصیب
وہ نماز اور وہ مناجاتِ مدینہ طیبہ

کیا ہی دل ویران ہے جب رخصت کے دن پہر پہر کر ہم
دیکہتے تہے وہ عمارات مدینہ طیبہ

۲۸۴ | ای فقیر اپنے چراغِ داغِ دلکو دیکہہ تو | ۷
اور علوِ شانِ مشکاتِ مدینہ طیبہ

عالی ہو کیون نہ بختِ مدینہ منورہ
احمد ہین زیبِ تختِ مدینہ منورہ

جی چاہتا ہی دیکہلون دنیا مین پہر بہشت
پہر دیکہہ لون درختِ مدینہ منورہ

ہی بہر گلرخانِ جہان رشکِ فرشِ گل
گو ہوئی سنگِ تختِ مدینہ منورہ

نورِ محمدی سی ستارونکی شکل آج
روشن ہی لختِ لختِ مدینہ منورہ

خوابِ عدم مین فتنۂ عالم ہے خوف سے
بیدار ہے وہ بختِ مدینہ منورہ

تنگ ہوئین
مکن ہی اوسکی وسعتِ رحمت سے تنگ
باب جنان و رخت مدینہ منورہ

وابستہ ہو فقیر ہے یا رب کہین جہان

۲۸۵	فردوس مین ہو تخت مدینہ منورہ	۱۱
آنکھین ہون اور وہ نور مدینہ منورہ		دل ہوئی اور سرور مدینہ منورہ
ہو ختم اوس جناب مین اللہ میری عمر		مدفن بنین قبور مدینہ منورہ
کیونکر نہ شرح صدر دل اونکو نصیب ہو		جنکو ملا صبور مدینہ منورہ
آسان ہی صوم روز قیامت جو ہوگئی		یہان اکل شکور مدینہ منورہ
نازل ہی نور لطف خدا اوسپہ اتدن		کوہ احد ہے طور مدینہ منورہ
ہین نسبت شہور عجم خیر الف شہر		ہر عام مین شہور مدینہ منورہ
حاضر ہے یہان دل وحشی تو کسطرح		اب وہ کہان حضور مدینہ منورہ
حور و قصور اونکو مبارک جو ہو چکے		یہان ساکن قصور مدینہ منورہ
یہان ہی شب سمور مین بنجواب جسنے ہان		دیکھے شب تنور مدینہ منورہ
ہر شام و ہانکی شامتان دل کا علاج ہی		ہین نور دل بکور مدینہ منورہ

۲۸۶	ایکاش بعد مرگ یہ روح فقیر ہو اور قالب طیور مدینہ منورہ	۹
ہی تشنہ ظل حرور مدینہ منورہ		نور جنان ہی نور مدینہ منورہ
کیا خوش نصیب کوہ و بیابان وہانکی ہین		جنمین ہوا ظہور مدینہ منورہ
یارب بخار دل کی دوا پھر نصیب ہو		بوئی خوش بخور مدینہ منورہ
اک نور ہر مکان مین ہی اتدن وہان		دار جنان ہین دور مدینہ منورہ
خوف شکست روزہ تقوی کبھی نہو		روزی ہو گر فطور مدینہ منورہ
دم مین نکالی عرق فلاطون سے خون کفر		زخم سگ عقور مدینہ منورہ

مومن کو پھر نہو غم نقضِ وضوی دل — ملجائے گر طہورِ مدینہ منورہ
ہر دم ہو کاش مضطرب طیبہ میرے جان — اور دل ہو ناصبورِ مدینہ منورہ

۲۸۷ — اشعارِ مدح مین مری اوستاد ہین فقیر — ۱۳
طفلانِ بے شعورِ مدینہ منورہ

دل کیون نہو اسیرِ مدینہ منورہ — دلبر ہے جائے گیرِ مدینہ منورہ
دہان ہر صغیر ہی نظر آتا ہی خود کبیر — ہین اغنیا فقیرِ مدینہ منورہ
دلہای وجہان ہوے جس پر نثار — وہ برج ہے ضمیرِ مدینہ منورہ
پھرتی ہی رہتی ہے مری آنکھونمین رات دن — وہ شکلِ دلپذیرِ مدینہ منورہ
الدری برج سبز کہ جس مین ہمیشہ ہی — وہ نیّرِ منیرِ مدینہ منورہ
کیا خاک بت آئے تھے اور آبِ سلسبیل — جس سے بنا خمیرِ مدینہ منورہ
کیا جمع ہے ہمین دل و دین دیکھ دیکھ کر — وہ مجمعِ کثیرِ مدینہ منورہ
فردوس و دیکھ لون آنکھونسی جبتلک — کیا کہہ سکون نظیرِ مدینہ منورہ
صبر و قرار کی اوسی کیونکر خبر رہے — جو ہو چکا نصیرِ مدینہ منورہ
تیرِ جوِ عشق ہی دلِ ہر مصر و ہر بلد — ہے کس کمان کا تیرِ مدینہ منورہ
شیرین ہے جان کس نے کیا یہ بہی پا چکے — لذاتِ جوئے شیرِ مدینہ منورہ
بالیدگی رزقِ دو عالم کی ہی بشیر — وہ نانِ پرخمیرِ مدینہ منورہ

۲۸۸ — شایانِ رحم و الفت و لوقیر ہین فقیر — ۱۳
طفل و جوان و پیرِ مدینہ منورہ

ہو جائے گر خبیرِ مدینہ منورہ — سلطان رہے فقیرِ مدینہ منورہ

اب تو قیام ہند سے عار آتے ہے مجھے — دیکھا جو لطفِ غیر مدینہ منورہ
گندم کا سینہ شق کہین اس رشک سے نہو — ہوتا یہ خود شعیرِ مدینہ منورہ
لیجائیگا ضرور مدینے مین ایک دن — ہے شوق وہ سفیرِ مدینہ منورہ
ہوخشت تاجِ قیصر وکسری کہان نصیب — اور پایۂ سریرِ مدینہ منورہ
کوثر سے بھی پلائی خدا ہمکو جیسی ہم — پیتے تھے آبِ بیرِ مدینہ منورہ
ہوش وخرد مرے دمِ رخصت اڑ گئی — وہ صبحِ مستطیرِ مدینہ منورہ
کب بھولتا ہون یادِ سیکی اخیر تک — وہ حالتِ اخیرِ مدینہ منورہ
کیا پوچھے غیر سے کوئی وہان جانکی صلاح — ایمان ہے مشیرِ مدینہ منورہ
آزاد طیبہ جو ہین اسیرِ گناہ ہین — آزاد ہین اسیرِ مدینہ منورہ
کیون بوئے گل پی بادِ صبا کا عبور ہو — پائے اگر عبیرِ مدینہ منورہ
نازل ہو لاکھ بار درود اوس پہ جو کہ ہین — سلطان اور وزیرِ مدینہ منورہ

۲۸۹	ہے لطف زیست ابتو فقیر اسپہ منحصر وہان ہین ہون اور حصیرِ مدینہ منورہ	۱۱

ملک ہائے دل ہین جاگیرِ مدینہ طیبہ — اللہ اللہ شانِ تسخیرِ مدینہ طیبہ
دل مین ہر دم ہی وہ تنویرِ مدینہ طیبہ — پھرتی ہی آنکھون مین تصویرِ مدینہ طیبہ
اب ہمارے دود دل مین کیون نہو خوشبو کی عشق — اسمین ہے خوشبوئی تجمیرِ مدینہ طیبہ
کیا دعا کیا نماز اور کیا صلوٰۃ اور کیا سلام — کیا اذان اور کیا ہی تکبیرِ مدینہ طیبہ
اس عذاب ہند سی یارب رہائی ہو نصیب — رکھہ مجھے تو پا بزنجیرِ مدینہ طیبہ
آنکھین کھلجاتی ہین وہان انا فتحنا دیکھکر — فتح باب دل ہی تحریرِ مدینہ طیبہ

نیم بستہ پردہائی روضہ و مسجد نہین | فیض روحی کو تشہیر مدینہ طیبہ
مثل آہن کیون نہون مجذوب لاکہون دل کی ہی | رشک مقناطیس تاثیر مدینہ طیبہ
یہ مذاق عشق خیر المطیبین ہے اسلیے | ہی زبان کو ذوق تقریر مدینہ طیبہ
ساعت اولی سی آخری خیری پہر کیون نہو | ہر دم افزون شان و توقیر مدینہ طیبہ

۲۹۰ | یا غنی پہر ہے فقیر ناتوانکی آرزو | ۹
پہر ہی ہو رحمت سی تیسیر مدینہ طیبہ

تہا دلمین جو کہ داغ مدینہ منورہ | نکلا وہی سراغ مدینہ منورہ
یارب وہانکی خاک ہین اس تشنہ لب کی خاک | ملکر بنے ایاغ مدینہ منورہ
بیتاب عشق ہو نمین میری لوٹنی کی جاے | ایکاش ہو سراغ مدینہ منورہ
جلنا ہی تہا اگر مری دل کی نصیب مین | بنتا یہ اک چراغ مدینہ منورہ
انسان کو کیا ہی صاحب سدرہ بہی ہین ام | مشتاق سیر باغ مدینہ منورہ
سلطان شان ہین خاک نشینان طیبہ آج | رشک بہا ہے زاغ مدینہ منورہ
معمورہ عجم ہین شمار اونیہ ایسی ہین | وہ کوہ و باغ و راغ مدینہ منورہ
جنت کی بو سی دور ہین وہ عاصیونکے شکل | ہین جو کہ سبز باغ مدینہ منورہ

۲۹۱ | فارغ سفر سی ہو تو چکا لیکن ای فقیر | ۱۱
کب دل کو ہے فراغ مدینہ منورہ

جو دل ہی اور مذاق مدینہ منورہ | وہ ہی اور اشتیاق مدینہ منورہ
قسمت مین اسکی صاحب خلق عظیم ہین | اللہ دے خلاق مدینہ منورہ
ہو خاک میری خاک مدینہ سی متصل | کیونکر ہو اتفاق مدینہ منورہ

پھر یہی اگر نصیب مین ہی وصل تو کہو
یارب نہ ہو فراق مدینہ منورہ

یارب مرا تو ہند مین اکدم نہ دل لگے
دے مجکو وہ مراق مدینہ منورہ

ہم جنمین تہی کبھی وہی اب آتدن یہان
آنکہو نمین ہین رُقاق مدینہ منورہ

پر داغ دل ہین لالہ رخونکی کہ ہین کاشر
گلدستہ ہای طاق مدینہ منورہ

اہل بقیع کو نہو کیون حسن پر تفق
حاصل ہی ارتفاق مدینہ منورہ

ہوئی صفای ظاہر و باطن اگر نصیب
ہو خلوت دُر دواق مدینہ منورہ

وہ کیون منورہ نہو ہر دم ہے وہان طلوع
وہ ماہ بے محاق مدینہ منورہ

۲۹۲ | ۱۳

ہوای فقیر جبکہ اسے رنگ المساق
ای کاش ہو مساق مدینہ منورہ

جان ہی غمناک مدینہ
دل ہے صد چاک مدینہ

وہ ہین فی الدرک جو خیال
ہین بی ادراک مدینہ

بخشیگی حشر مین کوثر
چشم نمناک مدینہ

حفظ عصیان دہن ہو
گر ہو مسواک مدینہ

انشاء اللہ تعالے
ہم ہوئینگے خاک مدینہ

ہے اہل خلد کے صورت
ہر خوش پوشاک مدینہ

ایکاش مری میت کو
ملجائے مغاک مدینہ

لیتی ہی اتاری مین دل
وہ چشم نشاک مدینہ

رشک فرش استبرق
خاک و خاشاک مدینہ

قلنا للطیبۃ فی الوصل
اوقد جفناک مدینہ

	اَمْ فی رُؤیانا ھٰذا		اَلْاٰنَ نَرَاکِ مدینہ
	ارسالِ وطن نہو پھر کاش		پون ہو امساکِ مدینہ

۲۹۳	درمانِ فقیر ہے زہر اس مسموم کا بس ہی تریاک مدینہ	۹

ہے مجکو انہماکِ مدینہ منورہ		ہو جاؤن کاش خاکِ مدینہ منورہ
دیکھے تو ہر سریر سلاطین اپنا منہ		ہو ہمسرِ مغاکِ مدینہ منورہ
بنجائے شاخِ میوۂ جنت جو نصیب		مسواکِ یہان اراکِ مدینہ منورہ
منفک نہین نبی ہی تو عاشق کی دل سی ہی		کیونکر ہو انفکاکِ مدینہ منورہ
ضرب المثل ہی ذکر مین اور اشتیاق مین		کعبے سے اشتراکِ مدینہ منورہ
کیونکر مدینہ مالکِ نور اسقدر نہو		وہ نور ہے ہلالِ مدینہ منورہ
بنجائی غازۂ رخِ خوبان اگر کہین		ہات آئے خاکِ پاکِ مدینہ منورہ
معمورۂ عجم سے حزین ہون کہ یاد ہی		صحرائے فرحناکِ مدینہ منورہ

۲۹۴	ہی عمر جاودان جو نصیبون ہی ای فقیر ہی مرگِ بے ہلاکِ مدینہ منورہ	۱۳

ایسا ہو اب وصالِ مدینہ منورہ		ہو جاؤن پائمالِ مدینہ منورہ
اکدن یہ کہتی تہی کہ ہم آئی مدینہ مین		آتا ہے اب خیالِ مدینہ منورہ
ہے مسکنِ جمیلِ دو عالم شبانہ روز		اللہ رے جمالِ مدینہ منورہ
بہرِ خدا سوالِ حرم ہے خدا سے اور		بہرِ نبے سوالِ مدینہ منورہ
دیدا لون کیونکی پوچہنی والونکو اپنی آنکھ		مین کیا کہون مثالِ مدینہ منورہ

بیہوش ہو کی گر تیرے دل اُون کی تو رسی
کیا طور ہین جبالِ مدینہ منورہ

فردوس مین بہی عاشقِ طیبہ کو کیا عجب
گر ہوئی احتمالِ مدینہ منورہ

دیکہی تو اپنا منہ درِ گوہر پر پر خان
ہو ہمسرِ سفالِ مدینہ منورہ

محسودِ چشمِ نازِ حسینانِ نازنین
ہے دین غزالِ مدینہ منورہ

رخسارۂ مدینہ تو ہے روضۂ رسول
اور برجِ سبز خالِ مدینہ منورہ

ذوقی ہے امرِ ذوق مدینہ کہان وہ لفظ
جس سی بیان ہو جمالِ مدینہ منورہ

یک ہفتہ[۵] مین نہفتہ ہین اسرار دیکہیے
کیسے مین ماہ وسالِ مدینہ منورہ

۲۹۵ | تا وقتِ انتقال فقیر اب تو ہندسی بہتر ہے انتقالِ مدینہ منورہ | ۹

کیا کچہہ ہے احترامِ مدینہ منورہ
سلطان ہین غلامِ مدینہ منورہ
جہان ۱۲

رہتا ہون دل کو تھامکی جب میرے سامنے
لیتا ہے کوئی نامِ مدینہ منورہ

ہر صبح صبحِ عید ہے شہرِ رسول مین
ہے رشکِ صبحِ شامِ مدینہ منورہ

اس غم مین نیند آئی تو کیون آئی اے مجھے
اک خواب تھا قیامِ مدینہ منورہ

گہبرائے کیونکی گوشہ نشینے سے میرا دل
ہین یاد از دحامِ[۵۲] مدینہ منورہ
یہان ۱۲

کیا رات تہی وہ ہای کہ کہتی تہی ہمسفر
کل ہوئیگا قیامِ مدینہ منورہ

گرتے تھے بامِ ہوش سے دل جبکہ دور سے
ہم دیکہتے تھے بامِ مدینہ منورہ

پانی سی ہانکی سیر کے دل اس سے ہو تو ہو
ہو میرے خاک جامِ مدینہ منورہ

۲۹۶ | شب زن دارِ ہندسی بہتر ہی ای فقیر ہر صاحبِ منامِ مدینہ منورہ | ۱۵

باغِ رضوان ہے مدینہ طیبہ — راحتِ جان ہے مدینہ طیبہ
جانِ انسان ہے مدینہ طیبہ — مشعرِ جانان ہے مدینہ طیبہ
کوئی لیجائے مجھے اور جھوڑ دی — اور کہے یہان ہے مدینہ طیبہ
میری ان آنکھو نسے اک لحظہ بھی کیون — ہائے پنہان ہے مدینہ طیبہ
قالبِ ارض و سماذی روح ہین — دیکھلو جان ہے مدینہ طیبہ
یوسفِ عرفان ہے وہان قربِ سول — مصرِ عرفان ہے مدینہ طیبہ
بنتی ہین عاصی بہی اتقی الناس وہان — جائے اتقان ہے مدینہ طیبہ
گر کہو فردوس دنیا مین نہین — کیون نہین ہان ہے مدینہ طیبہ
مہرِ ثقل وخفتِ ایمانِ خلق — کیا ہی میزان ہے مدینہ طیبہ
جا بجا نازل ہوئین وہان آیتین — دارِ قرآن ہے مدینہ طیبہ
ہین فرشتی جسکے مرغانِ چمن — وہ گلستان ہے مدینہ طیبہ
شکلِ طیبہ مین ہدیۃ خلق کو — لطفِ رحمان ہے مدینہ طیبہ
وہ کتابِ رحمت اے مولے دکہا — جسکا عنوان ہے مدینہ طیبہ
گرد ہین جن و بشر وحش و طیور — چون سلیمان ہے مدینہ طیبہ

۲۹۷	ای فقیر اللہ کا مخلوق پر فضل و احسان ہی مدینہ طیبہ	۱۵

دل سی جدا نہین ہے مدینہ منورہ — کیا جائی دلنشین ہی مدینہ منورہ
محبوبِ عاشقین ہے مدینہ منورہ — مرغوبِ زائرین ہے مدینہ منورہ
انوارِ مسلمین ہے مدینہ منورہ — اور نارِ کافرین ہے مدینہ منورہ

ملجای مذنبین ہے مدینہ منورہ
واللہ حصنِ دین ہے مدینہ منورہ

کیا امنِ مومنین ہے مدینہ منورہ
قہرِ منافقین ہے مدینہ منورہ

وہ کون ہی جو آپکا عاشق نہین یہان
مقبولِ عالمین ہے مدینہ منورہ

شیدائی حسن جسکی ہین امصار اور بلاد
وہ دلبرِ حسین ہے مدینہ منورہ

اک نخلہ کب ہی دیدۂ زوّار سی دور
گو وہ کہین کہین ہے مدینہ منورہ

نورِ نبی مدینہ سی تا غرب و شرق ہے
خورشید بر زمین ہے مدینہ منورہ

اللہ ری زمین تری قسمت کہ تو مکان
ہے اور ترا مکین ہے مدینہ منورہ

کیا بی یقین ہین اہلِ زمین جو نہین گئی
اور اسپہ بالیقین ہے مدینہ منورہ

اہلِ مذاق کو یہ عجم سر بسر ہے نیش
اور نشلِ انگبین ہے مدینہ منورہ

تدویرِ ارض کیجی جو خاتم کی شکل فرض
اوسکے لیے نگین ہے مدینہ منورہ

رحمت قرین ہی اُنسی کہ نعم القرین ہین وہ
جن سی بہت قرین ہے مدینہ منورہ

۲۹۸ | ہندوستا نمین یاس ہی راحت سی ای فقیر / چل راحتِ حسرین ہے مدینہ منورہ | ۹

عالی ہو کیون نہ جارہ مدینہ منورہ
محبوبِ حق ہین شاہِ مدینہ منورہ

دجّال کی مجال کہان جا سکے وہان
وہان ہین ملک سپاہِ مدینہ منورہ

دائم منورہ صفتِ طیبہ کیون نہو
ہے بے کسوف ماہِ مدینہ منورہ

بالیدگی حسن ہے ہر دم تو کیا عجب
گردون نبی کلاہِ مدینہ منورہ

آہن صفت ہی عاشقِ کوہِ مدینہ دل
اور کہربا سے کاہِ مدینہ منورہ

یارب عذاب و محنۂ دارین سے مجھے
حاصل رہے پناہِ مدینہ منورہ

اڑ جائی کیون نہ نیند کہ یاد آتی ہین مجھی
لذاتِ انتباہِ مدینہ منورہ

پوچھا جو دل سی باعثِ سوزِ نہان تو بس
نکلے صدا کہ آہِ مدینہ منورہ

۲۹۹
پھر گمرہان ہند کو چھوڑا اے فقیر تو
پھر تو ہوا اور راہِ مدینہ منورہ
۱۱

ماہر وہین عاشقِ ماہِ مدینہ طیبہ
سنبلین موطالبِ کاہِ مدینہ طیبہ

باادب استان ہی ہیبت سے وہان ہر سرو قد
زرد ہین گلرو بدر گاہِ مدینہ طیبہ

عاشقِ چاہِ زنخدان کب ہین عاشق مزاج
دیکھ پائین وہ اگر چاہِ مدینہ طیبہ

سایۂ حسنِ قدم حسنِ محمد ہے کہ یہان
ہر حسین ہے عاشقِ شاہِ مدینہ طیبہ

حسنِ جنت کو ان آنکھونسی ندیکھون جبتلک
کیا کہون اشبالِ واشباہِ مدینہ طیبہ
نظائر ۱۲

باب یوسف پر زلیخا ہوئی گویا جو وہان
مین بھی ہون دربانِ گاہِ مدینہ طیبہ
علیہ السلام ۱۲

جان ہوا ہو جائی الکن کاش وہ کرڈالن
دل ہوا ہے گر ہوا خواہِ مدینہ طیبہ

وقفِ آہ و نالہ ہین جن ہوشون پر عشقبا
وہ ہین وقفِ نالہ و آہِ مدینہ طیبہ
مہوش ۱۲

مورد قرآن و انوارِ حق و جبریل ہی
اللہ اللہ عزت و جاہِ مدینہ طیبہ

ہم ضعیفون کو خدا پہنچائیگا امید ہی
کیونکہ بیٹھے ہین سرِ راہِ مدینہ طیبہ

۳۰۰
یا غنی میری دعا پھر بھی یہی ہی پھر بھی ہو
یہ فقیر اور وہ درِ شاہِ مدینہ طیبہ
۱۵

دیکھا نہ کچھ بھی ہائے مدینہ منورہ
اللہ پھر دکھائے مدینہ منورہ

کیونکر نہ رکھے عاشقِ بیتاب و بیقرار
دل مین اگر سمائے مدینہ منورہ

دل کیون نہ بیٹھ جائے ہر دم کہ یاد ہی
وہ شکلِ دلربائے مدینہ منورہ

یارب یہان کہین مرے دل کو نہ آئے چین
جب تک نہ نظر آئے مدینہ منورہ

پھر کس کا آشنا رہی اُس جہان مین آج
جو دل ہوا آشنائے مدینہ منورہ

ہین تشنہ لب ہوئے جو اس فری کی ہین
خرمائی جانفزا ئے مدینہ منورہ

کیا عاشقون کو راہ بتائی کوئی کہ عشق
ہی ساتھ رہنمائے مدینہ منورہ

اہل لوای حمد کا مسکن وہی تو ہے
عالی ہی وہ لوائے مدینہ منورہ

مقدور صبر کیا ہی کہ وہان یہ بھی جا سکی
جس دل مین یاد آئے مدینہ منورہ

یارب دکھائے کیسے ہین وہ جنکے عشق مین
ہین جان و دل فدائے مدینہ منورہ

یارب ترے فقیر بہت رہتی ہین وہان
مین بھی رہون گدائے مدینہ منورہ

ٹھوکر لگائین افسر کسری کو کیون نہ وہ
جو سر ہین زیر پائے مدینہ منورہ

اللہ ری اون پہاڑونکی قسمت کو دیکھنا
جنمین ہوئی بنائے مدینہ منورہ

اجرائی اشک چشم ہی بس اور کچھ نہین
اظہار ماجرائے مدینہ منورہ

۳۰۱ اپنی غم جدائی مین اب دیکھیے فقیر
کب تک مجھے رولائے مدینہ منورہ ۱۳

لب ہوئین اور ثنائے مدینہ منورہ
ہون کان اور صدائے مدینہ منورہ

آنکھین ہون اور دید مدینہ ہو رات دن
دل ہوئی اور ہوائے مدینہ منورہ

یہ جسم اور خاک مدینہ نصیب ہو
یہ سر ہو اور پائے مدینہ منورہ

یہ ہات ہوئین اور وہ پُرنور جالیان
یہ چشم اور بُکائے مدینہ منورہ

یہ پانو اور فضائے مدینہ مدام ہو
سیر اور نخلہائے مدینہ منورہ

یارب یہ جان ہو اور مدینے کی موت ہو
فائی ہو اور فنائے مدینہ منورہ

ہو آستین ان آنکھونپہ اور آستانہ ہو — ہو در دا اور دوا ے مدینہ منورہ
یہ تشنہ لب ہو اور وہ پانی مزے کا ہو — ہو جوع اور غذا ے مدینہ منورہ
کم ظرف مجسا اور مرے یہ آزمایشین — مین اور مبتلا ے مدینہ منورہ
وہ عالیہ یہ سافلہ دیکھے تو اپنا منہ — یہ جان ہو اور فدا ے مدینہ منورہ
گویا یہ جسم اور وہ جان یون ہم رہین — دل اور دلربا ے مدینہ منورہ
پہر مین ہون اور رحمت غفار مجکو کاش — لیجای اور دکہا ئے مدینہ منورہ

۳۰۲ — یارب فقیر خستہ اور ناکام تیری یہ — مسکین کو اور عطای مدینہ منورہ — ۱۱

دل ہے شیدا ئی مدینہ طیبہ — جان ہی جا ئی مدینہ طیبہ
دل سے آتی ہی صدا رخصت کی دن — دمبدم ہا ئے مدینہ طیبہ
نار دوزخ سرد ہوئی دیکہکر — جوش دریا ئے مدینہ طیبہ
مردم صد چشم دل ہے بالضرور — یک تماشا ئے مدینہ طیبہ
کاش مین پہرتا رہون دیوانہ وار — سر بصحرا ئے مدینہ طیبہ
دیکہکر دل مین زیادہ ہو گئے — وہ تمنا ئی مدینہ طیبہ
سر بسجدہ ہون کہ پہر آنکہو نمین ہو — نور سیما ئے مدینہ طیبہ
حق شناسی اوسکا حق ہی جو کرے ہی — یہان شناسا ئی مدینہ طیبہ
جا ئین قربان اوسپہ میرے ہوش اگر — خواب مین آ ئے مدینہ طیبہ
رکہی وہان ہر دم غلامونکی طرح — مجکو مولا ئے مدینہ طیبہ

ہے فقیر اُس شکر یوسف کے سبب

۳۰۳	دل زلیخائے مدینہ طیبہ	۱۱
مدینے والے ہین ہمسایۂ رسول اللہ		وہ کیا ہی اچھی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
الٰہی اونکو ہو محشر مین ظلِّ عرش نصیب		جو ہو کی آقی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
رہین گی مائدہ کبریا سی عیش مین وہ		جو بھوکی پیاسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
ہمیشہ ہونگے چیران حق وہان جو یہان		ہمیشہ رہتی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
مبارک اونکو حیاتِ ابد بقیع مین ہو		جو مرکے ہوتے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
لوای حمد ہے ظلِ رحمت اونکے لیے		جو دین والے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
امان و رحمتِ حق سائبان وہان ہے جو یہان		خدا سے ڈرتے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
جلائیگی اونہین اللہ کی تجلیٔ قہر		جو بولہب سے ہین ہمسایۂ رسول اللہ
قرین ہین عالم برزخ مین بہی عتیق و عمر		وہ دونون ایسی ہین ہمسایۂ رسول اللہ
کچھ آفتابِ قیامت کا غم نہین ہمکو		کہ سر پہ رکہتے ہین ہم سایۂ رسول اللہ

۳۰۴	فقیر تو ہی نہین ہای ہای ورنہ وہان ہزارون یہانکے ہین ہمسایۂ رسول اللہ	۱۵
کیون لائی پھر مدینہ سی یہان مکر و فن کی سرسلہ		جو لیگئے تہے وہان مجہے غمخوار بن کی ساتہ
ہجرِ ہلالِ برج نی اس خستہ تن کے ساتہ		ایسا کیا جو تیشہ نی وہان کوہکن کی ساتہ
زہراب آب ہند کو پیتے ہین ہای ہای		آب مدینہ پی چکے ہم جس دہن کے ساتہ
وہان قبر سطوانہ و دود چراغ تہا		کیا خوش رہون یہان کہین سرو سمن کے ساتہ
میّت کو میرے ہو در روضہ اگر نصیب		وہان میرا منہ کوئی نچہپانا کفن کے ساتہ
اُن جالیون سی طائرِ دل کا یہ حال تہا		ہوتا ہی حالِ صید جو ناوک فگن کی ساتہ

دیوانہ بنکے رہ نگیا مین مدینہ مین
کیا بانڈہ کرمجھی کوئی لاتا رسن کی ساتھ

ہوا زد واجِ خلد کا باعث اگر رہے
عشقِ نبی یہان دلِ ہر مرد وزن کی ساتھ

الفت جو مدحِ خاص سی ظرفِ سخن کو ہے
ہی اس لیی زبان کو الفت دہن کی ساتھ

ذی ہوش وہ ہین جو الوالابصار عمر بھر
دشتِ مدینہ مین رہی دیوانہ پن کی ساتھ

جنت سمجھہ گئے تہے مدینے کو ہم تو کیون
ایسا ہی حالِ دل تھا وہاب حزن کی ساتھ

آنکھون مین پھر رہا ہی جو وہان ہر نگاہ مین
آتا تھا جالیون سی وہ اک نور چھن کی ساتھ

گویا جنان ہی دوزخ ہی ہون قریب
ہجرِ مدینہ مین ہون جو قربِ وطن کی ساتھ

دل میرا عندلیبِ گلستانِ طیبہ ہی
کیا کام اسی خزان و بہارِ چمن کی ساتھ

۳۰۵ | عشقِ مدینہ مین یہ خیال آگیا فقیر کیا شوق ورنہ تھا مجھی شعر و سخن کی ساتھ | ۵

چین اوسکو ہی کہی جسی بے صبر مدینہ
جنت ہی وہ دی ڈالی جسی قبر مدینہ

ایمان ضعیف اوسمین قوی ہوتی ہین دایم
ایمان کی نقصان کو ہی جبر مدینہ

آفاق مین ہی راحتِ دارین کا سایہ
کس رحمتِ رحمان کا ہی ابر مدینہ

جو دشمنِ اصحاب ہین اعدائے نبی ہین
جا دیکہتے ہین کس لیی یہ گبر مدینہ

۳۰۶ | ہان گریۂ و زاری سی فقیر اوسکو تو پھر مانگ ملتا ہے کسی کو کہین با سجبر مدینہ | ۹

ہی شہرِ مصطفےٰ کی زمین لذتِ نگاہ
گویا ہے حورِ خلد بریں لذتِ نگاہ

اوس لذتِ نظر کی محبت کا ہے اثر
جو کچھ ہی اس جہان مین کہین لذتِ نگاہ

اون عاشقون کو شکلِ مدینہ دکھا دو بس
جنکو ہی کوئی شکلِ حسین لذتِ نگاہ

جب سے ہلالِ گنبدِ خضرا نظر مین ہے
کب سے ہندمین ہی ماہ مبین لذتِ نگاہ

کب جانتی ہین مخمل و کمخاب کو کہین
شہرِ نبی کی خاک نشین لذتِ نگاہ

خاکِ زمینِ شورِ مدینہ علاج ہے
ہے جنکو خندۂ نمکین لذتِ نگاہ

اے چشمِ دل وہ شکلِ مدینہ کچھہ اور ہے
گو صورتین ہزارون بین لذتِ نگاہ

گردِ مدینہ دیدۂ اعمی کو نور ہے
بینا کو ہی وہ سرمۂ دین لذتِ نگاہ

۳۰۷	بر روضۂ رسول چہ دیدی بگو فقیر کے بود در نصیبِ تو این لذتِ نگاہ	۱۱

آفتاب ایسا نہین چرخِ کہن مین آئینہ
جو حدیثِ مصطفےٰ ہی ہمسرِ سخن مین آئینہ

رحم فرمائین نکیرین اپنی صورت دیکھکر
کاش داغِ سجدہ ہو میری کفن مین آئینہ

کافرون کو شکلِ نارِ مرگ کہلائی عجیب
جنّتِ شدادی بنکر عدن مین آئینہ

صورتِ اشیا کو جا دیکھو مدینہ مین کہ ہے
ذرّہ ذرّہ اس زمین مین دل فگن مین آئینہ

جلوہ گر ہی حسنِ رضوان و عطا و مغفرت
نورِ تسلیمات ہی جس انجمن مین آئینہ

چشمِ حیران بن گئی ہر شئی جمالِ روضہ پر
وہان ہین سنگ و خشت ہر انساکی ظن مین آئینہ

کیا ہی قعرِ نار مین منہ دیکھتے رہ جائینگے
جنکو ہی پرتوِ مئی یہان قعرِ دہن مین آئینہ

محوِ حیرت مرقدِ محبوب پر ہر صبحدم
کیا عجب ہے شمع بن جائی لگن مین آئینہ

شکلِ حسرت منتظر ہی جلوہ گر ہونیکو آپ
ہی صلوۃِ مصطفےٰ یہان کس دہن مین آئینہ

نقشِ پائی زائرین ہے ہی وہ صدرِ شکلِ طلب
کیون نہو بیقید حضرت کی وطن مین آئینہ

۳۰۸	چہرۂ مدحت کی آرایش کو حاضر رکھ فقیر نقطہ نقطہ اپنی تحریرِ سخن مین آئینہ	۹

نقشِ روضہ ہو اگر تصویر پشتِ آئینہ
رشکِ روئے مہر ہو تنویر پشتِ آئینہ

اللہ اللہ قسمت و تقدیر پشتِ آئینہ
وہ ید بیضا نور اور توقیر پشتِ آئینہ

ہے وہ دیوارِ مدینہ قلبِ مضطر کا سکون
راحتِ سیماب ہے جا کیر پشتِ آئینہ

بے حضورِ دل یہاں جو ہے وہ سب عکس ہے
اُلٹی آتی ہے نظر تحریر پشتِ آئینہ

نقشِ نہرِ مصطفےٰ بھی ہو کے معجز کیا عجب
آپ ہی بن جائے جوئے شیر پشتِ آئینہ

بے مدینہ غافلو بے نور دل کے ہی مثال
خوابِ چشمِ آئینہ تعبیر پشتِ آئینہ

کیوں نہو آئینہ خانہ رشکِ برجِ آفتاب
زانوئے اقدس پہ تھی تصویر پشتِ آئینہ

تیرہ دل ہی جو یہاں اہلِ صفا سے پھر گیا
ہے زبانِ حال سے تقریر پشتِ آئینہ

۳۰۹	مدحِ احمد کی اثر سے اس غزل مین ای فقیر مثلِ روئے حور ہے تاثیر پشتِ آئینہ	۱۱

دمِ رخصت تھی مدینے مین عجب دلکی نگاہ
کہ نہو ایسی کسو دیدۂ بسمل کی نگاہ

جو نظر دور سے تھی گنبدِ خضرا پہ وہان
نہین ہوتی کسی معشوق کے مایل کی نگاہ

چشمِ ہر ذرہ جو رکھتی ہی مدینے مین اثر
کب مؤثر ہے کہین مرشدِ کامل کی نگاہ

نقطۂ نعتِ محمد جو دکھائی تاثیر
محو رہ جائے ہر اک ساحرِ بابل کی نگاہ

کیون نہو چشمِ طلبگارِ شفاعت کو خشوع
پست ہو جاتی ہی مسئول سی سایل کی نگاہ

کیا گلِ روضۂ شگفتہ ہو وہ سبحان اللہ
جسپہ ہر لحظ ہے صد الفِ غزال کی نگاہ

کسقدر ارضِ مدینہ ہی مقامِ رحمت
جسکی شبنم سی بھی حیرت مین ہے وایل کی نگاہ

جو دکھاتی ہی اثر چشمِ شباکِ مرقد
کیا دکھائیگی کسو حورِ شمائل کی نگاہ

ذکرِ توحید مین کفار کو دِکھلاتا ہے
جوہرِ تیغِ زبان دیدۂ قاتل کی نگاہ

مفتیٔ فقہ شناوہ یہ مسلم ہے جسکو	مدح مین عالی ہی اخراج مسائل کی نگاہ	
۳۱۰	ہر غزل تیری وہ گلدستۂ مدحت ہے فقیر محو ہستی ہی جسے دیکھکے محفل کی نگاہ	۱۵

ردیف لاکہ آنرا لام الف گویند و در بعض دیوان شعرای عرب

دیدم پس در نعت رسول عربی ہم عرب پسندیدم

جسکو یہان عشق نبی مین دل بیتاب ملا	رحمت خاص کی ہر باب کا اوّاب ملا
سب خطاؤن سی ہو اسجدۂ سہو اُسکو نصیب	ایک بھی جسکو وہان سجدۂ محراب ملا
روح سی دل یہی کہتا تھا حضور زمزم	آب وصل آج یہ ای ماہیئ بے آب ملا
جاذب رحمت رضوان ہی وہ کعبے کا طواف	آب کوثر کے لیئے یاہین دولاب ملا
اللہ اللہ دیار نبوی کے ہیبت	آہن دل کو وہان رعشۂ سیماب ملا
ختم خیر دو جہان کیون نہو اُن پر جنکو	لقب ختم رسل جامع القاب ملا
اذن شق القمر انگشت سی کر تجکو	کیا ہی انعام نبی ای شب مہتاب ملا
جو کتاب نبوی دین دل نے دیکھی	باب جنّت سے عظیم اُسکا ہر باب ملا
اُس سے پوچھے کوئی اس خواب علم کی لذّت	عشق احمد مین جسے دیدۂ بیخواب ملا
یا خدا تشنۂ دیدار کو دیدار نصیب	اُن لبون سے نہ اب ریق نہ اکواب ملا
تربت پاک ہی جس ارض مقدس سے قرین	مجکو اُس خاک مین یا قادر وہاب ملا
کیون نہو شامل اصحاب قیامت مین غریب	جس کی میّت کو یہان مرقد اصحاب ملا
مری الفاظ قوافی و ردیف مدحت	چشمہ مشتاق کو اک مجمع اقراب ملا

مراد یوان دہ گلدستہ ہی آفاق مین اج | جس کی تمکین کو طاقِ دلِ احباب لا

	مدحِ احمد یہ عیان طبع روان سے ہی فقیر	
۳۱۱	یا مری نہر کو تسنیم کا میزاب لا	۹
مدینہ اس جہان مین ہی مثالِ عالمِ بالا	زمین پر دیکھو ظاہر ہے جمالِ عالمِ بالا	
عجب کفّارۂ اُمت کیے موسےٰ نے فرشتون سے	محمد کو سنائی قیل وقالِ عالمِ بالا	
حرم مین ذرّہ ذرّہ کس جہان کا مظہر تابان ہے	ہمین مکشوف ہو کسطور حالِ عالمِ بالا	
یہان جو اغنیائی ہے فطرت بھولی کعبہ کو	رہی دوزخ مین محرومِ وصالِ عالمِ بالا	
جمالِ ذاتِ محبوب رب العالمین ہی وہ	زمین پر یا کہ طوبیٰ ہی نہالِ عالمِ بالا	
وہان جو خاکساران محبت مرگئی رہ گر	قبور اُن کی ہین بدلِ اشتمالِ عالمِ بالا	
غروبِ ماہِ عمر اپنا قریب اس سے سمجھتے ہین	نظر آتا ہے جب ہمکو ہلالِ عالمِ بالا	
عروجِ خلد کا مژدہ ہمین ہجرت سناتی ہے	کہ ہون مین نیک فالِ انتقالِ عالمِ بالا	
	فقیر پر خطا کو ہو سبکساری گناہون سے	
۳۱۲	ملی مثلِ ملائک کاشِ بالِ عالمِ بالا	۱۱
جب مدینے سے اِدھر قافلہ باہم نکلا	ہر کوئی غمزدہ کہتا تھا کہ اب دم نکلا	
عصمتِ حضرتِ احمد کی بشارت کو عجیب	برجِ عصمت شکمِ حضرتِ مریم نکلا	
جو مدینے سے اِدھر آگیا پھر ہند مین حیف	دلِ مومن سے یہ کیون خوفِ جہنم نکلا	
جانِ ہر حربہ و بشر ماہیِ بے آب ہوئی	حرمِ پاک مین جب چشمۂ زمزم نکلا	
سفرِ حج مین ہوا صرف جو مدفونِ بخیل	گویا ماہیِ زمین ارکادہم نکلا	
حسبِ فی العمد کے اسرار کو کس سے پوچھون	کوئی دنیا مین نہ اِس راز کا محرم نکلا	

اِس طرح جائینگے ہم کعبۂ دیدار تلک | دین و ایمان کا اگر زادِ سفر کم نکلا
زخمِ عشقِ نبوی بھرتی ہین جو زخمِ گناہ | زخمِ عشاق یہان زخم کا مرہم نکلا
ہفت اقلیم کی غم ہوگئی روباہ شغال | غمِ دین ایسے نیستان کا ضیغم نکلا
اپنی اعمال مین سب کام زیادہ نکلی | کم جو نکلا تو یہان ذکر بہت کم نکلا

عکسِ حوزِ رشیدِ شفاعت کے مقابل مین فقیر
بحرِ عصیانِ جہان قطرۂ شبنم نکلا

۳۱۳ ردیف یای تحتانی ۱۱

نورِ ایمان اور ہی مہرِ درخشان اور ہے | خلد و رضوان اور ہی فانی کا سامان اور ہے
اُس سی کشتِ گیتی اِس سے رونقِ باغِ بہشت | ابرِ نیسان اور ہی یہان چشمِ گریان اور ہے
نورِ سنت رہنما ہی ظلمتِ بدعت ہے غی | خضرِ رحمان اور ہی غولِ بیابان اور ہے
وہ حیاتِ دینوی یہ آخرت کی زندگی | آبِ حیوان اور ہی آبِ مذبیان اور ہے
وہ بھی اس سے مستفید اور یہ یہان کا مستفاد | ماہِ کنعان اور ہی ماہِ عربیان اور ہے
انتظامِ دو جہان یہ فقط اک حفظِ نفس | نظمِ قرآن اور ہی منظومِ سبحان اور ہے
سجن عبدیت ہی کا ہم ابلیس کا ہی سرکشی | عبدِ رحمان اور ہی محکومِ شیطان اور ہے
ہین یہان مخفی وہان محسوس ہین روحانیات | یہ نظر یہان اور ہی شانِ بصر وہان اور ہے
فرحتِ رضوان کہان مسرتِ دنیا کہان | زخمِ خندان اور ہی جانِ دندان اور ہے
اہلِ دل ہین آدمی غافل بہایم ہین رذیل | حالِ انسان اور ہی دستورِ حیوان اور ہے

رتبۂ باقی سی کیا نسبت فنا کو ای فقیر
عشقِ جانان اور ہی اپنا غمِ جان اور ہے

۳۱۴ ۹

الٰہی پھر مرے دل کو مدینے کی تمنا ہے
الٰہی پھر بھی اس میت کو جینے کی تمنا ہے

سبھی مکہ مدینہ لیکے ہی چاروں طرف والے
فراخ ایسی مری اس تنگ سینے کی تمنا ہے

کسی کو آرزو ہے دفن ہونے کی مدینے میں
کسی کو مال و دولت کے دفینے کی تمنا ہے

کوئی سلطانِ طیبہ پر فدا کوئی سلاطین پر
ہر اک دل کو یہاں اپنے قرینے کی تمنا ہے

مدینے کی صراحی کیا تھی جسکی درد بیران کو
کوئی دم میں مرے خون پینے کی تمنا ہے

محرم ہو کہ ذیقعدہ ہو مثلِ عید ہمکو تو
مدینے کی زیارت کی مہینے کی تمنا ہے

وہ کس شے کی زیارت کا مزا ہی جس سے پھر دلکو
رکوبِ بحرِ شور اور اس سفینے کی تمنا ہے

ہمیشہ چشمۂ شیرین کوثر کو بجائے ورد
رخِ پر نورِ احمد کے پسینے کی تمنا ہے

۳۱۵ | فقیر اب پھر وہی آرزوئے کعبہ اس دلکو | ۱۳
وہی پھر بھی محمد کے مدینے کی تمنا ہے

ان آنکھوں سے وہ کعبے کی پہن کچھ اور کہتی ہے
وہاں یوسف کی بو پیرہن کچھ اور کہتی ہے

عرب کا لہجہ ہاں کچھ اور ہی صوتِ عجم کچھ اور
ہما کچھ اور کہتا ہی زغن کچھ اور کہتی ہے

کہیں مشکِ ختن کا دل جلا ہی روزہ دار سے
کہ وقتِ روزہ ہر بو دہن کچھ اور کہتی ہے

ہزاروں دل فگن مشوق ہو جاتے ہیں وہاں بیدل
مدینے کی وہ شکلِ دل فگن کچھ اور کہتی ہے

غضب ہے غیا سے جب اُدھر جانیکو کہتے ہیں
تو کہتی ہیں ہمیں حبِ وطن کچھ اور کہتی ہے

حیاتِ جاودانی نہرِ شیرینِ مدینہ تھی
یہاں تشنہ لبی کی آب ای کو کہن کچھ اور کہتی ہے

مدینے میں جو دیکھا ہی نہیں ملفوظ ہو سکتا
زبانِ حالِ دل جب بے سخن کچھ اور کہتی ہے

صبا دامانِ گل سے جا کے وہاں خاشاک روبی کر
مدینے کی زمین رشکِ چمن کچھ اور کہتی ہے

ہمیشہ دیدۂ انجم تو روشن نورِ مرقد سے
ہمارے آنسوؤں کی بخ بن کچھ اور کہتی ہے

یدِ منصور نے جبلِ متینِ شرع کیون چھوڑے
زبانِ دار سے اُسکو رسن کچھہ اور کہتی ہی

مطیعِ مصطفےٰ ہوکر بنو مخدومِ حور الکاس
جو انو گو یہ دنیا پیرزن کچھہ اور کہتی ہی

ملی مدفن مدینے مین تو قیمت نقدِ جان حاضر
مگر اُس کی گرانی ثمن کچھہ اور کہتی ہی

۳۱۶ مری ساری غزل سُنکر یہی پہر کہتی ہین مشتاق
زبان تیری فقیر خستہ تن کچھہ اور کہتی ہی ۷

یون ضبطِ مدحِ گنبدِ خضرا سے یاس ہی
گویا قلم بھی ضعف سے یہان سبز گھاس ہے

تشبیہ قوس و ابر و عالی ادب نہین
قوسین کی مثال مناسب قیاس ہے

آتا ہے قربِ وقتِ زیارت سے کیون بخار
کیا تو بھی ای غنی کہین ذوالماس ہے

بدعت ہی سر بسر نسجِ عنکبوتِ وہم
سنت کا حصن جو ہی وہ محکم اساس ہے

روضہ ہی عینِ قرۃ عین اور نورِ عین
اور سر کو سجدہ مسجدِ احمد کا راس ہے

ہی وقتِ نزع حج و زیارت کی آرزو
حیف ای غنی یہ صورتِ ایمان یاس ہے

۳۱۷ میری زمینِ شعر جو پُر نور ہے فقیر
آیات سے حدیث سے یہان اقتباس ہے ۷

وہان سائبانِ روضۂ دلکش کی سامنے
ہون وہ اس رہتی نہین عش کی سامنے

خوبانِ روزگار وہان جاکے بیقرار
عاشق کی شکل رہتی ہین مہوش کی سامنے

یارب یہ میرا جسم مدینے کی خاک ہو
روضہ ہو میری روح منقش کی سامنے

زمزم کا ذکر پیش غنی محبِّ مال
کوثر کا نام لیتی ہو میکش کی سامنے

حیرت نہین کہ مسجدِ احمد مین آی جائے
رضوان بھی ہر جدارِ منقش کی سامنے

مشتاقِ حسنِ روضہ نہ دیکھے بچشمِ زار
گر آئی حور دیدۂ اعمش کی سامنے

۳۱۸	حیرت ہی ای فقیر کہ مین اور جلال مدح سیماب کو قرار ہے آتش کی سامنے	۹

یون مدینے کو تو سب جاتے ہین جانے والے
پر جو جاتے ہین نہین ہوتے وہ آنے والے

بزم مولود مین یہ مدح سنانے والے
ہین دو لون کی یہی بس دام بچھانے والے

جلکے اُن جالیون مین آنکھین لگائین تو سہی
غیر سے آنکھ کے اور دل کے لگانے والے

ای غنی راہ حرم چھوڑ کے جا دوزخ مین
جان کب بچتی ہی ایجان بچانے والے

ہر نفس عمر بجاتا ہے یہ دم جو ہر دم
کیا بجائین کے یہ گھڑیال بجانے والے

گویا غلمان لیئے پھرتے ہین جنت کی شراب
مسجد خاص مین پانی کے پلانے والے

اہل سنت ہین جو ہین حب نبی مین خالص
بدعتی آنسو بہاتے ہین بہانے والے

کب قیام انکا ہی مولود مین تعظیم رسول
بدعتی اُٹھتے ہین لقمون کے اُٹھانے والے

۳۱۹	ایسی مدحیہ غزل سُنکے اب ایکاش فقیر ہوئین تائب یہ سبھی گانے بجانے والے	۱۳

کوئی جاہل بھی جو سُنے ہی تو عاقل ہی وہی
بدعتی ہی کوئی عالم بھی تو جاہل ہی وہی

متقی جو ہے وہ کوئی ہی کہین دور ہی وہ
آپ کی انجمن قرب مین شامل ہی وہی

ہائے کیا دن تھا جو کہتے تھے مدینے کے قریب
جس کو دل ڈھونڈتا ہی جسکی منزل ہی وہی

سایہ مسجد احمد مین گمان تھا کہ کہین
سایہ عرش جو سُنتے تھی یہ کیا ظل ہی وہی

ہر طرح امر نبوت ہی صحیح اور درست
نون مقلوب بھی ہوتا ہی تو حامل ہی وہی

ای غنی دیکھیکے شکل حرمین آکے یہان
دیکھ کر دل کو ذرا اپنے کہ یہ دل ہی وہی

ذکر مولی ہی جہان او صلوات احمد
جسکے مشتاق فرشتے ہین وہ محفل ہی وہی

زمرۂ سنت کو سمجھتے نہین اہلِ بدعت
یہی مشکل ہے جو مین کہتا ہون مشکل ہے وہی

محض حج محوِ تجارت ہی حرم مین جاکر
دور کعبی سی ارہی ہان بمراحل ہے وہی

تربتِ طیبہ طیبہ ہے تریاقِ ذنوب
کہتی ہین تربتِ جنت جسے وہ گل ہے وہی

جسکو یہان خلعتِ شاہی ہی لباسِ سنت
دلق مین جلس کی ملبوس مین زائل ہے وہی

پیشِ جبار وہان ہی جو گواہِ مومن
اب یہان مشغلۂ عقدِ انامل ہے وہی

۳۲۰ | طالبِ مدحِ محمد ہے تو مولی سی فقیر
دیکھہ تو دلیہ تری غیب سی نازل ہے وہی | ۱۱

کیا کہون مین جو مدینی کی تمر شیرین ہے
نخلِ فردوس کا گویا وہ ثمر شیرین ہے

دلِ شورین مین ہی لذتِ عشقِ محبوب
بحرِ پرشور مین یا آبِ گہر شیرین ہے

پہرتی ہی خاکِ مدینہ وہ لذیذ آنکھون مین
کہ تصور مین بھی وہ مثلِ شکر شیرین ہے

لذتِ زخمِ شہیدانِ محمد سی نہ جہہ
آبِ شمشیرِ شہادت کا اثر شیرین ہے

کوکہن رنجِ سفر کا جو ہوا ایک جہان
نہرِ شیرینِ مدینہ بہی مگر شیرین ہے

کیون نہ مائل ہو مدینی کی صراحی پہ نگاہ
دلِ فرہاد کی منظورِ نظر شیرین ہے

ای غنی ہوشمین آ انتو ہوی بال سفید
بلغمِ شور مین کیون خوابِ سحر شیرین ہے

چشمۂ کوثرِ رحمت ہی ہر اک حرف انکا
رشکِ کوثر ہم قرآن و خبر شیرین ہے

کیا حلاوت ہی اطاعت مین نبی کی واعظ
کہ یہان صبر کا ہر صبر امر شیرین ہے

سب ہی لذت شعاری لب چاٹتی ہین
سخنِ مدحِ محمد ہی وہ تر شیرین ہے

۳۴۲ | ای فقیر آئی تجھہ جو دمِ نزع سلام
تلخیٔ موت سی تب کامِ بشر شیرین ہے | ۱۱

جو حرم مین جگہ وقفِ اضطراب آنیکو ہے
گویا آنے مین یہان اُسپہ عذاب آنیکو ہے

عرضِ تسلیمات مین ایکو فِ حرمان جواب
ضبطِ افغان کا مرے دل سے جواب آنیکو ہے

حشر مین ناجی وہ بھی ہو ہی مدفونِ بقیع
کیونکہ حاضر وہ تو ہمراہِ رکاب آنیکو ہے

ای غنی کر چک حسابِ سیم و زر کعبے کو چل
کچھ حساب اپنا بھی کر روزِ حساب آنیکو ہے

یا الٰہی خاص رحمت سے نہو دم بھر حجاب
ہم خطا کارون کو بزمِ کا حجاب آنیکو ہے

کیون مدینے کیطرف شوقِ شتابید نہین
نفس اماّرہ اجل تیری شتاب آنیکو ہے

دل مدینے سے نکل کر اور ہی کچھ ہو گیا
وہانسے آکر دیکھیے کیا انقلاب آنیکو ہے

زمزم و آبِ مدینہ سی ہین جو تیرین و ہمن
اُن مین وہ جنت کی پاکیزہ شراب آنیکو ہے

ہم گنہگارون کو یہ امید تھی وقتِ طواف
ثوبِ کعبہ ہات آیا ہے ثواب آنیکو ہے

رونقِ دنیا سے یون کہتا ہی ہر دم خوفِ حشر
شمع کا لامنہ ترا یہان آفتاب آنیکو ہے

۳۲۲ | مسجدِ احمد مین حاضر ہو کے افسوس ای فقیر
پھر ترا کیون عزم ای خانہ خراب آنیکو ہے | ۱۳

دیکھیے کیا ایدل ناکامیاب آنیکو ہے
تو ہی غافل اور ترا قومتِ حساب آنیکو ہے

اب تو سجدہ چاہیے ہر دم حرم کی خاک پر
کیونکہ اپنا سر ابھی زیرِ تراب آنیکو ہے

کھولو آنکھین غافلو چل کر مدینہ دیکھلو
چشمِ مصر و ماہ مین بھی اب تو خواب آنیکو ہے

کیون نہین بیتاب عشقِ مصطفےٰ ہر لحظہ تو
نفس بے رنج و تعب تجھپر عتاب آنیکو ہے

چاہیے ہاتھو نمین ہر دم اب تو قرآن و حدیث
کیونکہ ان مین آخری اب وہ کتاب آنیکو ہے

مصطفےٰ کی امت اپنی اصطفا سی خلد مین
کہہ دو رضوان سے کہ سب بے انتخاب آنیکو ہے

ایہا المومن بھی ہے یا ایہا الکافر بھی ہان
دیکھیے یہان تو ہر دم کیسا خطاب آنیکو ہے

کوئی دم کے ہین یہ کافر آب دنیا پر حباب		جوش پر شمشیر مہدی کے وہ آب آنیکو ہے
قلب بایست قلوب اہل دین کی ہوگئی		یا الٰہی الامان کیا انقلاب آنیکو ہے
میری مدحیہ غزل کے ہین سب ایسے منتظر		گویا ان کے آگے حور بی نقاب آنیکو ہے
کیون نہ مرغوب صحابہ ہون شباب بتذل		جنکو کس عزت سے اکرام ثواب آنیکو ہے
کیون نہ امر دین مین ہو شرح صدر انکو نصیب		سامنے جنکے کہلا جنت کا باب آنیکو ہے

۳۲۳	حیف طول عمر پر بھی ہے وہی طول امل کیا گمان ہے ای فقیر اب پھر شباب آنیکو ہے	۱۱

ملی جو خاک مدینہ خضاب کے بدلے		تو مفت ہوئی وہ پیری شباب کے بدلے
جو عرض کرتی ہین صلوات بیعدد وہ ہین		حساب دے چکے روز حساب کے بدلے
مدینہ مین جو ہوئے دفن خاکسار غریب		مقیم خلد ہین بیت التراب کے بدلے
اگر ملین لب کوثر تو وصف ممکن ہے		پیا جو پہنے مدینے کا مین آب کے بدلے
شب مدینہ منور ہے مثل روز درخشان		وہ کیا ہے نور فشان ماہتاب کے بدلے
یہ کیون ہو اسفر طیبہ سے قیام وطن		بلائی جان ہی سکون اضطراب کے بدلے
شب مدینہ کی یاد آتی ہی وہ بیداری		کہ اشک تھے مری آنکھون مین خواب کے بدلے
یہ داغ عشق نبی حشر مین ہے راحت جان		جلا چکا یہی اس آفتاب کے بدلے
طلب ہو بحر سے گر مصطفے کو آب وضو		تو حاضر آب گہر ہوئی آب کے بدلے
یہ غار ثور پہ ہی تار عنکبوت سے رشک		کہ ہوئین تار نظر اس لعاب کے بدلے

۳۲۴	فقیر دشت مدینہ ہے میرا مونس جان صدای کوہ ہی کافی جواب کے بدلے	۹

تغافل اپنا حضور جناب کے بدلے
عذاب لائیگا اکدن ثواب کے بدلے

یہی ثواب ساکین عشق ہیں دہان
کہ ہو غبار مدینہ شیاب کے بدلے

وہ بحر حسن جو محشر مین جوش زن ہوگا
تریگی چشم دو عالم حباب کے بدلے

جو صرف راہ محمد ہون درہم و دینار
تو ہو تین رجم شیاطین شہاب کے بدلے

غنی حلاوت دنیا مین بہر نفس گس
مدینہ مین مین ہین کس فی باب کے بدلے

بس اونکی تنگ بدل جائین گی قیامت مین
جنہون نی حکم حدیث و کتاب کے بدلے

جرم کی راہ بہی ای اغبا چاو تو سہی
کہ ہو حصول یقین ارتیاب کے بدلے

الٰہی محض غم آخرت غذا ہو مری
نصیب گر یہ وزاری ہو خواب کے بدلے

۳۲۵ | مدینہ مین یہہ کہا سب نے اتو لیل و نہار | ۱۵
فقیر خستہ دخانہ خراب کے بدلے

پہوڑون مین فن طبیہ حیات کے بدلے
وہان حیات ابد ہے ممات کے بدلے

کہان نصیب سر تاجدار لطف خرام
رہ مدینہ مین پای حنات کے بدلے

ہدیہ لائی اگر لیلی الف لیل وصال
قبول قیس نہو وہان رات کے بدلے

خدا نی مژدہ دیدار بیچگونمین یہان
دکہایا نور نبی نور ذات کے بدلے

اگر ہے سحر سخن آج اس قلم و مین
تو حمد و نعت ہین نیل و فرات کے بدلے

ورنی سی سفر کرکے ہمنے ہای نصیب
لیا عذاب سقر کسر نجات کے بدلے

الٰہی مین تو وہ قربانی حرم ہونا
کہ ذبح ہو نا گناہ عصات کے بدلے

دیا زبان کو محمد کے بات نے وہ مزا
مزی زبان پہ قند و نبات کے بدلے

سکون خلد ہی جناب عشق احمد کو
یہ اضطراب یہان ہی ثبات کے بدلے

نماز و صلہ وصلِ خدا ہی فعلِ رسول
وصالِ خاص ہے حاصل صلات کے بدلے

خصوص ختمِ سلاطین کے بیع باطل ہے
نقوشِ پائی شہِ کائنات کے بدلے

جو لکھوں عینِ نبی کی ثنا تو کیا حیرت
کہ چشمِ حور ہو حاضر دوات کے بدلے

بیانِ نعت میں کہتی ہی مجھسی میرے زبان
نباتِ مصر نلوں تیری بات کے بدلے

صفاتِ نیک کہاں ہیں مجھی ملی کاش
صفِ نعالِ محمد صفات کے بدلے

۳۲۶ | جو دم کے ساتھ ہو سنت کا اختیار فقیر | ۱۵
تو پائیں ہم حسنہ سیئات کے بدلے

غزل فارسی بعشقِ رسولِ عربی از فقیر ہندی

بر طیبہ زما حجاب تا کے
ایں حور دریں نقاب تا کے

بی دلبرم اضطراب تا کے
قلبِ من و القلاب تا کے

صد الف صلوہ بر محمد
اکرامِ من از جواب تا کے

یارب بدرِ نبی رسانم
مہجوریٔ آنجناب تا کے

بے نورِ جمالِ او اجلے
بیتاب قرینِ تاب تا کے

دریا دہوای شہرِ احمد
سوزِ دل و التہاب تا کے

بنگر بجہانِ جمالِ سنت
ایچشم بخوابِ خواب تا کے

خاکم عنتہ کنم خدایا
بر ما نظرِ عتاب تا کے

ای نفس سنینِ عمر برباد
بی سنت و بی کتاب تا کے

آنرا کہ مشامِ روح واند
بوئی عجب العجاب تا کے

از جنّتِ روضہ اش بعیدم — حسرتا نم ازین تواب تا کے
ایدیٔ ترخیالِ طیبہ — چون نقشِ کسی بر اب تا کے
این قربتِ ہندو کاروبارش — این دوزخ واین عذاب تا کے
جاروب کشِ مدینہ شو نفس — این صورتِ شیخ وشباب تا کے

۳۲۷ — ایجانِ فقیر در مدینہ — تسکین تو نی التراب تا کے — ۱۱

مدینے مین جو دیکھا ہی وہ کیا گفتار مین آئی — بیان سی امر ذوقی کس طرح اظہار مین آئی
جبالِ طیبہ سمجھی غیرتِ قصرِ سلیمانی — اگر بلقیس بھی اکدن وہان کہسار مین آئی
مدینے مین رہین یہ غرق کس دریائے رحمت مین — کہان سی آنی آنسو میری چشمِ زار مین آئی
خدا ان جالیون مین جھانک کر دیکھین تو یہ عشاق — کہ پھر بھی دل کسی دم نگاہِ یار مین آئی
جو غارِ ثور پر ہو طاقتِ گاوِ زمین کو رشک — تو کیا حیرت کہ ثقلِ مصطفےٰ جس غار مین آئی
محبت کی ترقی مین بہت بیتاب ہو ہو کر — مدینے کیلئے دل کیون نہ ہر دم یار مین آئی
امان ہو دیوِ خورشیدِ قیامت سے جو میری موت — دیارِ مصطفےٰ کے سایۂ دیوار مین آئی
جو بر اہلِ ایمان عشقِ احمد ہی تو کیا حیرت — کہ وہان آبِ مدینہ کاسۂ ابرار مین آئی
نہ آئی خواب مین بھی نیند پھر اس محوِ حیرت کو — وہ دارِ مصطفےٰ جس دین بیدار مین آئی
دلِ محزون کو یاد آئی تیکون شہرِ رسول اللہ — شفا کا غم نکیونکر خاطرِ بیمار مین آئی

۳۲۸ — مدینے جاکے آئے ہند مین جو آئی فقیر افسوس — تو گویا چھوڑ کر جنّت کو وہ کیون نار مین آئی — ۱۳

مدینہ مین نہوا ہای یہ بدن مٹے — تو کیون نہ غم سی ہو بی گور وبی کفن مٹے

لہذا

کہان ہی قند و نبات عجم مین وہ لذت
کہ جو مدینی مین ہے لذتِ دہن مٹی

یہ میری آنکھین بھی لجائین اُس غبار مین کاش
گئی ہو اسی جوان جالیون مین چھن مٹی

مدینہ مین تنِ عریان کو ہو لباس بہشت
لگی ہوئی ہو اگر جائی پیرہن مٹی

درم شماری کا آئیگا اغنیا کو مزا
پڑیگی ہائے جبان پر ہزار من مٹی

زمینِ طیبہ ہی ہر گلبدن کو بستر گل
نصیب کسکو ہو وہ غیرتِ سمن مٹی

فدا ہین مشک و عبیر اُسپہ جو مدینی سے
ہدیہ لائی ہے ہم جانب وطن مٹی

پڑی ہین خاکِ مدینہ مین دو جہان کے دل
تو کسقدر ہی وہ مرغوب دل فگن مٹی

بقیع طیبہ کی تربت ہے زعفرانِ بہشت
نکالتی ہین وہ ظاہر مین گور کن مٹی

یہ کر رہا ہون مدینی کی خاک چاٹ کے بات
سخنورون مین ہو کیونکر مرا سخن مٹی

یہ آدمی کی جو علم و عمل مین رنگ برنگ
دکھا رہی ہے یہ فردوس کی چمن مٹی

کہان نصیب کہ جاروب کش ہو دامنِ گل
مدینہ مین ہی وہ صد رشکِ نسترن مٹی

جو گھر بنائی تو جنت مین اے فقیر تو بس
وطن کو چھوڑ مدینی مین رہ کے بن مٹی

۳۲۹ غزل فارسی ۱۱

دل بہم کے نظری داشتے
گر ز مدینہ خبرے داشتے

کاش تنِ من بسبیلِ رسول
صورتِ جذعِ شجری داشتے

ذیلِ نبی یافتی گر دلِ چرا
دستِ بدستِ دگری داشتے

بخت کجا کز جبلِ مصطفےٰ
بر سرِ گورم حجرے داشتے

گر نشدی رشحِ مدینہ برد — نخلِ دلم کے ثمری داشتے
کاش شبِ وصلِ دیارِ رسول — صبحِ قیامت سحری داشتے
تا بدرش یکسیم پیکِ روح — کاشکے پیغامبری داشتے
کی شدی آثارِ مدینہ بعید — آہِ دلم گر اثری داشتے
رشکِ شباکِ درِ آن شاہدم — چونِ شبک جگری داشتے
طالعی کو جانِ من اندر فضاش — کالبدِ جانوری داشتے

۳۳۰ | کاش تمنای سفیر ای فقیر روز و شبم در سفرے داشتے | ۱۵

چسپیدہ ہے جو نعتِ نبی کی کتاب سے — کیا کم ہی شانِ کاغذِ ابرِ سحاب سے
ہم لذتِ زیارتِ طیبہ نہیں نہیں — گو منہ دکھائی جو رخِ زیبا نقاب سے
وہ نورِ حسنِ خواب میں اعجاز گر دکھائی — بینا اوٹھائی دیدۂ اعمی کو خواب سے
پیری میں ہے تمام مدینہ جو ہو نصیب — ہر شب دھائی کم نہو عودِ شباب سے
وہ لبِ نمی نہ لب کو تر جہاتیں ہیں — تر ہو چکی یہاں جو مدینی کی آب سے
بحرِ سفر ہے دیدۂ تر ہر دم اپنی پاس — چل ای نگاہ شوق تو چشمِ پر آب سے
بہ دل ہوا دنی کی دگشت لمردنہے — مولی بچائی قلب کو اور انقلاب سے
کب کائنات کافِ کرم سے ہو عدیل — ممتاز آج کون ہی ایسی خطاب سے
گر وصلِ فراتِ مدینہ نہیں تو پھر — ہر بحرِ عذب ہند ہے کیا کم عذاب سے
قربان ہے جان شیرین اوسی بحرِ شور پر — جسنے اسی قریب کیا اوس جناب سے
محروم جو کہ اوس عنبہ سی ہیں اغنیا — بیخوف کسفد ہیں خدا کی عتاب سے

ہر روز کیون اسیکے نظر ہے مدینہ پر — آفت ہے تاب دل کو یہ رشک آفتاب سے
ممکن نہین کہ شاعر غالی کو مدح مین — حاصل ثواب ہو سخن ناصواب سے
حاصل ہے اصطفای مضامین مصطفےٰ — دیوان مرا بری ہی غم انتخاب سے

۳۳۱	کفارۂ ذنوب ہے اس مین تو ای فقیر تحریر مدح کم نہین خاک رقاب سے	۱۵

گر سبز کشت دل ہو مدینے کی آب سے — محشر مین کیون پھر اسکو ہو خوف آفتاب سے
یہان آئی کیون جناب رسالت مآب سے — بدلا یہ کس ثواب کو ہمنے عذاب سے
لاکھون سلام ہین مرے اس آرزو مین کاش — ہو جائون ایکبار فدا جواب نسے
کہتی ہی گرمی شب ہاہ فراق یہان — ٹھنڈی ہی ہانکی ہو شب ماہتاب سے
پوچھا کسینے اوس مرقد کو یہان تو بس — آنسو ٹپک گئے مری چشم پر آب سے
جبتک نہو سکون مدینہ مجھے نصیب — یارب کہین سکون نہو اضطراب سے
ہین جسمین دیکھتا تہا رسول خدا کو ہای — کیون قبل حشر کہل گئے آنکھ ایسی خواب سے
ہین خوش لباس خاک مدینہ یہی بی نصیب — زینت ہے اونکو ثوب سے ہمکو ثواب سے
کیون مدفن بقیع سے محروم رہگیا — شور فغان ہے اس دل ناکامیاب سے
یارب رہی علاقۂ دل مصطفےٰ کی ساتھہ — قایم رہے یہ خیمۂ دین اس طناب سے
بیزار ہین جو سنت احمد سی اشقیا — گویا جعل ہین مرتی ہین بو گلاب سے
راہ مدینہ سی جو مشرف ہوی قدم — امید خلد ہو گئی اس پا نتراب سے
بیتاب مہر روئے محمد نہو گی تاب — چہن جائیگی یہ تاب جب اس آفتاب سے
فصل بہار و باب گلستان عیان ہے آج — میری کتاب نعت ہے ہر فصل و باب سے

	ہر دم حساب عقدِ انامل سے لے فقیر گر خوف ہے محاسبِ روزِ حساب سے	۱۵

مجکو رستا بتا دیا کسنے		اور مدینہ دکھا دیا کسنے
آبِ طیبہ پلا دیا کسنے		ذوقِ ایمان بڑہا دیا کسنے
مسجدِ خاص مین عنایت سے		سر ہمارا جہکا دیا کسنے
تشنہ لب جسکی عمر بھر تھے وہی		ہمین زمزم پلا دیا کسنے
کر دیا جسنے ہمکو یہان بیخود	ق	تجکو عطر اے صبا دیا کسنے
عشقِ محبوب کا مزا ای دل		تجکو کیا کچھہ دیا دیا کسنے
تجکو اللہ نے دیا یہ مزا		اور اُس کے سوا دیا کسنے
شبِ رویائی مصطفےٰ مین ہائے		قبلِ محشر جگا دیا کسنے
تہی مدینی مین کسکی بو یارب		ہوشِ دل کو اُڑا دیا کسنے
رحمتِ حق نتھی تو احمد سی		دل ہمارا لگا دیا کسنے
تہا وصالِ مدینہ شربتِ قند		زہرِ ہجران لا دیا کسنے
جو نتھا ہجرِ طیبہ غول تو پھر		طفلِ دل کو ڈرا دیا کسنے
جب سے اُن جالیون نے آنکھون مین		دل ہمارا لیا دیا کسنے
دردِ عصیان مین سر کو وہانکا عنایت		مثلِ صندل لگا دیا کسنے

۳۳۳	مدعای دلی فقیر تجھے یہ بغیر از خدا دیا کسنے	۱۳

بقیعِ پاک مین روحِ بدن گئی ہوتی	تو دل سی شدتِ رنج و محن گئی ہوتی

نگاہِ شوق کہان جاتی پھر خدا جانے
جو میری آنکھ بھی جالی ہی بن گئی ہوتی

غبارِ طیبہ کافی تھا اسکو بعدِ وفات
جو میری نعش وہان بے کفن گئی ہوتی

نہوتا تیرِ برزخ کا شوقِ نظارہ
تو سر کی بل نہ یہ شمعِ لگن گئی ہوتی

نہ رہتا محفلِ مولد کا انتظام کہین
جو میری نظم یہ بدعت شکن گئی ہوتی

حضورِ روضہ خدایا نگاہِ قیس صفات
طنابِ خیمۂ لیلیٰ کی بن گئی ہوتی

جو آبِ چاہِ مدینہ بھی پیتے یہ عشاق
تو دل سے حسرتِ چاہِ ذقن گئی ہوتی

نہوتا حضرتِ یعقوب کو غمِ یوسف
جو بوئے احمدِ گل پیرہن گئی ہوتی

یہ رشک تھا کہ ہمیشہ ہے آپہے محوِ جمال
نگاہِ شوق کی جائے سے چمن گئی ہوتی

نہ رکھتی گلشنِ دنیا سے پھر کہین رغبت
اگر مدینہ (وہان ۱۲) کو بادِ چمن گئی ہوتی

اگر صراحیٔ طیبہ مین ہوتی میری خاک
تو دل سے گرمیٔ داغِ کہن گئی ہوتی

یہ رہتی قاطعِ بدعت معینِ دین ہی کاش
مری غزل سرِ ہر انجمن گئی ہوتی

۳۴۴ | فقیر کب کا مدینے مین تو گیا ہوتا
جو تیرے دل سے یہ حبِّ وطن گئی ہوتی | ۱۳

سلطنت ہمکو مدینے کی گدائی ہوتی
جامِ جمشید وہان آبلہ پائی ہوتی

دامنِ بیتِ الٰہی کی رسائی ہوتی
حور کی زلف مجھے ہات نیا آئی ہوتی

ای غنی مال تو مال آئیگی اُسدن حسرت
جان دی ہوتی مگر جان بچائی ہوتی

دل مرا کہتا ہے ہر تہ دلی سے ای کاش
حبِّ احمد مری ہر علت غائی ہوتی

ہو کے اُٹھتا مین وہین گردِ مطافِ کعبہ
ایسی گردن مری سجدین جہکائی ہوتی

وہ سگِ کہف ہی ابرار مین یارب جسطور
خاکِ طیبہ مین مری خاک ملائی ہوتی

مصر پھر یاد نا تا جو زلیخا کو ذری
خواب میں تشکل مہ بینہ نظر آئی ہوتی

رویتِ گنبدِ خضرا ہی دلیلِ طوبی
کیوں تن اس خضر سی وہ راہنمائی ہوتی

طاعتِ صاحبِ کوثر سی مری جان ہاں رب
ماہیئی کوثرِ عرفان بنائی ہوتی

ہاں کیا کرتی وہ ہر سنگِ مدینہ کا طواف
آج اگر صرح ممرد کی صفائی ہوتی

شدتِ شوقِ زیارت کو یہ حسرت تہی ہاں
ہر قطرہ نارِ نظر کاش بنائی ہوتی

وسعتِ ہند ہی بی طیبہ ہمیں ضیقِ نفس
غمِ دارین سی ہاں رہائی ہوتی

۳۳۵ | زندگی تو نہ مجھی پھر ہند میں لے آئی فقیر
کاش رہنی کو وہاں موت ہی آئی ہوتی | ۹

سر پر وصل سی ہنگام وصلت آہ و زاری تہی
مگر کیا کچھ نہ تھی وقتِ رخصت آہ و زاری تہی

نظر آتا رہا آنکھوں کو جنبک گنبدِ خضرا
تو پھر پھر دیکھنے تہی اور شدت آہ و زاری تہی

وہاں محرومِ تہا ہر سنگدل رونی کی لذت سے
نصیب اپنے وہ مولی کی عنایت آہ و زاری تہی

کہینگے رونی والی دیکھکر کشتِ شفاعت کو
سر اپنی حقمیں ابرِ رحمت آہ و زاری تہی

وہاں ہر مرد و زن ہر عاشق و معشوق روتے تہے
در محبوبِ عالم پر بکثرت آہ و زاری تہی

وہاں جب کوئی روتا تہا ہزار و نکو رولاتا تہا
دکہاتی اک عجب تاثیر رقت آہ و زاری تہی

ابہی اک جوش گریہ ہی کہ اور پھر اور جوش آیا
ترقی میں وہاں ساعت بساعت آہ و زاری تہی

اگر وہاں عمر بہر روتا ہی رہتا میں تو خوش رہتا
یہاں تا واپسی ہاں پر وفورِ لذت آہ و زاری تہی

۳۳۶ | فقیر اپنا تو دل لبریز تہا فریاد و افغاں سی
وہاں مخفی پئے آدابِ حضرات آہ و زاری تہی | ۱۱

سفر کا غم نہ کچھ خوفِ سفینہ یاد رہتا ہی
وہاں جا کر تو بس مکہ مدینہ یاد رہتا ہی

ملا جس خاکِ طیبہ مین یہ دل وہ کیون نہ یاد آئی
کہ ہر انسان کو گنجِ دفینہ یاد رہتا ہی

الٰہی پھر ملی صفِ نعالِ مسجدِ احمد
غلامون کو تری اپنا قرینہ یاد رہتا ہی

مدینہ کی گلیمِ فقر کا جسکو مزا آجائے
تو کب پشمینہ اور ابریشمینہ یاد رہتا ہی

مدینی مین وہ ہو جاتا ہی خالص غیر کی
نہ الفت یاد رہتی ہے نہ کینہ یاد رہتا ہی

وہ کیا جانین کہ جو ذیقعدہ کو خالی سمجھتے ہین
ہمین تو زیارت کا مہینا یاد رہتا ہی

وہ رخصت مدینی مین رہا جو ضبطِ فغان سے
ہمیشہ مجکو یہان وہ دردِ سینہ یاد رہتا ہی

وہ صحرا و جبال و سنگریزی دیکھکر وہان کی
سلاطین کو بھی کب ملک و خزینہ یاد رہتا ہی

کہین یہ جان ہمکو اس لیے شیرین ہوے شاید
کہ ہر دم اسکو خرمائی مدینہ یاد رہتا ہی

مدینی کی خوشی ہی منکی ظلمت مین یہ اے ہادی
کہ جیسے قبر مین عاصی کو جینا یاد رہتا ہی

۳۳۷ فقیر امیدی کردن مدینی مین سکون ہوگا ۱۳
اگر یون ہی مدینہ پر سکینہ یاد رہتا ہی

جو مری مسجدِ احمد مین رسائی ہوتی
گھسکے مٹ جاتا تو کچھ ناصیہ سائی ہوتی

مثلِ خورشید وہان دل کو صفائی ہوتی
صحبتِ ذرہ میسر اگر آئی ہوتی

دو جہانمین ہین یہود اور نصاری ملعون
کفر سے نعتِ محمد نہ چھپائی ہوتی

جبکہ ماہیتِ روح اپنی ہی معلوم نہین
کیونکہ معقول شہ شانِ خدائی ہوتی

ترکِ سنت مین ہوا خرمنِ عصیان خاکستر
برقِ حسرت کوئی امی آہ گر آئی ہوتی

امی غنی ہاتھ وہ تھی کہ پیش کعبہ
اپنی پیشانی گیہس گھس کے مٹائی ہوتی

ایکجو نبدلِ صحابہ کا جو سنتے کہین ذکر
ملی جہان سی صفتِ حاتم طائی ہوتی

کیونکی لاسکتے پہر اجاب جو حسرت نی وہان
خاکِ مکہ مین می نقش چھپائی ہوتی

ردتی پیر ہین بہت اپنی لیی ہم اگر آہ	خنثٰ صبح کی ہستے نظر آئی ہوتی
آدمیت نہوئی جسکے نصیبون تو کاش	آدمی کی سی وہ صورت نہ بنائی ہوتی
نہین اخلاصِ عمل تجکو تو ای نفس مجھی	نیک بختی کی یہ تہمت نہ لگائی ہوتی
ہر دم آیاتِ مقدس کی تحیّر مین یہ آنکھ	صورتِ آئینہ بے خواب بنائی ہوتی

۳۳۸	ردِ بدعت مین قلم رانی ہی رہتی تو فقیر آبِ شمشیر سے یہ آگ بجھائی ہوتی	۱۱

جہان دل مین محبت کی اثر کی بیقراری ہے	وہین مکے مدینے کی سفر کی بیقراری ہے
شبانہ روز شمس و قمر کی بیقراری ہے	جمالِ روضۂ خیر البشر کی بیقراری ہے
نہ دیکھے کوثر و تسنیم کو وہ تشنۂ دیدار	جسے دیدار اقدس پہ نظر کی بیقراری ہے
وہ امدادِ الٰہی دیکھیے لیجائیگی کسدن	فزون ہر لحظہ آہِ بے اثر کی بیقراری ہے
وطن ہی شامِ غم مجکو مدینے کی جدائی مین	ہمیشہ دل کو اُس رشکِ سحر کی بیقراری ہے
حریقِ شمعِ احمد محترم زہی ہر شکر لب سے	جو پروانہ ہی کیا اُسکو شکر کی بیقراری ہے
جمالِ روضہ کب ہے حظِ محو لذتِ دنیا	مگس کو شمع پر یہان کب نظر کی بیقراری ہے
ہوا آئینۂ دیوارِ اقدس ہائے کیون مخفی	یہ کہتی میری سیماب بصر کی بیقراری ہے
مدینے کا سکون اکدم بھی آسان ہو تو اے عشاق	نثار اُسپہ ہماری عمر بھر کی بیقراری ہے
یہ دل بیتاب ہوتا ہی جو قرآن و خبر سُنکر	خبیرِ روحِ قرآن و خبر کی بیقراری ہے

۳۳۹	فقیر اب پھر مدینے کی لیی ہی دل کو بیتابی دعا کو رویتِ روئے اثر کی بیقراری ہے	۱۱

ہے مطلع تجلّیِ مولای مصطفٰے	وہ شرق ہے وہ قلبِ مصفّای مصطفٰے

اللہ ہے منتہائے تمنائے مصطفےٰ
یون منقلب الف سے ہوی یائے مصطفےٰ

کیا شبنم گناہِ جہان ہی جو حشر مین
ہو وقتِ عذر جو شمین دریائے مصطفےٰ

وہ رستی اثر ہے کہ ہو جائے راست مین
احول بہی دیکہی جو قدِ بالائے مصطفےٰ

اُسکو جبالِ ارض پہ کیون مصطفا نہو
شامل ہی سہم طور مین بہی طائے مصطفےٰ

دنیا کی عقل ہے ضررِ دو جہان مجہے
میرا تو سود محض ہے سودائے مصطفےٰ

آباد ہو تبہی دلِ ویرانِ ہند یہ
دن رات مین ہون اور وہ صحرائے مصطفےٰ

یہ دل ہوا درنبی کی دو انگشتِ امر وہی
تب صادق آئی قول طعنائے مصطفےٰ

احول بہی دو ند یکہ سکے روئے بے نظیر
دیکہی جو شانِ صورتِ یکتائے مصطفےٰ

یارب خبر ہو شاہِ بہشتِ مدینہ کو
جلتا ہے نارِ ہند مین شیدائے مصطفےٰ

۳۴۰	انتاجِ لطفِ خالقِ اکبر ہوائی فقیر صغرائی دل ہو گر پئے کبرائی مصطفےٰ	۱۱

اللہ اللہ اصطفائے مصطفےٰ
قلب قرآن ہے ثنائے مصطفےٰ

ظلِ رحمت خلد مین کیونکر نہو
شاملِ طوبیٰ ہے دلائے مصطفےٰ

ہے تماشا گاہِ چشم جان و دل
واہ شہرِ دلکشائے مصطفےٰ

ای دماغِ روح ظلِ بیخِ قدس
ہے وہ زلفِ عطرسائے مصطفےٰ

چشمِ خفاشِ ہوائی دل کہان
اور کہان مہرِ ضیائے مصطفےٰ

پایہ عرش ابتوہات آجائیگا
رہنما گر ہات آئے مصطفےٰ

بلبلِ باغِ قدم ای گوشِ دل
ہے حدیثِ خوش نوائے مصطفےٰ

میرا ایمان اور یہ میرا امتحان
دل مرا اور مبتلائے مصطفےٰ

ہم فرشتے کسطرح بنجائین آج		خادمِ خلوت سرائی مصطفےٰ
آشنائی بحرِ دین حق ہی وہ		یہان جو دل ہی آشنائی مصطفےٰ

۳۴۱	کاش اُوڑ جائون یہانسی ای فقیر سر ہو میرا اور ہوائے مصطفےٰ ؛	۱۱

سخنِ لا تحصی ثنائی مصطفےٰ		خوشنا خوان ہی خدائی مصطفےٰ
صبحِ امیدِ نجاتِ عاصیان		خندۂ دندان نمائی مصطفےٰ
ہی سماکینِ محبت کے لیئے		خوانِ سنت پر صلائی مصطفےٰ
ہی ندائی غیب امر و نہی مین		آپ رد و پوشِ ندائی مصطفےٰ
رکھتی ہی مشتاقِ کو شرد لکو یہان		لذتِ دست و عطائی مصطفےٰ
ہو مبارک اونکو بیداریٔ دل		خوابمین یہان جنکے آئی مصطفےٰ
کیا ہی دعویٔ قرانِ خاصِ حق		خلق مین قرآن لائی مصطفےٰ
کیون نھو با لائی جنابِ النعیم		ہی سرِ فردوس فائی مصطفےٰ
عاشقِ یوسف زلیخا کیون نھو		ہی رخِ یوسف مین یائی مصطفےٰ
کیون نہ ہر دم ساجد و قایم رہے		عاشقِ آن داد ائی مصطفےٰ

۳۴۲	مثل آہ نارسا ہون ای فقیر دیکھیے کب ہون رسائے مصطفےٰ	۱۲

اولِ خلقِ عالمین ہے وہی نورِ مصطفےٰ		گرچہ اخیرِ مرسلین ہے یہ ظہورِ مصطفےٰ
شاکرِ گردگار ہی جو ہی شکورِ مصطفےٰ		اور کفورِ حق ہی وہ جو ہی کفورِ مصطفےٰ
سیدنا جیلنا جار نا خلیلنا ؛		کان لنا دلیلنا کلّ امورِ مصطفےٰ

گشت سرور جسم جان حبِ رسول دجہان — ہست صدرِ عاشقان جائے صدورِ مصطفے
رہ گئی تہک کے رسا کب پہنچا نہ کوئی وہان تلک — جب ہوئی نوکی نو فلک جائے عبورِ مصطفے
مجھ خدا تہی اتقدر دیکہا نکچہہ ابد ہرا دہر — رہ گئی طالب نظر حور و قصورِ مصطفے
حسرت و غم مین روز و شب ہو نہین بہا نصیب کب — دیکہی ہو نصیب کب مجکو حضورِ مصطفے
روح جسد کو چہوڑ کر مجھی بھی جائے پیشتر — دور سی آئین گر نظر مسکین دُورِ مصطفے
دم بہی یہان نکلنی دی جلد کہین اسبے مجہے — سوئی مدینہ کہینچ لے شوق و فورِ مصطفے
دل کو جہے قرار ہو راحتِ جسم زار ہو — مدفن جان نثار ہو جائی مرورِ مصطفے
ہر طپش گناہ کو اوس سے شفا ہی دوستو — مجکو کہین سے لاکی دو آب طہورِ مصطفے
کچہہ نہ کسیکے ہو خبر کوئی جیے کہ جائے مر — دی مجھی یارب اسقدر شوق و سرورِ مصطفے

۳۴۳ — ہجر نبی مین خستہ دل ہے یہ فقیر بستہ دل — اسکو نہ کہہ شکستہ دل رب غفورِ مصطفے — ۹

کس دل مین عشق سے نہ لگا تیرِ مصطفے — وہ کون ہی کہ جو نہین نخچیرِ مصطفے
دیکہا نہین ہے اوسکو مگر جوشِ عشق مین — پہرتی ہی میرے آنکہون مین تصویرِ مصطفے
رحمت ہے مجکو خرمنِ کفار کو ہے برق — کیا طرفشان کہتی ہی تنویرِ مصطفے
یارب ہمیشہ قیدِ علائق سے دور رکہہ — اور مجکو رکہہ تو پائی بہ نخچیرِ مصطفے
گرتی تہی مثلِ سایہ زمین پر عدو کے دین — پڑتا تہا جنپہ سایہ شمشیرِ مصطفے
سنگ و شجر سلام و کلام اونسے کرتی ہین — انسان کو کیا نہو یگی تاثیرِ مصطفے
کیا لطف ہے حدیثِ محمد مین کیا کہون — رہتی ہی دلمین لذتِ تقریرِ مصطفے
کیا تاب ہے کہ کوئی مفسر بیان کرسی — قرآن کی جو حدیث ہے تفسیرِ مصطفے

۳۴۴	کیا کچھ خدا بھی خوش ہی محمد سے ای فقیر تقدیر ہے موافق تدبیر مصطفے	۱۱

فرقتِ محبوب نے مارا مجھے — کوئی ملا دیجو خدارا مجھے
کاش وہ دیوانۂ احمد رہون — شیفتِ عالم کہے سارا مجھے
تپ زدۂ عشقِ مدینہ ہون مین — کب ہے غمِ بلخ و بخارا مجھے
دیکھیے دریائے غمِ ہجر کا — کب نظر آتا ہے کنارا مجھے
قافلے کا ہون مین غبارِ نعال — اتنا ہی ملجائے سہارا مجھے
بجکو بلائین گے مدینے مین ہم — خواب مین ہوجائے اشارا مجھے
گنبدِ خضرا سے جدا ہون مین ہائے — زہر یہ کیونکر ہو گوارا مجھے
نقدِ دل و جان جو نبی کو ندون — دونون جہان مین ہو خسارا مجھے
جائون مدینے مین تو پھر باخدا — ہجر نہو وہان سے دوبارا مجھے
سُنکے مری جان مین آتی ہے جان — نامِ محمد ہے وہ پیارا مجھے

۳۴۵	شہرِ محمد مین رہون اے فقیر ہو نہ کبھی قربِ نصارا مجھے	۱۱

وضو سے داغِ عصیان کو مٹایا جسکا جی چاہے — غازی ہو مزا کوثر کا پایے جسکا جی چاہے
درِ سنت ہی و جنّت مین آئے جسکا جی چاہے — نا آئی بدعتی دوزخ مین جائے جسکا جی چاہے
اِدھر دنیاے فانی ہی اُدھر عقبا ے باقی ہے — تو دل ممدوحِ باقی سے لگائے جسکا جی چاہے
بٹھائے زندگی بھر نفس کو نہرِ مدینہ پر — مزا انہارِ جنت کا اُٹھائے جسکا جی چاہے
شفاعت کی زبان حال پر یہ قال ہی گویا — محمد کی محبت ساتھ لائے جسکا جی چاہے

اگر مطلوب ہے تجھ کو نشاط جنت کی فرحت کا
تو خرما کے مدینہ جا کے کھائے جسکا جی چاہے

جو بس حج و زیارت اہل زاد و راحلہ مر جائے
وہ نصرانی یہودی ہو کے جائے جسکا جی چاہے

غبار راہ سنت جو ہی نور افزا ہے باطن ہے
یہ سرمہ دیدہ دل مین لگائے جسکا جی چاہے

یہان تحمید مین تکبیر مین تسلیم مین ہر دم
فرشتون کو گواہ اپنا بنائے جسکا جی چاہے

معیت کا سبب ہے جنبش لب فکر خالص مین
یہان تسبیح حق مین لب ہلائے جسکا جی چاہے

۳۴۶	فقیر اپنے بیان کی رونمائی وقت دل ہے غزل سنکر مری آنسو بہائے جسکا جی چاہے	۱۱

جو ہر دم رحمت حق مین یہ امت آہی جاتی ہے
تو اب اس سے بہت نزدیک جنت آہی جاتی ہے

تجلی نگاہ رب عزت آہی جاتی ہے
جہان شہر مین یہان شان سنت آہی جاتی ہے

اگرچہ خاک طیبہ یاد فرماتی نہین مجکو
مجھے تو یاد وہ لبریز نعمت آہی جاتی ہے

غم سنت کی وہ تنظیم ہی ہر قلب سنی مین
کہ استقبال کو ہر لحظہ راحت آہی جاتی ہے

نکیونکر رونق بدعت کا مائل نیز دل ہوجائے
مطیع بولہب کے دل مین ظلمت آہی جاتی ہے

دعائے رحمت امت سے لازم اہل ایمان کو
کہ راحم پر یہان رحمان کے رحمت آہی جاتی ہے

ہزارون اپنے عاشق آدمی یہان آدمی کب ہین
کہ بے عشق نبی کیا آدمیت آہی جاتی ہے

جو سنتا ہون مدینے مین بہت مدفن ہوئی قسم
تو خاک ہند مین یاد اپنی قسمت آہی جاتی ہے

عطائی کبریا مین شک نہین مین شاخلیون مین
طلبگار سعادت کو سعادت آہی جاتی ہے

شقاوت سے الٰہی الامان من شار فلیکفر
کہ محروم سعادت کو شقاوت آہی جاتی ہے

۳۴۷	فقیر اپنے بیان مین اور کیا تاثیر ہوتی بس بہت آنکھون مین آنسو دل مین رقت آہی جاتی ہے	۱۵

وہی ہین ذی مراتب جنکی ہر دم	کہٹاکے عمر اور طاعت بڑھاکے

۳۵۰	فقیر اب پھر ہے تو اور مرگِ ہجران حیاتِ وصلِ طیبہ تو نے کیا کی	۱۳

اپنے ہی عیش کا ہر دم جو مزا جانتا ہے	لذتِ عشقِ محمد کو وہ کیا جانتا ہے
آج اس مملکتِ فقر مین سلطان ہی وہ	نفس کو جو درِ احمد کا گدا جانتا ہے
روضۂ خلد کو اُس روضۂ خضرا کا جمال	صورتِ خضر یہ دل راہنما جانتا ہے
ہے وہان لذتِ جناتِ نعیم اُسکے لیے	غمِ سنت کو جو یہان اپنی غذا جانتا ہے
اے غنی ساری ادائین تو ادا ہوتی ہین	کچھ زیارت کی قضا کی بھی ادا جانتا ہے
اہلِ رضوان ہی یہان شاغلِ تسلیم سول	وہ رہِ منزلِ تسلیم و رضا جانتا ہے
جائیگا کعبہ بمقصودِ دو عالم کو وہی	یہان جو حرمانِ تمنا کو عطا جانتا ہے
ہیمزہ تختِ نشینی ہے یہان کی اُسکو	جو وہان خاک نشینی کا مزا جانتا ہے
کیون نہ اب لشکرِ فرعون معاصی ہو تباہ	قلمِ مدح کو موسیٰ کا عصا جانتا ہے
ہیمزہ رکھتی ہے تلمیحی حوادث جس کو	ذوقِ شیرینیٔ سنت کو وہ کیا جانتا ہے
ہمت اُس اہلِ رضا کی ہے ثنا کے قابل	اپنی قسمت کو جو تقسیمِ خدا جانتا ہے
جب سے منقوش ہی وہ صورتِ کعبہ اسمین	ہر دم آنکھون کو یہ دل قبلہ نما جانتا ہے

۳۵۱	ہو کے محظوظ مدینے کی زیارت سے فقیر دل مرا لذتِ تاثیر دعا جانتا ہے	۹

حرم کو قافلہ جسدم سوار ہو کی چلی	مری بھی خاک الٰہی غبار ہو کی چلی
عجب نہین کہ یہ ہر شک بارِ میزان ہو	جو خوفِ حق سے وہان اشکبار ہو کی چلی

جو دیکھا باغِ مدینہ تو کیون نہ حیرت مین
زبان مری یہ زبانِ ہزار ہو کی چلی

الٰہی محض ترا فضل ہو جہازِ سفر
رہِ حجاز مین جو غمگسار ہو کی چلی

ہجومِ لشکرِ عصیان سے الامان یارب
ہم ایک آئی تھی اور بے شمار ہو کی چلی

مراجعت سے دلِ زار سبکی تھی بیزار
مدینے سے جو ادھر زار زار ہو کی چلی

وہ چاہتا ہے یہانسے وہان نجائے کبھی
جو چاہتا ہی بہت مالدار ہو کی چلی

بنائیگی یہی اکسیر سیم و زر کی مکان
جو اس سفر مین غنی خاکسار ہو کی چلی

۳۵۲	فقیر یہ قلمِ مدح اپنا کیا حیرت سرِ عدو پہ جو تیغ آبدار ہو کی چلی	۹

ان آنکھون سے جو مخفی ابر محمد کی وہ بستی ہے
نظر مثلِ نگاہِ دیدۂ بسمل ترستی ہے

مدینے کی سحر مین وصل کے کن کیا حلاوت تھی
کہ گویا دیکھکر ہر جنتی کو حور ہنستی ہے

نہ پہنچے ہات جسکے دامنِ بیتِ الٰہی تک
نصیب بادشاہِ ہفت کشور نگدستی ہے

جو تھے یہان مردہ دل واان زندہ دل ہو کر یہ کہتے تھے
عدم ہے ہند گویا اور مدینہ ملکِ ہستی ہے

اگر سو بار نقدِ جان ہو قیمت ایلِ مشتاق
مدینے کی زمین مین قبر مل جائے تو سستی ہے

نکیون وہ روضۂ خضرا ہو کشتِ وعدۂ دیدار
کہ جسپر اترن احمد کی رحمت برستی ہے

مشرف کیونکہ ہونگی معراجِ زیارت سے
جہان صد غیرتِ تحت الثریٰ یمنکی پستی ہے

نکھانا ای جوان نخوت فریبِ اس زالِ دنیا کا
نطاقِ مکر ہر دم یہ جوان ہونیکو کستی ہے

۳۵۳	فقیر اُن کا نشا میری غزل کو دیکھکر اڑ جائے جن آنکھون مین یہان ہر دم مئی عشق کی مستی ہے	۱۱

مدینہ دور ہے اِس ناتوان سے
شکیبائی بجھے لاؤن کہان سے

اوتر کر ناقۂ عمرِ رواں سے — رہون یارب قریب بارگہ مستان ہی
دمِ رخصت نہ پوچھو ہمنے دیکھا — مدینہ کس نگاہِ بیم جان ہی
رہون محوِ صلوٰۃ ای کاش ہر دم — دل و جان سے لب و کام و زبان ہی
مدینی مین کہان طاقت ارم کے — مقابل ہوئی اک برگِ خزان ہی
مبشر میوۂ فردوس کے ہین — وہ خرمائی مدینہ ارمغان ہی
جو آخر ہوگیا شہر بنے مین — بچا ہر فتنۂ آخر زمان ہی
رہو نہین شمع ساں پر سوز احمد — وہ تپ لگ جائی میری استخوان ہی
زبان یہ محض اک حرف اسلیے ہی — کہ خالص ذکرِ مولے ہو زبان ہی
وہ ہی صد غیرتِ تسنیم و کوثر — جو باران ہے روان اوس نادوان ہی

بمزار ایضاً

۳۵۴ — جو تو عاشق ہے، سلطانِ عرب کا فقیر اب چل مدینہ ہندوستان سے — ۹

جو عشقِ کعبہ ہی دل کو تو بس خدا کے لیئ — جو حبِّ طیبہ ہی تو سید الورا کی لیئ
جو ہی خدا کی لیئ مسجد الحرام سی عشق — تو شوقِ مسجد احمدی مصطفی کی لیئ
جمالِ حق نے یہ اپنی ہی عشق مین گویا — ہماری دل و جمال نے دکھا کے لیئے
وہ گلفتین گیین دامان کوہ و صحرا کے — پکڑ کے دامن کعبہ وہان خدا کے لیئے
ہوا یمینِ الٰہی کا چومنے والا — کہ جسنے بوسہ سو حرم مین جا کے لیئے
عزیز و آئی اگر ہا تہہ دامنِ کعبہ — نہ بھول جانا دعا اس شکستہ پا کے لیئے
یہ سب بھانے ہین اس نفس کے لیئے ایدل — چلے تو چاہیئے سامان کیا گدا کے لیئے
اڈا ئین عیش مین بھائین ہضیرو ست پاسے مال — پڑا سفر مین بھائی ہین اغنیا کے لیئے

فقیر

۳۵۵	فقیر مدح کا دیوان تونی کیا لکھا ؛ یہ نسخہ ہے مرض قلب کے شفا کے لیے	۹

وہ خاکِ در جو مرا مندلِ جبین ہو جائے
شفائے دردِ سرِ جان و دل وہین ہو جائے

بیانِ وصفِ کلامِ نبی سی کیا حیرت
کہ بحرِ شعر بھی دریائے آفرین ہو جائے

ہماری خاکمین پھر کیونکے بوے مشک نہو
جو خاکِ راہِ محمد کے ہمنشین ہو جائے

وہ راستے قدیکنائی مصطفے مین ہے بس
کہ دیکھیے دین احول تو راستین ہو جائے

دلِ مدینہ مین یون ہے نہو دین کہ اوسی
جو اہلِ کفر بھے دیکھے تو اہلِ دین ہو جائے

نکالدی مژہ یار دل سے ہر عاشق
جو شکلِ خارِ مدینہ بھے دلنشین ہو جائے

دخولِ خلد مین اول ہے یہ اخیر امم
تو آخری یہ نکیون رشکِ اولین ہو جائے

یہ میری بات رہین بوسہ گاہِ جہان
جو آستانی کی جاروب آستین ہو جائے

۳۵۶	فقیر دیکھیے وہ دن نصیب پھر کب ہو کہ پھر مدینہ مین خوش یہ دلِ حزین ہو جائے	۱۱

یہ دیکھا چاہیے کب روز نصیب مین ہے
مدینی کی بھی زیارت کبھو نصیب مین ہے

سلام یہان سے تو ہر بار عرض کرتا ہون
مگر یہ دیکھیے کب دید رو نصیب مین ہے

نہو گا پھر ہمین نقض وضوی دل کا خطر
وہان کے پانی سے بھی گر وضو نصیب مین ہے

رہیگی کاہیکو پھر یاد یہ عفونتِ ہند
اگر دیارِ محمد کے بو نصیب مین ہے

نصیب امتِ احمد کو کیون نہو فردوس
کہ جسکے مژدہ لا تقنطو نصیب مین ہے

کبھی یہ کہتا ہون بس جسقدر جو نصیب مین ہے
کبھی یہ کہتا ہون بس جسقدر جو نصیب مین ہے

الٰہی نازِ نظر ہو مین اور وہ در و در
جو چاک دامنِ دلکا رفو نصیب مین ہے

فراقِ آبِ مدینہ مین دیکھیے کب تک
ہماری مے مین کو اپنا لہو نصیب مین ہے

اُٹھا کے اسکو مدینے مین چل کہین لیچل
جو جسم کی ابھی ایجان تو نصیب مین ہے

حلاوتِ یدِ غلمان ہی گر مدینے مین
وہ دوشِ ساقیِ سی آبِ سبو نصیب مین ہے

۳۵۷

آہی اب تو یہ ہو گردنِ فقیر سی دور
غمِ وطن کا جو طوقِ گلو نصیب مین ہی

۱۱

محمد پردہ جو دِ کبریا کا کارخانہ ہے
کہ محض اُن کیلیئے ارض و سما کا کارخانہ ہے

اثر مین وہ محمد کے دعا کا کارخانہ ہے
کہ گویا آپ سے رضیٰ قضا کا کارخانہ ہے

جو ہر مومن ہی اُسکی زیرِ سایہ بادشاہِ خلد
لوا رالحمد کس جود و عطا کا کارخانہ ہے

رسالت کا تو دنیا مین شفاعت کا قیامت مین
دو عالم مین محمد مصطفےٰ کا کارخانہ ہے

عجب کیا آئینہ خانہ حلب کا سنکے ویران ہو
جو وہان حجاج کی ہر نقشِ پا کا کارخانہ ہے

یہ محرومِ زیارت جس ہوائے نفس نی رکھا
سنوای اغنیا وہ اک ہوا کا کارخانہ ہے

جہان کی کارخانون مین کہان ہے ذکرِ کارِ خیر
جہان نسیان غفلت کی بلا کا کارخانہ ہے

وہ نورِ چشمِ باطن ہی غبارِ روضۂ خضرا
کہ ہر ذرہ مین وہان شمس الضحیٰ کا کارخانہ ہے

دو عالم مین سراسر خیر ہی خیرِ دو عالم سی
وہ خیرِ دوسرا خیر الوری کا کارخانہ ہے

جلا کا ریمین دنیا کی ہین عارضی کارخانی سب
جو ہی تو بند اس دل کی جلا کا کارخانہ ہے

۳۵۸

خزانہ مدح کا رشکِ خزائن ہی فقیر اپنا
وہ رشکِ اغنیا اس بینوا کا کارخانہ ہے

۱۱

تھی یا نتھی مدینے سی آکر لگی ہوئی
کب تھی وہ جان جسم کے اندر لگی ہوئی

مسجد سے شانِ روضۂ انور لگی ہوئی
ہے جای شمع لیلِ منور لگی ہوئی

۱۲ ذکر اصحاب جلا دل کی جلا ہے اور کیمیا کا کیمیا ہے

چوبِ ستون سی نالۂ عشاق سن لیا
جس دن نتھی وہ پشتِ مطہّر لگی ہوئی

جو تالی اس تلاوتِ مدحت مین محو ہی (حاشیہ ۱۲)
تالو سے وہ زبان رہے کیونکر لگی ہوئی

کیونکر جدا جمالِ مدینہ نظر سے ہو
آنکھون مین ہی جو خوبیٔ منظر لگی ہوئی

یہ امتِ نبی ہی مقدم نجات مین
گو ذیلِ خاص سی ہی مؤخر لگی ہوئی

سندس سی کیون نہو تنِ عشاق ہمزا
خاکِ مدینہ ہو جو میسّر لگی ہوئی

اصحابِ کہف سُنتی جو افسانۂ رسول
رہتی نہ اُن کی آنکھ بھی دم بھر لگی ہوئی

پھُنچی جو ایک موی شفیع اہلِ نار تک
رکھتی نہ آگ بال برابر لگی ہوئی

بی حج کعبہ ہین جو غنی پائمالِ مال
کس کی دعائی بدرہی یہ ان پر لگی ہوئی

۳۵۹	نعتِ رسول کشتی کاغذ مین ہے فقیر ہی نظم یا کہ سلکِ جواہر لگی ہوئی	۱۱

یون ہی نگاہِ سرِّ دل اُس پر لگی ہوئی
جالی ہے چشمِ دل سی مقرر لگی ہوئی

عشاق کو تراب و حجارِ درِ رسول
رفرف ہی یا کہ مسندِ عبقر (۱) لگی ہوئی

دیکھا ہر اک صراحیٔ آبِ مدینہ پر
گویا سبیلِ کوثر (۱۲) ہی لب کو لگی ہوئی

کیا جائین گے حرم مین جو قطارِ مال سی
پائی نگاہِ دل کو ہی ٹھوکر لگی ہوئی

سجدی مین قطعِ راہِ حرم سہل ہی اگر
ہو تجسے راہ ای قدمِ سر لگی ہوئی

جو محو ہی حلاوتِ حمد و صلوٰۃ مین
کب وہ زبان رہتی ہی دم بھر لگی ہوئی

پھنچیگی پھر نگاہ جو دریائے اشک مین
یہان کشتی آنکھ کی ہی برابر لگی ہوئی

لبریزِ غم پھر آبلہ پائی دل ہی کاش
ہو نوکِ خارِ طیبہ مکرّر لگی ہوئی

ہی دفترِ رسالت و توحید کی امان
پشتِ نبی پہ مُہرِ منور لگی ہوئی (حاشیہ ۱۲)

(۱) عبقر نفیس (۱۲) کوثر

۱۲ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ آنحضرت صلعم کی پشت مین مہر نبوت تھی

خاکِ عرب سی قندِ مکرر ہین ساری تلخ ہی جسکے منہ سی آج وہ شکر لگی ہوئی		
۳۶۰	ارحم علی الفقیر ایا غافر الذنوب اس سی تو معصیت ہی سراسر لگی ہوئی	۱۳
جسدن نھویہ روح محقر لگی ہوئی	یارب ہو ریح طیبۂ اطہر لگی ہوئی	
لازم ہی دنا ای صفِ مگان کے لحہ مین	آنکہونکی آگی ہی صفِ محشر لگی ہوئی	
کیا ہجر طیبہ سے ہی طبیعت عذابین	گویا تہی وہان بہشت کے اندر لگی ہوئی	
دوزخ ہی اہلِ عشق محمد سی سرد دل	جنکو یہان یہ تپ ہی سراسر لگی ہوئی	
یارب کہان وہ روضۂ علیا کہان دیل	طوبی سی اور یہ شاخِ صنوبر لگی ہوئی	
معمور نعت قصرِ دل ای نفس چاہیی	جبتک کہی یہ عمر معمر لگی ہوئی	
تہی مثل بوسۂ لبِ حورِ جنان لذیذ	منہ سی وہان صراحی اطہر لگی ہوئی	
ہوئیگی فرشِ مسجد احمد سی میرے خاک	کب درمیانِ حجرۂ و منبر لگی ہوئی	
یارب یہ میرے آنکہہ بھی ہوتے کہین وہان	اون جالیون مین جالی ہی ٹکر لگی ہوئی	
بوجہل و بولہب کے نوالی کی شوق مین	دوزخ کو ہوگی بہوک مفرر لگی ہوئی	
اور حضرتِ بلال کی مشتاق حورِ خلد	ہی منتظر بہشت کی در پر لگی ہوئی	
یارب رہے ہمیشہ قنادیلِ عرش مین	شہرِ نبی سی روحِ مظفر لگی ہوئی	
۳۶۱	یہ بات میری دل سی کوئی پوچہی ای فقیر دل کو کسو سی ہوتی ہے کیونکر لگی ہوئی	۱۱
تصویرِ جب مزارِ مصطفے کا دلمین آتا ہے	وہ کچہہ بلفظ ہو سکتا نہین کیا دلمین آتا ہے	
ذرا لیلِ مدینہ بہی کہا کر قیس کو پوچہو	کہ پہر بہی جلوۂ خسارِ لیلا دلمین آتا ہے	

یہ غزل مولوی مظفر حسین مرحوم نے ۱۲۷۰ھ مین کہی

غنی بی شوق پنج جان پر ظالم نکیون ہو بیتاب
کہ یہ شوقِ زیارت تو دلِ عادل مین آتا ہے

عمائی دین دل یہ عموم حرص ہے اہی نفس
وہ فہم دین کہان جب معاملہ مین آتا ہے

مدینی مین براہ چشم و گوش آنکہو نسی کی نوسکی یہ ایسا ل مین آتا ہے
وہان آنکہو نسی کی نوسکی یہ ایسا ل مین آتا ہے

حدیثِ مصطفے جس مرد کے دل مین آتی ہے
تو گویا نورِ عجازِ مسیحا دل مین آتا ہے

ہوا خاکِ حرم سے صاف ایسا دل کا آئینہ
کہ یہان باد صبا کے دم سی دنیا دل مین آتا ہے

عجب ذکرِ مدینہ سی گذرتی ہی مجلس مین
کہ شرماتین ہین آنکہین اور رونا دل مین آتا ہے

بیان وصفِ محمد کا نکیون ہو جامع باطن
کہ ذکرِ اسم اقدس سی سما دل مین آتا ہے

نصیب اغنیا کب ہے نبی کی عشق مین رونا
کہ یہ دریائی رحمت چشم دریا دل مین آتا ہے

۳۶۲	فقیر انسا نکی لاکہون عیب چھپ جائینگے محشر مین اگر اللہ سے شرمندہ ہونا دلمین آتا ہے	۹

وہ جائی گویا کہ ہمکو جنت سی وہ جہانمین عدیل ہوتے
جو مولد و مدفن اپنا ایدل وہ ارضِ ذات النخیل ہوتے

یہ درد و عصیان سی پھر یہان کیون طبیعت اپنی علیل ہوتے
جو روح ریحان کو رحلتِ روح وہانسے وقتِ رحیل ہوتے

جو امر دارین مین طلعت نبی کی بی قال و قیل ہوتے
خدا کی رحمت کفیل ہوتی خدا کی رحمت کفیل ہوتے

جو ثقلِ میزان وہان نہ ہمکو کتابِ سب جلیل ہوتے
تو کب زبانِ حنیفِ انسا نکو تابِ قولِ ثقیل ہوتے

ہمیشہ راہِ مدینہ امی کاش بہر فورِ عظیم مجکو

دلیل ہوتی دلیل ہوتی دلیل ہوتی دلیل ہوتی

فضائے غارِ حرا آسمان ہے جو حرِ قعرِ سقر سے ایدل
تو کاش جائے ہبوط اپنی وہ مہبطِ جبرئیل ہوتی

جو مین بھی سب جسم اشک بنکر نبیِّ رحمت کی غم سے روتا
تو اک جہان کو نمونہ کوثر کا چشمِ تر کی سبیل ہوتی

وہ صرفِ اموال و محنتِ راہ پر غنی کچھ نظر نہ کہتی
جو کحل حبِّ نبیِّ رحمت سی چشمِ دل کچھ کحیل ہوتی

۳۶۳	یہان جو عمرِ قصیر پر بھی ہمیشہ طولِ امل سے اطول فقیر کیا قصہ طول ہوتا جو عمر کچھ بھی طویل ہوتی	۱۱

بی زیارت روشِ دل کبھی ایسی تو نہتی
لذتِ ایمان کی حاصل کبھی ایسی تو نہتی

ہوئی زوّار پہ جو بعدِ نزولِ طیبہ
رحمتِ اللہ کی نازل کبھی ایسی تو نہتی

دیکھکر روضے کو ہر بار کیے شکر ہزار
کہ یہ آسانی مشکل کبھی ایسی تو نہتی

تھا جو گلزارِ مدینہ مین صبا کا عالم
کہین وہ جوشِ شمایل کبھی ایسی تو نہتی

بزمِ فردوس تھے کیا روضۂ انور کے حضور
ہمنے دیکھی کوئی محفل کبھی ایسی تو نہتی

پھر نظر جائیگی کیا اس رہِ دریا سے وہان
چشمِ گریان مری ایدل کبھی ایسی تو نہتی

حالتِ دیدۂ و دلِ آہ و بکا سے دمِ سحر
تھی جو اس روضۂ سے مل کبھی ایسی تو نہتی

جیسے اب دیدۂ بطحا کی نظر تیز ہوئی
ہو کی جالی کے مقابل کبھی ایسی تو نہتی

ہمسے جون جون ہوا نزدیک مدینہ واہد
جو خوشی تھی سرِ محمل کبھی ایسی تو نہتی

یہ زیارت کا اثر ہی کہ میری جانِ حزین
نعتِ محبوب مین تسہیل کبھی ایسی تو نہتی

۳۶۴	جبر نقصان ہوا مدحِ محمد سے فقیر کہ طبیعت مری کامل کبھی ایسی تو نہ تھی (اکمال ۱۲)	۱۳

(دو شعر ۱۲)

سرِّ حق جو کہ مصطفےٰ سمجھے — عقلِ کل بھی وہ رمز کیا سمجھے
غمِ سنت کو جو غذا سمجھے — راحتِ جان ہر بلا سمجھے
ہے بجائے حجاز ہند وطن — کیا ہی بیجا کو ہم بجا سمجھے
اہلِ امراضِ دل شبانہ روز — صلواتِ نبی شفا سمجھے
نظر آیا جو خواب مین فردوس — ہم مدینہ رسول کا سمجھے
ہیبتِ مصطفےٰ سے سب کافر — مورِ طیبہ کو اژدہا سمجھے
دو جہان مین وہ تیرہ بخت نہین — جو وہان زاغ کو ہما سمجھے
اہلِ ایمان حرم کو ہر غم کا — مثلِ فردوس انتہا سمجھے
افتخارِ نبی یہ مدح نہین — فخر اپنا یہان ثنا سمجھے
آج جس مین سما رہا ہی وہ نور — ہم تو اُس ارض کو سما سمجھے
حجِ کعبہ ہے اغنیا کی اجل — اس ادا کو وہ کیا قضا سمجھے
نفس کو اس سفر سے صاحبِ مال — جو بری سمجھے وہ بُرا سمجھے

۳۶۵	سجن محمد و نعت مین ہے قلم الفقیر اس کی ہم ادا سمجھے	۱۱

عشقِ جانان کو جو اس حال مین رکھ لیتا ہے — تقدِ عرفان کو ہمیان مین رکھ لیتا ہے
پنبۂ عطر ہے گویا سخنِ نرمِ رسول — اسکو جو سنتا ہی کان مین رکھ لیتا ہے
تختِ شاہی پہ وہ پابوس بھی کہی نہ کہی (حدیث ۱۲) — جو قدم طا بہ کے میدان مین رکھ لیتا ہے

عاشقِ حسنِ رسول آنکہ کے آگے ہر دم
خلد کو رونقِ ایمان مین رکھہ لیتا ہے

کس مدینے سے بھلا اُنس و فینہ افسوس
دلِ انسان کو نسیان مین رکھہ لیتا ہے

پنجگانہ مین جو رکھتا ہی نہین خاکیہ سر
کیا وہ سر پنجۂ شیطان مین رکھہ لیتا ہے

نالۂ عشق الٰہی نہین اس نے مین تو کیون
ہر نویسندہ قلم کان مین رکھہ لیتا ہے

وزنِ قسطاس محمد ہی یہان جسکو نصیب
ثقلِ ہر فعل کو میزان مین رکھہ لیتا ہے

جس غنے کو ہی یارت کی حکایت کافی
فرض دونے ہے وہ شبان مین رکھہ لیتا ہے

بحرِ دنیا مین سفینہ ہی غمِ عشقِ رسول
ولکو محفوظ جو طوفان مین رکھہ لیتا ہے

۳۶۶	دو رہی تلخیِ دوران سی جو یہ نظمِ فقیر مثلِ تنکا دہنِ جان مین رکھہ لیتا ہے	۱۳

کسیکو حور و غلمان کا مزا جنت مین لیجائے
ہمین تو شوقِ دیدارِ خدا جنت مین لیجائے

کہین یہ عشقِ بیت اللہ کا جنت مین لیجائی
حسنِ ہندی کو کملی کے بہا جنت مین لیجائے

حرم کے خاکِ سجدہ قصرِ سیم و زر بناتی ہے
نہوس لے وہی جو کیمیا جنت مین لیجائے

نلیجائینگے جبتک مصطفےٰ امت کو جنت مین
نہین ممکن کسیکو دوسرا جنت مین لیجائے

عطائی حق محمد ہین تو اس امید ہی ہمکو
خطاکارونکو مولی کی عطا جنت مین لیجائے

نمو بستر عشاق کا رضوان کی حد تک مین
مدینے کا کوئی اک بوریا جنت مین لیجائے

کہین جذبہ نے کھینچ لی اس ناتوان کو بھی
اوڑا کر مجکو جنت کی ہوا جنت مین لیجائے

یہ خوفِ من قیامت ہے تو دیکھا چاہیے اوسدن
ہمین دوزخ مین لیجائی وہ یا جنت مین لیجائے

عجب کیا ہی بنفعِ خاص کا ہر منتہی مومن
گنہگارون کو وہان لے انتہا جنت مین لیجائے

غمِ گنہگار دنیا ہی جو ہر دم ای غنی تجکو
تو شوقِ جنتِ شداد کیا جنت مین لیجائے

حرم مین لیگئی تہی ہمکو یہان تقدیرِ حق جسطور
وہین لیجاکی کاش اب پھر قضا جنت مین لیجائے

جو آثارِ رسول امدد کہلائی تو کیا حیرت
کہ مجکو میری تاثیرِ دعا جنت مین لیجائے

فقیر امید ہی دیوان تیرا دیکھکر تجکو
کہین گے دیکھنے والے خدا جنت مین لیجائے

۳۶۷ ۱۵

مدینہ اسقدر آرامِ دل ہے
کہ وہان ہر ذرہ قصرِ کامِ دل ہے

حضورِ دل ہوا دشوار مجکو
خدایا کیا ہے عالی بامِ دل ہے

جو چلتے ہی مدینے کو تو چل یہی
یہ میری جان سی پیغامِ دل ہے

کہان ہین زمزم و نہرِ مدینہ
بہت مدت سے خالی جامِ دل ہے

سمجھتا کچھ بھی ہی اسرارِ احمد
ہمیشہ مجسے استفہامِ دل ہے

یہ بی احرامِ حج اے اغنیا ہان
غلافِ غافلی احرامِ دل ہے

وہان فردوس مین اونچی ہی گردن
یہان حاصل جو استسلامِ دل ہے

جو ہی حظِّ سعید انور روضہ
تو صبحِ عید میری شامِ دل ہے

خطوطِ دستِ حور اوسپر فدا ہین
جو نقشِ بوریا وہان دامِ دل ہے

ہو بے عشقِ نبی ہی نفس انسان
تو ننگِ جان ہی دشنامِ دل ہے

نسیمِ ہند مجکو یون ہے ناساز
شمیمِ طیبہ سے اشمامِ دل ہے

یہ دالِ دل ہی ہر دم دین پر دال
عیان اس لام سی اسلامِ دل ہے

ضمیر ہونکیون ہو راجح خاص
کہ آخر یہ بہی اک ہمنامِ دل ہے

یہی ہی نفس کو الہامِ تقوے
اگر نعتِ نبی الہامِ دل ہے

اگر لازم ہوا عشقِ محمد

۳۶۸	فقیر اللہ بے الزام دل ہے	۱۱

جس قلب کو قالب کی سواری نہین آتی
رفتارِ رہِ مرضیٔ باری نہین آتی

بی عشقِ محمد جو محدّث ہین جہان مین
آتا ہی بخار اُن کو بخاری نہین آتی

یکنیم قدم سے بھی دمِ رخصتِ طیبہ
آفاق مین منزل کوئی بھاری نہین آتی

مجکو ہمہ تن دیدۂ تر رکھ جو خدایا
رحمت تری بی گریہ وزاری نہین آتی

آسان ہی مومن کو بشارت سے وگرنہ
آسان اجلِ ناجیٔ و ناری نہین آتی

ایسا نظر آتا ہی مدینہ ہمین جسطور
کچھہ چیز نظر جان سی پیاری نہین آتی

کیونکر مجھی پھر بھی نظر آجائی مدینہ
پھر جسم مین جان جبکہ سدھاری نہین آتی

جو فرقتِ محبوب مین جی سی نگذر جائی
کچھہ ہجر کی اوقات گذاری نہین آتی

وصافِ خسِ طیبہ ہو کیونکر خسِ خامہ
خس کو صفتِ سروِ بہاری نہین آتی

اشعارِ محامد کوئی کچھہ سمجھے تو سمجھے
ورنہ مجھے کچھہ نیک شعاری نہین آتی

۳۶۹	آسان بہی ہی مشکل بہی فقیر اپنے سخن پر کب رغبتِ ہر اُمی و قاری نہین آتی	۱۱

دافعِ غمِ جان و ہر نہف مدینہ ہے
کسطرف مدینہ ہی کسطرف مدینہ ہی

پر ورِ معارفِ حق جس سی ہین خزائنِ دل
وہ صدف مدینہ ہی وہ صدف مدینہ ہی

کاخہائی ہفت اقلیم منکسر ہین سجدہ مین
وہ نجف مدینہ ہی وہ نجف مدینہ ہی

جائے بلند ۱۲

ذرہ ذرہ اُسکا ہو کیون نہ رشکِ وی بدر
بی کلف مدینہ ہی بی کلف مدینہ ہی

ذاتِ اشرف الکونین ہی جہان تو بطحا پر
ذو شرف مدینہ ہی ذو شرف مدینہ ہی

حشر تک وہان ایمان ہین پناہِ رحمان مین
وہ کنف مدینہ ہی وہ کنف مدینہ ہی

جائے پناہ ۱۲

ای چہرہ

ہی حیات موت اُسمین قبر خلد ہی کیا کچھہ	بی تلف مدینہ ہی بی تلف مدینہ ہی
بحرِ رحمتِ حق وہ جوش زن ہوا ہمپر	جسمین کف مدینہ ہی جسمین کف مدینہ ہی
جو صفوف ناجی ہین امتِ محمد کے	پہلی صف مدینہ ہی پہلی صف مدینہ ہی
ہان مدینہ کا فی ہی گو جہان دیران ہو	وہ خلف مدینہ ہی وہ خلف مدینہ ہی

۳۷۰	ابتو دل کی آنکھین کھول اُٹھ فقیر جلدی دیکھہ کسطرف مدینہ ہے کسطرف مدینہ ہے	۱۲

جو نور ذاتِ نیرِ آفاق رس مین ہے	وہ نور بوقبیس کے ادنیٰ قبس مین ہے
آنکھون کو دل کو دور سی بیتاب کردیا	کیا تاب برجِ سنبر کی عالی کلس مین ہے
ایدوستو وطن سی نکل جانے دو کہین	بس کچھہ کہو نہ مجسی کہ دل کسکی بس مین ہے
بھولین گے کب نمارقِ مصفوفہ سی وہ لطف	جو سنگ آستانِ محمد کی مس مین ہے
کیونکر رہجومِ شوقِ مدینہ ہو مختفی	گویا دلِ دل جو قافلۂ بے جرس مین ہے
داخل ہی روحِ حور مدینی کی جسم مین	یا کسکی بو وہان وہ ہوا کے نفس مین ہے
کیا پیش و پس مین ہی کہ چل پیش و پس نہین	چل ای غنی مدینی کو کیا پیش و پس مین ہے
کیون زخمِ نشترِ گل و سنبل بھی کھائی وہ	بستر جسے نصیب وہان خار و خس مین ہے
جو کچھہ ہی ہجرِ شہرِ محمد مین حالِ دل	کب وہ فغان و نالۂ بلبل قفس مین ہے
عاشق ہون ہین جو حسنِ گلو سوزِ مدح کا	پروانے کا سا عشق یہ روحِ مگس مین ہے
شاہِ محمدین ہین وہ عاشقِ رسول	مخدومیٔ جہان نصیبِ انس مین ہے
کیون مجتسب نہ سمجھین مجھی ساری بدعتی	جو چور ہی جہان مین وہ رعبِ عسس مین ہے

	دُھو ڈال اسکو زمزم تو بہ سے ای فقیر

انس بن مالک
صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مکہ مین پیدا ہوئے
مدینہ مین رہے
بصرہ مین وفات پائی
سنہ ۹۳ ہجری
عمر ۱۰۳ برس

۳۷۱	آلودہ تیرا دامنِ دل کس وقت میں ہی	۹
یہاں سجدہ دہانکی سرفرازی کا نمونہ ہی	یہ پستی رفعتِ شانِ نمازی کا نمونہ ہی	
مدینہ دور سے ہی یہ محض اک ظاہری دورے	تمنائی دو عالم کی درازی کا نمونہ ہی	
رسول اللہ کی دربان ہین باب خلد کی عارف	کہ وہ بھی اک درِ شاہِ حجازی کا نمونہ ہی	
مزا ایمان کا ہر دم تازہ ہونا اہلِ ایمان کو	رسول اللہ کی الفاظِ تازی کا نمونہ ہی	
شوی لاشی لعشقِ لیس شیٔ مثلا ایدل	کہ یہاں جانبازی اور عشقبازی کا نمونہ ہی	
مہلا رہنا درِ فردوس عرفان کا مدینہ مین	رسول اللہ کی مہمان نوازی کا نمونہ ہی	
سنو ای اغنیا شداد کا نمرود کا قصہ	کہ اوس قہار کی اک بے نیازی کا نمونہ ہی	
بیانِ رازِ عرفانی کو ارشادِ رشید احمد	جہانمین آج امامِ فخر رازی کا نمونہ ہی	

۳۷۲	بیانِ مدح سی ہی تیغِ ہندی کافرون پر آج فقیر اپنا قلم سیفِ مغازی کا نمونہ ہی	۹
جب رسائی زیادہ ہوتی ہے	پارسائی زیادہ ہوتی ہے	
بے ریائی زیادہ ہوتی ہے	توصفائی زیادہ ہوتی ہے	
ناشناسای دین کی دنیا سے	آشنائی زیادہ ہوتی ہے	
زاغِ شہرِ نبی سے حظِ ہما	کب ہمائی زیادہ ہوتی ہے	
آہ کیا ضبط ہو مدینے مین	لب پر آئی زیادہ ہوتی ہے	
کاش مٹ جاؤن مین حرم مین جہان	جبہ سائی زیادہ ہوتی ہے	
چشمِ مہوش مین کب حضورِ شباک	دلربائی زیادہ ہوتی ہے	
اغنیا کیون روانہ ہوتی نہین	نارسائی زیادہ ہوتی ہے	

۳۷۳	تجکو کہکر سگ مدینہ فقیر خودستائی زیادہ ہوتی ہی	۹

کیا ہی نادم غنیا پیش اہل ہوجائین گے
طالب رحمت سلیمی خدا ہی عمل ہوجائینگے

وزن کوہ زر کی طاقت ہے مگر ای اہل زر
دامن کعبہ پکڑکر ہات شل ہوجائینگے

ہوتی جاتی ہین مری الفاظ اگر نقش قلوب
ضرب دہم کیطرح ضرب المثل ہوجائینگے

بی محل ترتیب قصر و بام ہے جنکو بلا
قبر مین جاکر وہ کیا بی محل ہوجائینگے

ہی غم توحید و سنت حرص دنیا کا علاج
بی عمل کسطور بی طول امل ہوجائینگے

ہند مین آئین مدینی کی مہاجر کس طرح
اہل عنبر کیا ہوا خواہ بصل ہوجائینگے

قرب یک حرمای طیبہ ہو جو حظ اغنیا
انکو یہ انگور ہند ہے مثل غل ہوجائینگے

دیکھیے کس دن لب نہر رسول اللہ پر
صبر کی جو زہر کھائی ہین عسل ہوجائینگے

۳۷۴	ہی سخن مجذوب احمد کا تو عالم مین فقیر جاذب ہر دل یہ اشعار غزل ہوجائینگے	۱۱

ہی راحت جان یہ غم پنہان کی اسیری
آزادی ہی دام غم جانان کی اسیری

ہان وسعت فردوس ہے ایمانکی اسیری
بلبل کی رہائی ہی گلستان کی اسیری

آزادی دارین کا سامان ہی واللہ
یہان بشکل طاعات ہین انسان کی اسیری

افسوس غنی بی سفر کعبہ صد افسوس
قید زر و سیم اور مسلمان کی اسیری

تہی قید کنیزی پے خاتون زلیخا
تہی حضرت یوسف کو جو زندان کی اسیری

دکھلادو کہین صورت خاشاک مدینہ
ہو جسکو کسی پنجہ مژگان کی اسیری

انسان بنایا تھا تو ایکاش جہان مین
انسان کو نہوتی کبہی نسیان کی اسیری

سنت بھی عجب راہبرِ نفس ہی گویا
ہادی ہی یہ اس جن کو سلیمان کی سیری
جس دل مین سما جاے بیابانِ مدینہ
ممکن نہین وہان نالۂ و فغان کی سیری
دردِ نبوی دل کی لیئی عین شفا ہے
اس درد سے مردود ہے درمان کی سیری

۳۷۵ | ہر دم ہے یہ مزیادِ فقیر اب نہو یا رب | ۱۱
ہجرِ حسرمین اور یہ حسرمان کی سیری

عشقِ محبوبِ خدا ہی خود رضا کی عاشقی
یعنی عشقِ مصطفےٰ ہی کبریا کی عاشقی
ای غنی تابِ جمالِ روضۂ انور کہان
دین خفاش آفتابِ الضحیٰ کی عاشقی
انی جوارِ سدرۃ والمدعا نازع البصر
المدد المدد وہ خدا سی مصطفیٰ کی عاشقی
یون خبر دیتی ہین قرآن و خبر اوّل سی ہی
حسنِ خیر الانبیا پر انبیا کی عاشقی
ایک وہ ہین جو خمیدہ ہین حرم مین اتدن
ایک وہ ہین جنکو ہی زلفِ دوتا کی عاشقی
ایک کا خونِ شہادت سے گریبان سرخ رنگ
ایک کو ہی دستِ رنگین حنا کی عاشقی
ایک کرتی ہین ادا ہر وقت احکامِ رسول
ایک کو دلبر کی انداز و ادا کی عاشقی
ایک دم دیتی ہین سنت کی ہوا پر ہر کہین
ایک ہین اور بدعت و حرص و ہوا کی عاشقی
عشق باقی عشقِ باقی ہی مگر مثل خود
یہان فنا کی عاشقی کہکر فنا کی عاشقی
ایک ہین خود ستائی بحرِ تسلیم و رضا
ایک ہین اور نفس کی ہر آشنا کی عاشقی

۳۷۶ | سایۂ حسنِ قدم ہے حسنِ محبوب الفقیر | ۱۲
عشقِ محبوبِ الٰہی ہے خدا کی عاشقی

حبِّ احمد ہے جو انسان ہین یا جن خالی
اُن سے رہ جائین کے جنت کی ساکن خالی
ظاہر آباد مرائی ہین جو باطن خالی
رہتی ہین رونقِ ایمان سی وہ مومن خالی

تجکو جس شغلِ عمارت مین سفر یاد نہین — چھوڑ جائیگا یہ ای فاسقِ ملعن خالی
خیرِ طیبہ سے ملازم رہون یارب جسطور — وہان نہین خیرِ اولی الکہف سے ماسن خالی
لازمِ دل ہے محمد کا ترنم گویا — نہین تنوین سے اسم متمکن خالی
معطیٔ قربِ یدِ حق ہے مجسمِ اسود ہے — کسدم احسان سی ہی وہ یدِ محسن خالی
قہر ہی گذری کوئی لحظہ ہی بی حمد وصلوٰۃ — اور یہ کیا معنی گذرجاہی کوئی دن خالی
یون خبر دیتا ہی دمِ شیشۂ ساعت کیطرح — ہائی کیون کہتی ہو ساعاتکو گن گن خالی
لیکی امت کو محمد کہین اوّل آجائین — اسلیئے رکہتی ہین فردوس کو خازن خالی
ظن بدامتِ مرحومہ سے جو رکہتے ہین — کیا سمجہتے ہین وہ رحمت کی خزائن خالی
حقِ معبود کہان اور حقِ نفس کہان — حسنِ اخلاق سی رہتی ہین مدائن خالی
کس طرح نارِ جہنم سی رہین گے محفوظ — رہگی یہان حفظِ امانات سی خائن خالی

۳۷۷ — ایک گھر خالی ہوا تجسے تو کیا غم ہے فقیر — ۱۳
ہوگئی شوقِ مدینہ سے مدائن خالی

مدینہ جسکو پائے کیون بجائے — اُدہر دل کیون بجائے کیون بجائے
حرم کا شوقِ سجدہ یہان لائے — مری گردن جہکائے کیون بجائے
بدن کو چہوڑکر شہرِ نبی مین — جو جان آرام پائے کیون بجائے
عجب مرغوب ہے وہ دارِ محبوب — دل اُس پر کیون نہ ائے کیون بجائے
یہان ہر کورِ ظاہر کورِ باطن — وہ خاکِ در لگائے کیون بجائے
غبارِ روضہ سی شیرِ نظر مین — یہ دل سرمہ بنائے کیون بجائے
بڑہائی اشتہا طیبہ تو عاشق — گلِ طیبہ بہی کہائے کیون بجائے

شفاعت دمبدم وہان ہو کی مقبول — لبِ احمد ہنسائی کیون نجائے
بہت تر دامنی سے اپنی امت — یہان آنسو بہائی کیون نجائے
نزولِ رحمتِ رحمان ہم پر — گناہون کو چھپائی کیون نجائے
عجب شے لائی ہے شانِ نبوت — جہان ایمان لائی کیون نجائے
میسّر جس کو ہو خاکِ مدینہ — وہ عطرِ گل بسائی کیون نجائے

۳۷۸ | فقیر اللہ شوقِ مصطفےٰ ہین | غزل ہر دم سنائی کیون نجائی | ۹

یہان آرزوئی دل تو جدھر یہ چلی چلے — ای اغنیا حرم کی طرف بھی کبھی چلے
رہ رہ کی یہان مقیدِ بدعت ہزار ہا — دوزخ مین گویا باندھی ہوئے دوزخی چلے
ہر دم تہی یہان جو سنتِ عالی کی مقتدی — گویا وہ راکبین جمل جنتی چلے
طوبیٰ کی روح آئی نخیلِ مدینہ مین — مکے سے جب حیاتِ دو عالم نبی چلے
کیا دور کی بلال ہوئی عارفِ رسول — بوجہل بولہب سے قریب اجنبی چلے
کیا اہلِ مسکنت کی وہم کی طرح کہین — ان اغنیا کو لیکی اودھر فر بہی چلے
شوقِ شہ ای ذرہ سوقِ رسول مین — گردون چلائی گر دمِ مشتری چلے
ای نفس اپنی چلنی کی دارِ فنا سی حیف — عمرت ذرا نہین کوئی آئی گئی چلے

۳۷۹ | چلنی کی دن اب آگئی اسکی تو بس نہین پھر یہ فقیر سوئے عرب یا غنی چلے | ۹

گلِ کعبہ ہی خندان ہو قبیسِ پاک دامن سی — گلِ فردوس جہانگیر کیون نہ اسکی خاک دامن سے
رفو ہو جائین سارے معصیت کے چاک دامن سی — جو بیت اللہ دی اک تار اپنی پاک دامن سے
سمائی کعبہ سی جو مہرِ یک ذرہ بھی تابان ہو — تو اڑ جائی یم تر دامنی کی خاک دامن سے

بہت مدت سے ہات آیا نہین دامانِ بیت اللہ
نہ کہی بطکیونکر دین نمناک دامن سے

قبائی سرخ کیا ہی بی زیارت اسکی گویا
نگار کہا ہے اپنا خون آسشناک دامن سے

بنائی لیکی رضوان کیا عجب نو باوہ ہے خلد
اگر جہاری احد ہی خس و خاشاک دامن سے

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر یون ہین یہ دین
کہ ہوتی ہی جو زیب و زینت پوشاک دامن سے

نچہوڑون دل سنت یا الٰہی ظاہر و باطن
رہی یون اس قبا ے خاص کا ادراک دامن سے

۳۸۰ علائق نی فقیر اللہ رکہا ہند مین تجکو
جو یہ دامن نہو تو کیون نہو یہ بیباک دامن سے ۹

نہ خلوت اور نہ تنہائی بلا ہے
یہان تو جلوت آرائی بلا ہے

جہان سی صبر ہے انعامِ مولے
مدینی سی شکیبائی بلا ہے

خلافِ دینِ حق مین نیکنامی
یقینی مثلِ رسوائی بلا ہے

مطیعِ مصطفے ہے شیخِ آفاق
یہان جانی و مرزائی بلا ہے

یہ ہر دم یوسفِ سنت پر ای نفس
ترا عزم زلیخائی بلا ہے

جو ہین یہ قائلِ تثلیث ان پر
وہ اعجازِ مسیحائی بلا ہے

یہ کیونکر قدر دانِ دین ہو جائین
کہ ہر نادان کو دانائی بلا ہے

خدایا مہدیٔ موعود آجائین
بہت آفاق مین آئی بلا ہے

۳۸۱ فقیر آثارِ احمد پر فدا ہو
خیالِ رسم آبائی بلا ہے ۱۳

قلمِ مدح کی جب تک ہی روانی باقی
گویا کفار سی ہی حربِ سنانی باقی

ہی ضعیفی مین جوانی کی یہ ثانی باقی
یعنی ہی حرص کسیری مین جوانی باقی

خشکیٔ زہد مین تر دامنیٔ نفس نے ہائے — بحرِ عصیان مین پنہوڑا کہین پانی باقی
لکھ چکے تیرے سب اعمال فرشتے ای نفس — رہگیا تجکو بس اظہارِ زبانی باقی
لائی جب اُم کتاب اُم قری مین اُمی — نرہی کچھہ بہی کسی کی ہمہ دانی باقی
چہوڑ کر شہرِ محمد کو جو یہان آئی ہین — باقی اُن کی یہی فانی ہی تو فانی باقی
اب تو سُنّی ہین بہت تارکِ سنت جسطور — نہین رہتی یہ نمازی رمضانی باقی
کیون نہو مثلِ زلیخا دلِ عالم بیتاب — مدح محبوب ہی یہان یوسفِ ثانی باقی
دیدۂ ذرہ بطحا سی جو ہمچشم ہوا — اُس کو پھر کس سی رہی آنکھ لگانی باقی
اب کہان کبھی کی وہ صوتِ اذان جہلولات — رہگئی حالتِ آہی وفغانی باقی
باقیاتِ عملی کاش مری ساتھ رہین — غیر باقی نہو جب مونسِ جانی باقی
نظمِ عشقِ نبوی سی مری یارب تا حشر — رقتِ دل کی رہی فیضرسانی باقی

۳۸۲ | جان دی مدحِ نبی کہتی ہوئی تو نے فقیر — حشر تک کیون نرہی تیری کہانی باقی | ۱۱

حضور روضہ کو یا جان سی نسان خصت ہے — کہان دیدار کی ای دیدۂ حیران رخصت ہے
مدینہ مین یہ کہتی تہی کہ آج ارمان خصت ہے — ہوئی خصت تو یہ غل تھا کہ تن سی جان رخصت ہے
حقیقی اعتدال اب دردِ عشقِ مصطفےٰ ہی ہے — یہ درد آہی دوا ہے اُس سے ہر درمان رخصت ہے
اسیرِ حضرتِ یوسف کی تہی یون زیرِ لب خندان — کہ تا تو نی زلیخا کی سر زندان رخصت ہے
نکالا جائی جنت سے کوئی تا جی تو کیا گذری — کہان شہرِ رسول اللہ سی آسان رخصت ہے
وہان قبرِ ابیض کا سا رتبہ ہے تو افضل ہین — مدینہ مین عزیمت یکطرح ذی شان رخصت ہے
ہوا ہی کو شرا احمد کا جب سے تشنہ کا شوق — خضر سی ہی خیالِ چشمۂ حیوان رخصت ہے

غنا سی ہین جو تر دامن یہان بے دامن کعبہ
قیامت مین بہی انسی ہلکی دامان رخصت ہے

حضور روضہ میری گوش دل مین تہی ندا خاصل
ہماری قبر سے کیا تجکو اب شایان رخصت ہے

غبار روضہ انور سی کیونکر اذن حاصل ہو
کہ منہ دہو جائین آکر کو شرخوان رخصت ہے

۳۸۳ | فقیر مضطرب کو کاش ارشاد مدینہ ہو
کہ پہر جلینی کے آ ای کشتہ حرمان رخصت ہے | ۱۱

ہماری امراد سطی سی ہر اک طغیان رخصت ہے
ہماری کشتی سنت سے ہر طوفان رخصت ہے

اگر نسیان سے انس انسان سے نسیان رخصت ہے
تو پہر دنیا سی کس سان سی انسان رخصت ہے

غبار طیبہ ہی وہ ابر رحمت ساری عالم کو
کہ جس سے آبروی چشمہ حیوان رخصت ہے

چلو ای غنیا تم چل چکی جو یون سمجہتے ہو
ابھی ہی جان رخصت جو زر ہمیان رخصت ہے

یہان ہر آرزو ممکن سمجہکر ہم تو غافل ہین
کوئی دم مین یہ سیارا عالم امکان رخصت ہے

ہجوم شرک و بدعت ملتزم ہی جس کی ہر دل مین
تو اس سے پہر قبول صورت ایمان رخصت ہے

یہ نجم شرع وہ ہی رہنمای راہ علیین
کہ جسکی رجم سی سجین کو شیطان رخصت ہے

یہ قرآن کی منازل مین بتا رہی ہی شبانہ روز
کہ امت کو ورود منزل فاران رخصت ہے

دل محزون ہو کیون مکی مدینی سی کہی غافل
دل رحیل سی کب بصیر کنعان رخصت ہے

بشکل نزع جان تہی وہان ہے رخصت جنت مین
فرشتون کی ندا آئی کہ ہر مہمان رخصت ہے

۳۸۴ | یہ ہجو شرک و بدعت کا بیان نظم مجکو بہی
فقیر اللہ طفیل حضرت حسان رخصت ہی | ۹

یون دل مین وصل طیبہ نبی تنویر بڑہ گئی
گویا صلوۃ عید مین تکبیر بڑہ گئی

تحریر نعت مین جو دل از غمسی ہین
فکر رقاب سے مری تحریر بڑہ گئی

ہر ذرہ جسکا قصرِ زمینِ مغفرت ہے آج
کیا خاکِ طیبہ سی کہین اکسیر بڑہ گئی

کب عکسِ وجہِ ذرۂ روضہ ہوا نصیب
جس سی بیاضِ وجہِ طباشیر بڑہ گئی

دستِ دعائی وصلِ مدینہ دراز ہین
کیا دستِ غیب مین سے مرجا گیر بڑہ گئی

چل کر حرم مین سجدۂ سہوا بتو کرا دا
ای نفس یہان قعود کی تاخیر بڑہ گئی

ہمکو بڑہی مدینہ سی اصحابِ کہف سے
دارین مین سعادتِ قطمیر بڑہ گئی

ہی خطِ سبز عارضِ انور پہ یا کہ وہ
قرآن کی بیان کو تفسیر بڑہ گئی

۳۸۵ — تیری غزل کچہہ اور ہی عالم مین ای فقیر
یہان ہر غزل سی گو غزلِ میر بڑہ گئی — ۹

جب رحمتِ رحیم کی تصدیر بڑہ گئی
ہی ہی ہماری اور بہی تقصیر بڑہ گئی

ویران ہی دل جو فکرِ عمارت مین ای غنی
افسوس عمر گھٹ گئی تعمیر بڑہ گئی

اہلِ ہوا کو یاد نہین نفخِ صور حیف
کیا لذتِ صدائے مزامیر بڑہ گئی

اک وہ ہین مشتِ خاک مدینہ سے شاد ہین
اک وہ ہین جنکو حبِّ قناطیر بڑہ گئی

ہی رفعتِ قصور یہان پست فطرتے
جتنے قصور بڑہ گئے تقصیر بڑہ گئی

جاتی ہین میری نظم کو سنکر وہان بہت
کچہہ اب تو میری آہ کی تاثیر بڑہ گئی

وہ اک بقائے نفس یہ اسلام کی حیات
آبِ بقا سی آپ کے شمشیر بڑہ گئی

دونون جہان مین کون مسخّر نہین ہوا
عشقِ محمدی کی وہ تسخیر بڑہ گئی

۳۸۶ — عطرِ دماغِ گل ہی مری نظم ای فقیر
عالم مین میری عود کی تجمیر بڑہ گئی — ۱۳

یہ دل اشتیاق مین ہی ماہیٔ دریای بیتابی
لبِ کوثر ہو اور یہ تشنۂ فردای بیتابی

جو دنیا کی محبت مین ہین یہان رسوا بیتابی
بس اونکے علتِ غائیتہ ہی غوغائی بیتابی

محبِ آخرت جو ہین وہی بیتاب رہتی ہین
کہان دنیا کی یار ونکو کہین پارائی بیتابی

مبارک ہو وسیلہ رحمتِ فردوس کا اونکو
رسول اللہ کی جسمین ہے یہان جا ہی بیتابی

ہزارون گوشِ دلسی نام ہی جسکا ہی عنقا آج
وہ قافِ قلب مین مخفی ہی یہان عنقائی بیتابی

مطافِ کعبہ مین بکر غبار ای کاش رہ جائی
یہ میرا جسم ہی اس غم مین زیر پای بیتابی

وہ ارضِ ذاتِ نخل ایسی طپا شیرِ تپ دل ہی
کہ یان عرقِ عرق ہو جاتی ہی حمامی بیتابی

سکونِ رعشۂ سیماب کا آئینہ ہی گویا
وہ دیوارِ مدینہ قلب کو اقصای بیتابی

سنو یہ مسئلہ ای جمعِ عشاقِ رسول اللہ
کہ میرا ستر دل ہی مفتیِ فتوای بیتابی

جو وقفِ بیقراری ہین یہانکی ساز و سامانین
تو محض اونکو سیاہی دلکی ہی کالای بیتابی

نسیمِ اضطرابِ عشق ہی آفاق مین جس سی
وہ اپنا غنچۂ دل ہی بہار آرای بیتابی

مری اشعار مدحیہ سی دل بیتاب ہوتی ہین
مری اخبار بیتابی مین ہی انشای بیتابی

فقیر اپنی نئی کلک آبدار سے افغان انگیز عالم ہی
کہ مثلِ نی جہان ہی پر فغان ہی نای بیتابی

۳۸۶ ۱۱

کہین اک شبنمِ طیبہ سی ہوا مجای بیتابی
زمینِ دل مری یارب ہے پر عنبر ای بیتابی

بیابانِ اُحد کی یاد میدانِ قبا کا غم
مجھی کہتی ہین یہان آوازِ صحرای بیتابی

طوافِ روضۂ اقدس مین جبسے دیکھو شبانہ روز
مہ و خورشید سی آفاق مین افشای بیتابی

خیالِ وقتِ فرصت سے تہ و بالا ہی دل ہر دم
مدینی مین جو بیتابی تہی وہ بالای بیتابی

مدینی کا غبار آرامِ جان ہے دل طپیدون کو
وہ مثلِ ابرِ رحمت ہی عجب سقای بیتابی

کہان شوقِ سفر ہی سیم و زر کی بت پرستونکو
کہان مردونکو طاقتِ احیای بیتابی

جو دل بیتاب ہے اُس بحرِ رحمت کی جُدائی مین — کب اُس سے ماہئی بی آب ہی ہمتائی بیتابی
لقائی راحتِ دنیا بلائی جان نکیونکر ہو — یہان ہی جس فوادِ خاص مین لقائی بیتابی
سکون وصلِ رہبرِ خدا جو عشقِ احمد مین — نگاہِ دل ہی دیکھی چہرۂ زیبائی بیتابی
زیادت کا زیادہ اُنپر احسانِ الٰہی ہی — جو ذی احسان ہین یہان داخلِ حسنائی بیتابی

۳۸۸ | یہ ہمکو تاب رویت کی بشارت ہی فقیر اللہ | ۱۳
جو بیتابی فدائی دل ہی دل شیدائے بیتابی

محمد مصطفےٰ کی مہربانی — سراسر ہی خدا کی مہربانی
یہان تو ابتدائی شکر دشوار — وہان کس انتہا کی مہربانی
بنائی پاک ہین دہو کر نظر کاش — رہی ایسی لقا کی مہربانی
نصیب اپنی نہو کیون نیر ارین — کہ ہے خیر الورا کی مہربانی
لگا رقت سے دل عشقِ نبی مین — یہ اس ابرِ سخا کی مہربانی
غبارِ طیبہ سی ہی کشتِ دل سبز — یہ اُس آبِ بقا کی مہربانی
وہ گویا غمزۂ حورِ جنان تھا — مدینی کی ہوا کی مہربانی
خدا اور مصطفےٰ بھی مہربان ہین — رہی جسپر حیا کی مہربانی
یہ کاہ جسمِ اژدہائی حرم کو — جو ہوا اُس کہربا کی مہربانی
یہ عالم مین اثر ہی مصطفےٰ کا — جو ہی صدق و صفا کی مہربانی
بنائی قصرِ دوزخ قصرِ فردوس — شفیع مجتبیٰ کی مہربانی
ہی مرقد مین یارب ثانی اثنین — تری جود و عطا کی مہربانی

۳۸۹ | دعا مین ہی فقیر اللہ یارب | ۱۳
ہو سہر مدعا کی مہربانی

یہ نفس یا دلی الالباب کس خیال مین ہے
خدا کی یاد ہی کس حرف کس خیال مین ہے

مطیع جنبش ابرو مصطفےٰ جو نہین
اسیر مسجد و محراب کس خیال مین ہے

دکھادون اسکو مدینے کی دھوپ کا شکدم
جہان مین شب مہتاب کس خیال مین ہے

خلوص جزر مقرر ہی خلاف حزب رسول
جہان مین فرحت اصحاب کس خیال مین ہے

نہ گر پڑی کہین گردون گناہگارون پر
یہ خوف ہے کہ یہ دولاب کس خیال مین ہے

ہماری آبلہ پائی دکھادے اسکو غنی
تیرا حدیقۂ اعناب کس خیال مین ہے

سکون دل ہی وہ آئینہ جدار رسول
یہان یہ عدن سیماب کس خیال مین ہے

حیات دل نہین ممکن بغیر خاک حرم
یہان یہ ماہی بی آب کس خیال مین ہے

سراب راہ مدینہ تو دیکھی چل کی ذرا
وطن مین ہر دل سیراب کس خیال مین ہے

جو دو دشمع مدینہ ہی دلکش آفاق
وہ زلف حور کا قلاب کس خیال مین ہے

دکھادو یہ دُرِ الفاظ بحر شعر اسکو
جمال آب دُرِ ناب کس خیال مین ہے

غزل سرائی مدحت ہی کا سر مضمار
یہ کہدو ناخن مضراب کس خیال مین ہے

۳۹۰ | خیال خاطر محبوب چاہیئے ہر دم فقیر خاطر احباب کس خیال مین ہی | ۱۳

جدائی مین ہماری چشم تر لبریز رہتی ہی
ہمیشہ دامن آہ بے اثر لبریز رہتی ہے

یہان حب نبی یون نور دل ہی ظاہر و باطن
گہر مین جسطرح آب گہر لبریز رہتی ہے

طواف مرقد انور سے دیکھو مقبس ہوکر
ضیا سے پیکر شمس و قمر لبریز رہتی ہے

غبار شہر احمد سطح پہرتا ہی آنکھون مین
کہ گویا شیر مین شکر لبریز رہتی ہے

وہان نہر رگ جان و جگر کس بحر رحمت سے
مدینہ مین ادھر لبریز رہتی ہے ادھر لبریز رہتی ہے

لہ اہل بیت حزب بالاتر ہیں
حزب اللہ کا لفظ قرآن شریف مین
بھی آیا ہے ۱۲

کہان نام مدینہ سنکے دل کو ضبط کی طاقت	کچھہ ایسی آہ و زاری مشتہر لبریز رہتی ہے
ہجوم درہم و دینار مین ہین اغنیا ہر دم	یہ کیا انپر ہین نار مستقر لبریز رہتی ہے
جو ہر دم ہے یہ جام زندگی لبریز ہونی کو	تو نیند آنکہون مین پھر کیون تر لبریز رہتی ہے
جمال لیلی بیدائے طیبہ پھر دکھا یارب	کہ ظلمت سے یہان میری سحر لبریز رہتی ہے
اصول نخل طیبہ جو نہین کو نتر تلک نافذ	کہان سی ہر صراحی تمر لبریز رہتی ہے
رہیگی یاد جنت مین رسول اللہ کی مسجد	کہ یہان وہ راحت جن و بشر لبریز رہتی ہے
کتاب مدح سی وصل جہان ہے کا فذ ابری	تو رحمت او مین ہمشکل مطر لبریز رہتی ہے

باران کا

۳۹۱	فقیر اکسیر ہی نعت رسول اللہ میری پاس فقیری مین ہی میری کان زر لبریز رہتی ہے	۹

غزل مثلث ہندی بعشق رسول عربی علیہ صلوات من اللہ العلی

رسول اللہ کی جس دل مین ہر دم بیقراری ہی — قرار جنۃ الفردوس کی تدبیر ساری ہے

وہ دولتمند دین ہی جسپہ یہ انعام باری ہی

دیس نبی کی جا رہون اور دہول سے بہر ہون کبیر — راکھون دین آپنا سدا فقیری بھیس

دیار شاہ مین عزت گدا کی خاکساری ہی

جا کے من مین رچ رہی احمد جی کی پیت — دہن جن سے دکہہ مین رہے اور سکہہ ہو دا کی ریت

وہی عاشق ہی جو شامل ابی ذر غفاری ہی

سانچی وا کی بات ہے سانچا ہے وہ نبی — وا کی سندر بولن پر وا ئرون نا پنا جی

کلام مصطفےٰ بہی ہان کلام پاک باری ہی

دیکھون دیس رسول کا تو سدا بدا جاؤن بہول — جسکان مین ہر ہون وا کی دہول مین دہول

مری حق مین تو بیہوشی وہانکی ہوشیاری ہی

ہای مدینہ دور رہی تو چین کہان سی ہوئی — اِت پہلون کی پون ہی تنیا دی سے کہوئی

کہ مثلِ زلزلہ یہان جنبشِ بادِ بہاری ہی

بستر و یہ سجاے کے جو اترائے آج — نیہ نبی کے کانبلی اوڑھے اوت لاج

یہان ہر اہلِ زینت اس لباسِ دین سے عاری ہی

پوری ہو من کامنا اور نت ہوے دو ہی چین — یا رب نبی سمیت مین رہا کرون دن رین

مجھے اوس معبدِ مختار کی بی خوشیاری ہی

تج کر باٹ رسول کی جو کرتے ہین پاپ — سُن سُن میری بولیان اون آوت ہے تاب

فقیر اس ملک مین اک تو ہی تلمیذ بخاری ہی ۳۹۲ ۱۱

آنکھون مین اپنی پھرتی ہی شکلِ مدینہ کیا بھلی — شکرِ خدا ہزار بار امر خفی ہوا جلی

ہو کی وداع جان کو یہان تک کہ بیخبر کیون ہی یہ — جسم کی قید چھوڑ کر راہِ مدینہ کیون نہ لی (وداع ہو کر ۱۲)

عشقِ نبی سی سی مرا دل جو ہی اوسی مدینہ مین — بسترِ سنگ و خشت ہے غیرتِ فرشِ مخملی

بوسہ جو رتھا نصیب گویا مدینہ مین جو تھین — منہ سی لگین صراحیان جنکا ہی رنگ صندلی

نخلِ مدینہ کی ثمرات لگے ہزار شکر — شاخِ امیدِ دل مری خوب مدینہ مین پھلی

حسرتِ بوے گل اڑا ہوش و حواس میرے اوسپر — پائی گلِ مدینہ کی تجکو صبا جدھر گلی

گھستے ہی گھستے ہو گئی محو جالیون مین کبھی تو یہ — اسقدر آنکھ شوق نے آنکھ وہان نہ کیون ملی

مہرِ مدینہ سی مدام گرمیِ دل ہو مستفید — پھر تو یہ قلبِ پرگناہ عکسِ نبی سی ہو ولی

نالۂ دل مرا رسا کیونکی ہو برجِ سبز تک — ایسی دنی کو کس طرح سہل ہو تربۂ علی (بلند ۱۲)

ابتو ہزار دن غنیا چلتی نہین مدینے کو | پھر یہ کہین گے ہای ہای ہمکو قضا ہی لیچلی

۳۹۳ | ہوکے مدینے سے جدا دل سے وہ کیا نکل گیا | ۱۳
کہا کہون ای فقیر ہاے رہتی ہے مجکو بیکلی

بے مدینہ آہ و زاری رہگئی | کیا ہی دل کو بیقراری رہگئی
پھر وہ دل ہوگا جہان مین کسکا یار | ایک کے جس دل مین یاری رہگئی
اب کہان نظارۂ گوہر نصیب | ابتو باقی اشکباری رہگئی
اب کہان طیبہ مگر آنکھو نمین وہ | یاد صورت پیاری پیاری رہگئی
خاکساران مدینہ وہ ہوئے | اُس مین جنکی خاک ساری رہگئی
ہم چلے آئے مدینے سے تو کیا | جان گویا وہان ہماری رہگئی
کشتی نظارہ جائیگی جیون | چشم تر کی نہر جاری رہگئی
ہند سے بچکر جو ہم پھر آگئے | کانیگی پر ہیزگاری رہگئی
یا تو آتا تھا نظر شہر حبیب | یا وہے پھر انتظاری رہگئی
کسوت اپنی خاک طیبہ دیکھکر | اس تن عریان سے عاری رہگئی
حسرت دیدار صحرا اُحد | دلپہ میرے سل ہی بھاری رہگئی
کسقدر احسان مولی کی رہی | پر زبان بے حمد باری رہگئی

۲۹۴ | اہ دل وہان کے لیے بس ای فقیر | ۱۳
جان بیکس کی سواری رہگئی

شکل مدینہ آنکھ سے دل مین اُتر گئی | کیا چیز تھی کہ دونون کو بیتاب کر گئی
جب یہ نگاہ شوق در روضہ پر گئی | کیا دم کی دم مین کلفت راہ سفر گئی

گذری

گذری جو روزِ ہجر مدینے مین کیا کہون
گویا وہم وداعِ قیامت گذر گئی

عمرِ دراز کی جو تمنا تھی خلد مین
ایجان تو بھی کیون نہ مدینے مین مر گئی

اُن جالیون مین جھانک کے کہتی تھی چشمِ دل
مین کیا کہون کہ میری کہان تک نظر گئی

جب یہ خبر ہوئی کہ مدینہ قریب ہے
کب میری دل تلک مجھی اپنی خبر گئی

خوف و رجا کی ہین وہی آثار شکر ہی
گو عمر بھر یہ آہ مری بے اثر گئی

مجنون کی شکل پھر دلِ مفتون ہی بیقرار
لیلیٰ جمالِ لیلِ مدینہ کدھر گئی

رہتا تھا کحلِ بصیرت یہ بہ بجائے
خاکِ مدینہ جب مری آنکھون مین بھر گئی

تھا دل کو صبحِ وصلِ مدینہ مین کیا مزا
قربان جسپہ لذتِ خوابِ سحر گئی

ہر گل سی اُسکی تھا رخِ گل کا چراغ گل
ہر رات شمعِ روضہ عجب گل کتر گئی

وہان ہر طرف جدارِ مقدس پہ ہی غلاف
یا ہر نگاہِ شوقِ زیارت بکھر گئی

چل ابتو رہ گذر مین محمد کے دن گذار
یہان ای فقیر عمر بہت سی گذر گئی

۳۹۵ | ۱۷

یہ آنکھ مین مدینے کی کہین تصویر پھرتی ہی
جو پتلی آنکھ کی ہر لحظ بی تاخیر پھرتی ہے

بیان آبِ مدینہ کی حلاوت کا ہو کیا مجھسی
کہ لذت کوہ دلمین مثلِ جوئے شیر پھرتی ہے

کہان وہ جنبۂ خضر اکہان یہ اک دیوان دل کا
عبث برجِ فلک مین آہ بی تاثیر پھرتی ہے

مدینے کی ہوا خوشبو سی یون جلپتی ہی اتر اکر
کہ گویا نازسی اک حورِ باتوقیر پھرتی ہے

مہوس چل مدینے مین زرِ خالص بنا دل کو
بجائے خاک وہان اُڑتی ہوئی اکسیر پھرتی ہے

سفیدی پھرتی ہی تعمیر پر ہر جا دیکھو تو
سفید مین مری آنکھونکی وہ تعمیر پھرتی ہے

مدینے مین جو ہوئی کویہ روحِ ضعیف اپنی
زلیخا مصر کے گلیون مین گویا پیر پھرتی ہے

مدینہ غافلوں کو بھی جتا دیتا ہے ہر انجام
وہاں گویا تلاشِ خواہشِ تسخیر پھرتی ہے

مدار اپنی قیام دل کا ہی وہ دورِ سبز
ہماری استقامت جانبِ تدویر پھرتی ہے

نگاہیں جالیوں میں یوں چلے جاتیں ہیں پھر پھر کر
کہ گویا انکو ہر دم ڈھونڈتی تسخیر پھرتی ہے

مدینے کا سفر پھر بھی مقدر ہی کبھی یارب
مجھے تو ہند میں ہر سو لیے تقدیر پھرتی ہے

ملا اوس خاک میں اک ذرہ یا اللہ میری خاک
کہ جسکے جست و جو میں خاطرِ دلگیر پھرتی ہے

نگاہِ محوِ نظّارہ پھری کیونکر مدینے سے
یہ کہہ سکتا ہی کوئی گردنِ تصویر پھرتی ہے

قصور اپنا ہی تھا عینِ شباکِ خاص سے دوری
نگاہِ رحمتِ حق کس سے بے تقصیر پھرتی ہے

کماندارِ نبوت سے نکیون ہو کفرِ دنیا غرق
کہ مثلِ بحر وہاں آبِ سنانِ تیر پھرتی ہے

رواں ہی ہند میں مدحِ محمد میں قلم میرا
تو گویا گردنِ کفار پر شمشیر پھرتی ہے

بہت فکِ رقابِ لکو قیدِ شرک و بدعت سی
فقیر اپنو مجالس میں مرے تحریر پھرتی ہے

۳۹۶ — دیوان مدح ۱۲ — ۱۱۳

تری احسان خدایا میرا جی جانتا ہے
جو مدینے میں دکھایا میرا جی جانتا ہے

یہاں سنسی میں بھی لذت نہیں مجکو کہ وہاں
جو مزارنے میں آیا میرا جی جانتا ہے

سایۂ روضہ لاتپ زدۂ ہجر کو وہاں
کیا ہی ٹھنڈا ہی وہ سایا میرا جی جانتا ہے

دل ہی جانے نی وہاں آنکھونمیں بس جہمیں لیا
جس اشارے سے بلایا میرا جی جانتا ہے

جالیون نے ۱۲
مین نہ تا تھا یہاں اتنا غمی سے ہی کبھی
وہاں خوشی نی جو رلایا میرا جی جانتا ہے

آپ خرمای مدینہ کی جدائی مین یہان
زہرِ غم مینی جو کھایا میرا جی جانتا ہے

جوشِ حیرت نے تو گویا کہ مدینے مجکو
ید کہا یا نہ سنایا میرا جی جانتا ہے

اول سنایا ہی سنایا و زبان مین پر نور
لذتِ مدحِ ثنا یا میرا جی جانتا ہے

دیوان مدح ۱۲

ضبط

ضبطِ گریہ کی مجھی اب کہیں طاقت نہ رہے
کب تلک میں چھپایا میرا جی جانتا ہے

چشمِ حیران ہے بے جنبشِ مژگانِ ہر دم
وہاں جو آنکھوں میں سمایا میرا جی جانتا ہے

وہاں جو دیکھا ہی کبھی ہو نہ سکا کچھ ملفوظ
وہ زبان تک نہیں آیا میرا جی جانتا ہے

کیا کہوں میں دمِ رخصت جو وہاں تھی حالت
جو معلّم نے پڑھایا میرا جی جانتا ہے

۱۳ | ای فقیر اوس درِ محبوب سے اوٹھکر کیٹی دلپہ جو صدمہ اوٹھایا میرا جی جانتا ہے | ۳۹۷

حق نے دیکھا عنایتون سے مجھے
کیا مقرون ہدایتون سے مجھے

یاد آتی ہے صورتِ محبوب
شکل قرآن سی آیتون سے مجھے

ایکدم یہان روا نہین غفلت
مصطفےٰ کی روایتون سے مجھے

دل مین حبِّ رسول یا کافی
مکتفے ہو کفایتون سے مجھے

یا خدا رکھ حریم سے محفوظ
وہان نبی کی حمایتون سے مجھے

منتہائے بقیع مین ہو فراغ
شکر یک دیدنے کیا فارغ
کہیے راعی صفت خدا نزدیک
آنکھ کہتے ہے کیا کہون جو کہا
کچھ ہو ذکرِ مدینہ ہو یا رو
سینہ مین کافرون کے کافی ہے
اب کہان جو درِ رسول پہ تھا
قربِ بین کی درایتون سے مجھے

۹ | بحق سب ولایتون سی مجھی | ۳۹۸ | ای فقیر آگیا مدینہ پسند

کعبے کو ایسے قاصرِ ہمت تو جا چکے
فرعون کی سی قصر یہان جو بنا چکے

اس قعرِ ہند مین جو مدینی سی آ چکے
بامِ بقا سے نفس کو اپنی گرا چکے

حاضر ہی نقدِ جان مگر آتی ہی مجکو شرم
مدفن بقیع مین کہین اس مول کیا چکے

بی حُبِّ کعبہ و درِ محبوب اغنیا
تکلیفِ حبِ مال سے آرام پا چکے

یہان جنکی دلمین مثلِ مدینہ ہی جاے دین
دل کو مدینی سی وہ مقرر لگا چکے

دنیا سے آخر تیکے مزے یہ گئے وہی
جو رنج و دردِ سنتِ احمد اُٹھا چکے

جن عاشقون کی موت مدینی مین آ گئی
گویا وہ زندہ ہو گئی جنت مین جا چکے

اکدن ہماری جان ہوا ہو اُدھر تو پھر
جھگڑا ہی منتون کا تری ای صبا چکے

کیسے گنہگار رہین وہ لوگ ای فقیر
جو اس سفر کو تہمتِ حرمت لگا چکے

۳۹۹ | ۹

جو نفس کو مدینی کا پانی پلا چکے
وہ اپنی تشنہ کامی محشر بجھا چکے

کیونکر مدینہ دیکھکے آرام آ چکے
کب چشم و دل مین حسنِ مدینہ سما چکے

خاکِ مدینہ دونون جہانمین ہی آبرو
ای غنیا یہان تو بہت خاک اُڑا چکے

اُن جالیونمین آپ کے معشوق ہین اسیر
زلفونمین جنکی دل کو ہزارون پھنسا چکے

کیا اُن کو آفتابِ قیامت کا داغ غم
جو دل کو داغِ عشقِ نبی سی جلا چکے

مجروحِ تیغِ جادۂ راہِ مدینہ ہین
تیغِ نگہ سی جنکی بہت زخم کھا چکے

طفلانِ اشک کیون نہ ہین اُسکی غم سے
جس طفلِ دل کو غول جدائی ڈرا چکے

ہو کاش پھر مدینہ مین یہ عرضِ ناتوان
کیا آپ ایکبار ہی مجکو بلا چکے

تو پھر بھی ہند مین نظر آتا ہی ای فقیر

۴۰۰ تجکو تو ہم مدینی کا رستا دکھا چکے ۹

وہ خبر دل کو محمد کے خبر دیتی ہے
بے خبر غیرون کی اخبار سی کر دیتی ہے

سایۂ حسن قدم حسن محمد ہی تو صاف
حسن باقی کا پتا شکل بشر دیتی ہے

دہان ان آنکھونمین جو بید ارروضہ تہی لیذ
وہ مزا شیر مین کاہیکو شکر دیتی ہے

کیا مدینی کی صراحی ہی وہ فردوس کے حور
ساغر قلب کو لذت جو بھر دیتی ہے

کیا کہون مرقد احمد کی تجلی کیا کچھہ
جلوۂ قربت حق نذر نظر دیتی ہے

بحر رحمت ہے نہان روضہ مین امیر دم چشم
جسمین غوطہ تہین وہ آب گہر دیتی ہے

بوسۂ حور مین یا میوۂ فردوس مین ہو
جو مزا دل کو مدینی کی تمر دیتی ہے

بی اثر کیون نہو ہم عاصیون کی آہ بلند
سرد کی شاخ یہان کسکو ثمر دیتی ہے

۴۰۱ راہ جنت نظر آتی ہی مدینی مین فقیر
خاک اُس شہر کے وہ کحل بصر دیتی ہے ۱۵

کہان سے چین یہان ہو دل تپان کیلئے
کہ تھا سکون مدینہ سکون جان کیلئے

مزا ہی مدح محمد کا جس زبان کیلئے
جہانمین اُسنی مزی میوۂ جنان کیلئے

فدائی راہ مدینہ ہونگین جو مرجائون
تو قبر میری ہو اُس راہ مین نشان کیلئے

رہیگا وسعت جنت مین بہی مدینہ یاد
الٰہی اُسکا بہی نقشہ ہو ہر مکان کیلئے

بیان لذت آب مدینہ کیونکر ہو
کہ چاہیین لب کوثر مری بیان کیلئے

شفا ہے گوشۂ طیبہ مین جلوۂ مرقد
مریض گوشۂ چشم و رخ بتان کیلئے

لب رسول خدا کی حدیث سے ہمکو
ملا ہے آب بقا عمر جاودان کیلئے

حضور مرقد جان جہانمین کاش مین اپنا
نقاب جسم نہو تا حجاب جان کیلئے

زبان کو وہان یہ تمنا رہی کہ بن جائیون زبان وہانِ صراحی بی زبان کے لیے
ہمین مدینہ مین تھا جس نے یکا گریہ چشم کسی نی کب یہ مزی خونِ دما نکے لیے
شفائی روح فلاطون جذامِ کفر سے ہو جو آکے خاک مدینہ وہ استحان کے لیے
بنونگا شیر بیابانِ عشق اگر کہلجائے وہانِ کلب یہان میرے استخوان کے لیے
عزیز و لیلوان آنکھون کو لحظہ لحظہ بھر یہی مدینہ سی لایا ہون ارمغان کے لیئے
مقامِ امنِ رسولِ خدا کا شہر ہے بس وہی ٹھکانا ہے ایمان کو امان کے لیے

سوا درود کی کیا ای فقیر بے توقیر
اور یہ ہو سکی اوس شاہِ دو جہان کے لیے
۴۰۲ ۱۵

دل ہی یون معمورۂ شوق اوس پاک عمر ان کے لیے جیسے کوئی مرتی دم عمرِ فراوان کے لیے
آبِ حیوان ہے حدیثِ احمد انسان کے لیئے مضطرب حیوان صفت ہین آبِ حیوان کے لیے
کیا دلِ انسان ہو یہان مسدودِ عرفان کے لیے ساغرِ عمرِ رواں ہے طاقِ نسیان کے لیے
خارِ صحرائے مدینہ سی رفو ہو جا ہین وہ جنکے دل پر زخم ہین مژگانِ جانان کے لیے
ہین وہ مہوش آپ محوِ گوشۂ چشمِ شباک اک جہان مفتون ہے جنکے چشمِ فتان کے لیے
دل مین عشقِ مصطفےٰ تن پر لباسِ اتباع چاہیی ہمکو یہی سیدھا پہناں کے لیے
وہان ترازو مین ہے امرِ سہل سنت بہی ثقیل یہ سبک ہاری ہی کافی ثقلِ میزان کے لیے
گوشۂ شہرِ نبی پائی اگر عاشق مزاج کب ہو سید اگوشۂ چشمِ حسینان کے لیے
کس سے کی تہی مدینی کی ضیافت کیا کہون پیش تھا خوانِ شفاعت خواہ مہمان کے لیے
اون جبین پاک پر نظر عرق کی وقتِ وحی رشکِ آیاتِ طلا ہین روئے قرآن کے لیے
اونکو ملجا کہین دو دِ مدینہ منتشر جو پریشان ہین کسے زلفِ پریشان کے لیے

انوا

اونکو لیجائی کوئی چاہ نبی پر جو یہان	ہین غریق معصیت چاہ زنخدان کیلیے
کون دکھلائی زنان مصر کو مصر عرب	ہوگئین بیہوش جو اوس اہکمنان کیلیے
یا خدا جاکر وہان آنی کی پہر طاقت نہو	چاہیئی درماندگی وہان میری درمان کیلیے

۴۰۳	سر بسر ذکر مدینہ طیبہ ہے اسے فقیر چاہیین اوراق طوبی میرے دیوان کیلیے	۹

شرف کون و مکان ذات رسول عربی	افتخار دو جہان ذات رسول عربی
کیا ہی گنجینۂ اسرار ہے سبحان اللہ	ہی جو ہر رخ مین نہان ذات رسول عربی
جرم افلاک سے بہتر ہے وہ ارض پر نور	ہی جہان جلوہ کنان ذات رسول عربی
عین اعیان دو عالم ہوئی روشن جسدم	ہوئی کی مین عیان ذات رسول عربی
نار بہی نور جنان ہوئے جو ڈالے اوسمین	نظر نور فشان ذات رسول عربی
ذکر سی اوسکی ہر اک جانمین جان آتی ہے	جان عالم کی ہی جان ذات رسول عربی
کیون نہو شکل محمد کا نمونہ قرآن	جسکو فرمائی بیان ذات رسول عربی
کسطرح امت عاصی کو عذاب ہی کہ ہی	باعث امن و امان ذات رسول عربی

۴۰۴	وصف احمد ہو بیان ترک ادب ہے یہ فقیر تو کہان اور کہان ذات رسول عربی	۹

ای میری رب مدینۂ انور دکہا مجھے	وہ پر طرب مدینۂ انور دکہا مجھے
بیدار دونون آنکھون سے خوابیدہ خوابمین	یون روز و شب مدینۂ انور دکہا مجھے
میری دعا قبول نہین ہے تو یا خدا	تو ہی طلب مدینۂ انور دکہا مجھے
کہتی ہی چشم زار کہ ایدل وضو کے ساتہہ	چل باادب مدینۂ انور دکہا مجھے

اللہ مجکو کعبۂ اطہر پہ کر نثار | پھر اُس سبب مدینۂ انور دکھا مجھے
عشاقِ تشنہ کام کو رِیّان ہین اُسکی باب | ہون تشنہ لب مدینۂ انور دکھا مجھے
یارب دکھا دیا تھا وہ جب جس طرح کبھی | جلدی پھر اب مدینۂ انور دکھا مجھے
حق سی زیادہ مال کا سائل تو ہی غنی | کہتا ہے کب مدینۂ انور دکھا مجھے

فکرِ معاش و رنجِ عیال اے فقیر تو
بس چھوڑ سب مدینۂ انور دکھا مجھے ۲۱

رسول اللہ کی توصیف کب مقدورِ انسان ہے | کہ جس موصوف کے وصّاف ذاتِ پاک رحمان ہے
کہان ظرفِ سخن اپنا فقیر اور تنگنائی فکر | سمائی جس مین نعتِ مصطفےٰ جو تنگِ عمّان ہے
صحیفے شیث کی اوصافِ احمدی مین ہین | صحف مین دیکھکر ادریس اخلاق اُنکی نازان ہے
ہوئی جو جو صحیفے حق سی ابراہیم پر نازل | رسول اللہ کی نعت اُن مین گویا جسم مین جان ہے
نہین کچھ تورِیہ تورت مین ظاہر ہی موسیٰ پر | نزول اس امر کا الواح مین مانند قرآن ہے
روایت اسکی عبداللہ ابن عمرو کرتے ہین | کہ وصفِ مصطفےٰ تورت مین ہمشکلِ فرقان ہے
کہ تو مرسل ہی شاہد ہی مبشر ہی نذیر خلق | محمد حرزِ اُمّی مین تو ہی یہ بیان و ہان ہے
میرا بندہ ہی تو میرا رسول اور مینی تیرا نام | کیا اہلِ توکل جو توکل کا رِ پاکان ہے
نہین وہ زشت خو صہلا نہین وہ سخت دل ہرگز | نہین بازار مین وہ غل مچانا گو نکہ عصیان ہے
بدی کو وہ بدی سی دفع کرتا ہی نہین ہرگز | خطا کو عفو کرتا ہی وہ اور خوانِ عفران ہے
نہوئیگا وہ قبوض اس جہان سے یہ نہو جبتک | کہ دیکھو ہر طرف ہر ملت کجرو مسلمان ہے
بہت اُسکی سبب کہلجائینگے آنکھین جو اندھی ہین | بہت سے گوش کر سماع ہونگے اُسکے یہ شان ہے
بہت سے دل غلافِ کفر مین جو حق سی غافل ہین | مشرف ہونگے ایمان سی وہ سپر ایمان ہے

زبور

زبورِ حضرتِ داؤد ہی مداحِ احمد کے — وہ ممدوحِ خدائے پاک ہے ممدوحِ خاصاں ہے
بیانِ انجیلِ عیسیٰ امین ہی تبجیلِ محمد کا — بشیر ایتانِ احمد کا وہ روحُ اللہ خود یہاں ہے
وہ ختمُ المرسلین ہیں رحمۃٌ للعالمین ہیں وہ — وہ اخلاقِ عظیم اُن کے ہیں قرآں اُنپہ برہاں ہے
سراپا ہیں وہ جیسے ظاہر و باطن ہیں خیرِ خلق — مری تصدیق کیا شی ہی مصدّقِ اُسکا قرآں ہے
غلط ہی نعت ہیں دعوی ترا ای نفسِ امارہ — غضب ہے جو خدا کے کام کا انسان خواہاں ہے
رسولُ اللہ کے اوصاف ہیں وہ بحرِ بے پایاں — کہ جو کچھ ہو بیاں خاشاکِ دریائے فراواں ہے
خطا ہی طاقتِ انساں کو دعوی مدحِ احمد کا — کہ اس تقصیر پر چو دطوقِ گردن طوقِ انساں ہے

فقیر اس سی کلام نفس فانی کو کہاں نسبت
کلامِ نفسیِ اقدس محمد کا ثنا خواں ہے

۲۹ ذکرِ اسمائے مقدسہ مدینہ منورہ طیبہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما ۴۰۶

مدینہ کثرتِ اسمائی آنی سی مسماہے — یہ تشریفِ مسیحی کی دلالت جلوہ آرا ہے
مدینہ اثرب دیثرب ہے ارض اللہ ہے بی شک — کہ قرآں اسکا ناطق ہی یہ قولِ حق تعالے ہے
مدینہ طیبہ موسوم ہے اکالۃ البلدان — وہ یعنی غالب ہر مصر ہر اعلی وادنے ہے
مدینہ طیبہ موسوم ہے بالدار والایمان — اور اُسکا بارہ بھی نام با تشدید آیا ہے
تو کیا معنی کہ اُسکا بر و احسان و عمومِ فیض — ہمیشہ اہل پر زوار پر اُس کی مہیا ہے
اور اُسکا نام بجرہ ہے بجیرہ ہی بجیرہ ہے — وہ یعنی بحرِ رحمت ہے اور اس وسعت میں یکتا ہے
مدینہ وہ بلد ہی جسکی کھاتا ہی قسم مولیٰ — وہ خود بیتِ رسول اللہ ہی بھی ان مسماہے
مدینہ طیبہ ہی جابرہ جبار و جبارہ — وہ یعنی جبرِ نقصانِ دو عالم کو مہیا ہے

۱ الیمن الشرف المعروف
۲ ذو الذین ذو الدار والایمان ۱۲
۳ کذا فی الاصل بیک بیک ۱۲

جزیرہ ہی عرب کا وہ جسیبہ اوسکو کہتے ہین — حرم بہی ہان حدیثِ مصطفےٰ مین نام اوسکا ہی
مدینہ طیبہ موسوم باخیرہ بہی ہے ماثور — کثیر الخیر یعنے شہرِ خیرِ خلقِ مولی ہی
مدینہ دار ہی ابرار کا اخیار کا بے شک — مدینہ دارِ ایمان دارِ سنت خود سراپا ہی
وہ ہی دار السلام اور اوسکو دار الفتح کہتے ہین — وہ ذات النخل ہے اور شافیہ بہی اوسکو لکہا ہی
تو کیا معنے کہ نخلستان وہ ارض اللہ ہی بیشک — شفا اوس شافیہ کے خاک مین بس احسن افزا ہی
مدینہ طابہ ہی طاب ہے طیبہ طیبہ ہے وہ — وہ یعنے طیب و طاہر ہی اور پاکیزہ تر جا ہی
مدینہ عاصمہ ہی یعنی عصمت ہر مہاجر کی — مدینہ فاضحہ ہی یعنی بد دین اوس مین سوا ہی
مدینہ قاصمہ ہی یعنی ہر جبار و ظالم کو — سکونت سے وہانکی توڑ کر ٹکڑی اوڑاتا ہی
مدینہ قبتہ الاسلام ہے اور قریۃ الانصار — مدینہ قریۂ خاص رسول اللہ اعلی ہی
مدینہ قلبِ ایمان ہی مدینہ مومنہ بہی ہے — جہانسے منتشر ایمان و دینِ اہلِ دنیا ہی
مبارک ہے محبہ ہی وہ ہے محبوبۂ احمد — وہ محبور ہے یعنے وہان سرورِ قلب پیدا ہی
وہ محروسہ ہے محفوفہ ہی یعنے حق تعالےٰ نے — فرشتونکی حفاظت مین ہمیشہ اوسکو رکہا ہی
وہ محفوظہ ہی ہر طاعون سے دجال سے یعنی — وہ مختارہ ہی یعنی احمدِ مختار کی جا ہی
وہ مرحومہ ہی اوسمین رحمتین ہین دمبدم نازل — وہ مرزوقہ ہی یعنی رزق وہان سبکو مہیا ہی
مدینی کا علم ہی مسجدِ اقصیٰ بہی اے ہمدم — نہو کیونکر کہ مسجد گاہ خیر الانبیا کا ہی
مدینہ طیبہ کا نام مسکینہ بہی ہے منقول — کہ بی کنز و خزائن خود وہ کنزِ خیرِ عمتا ہی
وہ مسکینہ ہے ہان مسکن مساکینِ صحابہ کا — قیامت تک وطن اہلِ خشوع و مسکنت کا ہی
مدینہ مضجع خیر الوری ہی وہ مقدس جا ہی — تراب اوسکی فراشِ مصطفےٰ ذی شانِ والا ہی
مہاجر ہی رسول اللہ کا وہ بلدۂ طیب — قیامت تک منور مرقدِ انور سے وہ جا ہی

مدینہ ناجیہ ہے ہر بلا سے کرب سے غم سے		نیکو نکر ہو کہ مسکن رحمۃ للعالمین کا ہے
۴۰۷	فقیر اللہ سہی ہو یا غنی ناجی دو عالم مین مدینہ طیبہ ہو اوسکا مدفن یہ تمنا ہے	۹
یا رب مدینی سی بدل اب یہ دیار دی		دل مین اوسی اوتار یہ دلسی اُتار دے
ہو جائی کحل چشم زحل ہان مرا غبار		مٹی مجھے جو شہر نبی کا غبار دے
امید ہی عذاب ہے ہو جائے سد راہ		کوہ اُحد جو اک مجھے سنگ مزار دے
ای نفس کچھہ بہی فکر ہے تجکو جواب کا		جس دن جواب زندگی مستعار دے
یاد آئیگا حصیر مدینہ بہشت مین		شوق اپنا جسکو شہر نبی یادگار دے
کیون غیرت اسکی گاوزمیندار کو نہو	زیر ہفت زمین ۱۲	یون ثور پر نبی کو مکان جبہ غار دے
پر نور مدح وہے یہ دیوان کہ ہے بجا	جبل ۱۲ ثور ۱۲	اپنی ورق پہ مہر جو آج اشتہار دے
روز اجل بشکل مظفر حسین کاش		وہان پیش روضہ جان حزین جانثار دے
۴۰۸	نوبت اخیر آئی مدینی کو چل فقیر جو عمر رہگئی وہین رہکر گزار دے	۹

غزل در توحید و عشق رب مجید جل جلالہ و عم نوالہ

جسد لمین یہان امن سی ہیبت نہین ملتی		کچھہ بارگہ خاص کی قربت نہین ملتی
خود ارض و سماؤ در و دیوار مین مشتاق		مشتاق تو نکو اوسکی کہین طلعت نہین ملتی
گو پہر چکی ہر جائی پر ای عاشق دیدار		دلکی سی کہین جا بی زیارت نہین ملتی
جو عالم دل مہر محبت سے ہے پر نور		وہان شمس و قمر کو کبہی شہرت نہین ملتی

مقدور نہین حضرتِ رضوان سے مقرون		مقدور ہی جبتک وہی قدرت نہین ملتی
الفت مین ترے تن کو نہین جان سے الفت		ہان الفتِ حق سی کوئی الفت نہین ملتی
دل جوہرِ فرد اپنا غمِ فرد مین ہو کاش		خوبی کوئی بے خوبیٔ قسمت نہین ملتی
ہر شغل مین آجاتی ہی پر ای غمِ ہجران		کیا موت کو یہان ہجر مین فرصت نہین ملتی

۴۰۹	کب طالبِ جنت ہے فقیر اُسکا طلبگار یہان عاشقیٔ خاص مین شرکت نہین ملتی	۱۱

افسوس مدینی کی اقامت نہین ملتی		ہان سچ ہی خطاکار کو جنت نہین ملتی
کب بیخودیٔ ہیبت و حیرت نہین ملتی		کب ہان کی حضور مین یہ غیبت نہین ملتی
اکدم بھی ملی جسکو وہ تسکین مدینہ		سینہ مین پھر اُس دل کو سکونت نہین ملتی
آرائشِ دل جونگہِ شوق نی کی وہان		مشاطۂ دنیا کو یہ صنعت نہین ملتی
کیا اذنِ اقامت ہو یہان جسم مین جانکو		جبتک وہ اذانِ دہ اقامت نہین ملتی
جو محو ہین یہان شوکتِ دنیا مین ازل مین		بے ذلتِ طاعت کہین عزت نہین ملتی
جو حکمِ محمد کی ہین محکوم کب اُن کو		افواجِ ملائک پہ حکومت نہین ملتی
آہ غمِ محبوب ہے یہان راحتِ ارواح		کب تلخیٔ افغان سے حلاوت نہین ملتی
ای کاش جو مل جای جواب ایک تو بس ہے		تسلیم کی گو غایتِ مدت نہین ملتی
ای منعمِ غافل تری یہ بندگیٔ نفس		کیا حج و زیارت کو بھی رخصت نہین ملتی

۴۱۰	جو خاک نشین ہے غمِ سنت مین فقیر آج کس بیمزگی سے اُسے لذت نہین ملتی	۱۹

مدح سنت خیر کائنات علیہ الصلوات و ذم بدعات اہل سیات

بدعت کو کہین عزتِ سنت نہین ملتی — ہرگز تبتّے کو نبوّت نہین ملتی
اکملت لکم دینکم ارشادِ الٰہی — ہی پر تمہین توفیقِ اطاعت نہین ملتی
ای اہل بدعت ۱۲
اکمالِ خداوند بھی کافی نہوا حیف — بی بدعت و احداث جو راحت نہین ملتی
سنت کا عمل کوئی بہی باقی نرہا ہت — کیا کیجی کوئی شغل کی صورت نہین ملتی
ایجاد کیا محفلِ میلاد کو ناچار — گو اسکی کہین شرع سی رخصت نہین ملتی
گو بدعت و اشراک کی وہ بھیڑ ہی اسمین — وہان راہ کہین بہر شریعت نہین ملتی
گو فرض نمازین بہی قضا ہوئین تو کیا ہی — اور یہ تو بلا سی کہ جماعت نہین ملتی
ہین مقتدیٔ بدعت و کفران ہزارون — کس کس کی وہان الگوا مت نہین ملتی
گو معرفتِ حق سی یہان کچہہ نہین نسبت — گو کچہہ سند اہلِ طریقت نہین ملتی
گو وسوسۂ سرکشِ شیطان یہ عمل ہے — گو اسکی حقیقت سے حقیقت نہین ملتی
گو اسکی صداقت نہین منقول کہین سے — گو اسکی بجز کذب روایت نہین ملتی
گو اہلِ حق اسکو تو سبہی کہتی ہین مذموم — پر نفس کی اصرار سے مہلت نہین ملتی
ہر سنتِ مرضیہ کو کر دیتی ہین رخصت — جب تک کہ یہ بدعت کے عزیمت نہین ملتی
ایمان بہی جائی تو بلا سی مگر ائی نفس — بی بزمِ نجات اب کسے صورت نہین ملتی
مولود ۱۲
دنیا مین ملی خلد کی منزل یہی محفل — جنت تو ابہی قبلِ قیامت نہین ملتی
گویا یہ سمجہتی ہین وہان قعرِ جہنّم — دنیا مین جہان نفس کو فرصت نہین ملتی
کب شانِ عنایاتِ الٰہی ہی عزیزو یک — جبتک کہ یہان شانِ اطاعت نہین ملتی
اُس رحمتِ مہداۃ کی طاعت نہو جبتک — کونین مین رحمان کی رحمت نہین ملتی

ہی نشترِ سنت تو فقیر آج بہت تیز

۴۱۱ | پر اہلِ ہوا کی رگِ عبرت نہیں ملتی | ۹

زتن جانم روان بودی چہ بودے | مدینہ جسم جان بودی چہ بودے
مصلائے نشانِ مسجدِ خاص | بچشم کہکشان بودی چہ بودے
زحالِ دل حضورِ مرقدِ پاک | زبانم ترجمان بودی چہ بودے
غنی در نارِ ہند از عشقِ طیبہ | خریدارِ جنان بودی چہ بودے
بکشفِ ذوقِ اسرارِ زیارت | نصیبِ ان بان بودی چہ بودے
دلِ من با جمیلِ ظن بدے | زنفسم بدگمان بودی چہ بودے
نصیبم با شہیدانِ احد کاش | حیاتِ جاودان بودی چہ بودے
زمینِ شعرِ مدحِ مصطفےٰ را | قبولش آسمان بودی چہ بودے

۴۱۲ | گدائے بابِ سلطانِ مدینہ قفیرِ مدح خوان بودی چہ بودے | ۱۵

جو سرمہ دہ غبارِ آستان معلوم ہوتا ہے | علاجِ چشمِ دل ایسا کہاں معلوم ہوتا ہے
مدینہ ہمکو وہ رشکِ جنان معلوم ہوتا ہے | کہ گلزارِ ارم برگِ خزان معلوم ہوتا ہے
وہ شانِ مسجدِ محبوب ہے صدغیرتِ افلاک | کہ جسکا ہر مصلےٰ کہکشان معلوم ہوتا ہے
اشارہ ابرِ دے احمد کا میدانِ قیامت مین | کلیدِ فضلِ جنت ہمکو ہان معلوم ہوتا ہے
اگر اشکِ ندامت باعثِ رحمت ہوا ہمکو | تو ترِ دامن یہ ابرِ آسمان معلوم ہوتا ہے
عجب ہے رحمۃٌ للعالمین کی وسعتِ رحمت | کہ وہان سیم اینجا طالبانہا جہان معلوم ہوتا ہے
رسا وصفِ علوِ مصطفےٰ تک کیا ہو فکر اپنا | سو لاکھ سو دن ۱۲ پر جبریل جس سے ناتوان معلوم ہوتا ہے
جو عالم عقبےٰ ہے حظِ عالم عقبےٰ | نصیبِ عالمِ دنیا کہاں معلوم ہوتا ہے

امانِ دو جہان سمجھا وطن سے آ غنیا افسوس
امان دارِ غضب یہ الامان معلوم ہوتا ہے

قعودِ مسجدِ احمد میسر ہو تو پھر دیکھو
مقابل میں سبک کوہِ گران معلوم ہوتا ہے

چھپی خورشید ذرّی میں اگر تابان ہو نورا سکا
یہ گو تاریک سجدیکا نشان معلوم ہوتا ہے

وہ بحرِ شور کی یاد آگئی شیرینیٔ انجام
کہ پھر یہ سینہ پرشورِ فغان معلوم ہوتا ہے

یہ شاعر ہند میں ہان بدعتی ہیں کن سے مشہور
جو مدحت میں مرا ہمدستان معلوم ہوتا ہے
بی فترک دبی بدعت ۱۲

ہوا دل عشقِ سلطانِ دو عالم میں غنی ایسا
فقیر اللہ پیر ہیں جو ا ن معلوم ہوتا ہے

دیارِ مصطفےٰ کو جب سے دیکھا ای فقیر اللہ
مقام قہر یہ ہندوستان معلوم ہوتا ہے

۱۱۰ ۱۲۴۴

طاعتِ ناقص بھی کامل ہی ہماری واسطے
ہان وسیلہ ایسا حاصل ہی ہماری واسطے

انہماک اسکو جو ہر دم ہے خیالِ غیر میں
دل ہمارا ہی تو کیا دل ہی ہماری واسطے

پارہ پارہ سنگِ اسود کا ہی وہ مرغوبِ دل
حور کی رخسار کاتل ہی ہماری واسطے

کشتیٔ سنت اگر ہی بحرِ دنیا میں نصیب
جنتہ الفردوس ساحل ہی ہماری واسطے

جو علاقہ ہی خدا اور مصطفےٰ کے غیر کا
بہرِ اغلال و سلاسل ہی ہماری واسطے

مجلس آرا ہیں جو ہم توحید و سنت کے یہان
منتظر حوروں کی محفل ہی ہماری واسطے

گر سفر میں یاد رکھیں محملِ وزرِ آخرت
ابلہ پائی بھی محمل ہی ہماری واسطے

بیم و امید اسطرف ہیں نار و جنت اوسطرف
دیکھیے وہاں کیسی منزل ہی ہماری واسطے

وہاں کرامت حرمتِ غاری بہرِ نجات
شاہدِ عدلِ انا مل ہی ہماری واسطے

رحمتہ للعالمین وہ امتِ مرحومہ ہم
رحمتِ رحمان نازل ہی ہماری واسطے

دفن ہونی کی مدینہ میں تمنا ہی فقیر

۱۱	سہل ہی اوسکو جو مشکل ہی ہمارے واسطے	۴۱۴
ابتو اس خلوت سی یہ خلوت نشین گہرا گئی	بی مدینہ جسم سی جانِ حزین گہرا گئی	
میری گہرانے سے گویا سب زمین گہرا گئی	بیقرارِ مصطفےٰ کا ہی اثر آفاق مین	
اس جہان سے خاطرِ اندوہگین گہرا گئی	ابتو ہی تسکینِ دل وہ گوشۂ چشمِ شباک	
چہرۂ محشر کی سب چینِ جبین گہرا گئی	خندۂ لبہای رحمت مصطفے پر دیکھکر	
جس سی شانِ طاقتِ روح الامین گہرا گئی	عقلِ کل بی طاقتِ شانِ محمد کیون نہو	
خلوتِ جنت سی حورِ شرمگین گہرا گئی	صاحبِ معراج پر روح القدس تہی بیقرار	
جس سی روحِ اولین و آخرین گہرا گئی	آپ نی محشر مین اوس بارِ شفاعت کو لیا	
دیدۂ دل کی نگاہِ دوربین گہرا گئی	کیا علوِ معنوی ہر ذرۂ طیبہ مین ہی	
ظلمتِ بدعت سی بزمِ اہلِ دین گہرا گئی	ابتو روشن ہو خدایا سنتِ احمد کی شمع	
کب نہین قالب سی ہر جانِ حزین گہرا گئی	سُنکے ذکرِ احسن الکونین میری نظم مین	

۷	ای فقیر اکدن درِ احمد پہ آجائے یقین ہند سے میری طبیعت بالیقین گہرا گئی	۴۱۵
تو ہر رُمانہ حورستان نکالی	زمینِ طیبہ گر رُمّان نکالے	
نکالی یہان سی وہان اور جان نکالی	مدینے سے نہ پھر رحمان نکالے	
صدف کیا گوہرِ غلطان نکالی	اُحد کی سنگریزی جو وہان ہین	
عجب کیا چشمۂ حیوان نکالی	زمینِ شعر مین وصفِ لبِ خاص	
غنی کیونکر زرِ ہمیان نکالی	نکالی راہِ جنت کو مدینہ	
کہین یوسف کو یہ زندان نکالی	کہین یہ ہند تیرہ چھوڑی دل کو	

فقیر

فقیر اللہ خسِ خامہ سے تو نی
عجائب سنبل و ریحان نکالی

اللھم صل علی سیدنا و شفیعنا محمد و آلہ بقدر حسنہ و جمالہ

یا لطیف ادرکنی بلطفک الخفی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
وسلم علی رسولک الامین العربی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
وتبارک علی حبیبک الرحیم السمی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
وتفضل علی اشاہد المبشر الصفی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
یا علیم علمنی بجاہ الامی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
اکرمنی بطوعہ الخفی والجلی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
اللھم حبب لی ہدیۃ السنی — صل علی سیدنا محمدِ النبی
ادخلنی المدینۃ بجاہ المدنی — صل علی سیدنا محمدِ النبی

تقبل الدعا رمن فقیرک الدنی
صل علی سیدنا محمدِ النبی

تمام شد غزلیاتِ دیوانِ فقیر در مدح حضرت بشیر و نذیر علیہ صلوات من اللہ القدیر

تخمیس غزل علامہ نامی مولوی عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی

مجکو یہاں گرمیٔ ہجراں سی نکیوں آئی عنشی — کر چکا کوشرِ وصلت سے ہوں میں آب چشی
کیا کہوں کسکی لیی ہی میری بیتاب دشی — لے حبیبِ عربی مدنی قرشی

که بود درد و غمش مایهٔ شادی و خوشی

تھا سکندر کی یہی بہی یہ کہان آبِ حیات
پی چکی ہی جو مدینی سی یہ جان آبِ حیات

یعنے تھا وصلِ حبیبِ دو جہان آبِ حیات
مصلحت نیست مرا سیر ازان آبِ حیات

ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

مین نہ مجنون ہون کہ دیوانہ لیلی ہون یہان
مین نہ وامق ہون کہ عذرا کیلیے ہون نالان

نہ زلیخا ہون کہ ہون عاشقِ ماہِ کنعان
ذرہ دارم بہوا داریٔ او رقص کنان

تا شد او شہرهٔ آفاق بخورشید وشی

لطفِ یکدیدنِ رویش زمن مست مپرس
ذوقِ بوئے خوشِ مویش زمن مست مپرس

لذتِ نطق و کلامش زمن مست مپرس
صفتِ بانِ لعلش زمن مست مپرس

ذوقِ این می نشناسی بخدا تا نچشی

ہین مدینی مین وہ سلطانِ عرب شاہِ امم
اور مین ہند مین ہون ارذلِ سکانِ عجم

ذرهٔ خاک ہون مین اور وہ مہرِ عالم
گرچہ صد مرحلہ دورست زمینِ نظرم

وجہہ من نظری کل غداۃ وعشی

فہم کو نین ہی گو فہمِ محمد کا سہی
چشمهٔ دل مین کب اس حور کی مقابل ہی نمی

فہم را زش چہ کنم او عربی من عجمی

لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی

مرغ دل کیونکی رہی آبِ قفسِ ہند مین بند
رہ چکا باغِ مدینہ مین جو رہ کر خرسند

ای فقیر ایسے سفر مین نہین کچہہ خوف و گزند
جامی ارباب وفا جزرهِ عشقش نزدند

سد مبادت کہ ازین راہ قدم باز کشی

تخمیسِ غزل فارسی قدسی من فقیر ہندی بعربی

قد نجی من غضب اللہ محبٌّ لنبی
زید اللہ لنا حبّ رسولِ عربی
الذی قال لہ کل کبیر وصبی
مرحبا سیّد مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

لامعٌ نورک فی الدہر کما لا یخفی
ولقد آثرک اللہ علی ما فیہا
لیس فی الخلق نظیرلک یا سیدنا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

انما شرفک اللہ باعلی الدرجات
فاز فی الخلق بالاعک کل البرکات
سیدی انت رؤف ورحیم بعصات
ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آبِ حیات

رحم فرما کہ ز حد میگزرد تشنہ لبے

ولقد ارسلک اللہ بعلم و حِکَم
انت من کل شریفٍ وکریم اکرم
وانا احقر بل ارذل کل العالم
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگِ کوئی تو شد بے ادبی

انت من اعطی من نورک نور لبصر
کنتَ ارسلتَ رحیما وکریما لبشر
لیتنی کنت لانظارک جزء المنظر
چشمِ رحمت بکشا سوی غریبی بنگر

اے قریشی لقبے ہاشمے و مطلبے

انت من کل حسین وجمیل اعظم
ولقد زینک اللہ بما لا نعلم
لا نری مثلک یا سیّد نا فی العالم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم

	الله الله چه جمال است برین بوالعجبی
سر معراجک لایوسع طوق الادراک	وہو الحق فلاشک عصے فیہ الشاک
انت من اسری یا احمد قلبی لفداک	شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
	بمقامیکہ رسید نرسد ہیچ نبی
جارفی وحیک من خلق بیت المعمور	کل امر بلسان عربی ذی النور
فمن ہذا عراعاتک فی کل امور	ذات پاک تو درین ملک عرب کرد ظہور
	زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی
سیدی اکرمک الله باکرام تام	رحمۃ انت من الله لعمری لانام
مرزع الدہر بانہارک فی الادیہام	نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
	زان شدہ شہرہ آفاق بشیرین رطبی
لیس فی امتک اکثر ذنبا منی	اطلب الله لی العفو بامے وابی
جئت فی حضرتک الآن فقیرا اسمی	سیدی انت حبیبے وطبیب قلبی
	آمدہ سوی تو قدسی پے درمان طلبی

ترجیع بند مسدس تضمین شعر عربی باشا مولوی قطب الدین صاحب دہلوی

کیا باندہتی ہی اے ہوا اپنی ہوا ہر صبحدم	لاتی ہی گل سی بوی گل ان دنوں ہیں بیشمار
ماناہیسر تجکو ہی گلگشت گلزار عجم	باغ مدینہ دیکہہ تو کس گل سی ہے رشک ارم
	ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
	بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

صد غیرت بانغ عجم ہی خاک و خاشاک عرب
کیونکر میسر ہو مجھی وہ مسکن پاک عرب

اک ناتوان ہند مین اور دل ہو سناک عرب
مین ذرہ خاک عجم وہ مہر افلاک عرب

ان نلت یا ریح الصبا یو ما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

بہر ہلاک عاد[1] تہی معمور قہر حق دبور
محفوظ اپنی قہر سے رکہی ہین رب غفور

جو نصرت احمد[2] مین تہی باد صبا پہ سرور
ہی اوس سے میری التماس اب بہر معروض حضور

ان نلت یا ریح الصبا یو ما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

تسلیم سے حضرت سلطان خوبان کے لیے
لیجائی کوئی کس طرح یہ تاب کس جانکی لیے

لاؤن کہان سے دام مین مرغ سلیمان کے لیے
یہان سے بیٹے مینے قدم باد گلستان کی لیے

ان نلت یا ریح الصبا یو ما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

لاکہون صلوٰۃ اوپہ ہون اور لاکہون سلام اوپر سے
یہ شغل یا مولی کبہی دم بہر مجھی فرصت ندے

ہو جائی کافی ایک ہی سب کا جواب اونسی مجھے
کہتا ہون اس امید پر ہر دم نسیم صبح سے

ان نلت یا ریح الصبا یو ما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

اگدن وہ تہا حاضر تہی ہم تہے رسول امین
مصروف صد تسلیم تہی وہان مسجد ذی جاہ مین

محو جمال روضہ تہا دل اوس تجلیگاہ مین
اب ہند مین کہتی ہین ہم در فراق تباہ مین

ان نلت یا ریح الصبا یو ما الی ارض الحرم

[1] حضرت ہود علیہ السلام کی قوم کا نام عاد تہا اور وہ ہوا کے ذریعہ سے ہلاک ہوئی تہی
[2] حضرت احمد صلعم کی نصرت کے لیے باد صبا کا چلنا مدینہ منورہ کی جانب سے ہوا کا چلنا ہے

بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

یہ جان میری خود ہوا ہو کر بلطفِ کبریا
رفعِ مدینہ میں ہی اور پائی راحت کامزا

ہر دم فقیر اب تو یہی درگاہِ حق میں ہے دعا
مقبول ہو جائے تو یہ کیوں ہو صباسی التجا

(مضمون آئندہ)

ان زلت یا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم

مناجات فقیر و عرض حاجات فقیر در شوق زیارت حرمین شریفین زادہما شرفا و تعظیما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لسامع المناجات ✣ والشکر علی انقضاء الحاجات ✣ صد الف صلوٰۃ بر محمد ✣ ہر دم صلوٰت بر محمد ✣

اما بعد این مناجات و عرض حاجات از نتائج ابتدای اشتغالِ فکرِ نظم حمد و ثنائے کبریا جل و علا و مدائح حضرت خیر الورا ست و در ان زمان والدین مرحومین این فقیر در قیدِ حیات بودند و باستماعِ این نظم دعاہائیکہ در حق فقیر فرمودند نتیجہ اش بدنیا رو نمود و ذخیرہ آخرت آرزو دارم علیہما الرحمۃ والرضوان الحمد للہ علی احسانہ کہ بدیدن و شنیدنش بقلوب اکثری از عباد الرحمن آنچنان ہجوم اشتیاق افزود کہ بابِ زیارت حرمین شریفین بر انہا کشود و فقیر را از دعائے خیر محروم نفرمود پس ہمین بیان از جملہ حضرات ناظرین و زائرین امید دارم و راجی رحمت آمرزگارم ✣

الٰہی یہ تمنا ہے حرم کی راہ کو دیکھوں
کہیں اور دونوں عالم کی مدینہ تنگاہ کو دیکھوں

جو تو چاہی تو مین اوس خانۂ دلخواہ کو دیکھون | نہین جی چاہتا دنیا کی عز و جاہ کو دیکھون
تمنا ہی اب ان آنکھون سی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

جہانگیری سیر دل سیر بس مین ہو چکا یا رب | نرکھہ دنیا کی رنج و غم نین مجھکو مبتلا یا رب
کہین اب تو حریم خانۂ کعبہ دکھا یا رب | قبول اس خستہ حال خستہ دل کی ہو دعا یا رب
تمنا ہی اب ان آنکھون سی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

غنی دیکھی خوشی دیکھی بھلا دیکھا برا دیکھا | نتھا جو دیکھنا ہی سو وہ اس دنیا مین آ دیکھا
یہہ نا ہینے یہان آکر تماشا خوب سا دیکھا | نہ دیکھا خانۂ کعبہ ان آنکھون سی تو کیا دیکھا
تمنا ہی اب ان آنکھون سی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

یہی جی چاہتا ہی بس کہ ہین کام کو چھوڑون | اور اس دنیا ہی دنکی ہر خیال خام کو چھوڑون
ملا کر خاک مین دنیا کی ننگ و نام کو چھوڑون | چلا جاؤن مسافر بنکے اور آرام کو چھوڑ ون
تمنا ہی اب ان آنکھون سی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

تمنا ہی کہ میرا ہات ہو کبہی کا دامان ہو | تو عرض حال دل مولی سی ہو اور چشم گریان ہو
نکالون دلسی حسرت جو کہ حسرت دل مین پنہان ہو | یہ دیکھا چاہیی کب ہو تو تسکین دل و جان ہو
تمنا ہی اب ان آنکھون سی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

جو چاہا مورِ عاجز نے کہ جاؤن بیتِ اطہر مین
خدا نے اوسکو پہنچایا لگایا پائی کعبہ تر مین

تو مثلِ مور مین بھی ناتوان ہون خلقِ دو عالم مین
خدا جلدی سے پہنچائے مجھے بھی یون ہے اوس دم مین

تمنا ہی اب ان آنکھون سے بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیتِ رسول اللہ کو دیکھون

عظیم اس خرمنِ گیتی سی ہی یکدانۂ کعبہ
مشرف لاکھہ معمورون سے یک ویرانۂ کعبہ

بڑا شیدا ہی وہ جو کہ ہے دیوانۂ کعبہ
بہت دلمین میری ہی اشتیاقِ خانۂ کعبہ

تمنا ہی اب ان آنکھون سے بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیتِ رسول اللہ کو دیکھون

بیان کیا ہو سکی اوس بیتِ اطہر کی شرافت کا
کیا حضرت نے جب یثرب کو وانسے عزم ہجرت کا

تو پھر پھر دیکھتے جاتی تھی تھا یہ حال حضرت کا
بھلا کیونکر نہ ہووے دلکو شوق اوسکی زیارت کا

تمنا ہی اب ان آنکھون سے بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیتِ رسول اللہ کو دیکھون

تمنا ہی وہان مین طاعت موئی کرون دن رات
پکڑ کر دامنِ کعبہ کو بس دیا کرون فن رات

نکھہ بہی ہو سکی تو بس یہ طور اپنا کرون دن رات
اوسے خانہ کعبہ ہی کو دیکھا کرون دن رات

تمنا ہی اب ان آنکھون سے بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیتِ رسول اللہ کو دیکھون

پسند آئی عبث انسان کو افزایشِ دنیا
بکڑ جائیگی دم کی دم مین سب آرایشِ دنیا

الٰہی میرے دامن سے ہو دور آلایشِ دنیا
نہو دلمین ترے کچھہ خواہش زیبایشِ دنیا

تمنا ہی اب ان آنکھون سے بیت اللہ کو دیکھون

پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

خوشا حالِ کیبان جو حرم کی راہ چلتے ہین
حرم مین جاکے صورت عاشقونکی سے بدلتے ہین

غبار آلودہ اونکو دیکھکر بس دل مچلتی ہین
ہماری دیکھیی ارمان دلکے کب نکلتے ہین

تمنا ہی اب ان آنکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

سمجھو تم کہ ملک ہند مین ہین آرمیدہ ہون
نہایت دل تپیدہ ہون بڑا آفت رسیدہ ہون

بہت حالات بیدینی سے اپنی غم کشیدہ ہون
بہت ہی با تمنا مین دیدار کعبہ کا ندیدہ ہون

تمنا ہی اب ان آنکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

دکھا ای میرے مولی تو مجھی بیت العتیق اپنا
یہانکی رہنی ہی ایک ایک دم پاتا ہی ضیق اپنا

الٰہی جو ترا فضل و کرم ہووے رفیق اپنا
تو پھر کیونکر نہو آسان سلمان طریق اپنا

تمنا ہی اب ان آنکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

الٰہی سب تیری حامد ہین اور محمود تو ہی ہی
عباد شناخانہ کعبہ مین بہی مقصود تو ہی ہی

بسوئی قبلہ سجدہ ہے مگر مسجود تو ہی ہی
خداوندا ہمین اس قصد سے مقصود تو ہی ہی

تمنا ہی اب ان آنکھونسی بیت اللہ کو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون

خدایا تیری رحمت سے نصیب ایسا زمانہ ہو
فقیر خستہ جان خستہ خاطر بہی روانہ ہو

گلستان حرم مین جاکی میرا آشیانہ ہو
پھرون لبیک گویان اور صورت عاشقانہ ہو

تمنا ہی اب ان آنکھونسی بہتا اسکو دیکھون
پھر اوسکو دیکھکر بہتا رسول اللہ کو دیکھون

دیگر در شوق زیارت مدینہ منورہ حرسہا اللہ تعالیٰ

عجب کیا عالم ہر نخ جو مثل روز روشن ہو
جہان مہر سپہر کا سناٹا اور کل کا احسن ہو
نکیو نکر گلشن دنیا اوسی مانند گلخن ہو
کہ جسکا آج نخلستان یثرب مین نشیمن ہو
یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

اگرچہ مین یہان ہون پر مجھے میرا جی مدینی مین
مجھے گر کاش پہنچائی خدا جلدی مدینی مین
نکالون پھر نہ کیا کیا حسرتین دلکی مدینی مین
شہادت سے خدایا موت ہو میری مدینی مین
یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینہ ہی مین پر کیا ہی جائے پاک صلے اللہ
کہ کہتی ہین جسی سب ساکن افلاک صلی اللہ
زیارت اوسکی تسکین دل غمناک صلے اللہ
شفا ہی سب بہ یار احمدی کی خاک صلی اللہ
یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی کب وہ دن ہوگا کہ جومین تیرے گھر جاؤن
مشرف ہوکی مکی سی مدینی کو گذر جاؤن
مدینی کی درخت آئین نظر جب دور سے کر جاؤن
نہ نکلون پھر وہان سے اور وہین رہ کی مر جاؤن
یہی ہی آرزو دلکی مدینہ میرا مسکن ہو

رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

کوئی زائر مدینی کا کہین جب مجھسے ملتا ہے
تو آنکھین دیکھ دیکھ اوسکی یہ ہوتا حال دلکا ہی
کہ اسنی اپنی ان آنکھونسی اوس روضی کو دیکھا ہے
دکھا مجھکو بھی یارب بس یہی میری تمنا ہی

یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

زمین پر جنت الفردوس سان ہی روضۂ احمد
ذرا سمجھو تو تم کسکا مکان ہی روضۂ احمد
کوئی رستا بتا دیجو کہان ہی روضۂ احمد
الٰہی تو وہان پہنچل جہان ہی روضۂ احمد

یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

مدینی کی مدارج کا بیان کچھہ ہو سکی کیونکر
کہ اس درجی کی تہی اوس شہر کے مشتاق پیغمبر
سفر سی جب کبھی تشریف لاتے تو قریب آکر
چلاتی تہی بہت جلدی سوار کی تین ہرور

یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی تیری رحمت سے سفر سوئی محمد ہو
نہ یارت گاہ میرا شہر دیجوئی محمد ہو
نصیب اوس سے دماغ جانکو خوشبوئی محمد ہو
تمنا ہی خدایا مین ہون اور کوئی محمد ہو

یہی ہی آرزو دل کی مدینہ میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

سنا ہی ہو کی رخصت جب مدینی سی نکلتی ہین
تو منزل سی وہان لوگونکی پانو آگی کو چلتی ہین
بہت سوز فراق مصطفے مین دل مین جلتی ہین
نکلتے آہ و نالی مین جگر بس غمسی جلتی ہین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

نہین پاتا ہو نہین اب کچھہ مزا اپنا رہ کی جیتی مین
مدینی کیلیے ہر دم پھڑکتا دل ہے سینے مین
خداوندا مجھی تو اپنی قدرت کے سفینے مین
بہا لیچل کہین دریاے فرقت سے مدینی مین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

یہ تھین جب دور سی جو روضہ احمد نظر آئی
پہنچتے تک میرے وہان جان میری تاب کب لائی
نکل کر بیقراری سی جسد کو چھوڑ کر جائی
سوا اللہ کے کون اس مراد دل پہنچائی

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

الٰہی یہ تمنا ہی دیار مصطفے دیکھون
الٰہی یہ تمنا ہی جوار مصطفے دیکھون
الٰہی یہ تمنا ہی مزار مصطفے دیکھون
وہان اپنی تین پہر جان نثار مصطفے دیکھون

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

فراق مصطفے مین جان و دل بیتاب رہتی ہین
یہ دن فتح نبی خواہان فتح الباب رہتی ہین
مدینی کیلیے دیدی میری پر آب رہتی ہین
ہمیشہ روتی ہین اور رات دن بیخواب رہتی ہین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سی وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

وہ ہین پیغمبر اعظم صلوٰۃ اوپر سلام اوپر
جو ہین شاہ بنی آدم صلوٰۃ اوپر سلام اوپر

طفیل سرورِ عالم صلوٰۃ اوپر سلام اوپر | خدایا جانبکارین ہم صلوٰۃ اوپر سلام اوپر

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

وہی جیتا رہا جو مر گیا عشقِ محمدؐ مین | مزی مین ہے ملا جسکو مزا عشقِ محمد مین
مجھی کامل بنادی یا خدا عشقِ محمد مین | فقیر خستہ دل ہون کر فنا عشقِ محمد مین

یہی ہے آرزو دل کی مدینا میرا مسکن ہو
رہون ایمان سے وہان اور بقیع پاک مدفن ہو

عرضِ حاجاتِ فقیر بحضرت علیم قدیر عشق بیت اللہ الکبیر

یا الٰہی رویتِ ایوانِ کعبہ ہو نصیب | طورِ دل کو جلوۂ ہر شانِ کعبہ ہو نصیب
اب تو ہونا مجکو بھی مہمانِ کعبہ ہو نصیب | بلکہ دم بھر بھی نہ پھر ہجرانِ کعبہ ہو نصیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اس جہانمین آنکر کیا کیا نہ بات آیا مجھی | کونسا مقصود دنیا کا نہ ہات آیا مجھی
سچ تو یون ہے کچھ بھی یہان گویا نہ ہات آیا مجھی | اب تلک جو دامنِ کعبہ نہ ہات آیا مجھی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یہ مرے وہ ہات ہین جن سے ہوئی لاکھون گناہ | یہ مرے وہ ہات ہین جن سے ہوئی کاغذ سیاہ
دیکھیے کل ہو وان ہاتھون سے کیا حالت تباہ | اب یہ دونو پر خطا ہین تیری آگی یا الٰہ

فردای قیامت ۱۲

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جو نہ ہونا تھا ہوا وہ کام میرے ہات سے
جو نہ ہونا تھا ہوا ارقام میرے ہات سے

ہین یہ قرطاس و قلم بدنام میرے ہات سے
روح و دل کو اب تو دے آرام میرے ہات سے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا ہوا پاپوشِ دنیا جو اوٹھائی ہات مین
اور اوسی گردن پہ غفلت جھکائی ہات مین

ایکدن ان سب سے ہی نقدِ جدا ہے ہات مین
حیف ہی جو نعمتِ عقبیٰ نہ آئی ہات مین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

نعمتِ دنیا نہ کیا کیا کچھ ہوئی حاصل مجھی
شغلِ خوش عیشے نی رکھا شکر سی غافل مجھی

خوب سا لذاتِ دنیا سی کیا خوشدل مجھی
اب حصولِ لذتِ عقبیٰ نہو مشکل مجھی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ بھی ہین کہ جو دن رات رہتی ہین مین
ایک مین بھی ہون کہ ابتک آنکھ سی دیکھا نہین

ایک وہ بھی ہین وطن جنکا ہی مکّی کے زمین
ایک مین بھی ہون پڑا محروم ہون ابتک یہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ بھی ہین کہ جو ہین طائف بیت الحرام
ایک مین بھی غم ہجران سی چکّر مین مدام

ایک

ایک وہ ہین دامنِ کعبہ کو پکڑے صبح و شام
ایک مین ہی ہون کفِ افسوس ملنے سے ہی کام

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک کعبے پر نظر ہر لحظہ کرتے رہتے ہین
ہر زیارتگاہ پر وہانکے گذرتے رہتے ہین
ایک ہم ہی یہان پڑی ہین اپنے پہر تے رہتے ہین
جیتے ہین امید مین اور دم سے مرتے رہتے ہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہین جنکو ہین وہان پانچ کی لاکھون نماز
ایک مین ہی ہون کہ اک سجدہ نہین نبھی بانیاز
ایک وہ ہین جنکو وہان رہتی ہوئی مدت دراز
ایک مین چلتی سی ہے اب تک ہون بے سامان و ساز

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

داخلی ہی ایک لوگونکو تو کعبے کی نصیب
اور مجھے اب تک نہین میدانِ مکہ بھی نصیب
کاش نزدیکی ہو وہان سے یہان سے ہو دور نصیب
یا خدا اب تو زیارت ہو کہین جلدی نصیب

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ایک وہ ہین زمزمِ اطہر سے جو سیراب ہین
ایک ہم ہین تشنۂ غمِ ہجران کا یہان زہراب ہین
ایک وہ ہین جو دعا کرتے تہ میزاب ہین
ایک ہم بے دست و پا اب یہان برسے بیتاب ہین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیون نہو محبوب ہر دل کعبۂ اطہر کے جا
کل زمین سی جسکو فرماتی ہین بہتر مصطفےٰ

اور یہ فرماتے ہین جو خارج نکلتے اشقیا
کب نکلتا چھوڑکر مین تجھکو ای بیت خدا
یعنے مجھکو ۱۲

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

قدرِ کعبہ کسقدر اللہ نے کی ہے جلیل
ہین خلیلِ حق محب اوسکی عدو اوسکی دلیل

ہین محب دیکھو خلیل اللہ اور ابنِ خلیل
اور عدو جیسے کہ مقہورِ خدا اصحابِ فیل

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

لاکھہ سیرابی سی بہتر اس سفر کی تشنگی
دور ہو وی جس سے روزِ پرخطر کی تشنگی
یعنے قیامت ۱۲

مجکو بھی اوس زمزمِ پاکیزہ تر کی تشنگی
یا خدا جلدی بجھا دل اور جگر کی تشنگی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اس سفر کے خار مین آتا ہے خرمی کا مزا
پیاس مین اسکی ہی بس آبِ بقا کا سا مزا

سیبِ جنت کا ہی اسکی بھوک مین گویا مزا
عیشِ عقبےٰ کا یہان ہی ہین مجھے پہیکا مزا

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین شوقِ بیدل اگر پیدل چلے
کیون نہون محمل سی بہتر اوسکو چھالے پاؤن کے

دھوپ بھی سختی مین ہو اوسکو خنک کافور سے
کاش ہو جائے یہ میرا حال ای مولیٰ مرے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حضرت خلیل اللہ ابراہیم علیہ السلام اور ابن خلیل اللہ اسمٰعیل علیہ السلام ۱۲

حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اللہ اللہ رحمتِ حق ہی نثارِ قافلہ
ہیں حرم کے رہنے والے انتظارِ قافلہ

کوئی تنہا ناکدہ رہی رہگذارِ قافلہ (رستا ۱۲)
خاک میری ہی چلی بنکر غبارِ قافلہ

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہو نجاؤں اس دیارِ پر غضب ہیں زیرِ خاک (یعنے ہند ۱۲)
یا خدا کرنا مجھے ملکِ عرب ہیں زیرِ خاک

کاش نہیں تیری ہی رہ میں طلب ہیں زیرِ خاک
ہوں قریبِ کعبہ ہوں جس کی وہ شب ہیں زیرِ خاک

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہائے اب تک یہاں سے تو ای نفس نکلا کیوں نہیں
ای قدم افسوس اس جانب کو چلتا کیوں نہیں

حیف ہے آنکھوں تمھیں دیدارِ کعبہ کیوں نہیں
دامن اپنا مدعا ہات میں یہاں آیا کیوں نہیں

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ دونوں اپنا غم پنہاں کروں
ہیں جو کچھ یہاں اسکو حاصل وہاں کروں

جان و دل اپنی فنا قربانِ کعبہ میں کروں
کاش سامانِ سفر میں بے سر و سامان کروں

یارب ان ہاتھوں کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

پاک ہے قدوس ہے یا ذو الجلال
کر عطا اس راہ میں اب پاک و طیب مجکو مال

مجھپہ ہو دوزخ حرام احرام سی ہو کر حلال
ہات پانوں سے سلامت ہند سے جلدی نکال

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجھپہ کچھہ باقی نہو وقتِ سفر حق العباد
دشمنونکو دوستون کی شکل جاؤن کر کی شاد
خیر سی کن دن کہونگا مین وطن کو خیر باد
دیکھیے کب ہوے خالی ملت مین نقدِ مراد

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اس سفر مین ہو وے میرے سر پہ ذیلِ والدین
مین بہی اک خادم چلون ہمراہ خیلِ والدین
جانبِ کعبہ کہین جلد کے ہو میلِ والدین
حجِ اکبر ہو نصیب اپنے طفیلِ والدین

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اب کہین جلد ایسی کر مجہکو بہی دریا مین سوار
حضرتِ جدہ کی مرقد کو دکہاے کردگار
جب وہان ہی وصل کے دن کی سحر ہو آشکار
کسقدر ہو جوش مین شوقِ دلِ امیدوار

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ابتو منزل یا خدا امیدانِ مکہ ہو مرے
اور زیارتگاہ ہر دم شانِ مکہ ہو مرے
عمر جو باقی ہی مستجابانِ مکہ ہو مرے
اور جاے دفن گورستانِ مکہ ہو مرے

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہو عروسِ ذکرِ کعبہ جس جگہہ جلوہ فروش
رونمائی مین بجاے کیونکہ نقدِ صبر و ہوش

کاش عاشق کا سماعت کے لیے ہر مو ہو گوش
جست و جوئے بیت میں ہے بجائے یہ خانہ بدوش

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب تسلی ہو گی دو آنکھون سے میری یا الٰہ
کاش بنجائے مرا ہر مو کے تن تا بہ نگار
رات دن دیکھون جمالِ کعبہ کو مین پر گناہ
اور ید قدرت مین ہے تیرے ہی کہ ہر شام و پگاہ ۱۲

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

باعثِ حسرت ہے مجکو چرخِ اخضر کا طواف
اوسکی وسعت مین ہے ہر دم بیتِ اطہر کا طواف
ہو نصیب اپنی بھی اکدن یون ہی اوس گھر کا طواف
اور قبولِ حق ہو اس بیتاب و مضطر کا طواف

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مین طوافِ کعبہ مین سو سو اترا کی چلتا ہی رہون
معصیت کو اپنی توبہ سے بدلتا ہی رہون
یون نہو یارب کہ مین یہان سے کم سے جلتا ہی رہون
ہجرِ کعبہ مین کفِ افسوس ملتا ہی رہون

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا کہون بیتِ خدا کی اور اسود کی مثال
دونون ہین نزدیک جیسی مصطفیٰ سی تھی بلال
یا ہی بیت اللہ کی وہ چہرۂ تابان پہ خال
یا خدا دکھلا بھی ارمان میری بھی نکال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا درد دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یہ تمنا ہے کہ ہون قربانِ کعبہ دمبدم
اور مین لیتا ہون اسود کا بوسہ دمبدم

سب گناہون سے دھان ہو توبہ توبہ دمبدم
ہوے آنکھون کو خدا کی ڈر سی گریہ دمبدم

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مسجدِ بیت الحرم مین جا رہون مین بھی اگر
استقدر سجدے کرون پتھر مین ہو جائی اثر

اور پتھر کے نشان ہون سر مین میرے جلون گر
بلکہ سجدے کرتے کرتے رب کو مٹجائی یہ سر

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہے یہی ذہن اس دلِ بیتاب و مضطر کو لگی
چشم حیران ہو مرادون سے اطہر کو لگی

استخوانِ سر بھی ہو سجدے مین اوس گھر کو لگی
اور وہ دیوارِ پرانوار ہو سر کو لگی

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جسطرح جنت مین جا رہنا ہی جی کی آرزو
خانۂ کعبہ مین یون ہی داخلی کی آرزو

دی الٰہی اس قدر مجھکو اوسی کی آرزو
جسطرح بیمار کو ہو زندگی کی آرزو

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اندرونِ کعبہ محمد رب ہوا استغفار رہو
اور لگا دیوارِ اطہر سی مرا رخسار رہو

توبہ ہو زاری ہو ہر جانب یہی کردار رہو
اور دعا رب اجرنی من عذاب النار رہو

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب

حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

رب کو سجدہ ہو مصلائے رسول اللہ پر
اور ہو وردِ صلوٰۃ اوس خیرِ خلق اللہ پر
داخل و خارج نظر میری ہو بیت اللہ پر
ہے حصولِ آرزو موقوف فضلِ اللہ پر

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کب وہ دن ہوگا کہ جاؤن چشمۂ زمزم کی پاس
شوق مین پیتے ہی اوسکی ہو وے شدت کے پیاس
اضطراب اتنا کہ باقی ہون نہ کچھ ہوش و حواس
تب مجھی پیتے ہی اوسکی ہوش ہو وے بیقیاس

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کاش مین ہون اور وہ سیرابِ رحمت سر پہ ہو
اس یتیم دل کو گویا دستِ الفت سر پہ ہو
ابر و باران بھی جھکا یارب عزت سر پہ ہو
آبِ سقفِ پاک سی نازل بکثرت سر پہ ہو

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجکو رکھا اوس بیت کی تعظیم مین تکریم مین
کہ حطیمِ پاک مین گہ رکن کے تلثیم مین (چومنا بوسہ دینا ۱۲)
گاہ سجدے مین مقامِ پاکِ ابراہیم مین
دیکھیے رہتا ہون یہان کب تک امید و بیم مین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مین بھی ہون احرام مین جب پیشِ تر الطافِ کرم
نعرۂ لبیک ہووے اور میدانِ حرم
اور صفا مروہ پہ بھی ساعی رہون با چشمِ نم
بھاگتا ہون خانۂ کعبہ کو وہانسے دمبدم

لہ اور سا منے ہاتھ کے کعبہ کی دیوار سے قبلہ کی طرف کے ہاتھ کے قریب صلعم صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جب محبانِ خدا جمری پہ ہوویں سنگسار
اور شیطانِ لعین کو کریں ڈالیں سنگسار
مین بہی اون بندون مین ہون تیری خداوندا شمار
ابتو میری دلکو بیتابی ہے یا پروردگار

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یاالٰہی ہین وہان جتنے مقاماتِ دعا
اور جو ماثور ہین الفاظ و اوقاتِ دعا
مجکو ہو اون سب مین توفیق و ہدایاتِ دعا
اور پڑہنے سے ہو بمشکوٰۃ اجابت ہو بمشکوٰۃ دعا

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مجکو ہو وے حجِ کعبہ حجتِ محشر قوے
عمر سب عمری ہی لانی مین گذر جائی مرے
سر منڈا کر بوجہ میرے سر سے گر جائین سبہی
عاشقون کی شکل ہو اور خاک ہو مجہپر پڑے

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جسکو ہو جائے وقوف اوس جا اطہر کا نصیب
اوس سے میدانِ محشر مین تری رحمت قریب
یاالٰہی جا رہون اک روز وہان مین بہی غریب
جو بہی میرا دردِ دل اوسکا تو تہی ہے طبیب

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

وہان منا مین بسی قربانی کا مجکو ڈہب بنی
پا شکستہ کو جو راہ تیز پہ مرکب بنے

یاالٰہی جیسی میری کام یہان کے سب بنے
دستِ کوتاہ و ہانکا طالبِ مطلب بنے

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

مسجدین مکے مین ہین اب جسقدر نزدیک دور
دی الٰہی مجکو اون سبکے زیارت سے سرور
ہر جگہہ یہ سر رہی سجدے مین تیری یا غفور
کیون نہ سب آسان ہو یہ جب اس دعا کا ہو ظہور

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

اور زیارت ہو مجہی دارِ خدیجہ کی حصول
کاش ان آنکہون سے دیکھون جائے میلادِ رسول
ہو مرا دارِ عتیق اور دارِ ارقم مین نزول
یا خدا یہ سب دعائین کر طفیل اسکے قبول

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

یا خدا مجکو دکھا غارِ حرا اور غارِ ثور
اور غارِ مرسلات اور سب زیارتگاہ اور
اور قبورِ جنتِ معلا کو مین دیکہون بغور
سب عاؤن کا وسیلہ یہ دعا کرتی ہی دور

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

بیقرارِ ای رب ہین سب کے جان و دل تیرے لیے
خاک مین شاہ و گدا جتنے ہین مل تیری لیے
ہجر مین کبہی کی سب ہین مضمحل تیرے لیے
ہے فقط کعبے سے ہونا متصل تری لیے

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

زَادَہُ اللّٰہُ لَہَارًا وَّ اَرَہَا فِی کُلِّ یَوم — زَادَہَا عِزًّا وَّ عُظْمًا ہٰکَذَا فِی کُلِّ یَوم
یَحْزَنُ قَلْبِی لِفِرَاقِہَا ہِجْرَانِہَا فِی کُلِّ یَوم — اِسْتَجِبْ مَا قُلْتُہُ یَا رَبَّنَا فِی کُلِّ یَوم

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

آیدا ین رشکم بہر آسمان کمین ہر زمان — جلوہای طلعتِ کعبہ ہمی بینند عیان
میشود درسایۂ پر نورِ کعبہ جای آن — عرضِ من بشنو منم بی صبر و تاب و توان

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

بہر رہی ہی یہ تمنا اس دلِ غمناک مین — ہو کی عریان مین ہون غلطان وہان کی خاک مین
لوٹ کر ہو جاؤن شاید پاک جاے پاک مین — اور ملون وہ خاک مثلِ عطرِ گل پوشاک مین

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جب مشرف ہو کے واں سے آئیو لے آتے ہین — اور غلافِ پاک سی واں کے تبرک لاتے ہین
سب کو دکہلاتی ہین سر آنکہون پہ وہ رکہواتے ہین — کیا کہون جو دیکہکر ارمان دلمین آتے ہین

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

نیتِ سیر حرم سے یا مولی مجہے یہان سے نکال — ہند کی الفت سبہی میرے دل و جان سے نکال
اس دیارِ پر غضب کے قیدِ زندان سے نکال — جانبِ کعبہ سلامت دین و ایمان سے نکال

یارب ان ہاتھون کو بہی دامانِ کعبہ ہو نصیب

۷ خدا تعالیٰ زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی بہلائی اور کشادگی اور برکت اور بڑہاوے اور عزت اور تعظیم اسی طرح جیسے کعبہ ہمیشہ دل میرا اپنے اور اسکی جوانی مین ہر روز نئی بات رہے ہاتھ کہڑے ہون مین ہر وقت

حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کیا سفر میں جائینگے وہ جو سفر کرتے نہیں
ہو چکا ہے فرض حجِ بیت جن پر بالیقین
اونکو توفیقِ سفر دی یا الٰہ العالمین
اور خادم قافلے والونکا ہو یہ دل خرین

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

جنکو سامانِ سفر حاصل ہوا اور زادِ راہ
اور نہ دیکھا خانۂ کعبہ اونہون نے واہ واہ
وہ یہودی یا کہ نصرانی مرینگے روسیاہ
نقدِ طاعت سے نہ خالی ہات ہو یہ پر گناہ

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

وہ جو کہتی ہین کہ جانیکی ہمین فرصت کہان
اور فرصت بھی ہوئی تو جسم مین طاقت کہان
اور طاقت بھی ہوئی تو اتنا دولت کہان
انسے کہدو یہ بہانے ہین تو پھر جنت کہان

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

عیشِ دنیا مین جو بے اندازہ اڑ جاتے ہین مال
کیا پڑی ہے خرچ کرنے مین جو کھاتے ہین مال
اللہ اللہ کسقدر اسراف ہین آتی ہین مال
پر سفر کے نام کو بالکل نہین پاتے ہین مال

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

کوئی کہتا ہی تجارت سے نہین فرصت مجھے
کوئی کہتا ہی نہین ہے کارسی خصت مجھے
کوئی کہتا ہی کہ گھر سی ہی بہت الفت مجھے
مرتی دم ہر یک کہیگا کاش ہو مہلت مجھے

اس مصرع کو اس طرح پڑھنا چاہیے
ایسا تو کوئی نہین ہے جو نہ جاتا ہو
اور یہ مصرع اس طرح ہونا چاہیے
کوئی کہتا ہی نہین ہے کارسی خصت مجھے

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

ہر گھڑی پھیلا رکھہ دستِ دعا کو اے فقیر
چاہتا ہی تو اگر اوسکی عطا کو اے فقیر

کیون نہ تجھپر رحم آئیگا خدا کو اے فقیر
ایکدم مت بھول اپنی اس صدا کو اے فقیر

یارب ان ہاتھون کو بھی دامانِ کعبہ ہو نصیب
حد سے گذرا دردِ دل درمانِ کعبہ ہو نصیب

عرضِ حاجاتِ فقیر بحضرتِ قدیر در شوقِ مدینہ طیبہ حرسہا اللہ تعالیٰ

ہو جبھی تسکینِ دل حاصل مدینے کی قریب
اب نہو جانا مجھے مشکل مدینے کی قریب

خاک مین یہ خاک جائی مل مدینے کی قریب
جا رہی یارب یہ آب و گل مدینے کی قریب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے سبیلِ قربِ پیغمبر مدینے کا سفر
ہو وی تسکینِ دلِ مضطر مدینے کا سفر

کر نصیب اے خالقِ اکبر مدینے کا سفر
اور بہت آسان ہو مجھپر مدینے کا سفر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اس سفر مین یا خدا اخلاصِ نیت دی مجھی
بے ریا رکھہ مجکو اور خالص محبت دی مجھی

حاجی اور زائر کہا جانی سی نصرت دے مجھی
اور بہت جلدی پہنچ جانیکی ہمت دے مجھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب کہین جلد مین وہ دن دیکھلائے رب العالمین
دور ہو جاؤن وطن سے اور مدینے سے قرین
اور کہین سب قافلے والے کہ بس اے دل حزین
اب کوئی منزل مدینے کی سوا باقی نہین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نخلِ طیبہ کا تبرک گر پنکھا کوئے سے
ہو ہوا اوسکی مری حق مین ہوا فردوس کی
اوس سے ہو وے راہ کی گرمی سی میری زندگی
خاک جا پہنچے کہین یہ ریزِ نخلستان مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کسقدر پُر نور ہے نامِ خدا ملکِ عرب
اور سراسر ہے مطیعِ کبریا ملکِ عرب
کیون نہو جب ہو مقامِ مصطفےٰ ملکِ عرب
یا خدا جلدی دکھا جلدی دکھا ملکِ عرب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ترک ہین طاعات اور خیرات ملکِ ہند مین
ہین غلام شہوت و لذات ملکِ ہند مین
کیا بڑا اندھیر ہے دن رات ملکِ ہند مین
یا الٰہی ہین بہت آفات ملکِ ہند مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مثلِ مکہ سے مدینے کو جہان پر احترام
طیبہ طیب کا ایسا کیون نہو عالی مقام
آنکہ جسمین رسول اللہ فرمائین قیام
مجکو بھی یارب دکھا دے مسکنِ خیر الانام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہی دوا دردِ بیماران مدینے کا غبار[۱]
ہی علاجِ روحِ ہر انسان مدینے کا غبار
میری سر آنکھون پہ ہو فرشان مدینی کا غبار
بلکہ ہو پیراہنِ[۲] عریان مدینی کا غبار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیون نہ اترائی پھرے خوشبو سی طیبے کی ہوا
جسکے ہم ہو ہے خوشبوئی محمد مصطفےٰ
جسکے آگے عطرِ مشک و عود و عنبر چیز کیا
کر دماغِ جان معطر اوس سے میرا یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کر مدینہ جا رحمت ہے تو احمدؐ کے سبب
خاکمین اوسکے جو صحت ہے تو احمدؐ کے سبب
اوسجگہ مقبول طاعت ہے تو احمدؐ کے سبب
مغفرت واں بے نہایت ہے تو احمدؐ کے سبب

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا خدا راہِ مدینی کی مساجد کو دکھا
ہر جگہہ اس سر کو میرے اپنی سجدے مین جھکا
دوڑتا جاتا ہون ننگے پاؤن اور روتا ہوا
پھر بھی فرطِ شوق سے ہو وے یہی میرے صدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مرقعِ[۳] میمونہ بھی یارب دکھا نا راہ مین
طفلِ دل روتا ہی اُم المومنین کے چاہ مین

[۱] غبار ہونا ۱۲
[۲] پیراہن عریان ہونا اور پیراہن چاک ہونا اور پیراہن کا تار تار ہونا اور پیراہن کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور پیراہن کا ریزہ ریزہ ہونا اور پیراہن کا پرزے پرزے ہونا اور پیراہن کا چیتھڑے چیتھڑے ہونا اور پیراہن کا دھجی دھجی ہونا اور پیراہن کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا ۱۲
[۳] مرقع میمونہ ۱۲

جی پڑا ہی مسجد و بیت رسول اللہ مین | اب کہان تاب اتنی جو جاؤنمین سال و ماہ مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

فتح الابواب یا ربنا من رحمتک | انت مطلوب بالمملوک فقیر یا ملک
ارہدنی ربی الی البیت و دار مرسلک | ثم ادخلنی الہی فیہ من بلد تک

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

چون شود حالم چو برج سبز را بینم ز دور | برزمین افتم چو برج سبز را بینم ز دور
کے بود صبرم چو برج سبز را بینم ز دور | چون ہوا گردم چو برج سبز را بینم ز دور

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

جب رسول اللہ کا مسکن نظر آئی مجھے | غسل کر ڈالین نہ کیون آنکھین یہ آب اشک سے
پاک ہو وین دیکھنے کو اوس مزار پاک کے | اب تو یارب سیر یا مولی مری ہاے مری

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہندسی جاؤن مدینے مین تو ہو انہی خوشی | جسقدر ہو نارسی جنت مین جانیکی خوشی
اب تو یارحمن میرا ابھی کہین ہو جی خوشی | کیونکہ ہو میرے خوشی جبتک نہو تیرے خوشی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مسکنِ طیبہ آلہی مثلِ جنت ہو مجھے
اور وہان ایک ایک دم سو سو غنیمت ہو مجھے
بلکہ دم بھر جیتے جی وانسے رخصت ہو مجھے
شہرِ احمد مین کہین مرگِ شہادت ہو مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یون رسول اللہ فرماتی ہین مین بیزار ہون
جو مسلمان ہو کی اہلِ شرک مین کبھی سکون
کافرانِ ہند مین سہتی سی یارب دل ہی خون
حالِ دل کو جانتا ہی تو تو بس مین کیا کہون

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا ہی عالی منصب باب السلام
روزِ روشن سے ہے بہتر ہر شب باب السلام
ہو سلام اس لب پہ یا مولی لب باب السلام
مجکو پہنچا دی سلامت جانب باب السلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نام ہی جس باب کا مشہور باب جبرئیل
شاید اب بھی آتی جاتی ہون جناب جبرئیل
ہو کی اوس رستے رسی مین بھی فیضیاب جبرئیل
داخلِ مسجد ہون ہمراہ رکاب جبرئیل

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

جب نیاز روز و شب اوس مسجدِ عالی مین ہو
چشمِ حیران کی نظر ہر لحظہ اوس عالی مین ہو
کیون نہ ایسی حالِ خوش مین دل بھی خوشحالی مین ہو
اتبوا مدادِ خدا اس طاعتِ عالی مین ہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

درمیانِ[۱] حجرۂ منبر ہو جب میرا قیام
وہان نظر کو ہو سے ہر دم حجرۂ انور سی کام
اور جب ہون مین بصحنِ مسجدِ خیر الانام
دیکھتا ہون قبۂ انور کو ہیبت سے مدام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

روضۂ[۲] انور مین ہی مجکو میسر ہو نماز
اور استغفار و تسبیح و ثنای بے نیاز
وقت اس خلوت کا یا اللہ ہو جاوے دراز
ہین مری ہمکام تیرے ہی سپرد آے کارساز

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

باادب ہونمین کبھی بالینِ اطہر کی قرین
اور خیالِ رخِ روشن دلمین ہو نقشِ نگین
اور کبھی ہون چہرۂ تاباں کے آگے مین حزین
کہتا ہون صلِّ علیٰ روح شفیع المذنبین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

روحِ احمدؐ پر تو حاصل[۳] ہی یہان عرضِ سلام
پر مزا جب ہے کہ جا کیجے وہان عرضِ سلام
منہ تو دیکھو میرے قسمت[۴] مین کہان عرضِ سلام
ہان اگر آسان کری رب جہان عرضِ سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

حضرتِ حق سی ہی نازل وہان کامل صلوۃ
اور فرشتی بھی سبھی کرتے ہین نازل صلوۃ
اوسپر ہر مخلوق سی یارب ہے شامل صلوۃ
ہو بآوازِ حزین مجکو بھی وہان حاصل صلوۃ

[۱] درمیان حجرہ منبر ہو جب میرا قیام
[۲] روضہ انور مین ہی مجکو میسر ہو نماز
[۳] روح احمد پر تو حاصل ہی یہان عرض سلام
[۴] منہ تو دیکھو میرے قسمت مین کہان عرض سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

بھیجتا ہون لو تو مین یہانسے ہی احمد پر درود
اور پہنچ جاتے ہین قافلہ صد لیکے مقصد پر درود
پر حضورے رمین خدایا ہو محمد پر درود
ہو کے حاضر جاکہون اوس پاک مقدر پر درود

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مجسے ہو دین وہ ادا الفاظ و مضمون سلام
جو کہ ہین اصحاب سبی ثور و مسنون سلام
یعنے جو مسنون ہین دستور و قانون سلام
دیکھیے کسدن ہو یہ محروم مقرون سلام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

رات دن یارب وہان تسلیم کا ہو اتفاق
لاکھون کعبی کا جو کچھہ ہی لین اشتیاق
کیا سرورِ وصل اور کیا شکوہ دردِ فراق
اب بینی کی جدائی ہی جذایا مجھسے شاق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور کہان قسمت کہ وہان میرے تو ہون لاکھون سلام
ایک بھی دیون جواب اونکا مجھے خیر الانام
جب حضورِ شاہ مین حاضر ہون مین مثلِ غلام
غرض حالِ دل بھلا کیونکر رہے پھر ناتمام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

عرض یہ ہو وے کہ دردِ ہجر نے مارا مجھے
آپکے در تک مقدر نے نہ پہنچایا مجھے

۷ بعض الوہابیون نے کہا ہے کہ ہمارے سلام کہنے کی کیا ضرورت ہے ہم تو درود پڑھتے ہین اور سلام درود مین آجاتا ہے اونکے جواب مین کہا گیا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا ہے

یعنے سامانِ سفر بر سون نہ ہات آیا مجھے
آپ ہی کی شوق مین شوق اصل کا تہا مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیال دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ جو کچھ مجھپہ گذری کیا کہون
یا رسول اللہ دل کی بیقراری کیا کہون
یا رسول اللہ جو حالت تہی میری کیا کہون
اور دعا یہ جسقدر ورد زبان تھی کیا کہون

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیال دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ مرے ماں باپ تم پر ہون نثار
مجکو ملکِ ہند کا رہنا تھا مثلِ قید نار
اب مدینا آپکا ہی جنت الفردوس دار
یا رسول اللہ کہا کرتا تہا یون مین بیقرار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیال دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ مین مشتاق تھا دیدار کا
مسجد و محراب کا منبر کا ہر آثار کا
روضۂ انور کا یہان کی ہر در و دیوار کا
اول و آخر یہ تھا ہر دم میری گفتار کا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیال دل مدینے کے قریب

یا رسول اللہ لاکھون شکر مولی کے لیے
آپکے اب جو چرن مینی ہی یہان آکے لیے
اب مبارکباد میری چشم بینا کے لیے
آرزو یہ تہی اسی محو تماشا کے لیے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیال دل مدینے کے قریب

اب مبارک میری آنکھون کو جمالِ طیبہ ہو
اب مبارک مسجدِ احمد مین سر کو سجدہ ہو
اب مبارک میرے ہاتھون کو شمائلِ وضعہ ہو
اب اثر مجکو مبارک اس دعا کا کیون نہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یارسول اللہ اب مجکو ہوئی اتنی خوشی
کیا عجب ہے جو مین شادی مرگ ہو جاؤن ابھی
اور ہوا ہو کر عجب کیا روح یہان آتی مری
جب مدینے کی سفر مین بہی یہی فریاد تھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اب سرورِ وصل سی بیخود ہون مین یا مصطفےٰ
ہی یہی حیرت کہ مین اور روضۂ خیر الوریٰ
خواب مین ہی یا کہ بیداری مین ہی یہ ماجرا
کیا مرا کہنا وہ سچی مچ خدایا ہوگیا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

نفس پر ظالم ہون استغفار ہی رب سے مری
آپ بھی میری شفاعت کیجئے حق سی یا نبیؐ
تاکہ پاؤن مین بھی تو آپ رحیم اد سکو ابھی
یہ تمنا ہی تو لازم اس تمنا ہی مین تھی

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا نبیؐ ڈرتا ہون مجکو پھر نہو دردِ فراق
پھر نہو وہ اشکِ سرخ چہرۂ زرد فراق
پھر کہین منہ پر پڑی میرے نہو گردِ فراق
یون کہا کرتا تھا مین بھر کر دمِ سردِ فراق

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

بس وہان سی یا خدا دم بھر مجھے رخصت نہو
جان رخصت ہو بدنسی پر مجھی رخصت نہو
دیکھکر وہ روضۂ انور مجھے رخصت نہو
حیف ہے اتنک وطن سے گر مجھے رخصت نہو

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

حضرت صدیق کو بعد اوسکی ہو عرضِ سلام
جو ہین صادق یار غارِ حضرتِ خیر الانام
سب سے بالاتر ہی بعد از انبیا جنکا مقام
انکا مشتاقِ زیارت ہے بہت یہ مستہام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

پھر تحیہ عرض ہو فاروقِ اعظم کے تئین
قول سی جنکی موافق آیا قرآنِ مبین
جنکے باعث سارے دینون پر ہوا غالب یہ دین
اب طفیلِ دونون ستان رحمۃ للعالمین
صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیا ہی عالی شان ہین دیکھو تو احبابِ رسولؐ
کیون نہو وین جو کہ تھی قربان آدابِ رسولؐ
عالم برزخ مین بھی ہین دونون ہمخوابِ رسولؐ
یا الٰہی اب طفیلِ قربِ اصحابِ رسولؐ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہین مدینی مین محمد مصطفےٰ کے جتنی چاہ
گر دہون مثلِ سگِ کہف اونکی مین بھی یا الٰہ
چاہ مین پانی کی اونکی تشنہ لب یہ دل ہی آہ
ہو نہ یارب میری بی سامانی ابتو سدِ راہ

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اللہ اللہ کیا نصیب اوس کوچہ و بازار کے
جو مشرف ہین رسول اللہ کی رفتار کے
پڑتی تھی ہر گام قدم ہان سید ابرار کے
یہ دعا ہے شوقمین اوس معتبر آثار کے
پہنچے پہنچے تبرک کے ۱۲

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

بار آتا مین نہین تقصیر بے اندازہ سے
کوئی باندھے مجکو لیجا کر ستون توبہ سے
خاک میری پاک ہو پہلے تو قربِ مکہ سے
پھر خدا طیب بنائے قربِ خاکِ طیبہ سے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

ہے جو نزدیک مدینہ مسجدِ پاکِ قبا
رونق افزا اوسکا ہوئی تھی مصطفےٰ
پھر مدینے سے بھی آتی تھی ہان خیر الورےٰ
اوسمین دو رکعت ہین عمرے کے برابر یا خدا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

مسجدین جو دو رہین ہین مدینے کی قریب
خاک مین اون سبکی رکھ سر میرا یارب مجیب
کیونکہ اون سبکو قیام مصطفےٰ سی ہی نصیب
دیکھیے کب یہ مقیم خستہ دل ہوگا غریب
حصہ ۱۲ مسافر ۱۲

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤں مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

جائی حنانہ کوئی کاش دکھلائی مجھے
اور ستون بوکبابہ تک بھی لیجائے مجھے

محمی

مجھسے وہان تو بہ ہو اور رونا بہت آئے مجھے
بس سوا احد کے وہان کس پہنچائے مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مرقد انور پہ ہو عرض تحیہ صبح و شام
پھر بقیع پاک کا دیکھون مین جلوہ صبح و شام
مدینہ طیبہ کے متبرکہ کا نام ہے ۱۲

ادسمین اہل بیت کا دیکھونگی قبہ صبح و شام
کرد عا مولی سی ایدل کرکی گریہ صبح و شام

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

قبہ عثمان ذی النورین بھی مجکو دکھا
قبہ پر نور ابراہیم ابن مصطفے

اور قباب دختران حضرت خیر الوری
کیون نہ سب آسان ہو یہ گر بلطف کبریا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

ہمات المومنین کا قبہ عصمت دکھا
بس سے طفیل روح پاے دوش ہادی کا مزا

اور بھی قبے وہان موجود ہین جو یا خدا
ہو شرف سبکے زیارت سے مجھی جلدی عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

اور خصوصاً روضہ سہرا بھی دکھلانا مجھے
یا حیا اوس مرقد عفت پہ لیجانا مجھے

وہان جناب سیدہ مین جلد پہنچانا مجھے
تو بنا یارب مدینے کا ہے دیوانہ مجھے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثل خیال دل مدینے کے قریب

مسجدِ زہرا مین بہی سجدہ ہو مولے کو مرا
وہان فراقِ مصطفےٰ مین رو رو تی تھین خیر النسا

اس لیے بیت الحزن نام اونکی مسجد کا ہوا
دلکو رقت ہوتی آنکھونکو مری وہان ہو عطا

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

یا الٰہی مجکو دکہلانا صحابہؓ کے مزار
جان و دل سی مال سی تہی جو کہ حضرت پر نثار

اور بن دیکہے رسول اللہ کے تھے بیقرار
بیقراری ہے وہان کی مجکو یا پروردگار

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور شہیدانِ اُحد کی بہی زیارت ہو مجہے
ہر جبل کی نخل کی وادی کی رویت ہو مجہے

ہر زیارتگاہ سی حاصل شرافت ہو مجہے
دیکہیے اب رنج ہجران کتنی مدت ہو مجہے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

اور یہی ارمان ہی میری دلِ صد چاک مین
مرکی مین بہی خاک ہو جاؤن بقیعِ پاک مین

خاک میری پاک ہو ملکر وہانکی خاک مین
اب تو بس یون ہین ہمائی ہی دلِ غمناک مین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

دلکو یون طیبہ سے الفت ہے تو احمد کے لیے
اوسکی ہر شی سی محبت ہے تو احمد کے لیے

اوسمین مرجانیکی رغبت ہے تو احمد کے لیے
آرزو یہ بے نہایت ہے تو احمد کے لیے

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب

جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

کیون مدینے کی حرارت[۱۱] مین نہو ہر کام دین
حفاظت[۱۲]
کیون نہ اوسمین دردمندِ دین کو آرام دین

بیچمین[۹] نام مدینہ کی ہی دیکھو نام دین
جسمین حاصل کام دین ہو اور سب اکام دین

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

سوچتا کیا ہی کہین چل بھی یہانسے اے فقیر
اپنی کہنی کو ذرا سچ کر دکھادی ای فقیر

کام کر سب اپنی مولیٰ کی حوالی ای فقیر
اب تو مدت ہوگئی یہ کہتی کہتی ای فقیر

کاش جلدی ہو مری منزل مدینے کے قریب
جاؤن مین مثلِ خیالِ دل مدینے کے قریب

سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدیکہ پر گہر بود از وی دکانِ جان
شکریکہ پر شکر بود از وی دہانِ جان

باد اثنار بارگہ واجب الوجود
بستایدش مگر دل من از زبانِ جان

د حمد احسن الخالقین خالق حسن حمتہ للعالمین از دانش ہای پسندیدہ و کنش ہای گزیدہ انسان آنست کہ پیش از آنکہ کار بہ بیسامانگی کشد خود را لکن و انماید چہ کہ اگر خون جگر بر قرطاس دو انیم خامۂ شنجرفی سازد و از کتاب تنایش سرحی سر دستان نگارد نیز گرہ از کار نکشاید اندیشۂ حمدش جز سودا سودی ندہد و بی سرائیدن این رباعی از دام خیال محال نہد

رباعی ✤ انجا که دلیلِ عقل را مدخل نیست ✤ مقصود ز جهاد مطلب از علم یکی است ✤
این عرصه صفحه نیست درگاهِ خداست ✤ ای خامه بدست باش و بر خود نبیست ✤ و نعتِ
حضرت وجیهِ دو جهان احسنِ حسینان کون و مکان مهبطِ جبرئیل پیشوائی سبیل افتخارِ آلِ خلیل
اعنی نبی اسمٰعیل محمد رسول الله علیه وعلیهم صلوات من الله الجلیل کار یست مفوض بقدرت
رب غنی و قدیر نه بدست و قلمِ نبذهٔ حقیر و فقیر **رباعی** ✤ ممدوح خدست ذاتِ مقبولِ
رسول ✤ هان در صفتش کلام ربی است نزول ✤ کار یکه فقیر کار علام و غنی است ✤ در مدحت
او فکرِ جهول است فضول ✤ **اما بعد** راجی رحمت رب قدیر مداحِ بشیر و نذیر
نبذهٔ حقیر **محمد حسین فقیر** بخدمت مومنین مشتاقین خیر الانبیا عرض ساست که چون
دیوانِ نعت نذیر البشیر علیه صلوات من الله الاکبر موسوم بسفینهٔ عشق مدینه بختم رسید تمنای
آن ناخن بدل زد که مدح سراپای رسول اکرم صلی الله علیه وسلم نیز ضمیمه اش شازم و تنفیح
قلوب احباب دین پردازم فلله الحمد که تیسیر آرزو گردید و بشمول دیوان از قوه بفعل رسید
و بیان نعت جناب سید المرسلین علیه صلوات من رب العالمین ازین پر قصور باعث چه آید فلهذا زبان قلم می سراید
اشعار همین بس گر چه من کاسد قماشم ✤ که در سلک خریدارانش باشم ✤ **قطعه** در بیانش تا سخن آید بجنبش مشتمل
حرف خاموشی چه نگین مدعا افتان است ✤ حرف توصیفش فقیر از من بود بس ✤ خامه زین تکلیف بین تا بکجا افتان است ✤
وصلی الله تعالی علی حبیبه و رسوله محمد و اصحابه و ازواجه و ذریته و اهل بیته اجمعین ✤ ✤

بسم الله الرحمن الرحیم

لله الحمد که سلطان ہی مہمانِ فقیر	آج کس قرب سے ذی شان ہوئے شانِ فقیر
دافعِ حزن ہے اب کلبهٔ احزانِ فقیر	بن گیا کعبهٔ حرم گوشهٔ حرمانِ فقیر

۲

زنبہ اوس قول کا مصداق یہ اب میرا ہے
ابن مسجود ہلا لیک جو لقب میرا ہے

۳

ظلِ طوبیٰ ہی عیاں سایۂ دیوار اپنا
گل سے زخمِ دلِ گلزار ہی ہر خار اپنا
ہے گلیم اب شرفِ کسوتِ ابرار اپنا
بوریا آج ہے استبرقِ اخیار اپنا

۴

آج یہاں نقشِ حصیر اپنا ہے جو حسنِ زمین
حسن وہ حور کی ہاتھو نمیں لکیروں سی نہیں

۵

کیوں حصیر آج نہو رشکِ حصارِ شاہاں
حلقۂ فرما ہی جہاں اصلِ فخارِ شاہاں
کیوں نہو دارِ حزن غیرتِ دارِ شاہاں
ہر خسِ خانہ ہی صد رشکِ منارِ شاہاں

۶

کیوں نہ ہر رحمتِ دل صورتِ رحمت بن جائے
حلسِ بیت آج نکیوں سندسِ جنت بن جائے

۷

آج یہاں ہر خطِ ساغر ہی دلیلِ اسرار
ذرۂ درد ہی خورشیدِ سماواتِ فخار
ہو گیا آہنِ دل رشکِ زرِ دست افشار
داغِ دل شمعِ حرم وار ہے نور الابصار

۸

بیتِ ویران مرا کس نور سے معمور ہے آج
لیلۃ البدر بھے دریوزہ گرِ نور ہے آج

۹

کیا محلِ حسنات آج ہوا حال اپنا
ثقلِ میزان قیامت ہوا اثقال اپنا
رشکِ شمشاد بنا سبزۂ پامال اپنا
کاسۂ فقر ہوا کیسۂ اقبال اپنا

۱۰

اب مرا قریہ اوس اقبال سے آباد ہوا
کہ سراسر غمِ ادبار سے آزاد ہوا

۱۱

خشکِ لب دیدۂ تر تھی جو رفیق اپنی مدام
جلوۂ بحر و براون سی ہوا اب حظِ انام

دو دِ دل آج ہوا کاکلِ محبوب مرام
ہی دم سرد مین بادِ سحری کا اشتمام

۷

غم دارین سے مبہجے ہوا آج اپنا غم
زلفِ معشوقِ تمنّا ہوئے زنجیرِ الم

ای فقیر آج وہ سلطانِ جہان مین مہمان
نہین آفاق مین ہوتی جو نصیب شاہان
خاکِ سفل پہ تہا مقدمِ اعلیٰ کا گمان
جذبِ دل تیرا کہان اور کہان وہ ذی شان

۸

کیون غزل خوانِ لہ احمد نہون مین ہر دم
غزلِ حمقے بنے ہوا دامِ غزالانِ حرم

آج کس روح سی ہی یہ تنِ بیحس حساس
ابرِ رحمت کو ہی کیا آج مری خاک کا پاس
جسکا ہر قطر ہوا صفرِ ترقی حواس
بن گئی ہر بنِ مو دیدۂ اسرار شناس

۹

سُبحاتِ ابدی سے یہ کیا کس نے ظہور
بھر دیا دیدۂ دل مین مری اک غیب سے نور

آج دردِ متالم کے دوا حاصل ہی
آج امراضِ درونی کی شفا حاصل ہی
آج امید دلی یاس کی جا حاصل ہی
آج مین کیا کہون ہمدم مجہی کیا حاصل ہی

۱۰

امرِ ذوقی کا بیان کون سی الفاظ سے ہو
غیر ملفوظ عیان کون سی الفاظ سے ہو

آج بالیدگی فرخ سرورِ محزون
تنگ ٹھیراتی ہی سمت مین کلاہِ گردون
منزلِ شمس سے مرگھر کا مقب ہے مہزون
نورِ انوارِ جہان آج ہی اس مین کمنون

۱۱

وصلِ عمرِ طبیعے نے کیا آج نزول
جان و دل نذر مین ایکا ش اگر ہو مین قبول

اطلسِ چرخ بنا جنکے لیے فرش براہ
ہوگئی جلوہ گرِ مجلسِ فقیر آج وہ شاہ

جوشِ زن دل مین ہے وہ شوقِ سُرور دیخواہ
فرطِ شادی ہو عجب کیا مجھی مرگِ ناگاہ

۱۲
یہی حیرت ہی کہ یہان اور شہ دین آجائی
بالیقین دل کو یقین ہو تو یقین آجائی

قافِ قرب آج ہوا قاف سے اعظم میرا
یعنی فکرِ صفتِ شاہ ہے ہمدم میرا

امرِ اوسط ہے جو توصیف مین مہتم میرا
دل نہین مدحِ محمد مین مذمّم میرا

۱۳
مجکو اترانے سے اطرا سے بچائے اللہ
مدحِ غالے کا مجھے منہ نہ دکھائے اللہ

کیا ہی اوتری صحفِ نعتِ رسولِ مختار
بن گئی ارضِ حرم آج زمینِ اشعار

آئی اشباحِ مضامین وہ عطای غفار
مظہرِ نورِ قدم ہین جو سراپا انوار

۱۴
یعنی ہے شانِ سراپائے محمد نازل
آج مجھپر ہے وہ خیریّت سرمد نازل

بحرِ اشعار ہی یہان رکشِ کوثر گویا
وزن ہر شعر مین ہی ثقلِ ترازوی جزا

نقطہ ہر حرف کا ہے مردمِ چشمِ بینا
ہی سخن ناسخِ طغیانِ و غلوِّ شعرا

۱۵
حاصلِ قریۂ گفتار کچھہ آج ایسا ہے
داخلِ صد ملکِ سخن دیکھکے شرماتا ہے

چیزی در وصفِ سخن کہ محلِ اوصافِ نبوی ہم اوست گوید

۳
یہ سخن رشکِ گلستانِ جہان کیونکے نہو
یہ سخن نورِ نشستانِ جہان کیونکے نہو

رونقِ شانِ سخن شانِ جہان کیونکی نہو
سامی اس باسے سامانِ جہان کیونکی نہو
سخن ۱۲

۱۶
گر سخن کا کشفِ اسرار نہوتا واللہ
فضل بھی قرآن مین بسکرار نہوتا واللہ

یہ سخن وہ ہی کہ جو معجزۂ عیسےٰ ہے
اس سخن کے لیئے بیتاب دلِ موسیٰ ہی
یہ سخن وہ ہی کہ اسرارِ شہِ اسرا ہے
یہ وہ شاہد ہی کہ در پردہ ماَاَوحی ہی

۱۷
طورِ دل کے لیے عالم مین تجلی ہے سخن
دیکھلو آئینۂ صورتِ معنے ہے سخن

ہر مسافر کے لیئے کشتۂ کعبہ ہے سخن
رات دن رہبرِ عشاقِ مدینہ ہے سخن
ہر خطا کار کو یہان عذرِ خطیئہ ہے سخن
قابل التوب کے درگاہ مین توبہ ہے سخن

۱۸
شرف انسان کو ملک پر ہی سخن کی باعث
نازمین ارض فلک پر ہی سخن کی باعث

یکسِ عشق کو خود مونس و ہمدم ہی سخن
داغِ دل کے لیئے کافور کا مرہم ہی سخن
صاحبِ زینتِ مدحِ شہِ عالم ہی سخن
ہان قبیح اوس کو کہو جو کہ بد و مذمم ہی سخن
صلے اللہ علیہ وسلم ۱۲ ۔ بندم ۱۲

۱۹
کچھ نہین جایِ سخن یہان کہ سخن ہی وہ رفیق
جذبِ مطلوب مین سہل اوسکو ہی ہر فتح عمیق
راہ دور ۱۲

خود سخن کے لیے ہین چار کتابین تفسیر
اور سخن سی ہوا کاشانۂ عنصرِ تعمیر
ہی حدیثِ نبوی خاص سخن کی تصویر
سخن مدح سی ممدوح ہوئی ذاتِ بشیر

اس سخن مین ہی سراپائی محمدؐ کا بیان
اب یہ لکھتا ہے قلم جس کو بعونِ الرحمان

چیزی در وصفِ قلم کہ وصافِ رسول اکرم ہم وست گوید

۲۰

کیون نہو وصفِ قلم کاتبِ لوحِ محفوظ
ہو گیا جس سے یہ ما کان و یکون سب ملفوظ

کب نہین دفترِ کونین قلم سے محظوظ
یہ وہ یکتا ہی کہ ہی ضابطِ ہر حظّ و حظوظ

۲۱

اس نی خود لکھی ہی آیاتِ قدم کی تفسیر
یہ قلم وہ ہے کہ ہے نون و قلم کی تفسیر

۲۲

کون ہر دم ہی وہ اس مُنہ مین الٰہی نفّاخ
واہ کیا کچھ یہ قلم کی بھی قلمرو ہے فراخ

کہ حصر سرا سکے دو عالم مین ہوئے قرع صماخ
لکھ رہا ہی یہ زمین پر بھی تو سر بہ کاخ

۲۲

سرو کس باغ کا ہی رونقِ گلزارِ قلم
شاخ کس نخل کی ہی پر گلِ اسرارِ قلم

۲۳

بی زبانی پہ بھی اللہ رے اسکا وہ بیان
کاشفِ رازِ دلی ہی یہ مگر کیا ہی نہان

کہ یہان طوطیٔ ہر نطق ہی دی طی لسان
گوشِ دل مین یہی کہدیتا ہی چپکی سی کہ ہان

۲۴

نہین ناکس کی سزاوار یہ شانِ اسرار
با ادب چاہیئے اسطور بیانِ اسرار

۲۵

صورتِ خضر سرِ چشمۂ تاریکِ دوات
خامہ سکو نکہو کیونکہ یہ خامہ دن رات

کہینچتا مردۂ دلونکے لیئے ہی آبِ حیات
پختہ سازا ونکا ہی جو جو ہین یہان خام صفات

۲۶

یہ قلم وہ ہی کہ خود جس نی باذنِ الرحمان
گر دنِ دل کے لیئے سلکِ جواہر ہے یہ کلک
اس سیاہی مین وہ انوار مظاہر ہے یہ کلک

لکھی توریت اور انجیل و زبور و قرآن

کاتبِ وحی حدیث اس کا لقب ہے شایان — کہ انہین دو کی لیی اسکو ملین ہین دو زبان

۲۵ صورتِ دستِ دعا اب یہ سراپا ہے دراز
کہ سراپائے محمد کا بھی ہون نقش طراز

بارک اللہ ہوی مقبول دعای خامہ — اور ہوا نفس جہول اسکی سبب علامہ
تو ہوا مجھسے یہ آغازِ طرازِ نامہ — کیا ہی گرم آمد مضمون کا ہوا ہنگامہ

۲۶ چشم بد دور وہ مضمون ہین ماشاء اللہ
اپنی قدرت کا دکھاتا ہی تماشاء اللہ

ہی دلیل آج تو اوصافِ محمد پہ رقم — کیجیے کیونکر اسی قرطاسِ مُلبّد پہ رقم
یہ وہ مضمون ہے کہ ہو لوحِ زبرجد پہ رقم — قلمِ زر سے ہو الواحِ زمرّد پہ رقم

۲۷ بلکہ مسطور ہون اسطور سراپا کے سطور
قلمِ نور ہو قرطاس ہو رخسارۂ حور

چاہیے صرفِ قلم اسمین ہو شاخِ طوبیٰ — کاغذ مشق ہو اسکا ورقِ شمسِ ضحیٰ
اور سیاہی ہو سویدای ضمیرِ حورا — نقطۂ حرف بنی مردمِ چشمِ عینا

۲۸ اور بنین خطِّ شعاع اس کے خیوط مسطر
دمبدم صرفِ مداد اس مین ہو آبِ کوثر

اور سُرخی کی لیی اس مین ہو شنجرفِ شفق — اور پئی جذب مداد ین ہو صوفِ استبرق
ہات آجاتی کبھی کاش جو قرطاسِ فلق — لکھون آج اسکی وہ نورانی و رنگین ورق

۲۹ دیکھکر رنگِ شفق روی افق فق ہو جائے
ورقِ شمسِ ضحیٰ طالبِ رد فق ہو جائے

۶۱۱

در ردِّ شاعرانِ اہلِ طغیان کہ در ضمنِ نعتِ محمدیہ علیہ الف تحیہ تحقیرِ شانِ حضرتِ جبرئیل و دیگر انبیا علیہم السلام کفر می ورزند گوید

۳۰ ظاہر الحاد ہوا اوسکی سخن سی واللہ — جسکا جبریل کی تحقیر سی ہی نامہ سیاہ
وہ مکین ہین وہ امین ہین جو متاعِ ذی جاہ — آپ جنکے لیے رہتی تہی نبی چشم براہ

۳۱ دلِ احمد سی تو پوچہی کوئی کیا ہین جبریل — جسمین خود ملقیٔ اسرارِ خدا ہین جبریل
وصف جبریل کا مزدور جو مذکور ہوا — ملحدانہ سخن اوس کا ہی مشہور ہوا
کسقدر رحمتِ رحمان سی وہ دور ہوا — کسقدر خالقِ جبریل کا مقہور ہوا

۳۲ کیون نہ ایسا ہو کہ وہ ایسی مکرّم ہین رسول — وصف قرآن مین کریم اونکا ہی ظاہر منقول
خوب کہل جائیگی وہ آنکھ تہ سنگِ اجل — نظر آتا ہی جسی دین یعقوب کہرل
توبہ ہی یون ہو کہین عینِ نبی مستعمل — کوئی تشبیہ نتہی اور نصیبِ اجہل

۳۳ اس مین تعظیمِ رسولِ عربی کا ہیکو ہے — مدحِ احمد کہین تحقیرِ نبی کا ہیکو ہے
ذکر ہی حضرتِ یوسف کا تو کیا بی تعظیم — جنکو فرماتی ہین منعوت کریم ابن کریم
کس امانت سے ہی ذکرِ زکریا و کلیم — کیسی تحقیر سی ہی وصفِ مسیحائی مخیم

۳۴ یون ہی اخوانِ محمد کا جو موہن ہے کوئے — کس کی اخوان سی کیا جانیی وہ جن ہے کوئے

۱ یہ شعر بنظر تحقیر و توہین انبیاء
۲ کہ ان کی دولت ایمان ہین
حضرت جبرئیل علیہ السلام
کو ان میں اور دیگر انبیاء
علیہم السلام کی شان میں
کلمات تنقیص کہتے ہین ۱۲
۳ سرایای سخن
ہین نعت خود وہ کلام کہ جو
ہین نعت جبرئیل علیہ السلام
حالانکہ حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی شان
ہین آیا ہی ۱۲
۴ صورت ہین آیا
ہے کہ ابراہیم بن ابراہیم
بن یعقوب بن اسحاق بن
یوسف بن یعقوب بن
اسحاق بن ابراہیم ۱۲

میں مانا کہ بُرا طبع کا موزوں کوئی ہو
فکرِ صائب میں بھی صائب ہے سی مقرون کوئی ہو

شعرا میں وہی سرکردہ غاوون کوئی ہو
خامہ مرفوع تو اوس سے ہو جو مجنون کوئی ہو

۳۴ | استعارات و مراعات کی ہشیاری ہے
ہجو میں خوب جنون کی اوسی بیماری ہے

گنگ ہوئی وہ زبان جس سے ہوا یذکرِ رسول
دمِ جبریل ہوا اور اوسمیں تولائے رسول

یا کہ مخلوق میں جو قبلِ نبی آئی رسول
اونکی تحقیر ہوا اور آپ ہوئے شیدائے رسول

۳۵ | اپنا دیوانہ نبی کب وہ ہے شیدائے نبی
ایک ہشیار ہے دیوانہ مطلب وہ ہے

جسکا مقصود فقط شعر ہو کیا اوسکو شعور
کیونکی ہوتی ہے بیانِ نعتِ رسول مغفور

کوئی وادی یہ میں گو ہو مسرور
جو کہ ہی ذامِ رسول وہی نبی کا مقہور

۳۶ | ایسی احسانِ ترا شیدہ کا محسن ہے مسیٰ
اپنی تردیک وہ حسّان ہو لیکن ہے مسیٰ

قصہ کوتاہ کہاں پہنچی طبیعت میری
رحمتِ خاص ہوا اور ہوئے معیت میری

روحِ حسّان سی ایکاس ہو قربت میری
حسنِ احمد کی ثنا گوئی ہو رحمت میری

۳۷ | محو اس نظم کا ناظم ہو تحسینِ رسول
یون فقیر اب مترنم ہو تحسینِ رسول

بیان حسن و جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم با جمال

ظاہر و باطنِ محبوب وہ حسن عیان
کہ بیان اوسکا نہیں طاقتِ جن و انسان

اوس محاسن کے حسین مین وہ جمیع دو جہان | کہ شریک اونکا نہین ہے کوئی اورین مین ہان
بسبب حسن مین ۱۲

۳۸ جوہرِ حسنِ رسول آمدہ آن جوہرِ فرد
کہ خدا باد گرش وعدہ تقسیم نہ کرد

کس سے موصوف ہو وہ ذی شرفِ حسن و جمال | ہی جہان بہر صفِ خدام صفِ حسن و جمال
یعنے وصاف ۱۲

ذات احمد ہی وہ دُرِّ صدفِ حسن و جمال | سایل حسن ہے وہان بہی کفِ حسن و جمال

۳۹ کیونکی معقول بشر ہو رمقِ حسنِ مقیم
جلوہ فرما ہو اجس حسن پہ خود حسنِ قدیم

صفتِ حسنِ نبی ہی صفتِ مہرِ منیر | کہ بیان اسکا باعثِ تصغیر ہی اوردہ کبیر
دیئہ وصف ہے اکبر نظر آتا ہے صغیر | دعوئی وصفِ سراپا ہے سراپا تقصیر
ہمکو ۱۲ ہمارے ۱۲

۴۰ شدہ مفہومِ دلم کبرِ جمالِ اکرم
مہر در وصفِ صغیر است و محیطِ عالم

ہمسے ہوتا نہین کچھ وصفِ جمالِ مرسل | یعنی آنکھونمین جو پھرتی ہی مثالِ مرسل
خاص کیا ہو سکے تفصیلِ جمالِ مرسل | ہی یہ مجمل صفتِ فضل و کمالِ مرسل

۴۱ کہ فضائل مین محمد کی ہے تطویل فضول
قدرِ مرسل سی عیان ہوتی ہی خود قدرِ رسول
حدا ۱۲

خالی حکمت سے نہین فعلِ حکیم و علام | حسنِ محبوب کا عالی کیا وہ سب سے مقام
کہ جو ہوتا کہین ظاہر بہی وہ عالم مین تمام | مستطیع اوسکی نہوتی کبہی یہ چشمِ انام
طاقت ۱۲

۴۲ لایکلف کا یہ مصداق پے نفس ہوا
ندیا وہ جو یہان شاق پے نفس ہوا

قدرِ طاقتِ ابصار دکھا یا ہمکو — تو ہوئی مدحِ محمدؐ کی تمنا ہمکو
صورتِ مدح ہوئی مُبصرِ معنا ہمکو — حسنِ احمد ہوا دارین مین سُنے ہمکو

۴۳ حسن وہ مطلعِ انوارِ الٰہی ہے یہ
کہ ہمین وعدۂ دیدارِ الٰہی ہے یہ

اللہ اللہ الفِ قامتِ آغاز انام (اول مخلوق ۱۲) — یا دِ آتا ہی جسے دیکھئے اللہ کا نام
سر بلند اوسکی بلندی سی ہین کونین مدام — قدِ محبوب ہے وہ سروِ ریاضِ اکرام (آمین ۱۲)

۴۴ رشکِ قمری ہوئی جان وتنِ ملک وملکوت
طوقِ عشق اوسکا ہی اور گردنِ ملک وملکوت

متوسط قدِ موزون ہی وہ سرتا پا نور — کیونکہ منصوص ہی (حدیث ۱۲) اوسط صفت خیر امور
کیسی ہی ذی قدِ بالا رہین ہمراہِ حضور — سب سے عالی نظر آتی ہین وہی وقت مرور (حضرت صلعم ۱۲)

۴۵ قدِ بالای محمد مین وہ اعجاز ہے واہ
نظر آتی ہین وہان قامتِ بالا کوتاہ

بارک اللہ تعالیٰ قدِ سلطانِ ورا — رفتہ چون در شبِ معراج بعرشِ اعلیٰ
لام زلف ۵۳ وقدِ او خوذ پئی صدقِ اسرا — انتباہیست بتاکید وبتحقیق بما

۴۶ بالتقد فازمع الجسم علی نور العرش
سمعت سمع قبول لہ وآذان العرش

ذریتِ شریفِ رسالت ہے قدِ پیغمبر — خلعتِ اذنِ شفاعات بہی روزِ محشر (خلعت ۱۲)
راست آئیگا اسی قد پہ حضورِ داور — راستی آتی ہی کیا راست اسی قامت پر

راست ایسا قدِ یکتائی نہیں نیک آیا

۵۳ یعنی حرف لام زلف کے قد پر ہے اور الف قد کا ہے اور لام الف کا ہے اور الف قد کا ہے اور لام الف کا ہے اور الف قد کا ہے ۱۲

۴۷ کہ نظر دین اخیر چشم کا دل ہی ہی نہ ایک آیا

وہ جمالِ نبوی ہی اثرِ نورِ جلال — اس لیی اوس قدِ پرنور کا سایہ ہی محال
اور جس سایہ نی وہان زیرِ قدم پائی ممال — گویا اوس ظل کو بھی بی آئی قضا کی عمال

۴۸ مردمِ دین انسان بنایا اوس کو
نور مے وہ بھے نکہنا کہین ہمایا اوس کو

سرِ عالی ہی حباب یم رضوانِ خدا — تاجِ ہر سجدہ ہی اوس سر کا وہ دُرِ رضا
ہو اگر نقدِ سجودِ دو جہان اوسپہ فدا — تو بھی ارزان ہی اوس تاجِ منوّ کی بہا

۴۹ کیا بیان ہو صفتِ یاس رئیس الابرار
جسکا ہر سجدہ یقینی ہی قبولِ جبّار

لیلِ اسرا ہین وہ موی سرِ شاہِ دو جہان — اور ہر اک تار ہین ہے فیضِ شبِ قدر نہان
شبِ طاعت متہجد کو نصیب ایسے کہان — جو تعلق ہین ہے حفظِ دلِ بیدار یہان

۵۰ زلفِ لیلِ سعادات ہین وہ زلف کے تار
زلفِ دل کے لیے زلفی ہے حضورِ غفار

دلکشا ایسی ہی اللہ وہ پُر نور جبین — صبح صادق ہے کہ آفاق مین بستی ہی مبین
دینِ کاذب کا فراوسی دیکھی تو دہین — سجنِ خالقِ ایمان مین ہو سر بزمین

۵۱ جلوہ فرما جو وہ پیشانیِ فائق ہو جاے
دیکھکر ناصیۂ کاذبہ صادق ہو جاے

شجرِ طور ہی گویا قدِ زیبائے رسول — جلوۂ طور کی لمعات ہین پیمائے رسول
جنکو پیش آگئی پیشانیِ بطحائے رسول — ہمہ تن چشم رہی محوِ تجلّائے رسول

یکنظر خواب مین اب بھی جو وہ دلکش آجای
۵۲ دلِ مشتاق کو موسیٰ کی طرح غش آجای

کس قرینی سی قرین جبین و کمانِ ابرو — قابِ قوسین کی تصویر ہی شانِ ابرو
سورۂ نون ہے خود وصفِ بیانِ ابرو — قبلتین آج ہین عالم مین نشانِ ابرو

یا درِ کعبہ ہے وہ جسمین دعا ہی مقبول
۵۳ بال بال آپکا کیا نامِ خدا ہی مقبول

وصفِ ابرو مین قلم میری قلم کی ہی زبان — ایسا عالم مین سرِ فکرِ سخنور ہی کہان
کہ سلامت جسے یہان رکہی یہ شمشیر بیان — ہی محالات سے اوصافِ ابرو کا نشان

نقشِ ابروی بنی کھینچ نسکے جو کھینچے
۵۴ کس کی طاقت ہے کہ اس قوس و قزح کو کھینچے

آمی اوس ابروِ عالی پہ اگرچہ عتاب — اسقدر گو رہی وہ قہر مین ہی موجِ عذاب
کیونکہ عالم مین عتابِ نبوی ہی وہ حجاب — کہ نہان جسمین ہی قہار کی خود نارِ عقاب

جھانکتی ہی دلِ کفار کو اس پردے سے
۵۵ اونپہ پر غیظ کیا نار کو اس پردے سے

ایک گ آپکے ہین دو ابرو ہی نہان — غیظ فی اللہ مین ہوتی ہی کیوقت عیان
مستقرِ نبضِ جہان ہو وہ اگر ہو جنبان — ہمسرِ جنبشِ عرش اوسکی صفت ہے شایان

اوسکی مغضوب پر ایسا غضبِ مولی ہے
۵۶ جسکی ہیبت سے دلِ عرش بھی کانپ اٹھتا ہے

فرق سر جادہ حسن دو جہان ہی دیکھو — استوا چرخِ رسالت پہ عیان ہی دیکھو

وہ جو ابرو سی قرین لف کی شان دیکھو | معنیٔ نون و قلم جلوہ کنان ہی دیکھو

۵۷ حاجبین ایسی ہین وہ غایت بینی و حسنین | قاب قوسین ہین بینی رہ قاب قوسین

سورۂ صاد ہی وہ عین حیا مندِ نبی | گوشۂ چشم ہی اک ملک جہان سے مغنی
ہی نظر سوئے زمین اس لیے اکثر اونکی | کہ رہین کنج عدم مین بھی تو مرحوم سہی

۵۸ رحمت خاص ہین اوس نورِ ہدی کی آنکھین | کیون نہون دیکھنی والے ہین خدا کی آنکھین

کیا ہو کیفیت عین نبوی کا اظہار | کحل ماز اغ ہی اور چشم رسول مختار
آنکھین ہین عالم دیدار خدائی غفار | اور سیاہی سفیدی ہین وہان لیل و نہار

۵۹ سمع موسیٰ کو ملا قرب مقال بے کیف | چشم محبوب ہے اور شان جمال بے کیف

مژۂ چشم ہے تار رگ ابر رحمت | نہر خلد نثار رگ ابر رحمت
کیون نہ جنبش سی قرار رگ ابر رحمت | رحم کونین ہی کار رگ ابر رحمت

۶۰ یا کہ محسوس ہین وہ تار نگاہ رحمت | کیونکہ دارین ہین یہان چشم براہ رحمت

صف مژگان پے کفار ہی صف پیکار | تیر باری کو ہی اعدا پہ وہ ابر مدرار
جس سے ہوتا ہے مغازی مین یہ اعجاز ظہار | سینہ برستا ہی مگر ہوتی ہین کافر فی النار

۶۱ ہیبت اوس جنبش مژگان مین ایسی ہے | ہیبت زلزلۂ ارض کہان ایسی ہے

صدفِ گوہرِ آیاتِ خدا گوشِ رسول
صورتِ نور و دُخانِ عارض و گیسو مقبول
ماہ و خورشید سے ہی مانعِ تشبیہ اُفول (نا بود شدن ۱۲)
یہی مضمون ہے انور سی ہوا دلمین نزول

۶۲
ہے وہ رخسارۂ تابان لبِ خندان کے پاس
یا کہ نازل ہی قمر سورۂ رحمان کے پاس

صورتِ سون قرآن وہ رُخِ روشن ہی
صفتِ کعبۂ رحمان وہ رُخِ روشن ہی
عرش پر نورِ درخشان وہ رُخِ روشن ہی
یا قدِ شاہ پہ تابان وہ رُخِ روشن ہی

۶۳
وصف ہین ہمکو جو کالنّور کی عادت ہے یہ (یعنے تشبیہ ہین ۱۲)
کافِ تشبیہ نہین کافِ زیادت ہے یہ

ازہر اللون ہین محبوبِ دو عالم واللہ (روشن ۱۲)
ابیض الخلق بھی ممدوحِ عرب ہین وہ شاہ
وصفِ اسمر بھی ہی مذکورِ لسان وافواہ (گندم گون ۱۲)
گندمی رنگ ہے یعنے وہ رخِ غیرتِ ماہ

۶۴
اللہ اللہ جو شبہ رخِ نورِ حق ہے
ثقلِ تشبیہ سی گندم کا بھی سینہ شق ہے

وہ دہن وہ لبِ جان بخش وہ خط و رخسار
ہین قرین کیا ہی قریبی سی بصنع الغفار
کعبہ رخسار ہی خط طائفِ کعبہ زوّار
یا خطِ سبز و لبِ فم سی ہوا وہ اظہار

۶۵
طبعِ غواص جو لی آئی ہی دُرِّ مضمون
لبِ کوثر پہ ہوئی خضر و مسیحا مقرون

درِ دندان ہین درونِ لبِ خندانِ رسول
یا کہ ہی قلبِ شفق مین یہ ثریا کا نزول
ہی وہ پستابِ جان بخش خطِ مقبول
یا کہ آبِ درِ دندان سی ہی انبات حصول (روئیندگی ۱۲)

سبزۂ آب تو ہر جا سے نمایان دیکھا

سبزہ

۶۶ سبزۂ آبِ گہر آنکھ سے بس یہان دیکھا

دہنِ پاک مین اسرارِ نہان ہین محفوظ
اور خفیاتِ قدم نوکِ زبان ہین محفوظ
لوحِ اعلیٰ مین جو رازِ دو جہان ہین محفوظ
دیکھ لو اوسکا نمونہ وہی یہان ہین محفوظ

۶۷ لوحِ محفوظ مین مکتوب ہے یٰسین یٰسین[۱]
یہان ہین محفوظ وہ دندان مبین یٰسین[۲]

فکرِ توصیفِ دہن مین ہوئے گم میرے حواس
کہ مشبہ نہین وہ لائی جو تشبیہ قیاس
دلِ راجی کو یہان جب ہوئے امید سے یاس
وصفِ اول ۱۲ وصفہ اللّٰھم لی فیہ شفاء للناس

۶۸ ذاتِ باری تھی جن اشیا کی لیے خود ساتر
وصف ثانی ۱۲ پردہ دار ۱۲
دہنِ پاک محمد سے ہوئین یہان[۳] ظاہر

اللہ اللہ نبی کی وہ زبانِ عربی
طفلِ مکتب ہین جہان پیر و جوانِ عربی
سنکے اوس افصحِ عالم سی بیانِ عربی
رہگئی سن ہی فصیحانِ لسانِ عربی

۶۹ صادق فیہ لسان[۴] عربی اعجم
قولہ کان شفاء یصدر العالم

وہ زبان مورد قرآن ہی سبحان اللہ
ماہیِ کوثر عرفان ہی سبحان اللہ
ساقیِ چشمۂ حیوان ہی سبحان اللہ
خاتمِ حجتِ سبحان ہی سبحان اللہ

۷۰ آیت اللہ ہست کہ در شہرِ حدوث آمدہ است
ترجمانِ قدم از بہرِ حدوث آمدہ است

کری محشر کو جب اللہ کی قدرت پیدا
تو تکلم سی وہان سبکو ہو ہیبت پیدا
اس معانی کی وہان صاف ہے صورت پیدا
اسکی جو سے ہری لی عرض شفاعت پیدا

مراد زبان مبارک ۱۲ حضور رب العالمین ۱۲

---

[۱] یٰسین شروع سورہ یٰسین مراد ہے کہ لوح محفوظ مین بھی یٰسین ہی مکتوب ہے اور دندان مبین بھی یٰسین ہی ہین جیسا کہ لوح محفوظ مین رسول اللہ ہین ویسا ہی دندان مبین مین بھی رسول اللہ ہین ۱۲ منہ

[۲] مطلع کا نصف ثانی ۱۲

[۳] یہان بیان احکام آیہ جلالہ قرآن و احادیث اور وعظ و نصیحت و بیان اسرار وحدت ۱۲ منہ

[۴] لسان عربی مین ہزار ہا معارف و نکات ہین ۱۲

اذنِ رحمان سے شفاعت کے لیے ہے گویا
۷۱ وہ زبان یوم[1] فلا تسمع الا ہمسا

عمر بھر نطق ہوا[2] سے وہ زبان ہے خاموش
کلماتِ ابدی سنتی ہی گویا بے گوش
ذکر رویت مین جو وہ بحر بیان ہے پرجوش
ہوئین موسیٰ طرح اہلِ سماعت بیہوش
دیدار الٰہی ۱۲

محض ذی حاسۂ ذوق نہین ہے وہ زبان
۷۲ قوتِ سمع و بصر بھی تو نمایان ہی وہان

لذتِ شربتِ دیدارِ حق اوس سے پوچھو
ذوقِ روحانیٔ گفتارِ حق اوس سے پوچھو
لطفِ کیفیتِ اسرارِ حق اوس سے پوچھو
ذکر مین غیر پہ ایثارِ حق اوس سے پوچھو
برگزیدن ۱۲

حق تو یون ہی کہ جو حق گوئی اوسیکا حق ہی
۷۳ حقِ محسوس مین پوشیدہ یہ گویا حق ہی
زبان ۱۲ گوئیدہ ۱۲

صدق ہر لحظہ تصدق کیلیئے ہے موجود
مہبطِ صدق ہی ہر دم وہ زبانِ محمود
اسطرح کذب سیہ رو ہے وہان سے نابود
صبحِ صادق سی ہی جسطور پہ کاذب مفقود
صبح کاذب ۱۲

ینطق الحق علیہ بخلائق للناس
۷۴ قولہ الحق و من اصدق من رب الناس

بالیقین ہی سخنِ ربِّ کریم اوسکی حدیث
واہ کیا کچھہ ہوئی ذی شانِ عظیم اوسکی حدیث
زبان کی ۱۲
کیا بیان کرتی ہی اسرارِ قدیم اوسکی حدیث
بحرِ معنی سی ہی وہ دُرِّ یتیم اوسکی حدیث

کہ جہان ہی دُرِ قلبِ دو جہان حلقہ بگوش
۷۵ ہر سو بحر و صدف گوہر و کان حلقہ بگوش

اب دام میری ہون قربانِ زبانِ امی
اللہ اللہ ہی کیا رفعتِ شانِ امی

[1] الا صوت الا لمن اذن لہ الرحمن و قال صوابا ۱۲
[2] بعضے مصراع دیا نطق عن الہوی ۱۲ است

ہوئی جبریل سی تعلیم بیانِ امی
کیون نہ دارین مین اعلیٰ ہو مکانِ امی

۷۶
ملکِ اُمِ قریٰ آج وہی امی ہے
مکہ معظمہ ۱۲
موردِ امِ کتابِ ابدی امی ہے
فاتحہ ۱۲

پست ہے فکر کی اوس گردنِ عالی سی نظر
وہ سرافرازی کونین ہے زیبا اوسپر
سرنگون ہان ہین سلاطینِ جہانِ داور
طوقِ تسلیم مین اوسکی لبی رکھی ہے سر

۷۷
اللہ اللہ وہ عالی عُنُقِ احمد ہے
عُنُقِ کون و مکان جسکی طرف ممتد ہے
دراز ۱۲

حسنِ گردن وہ گلوسوز ہی سبحان اللہ
شبِ کاکل مین عیان روز ہی سبحان اللہ
وہ بیاض ایسی دل افروز ہے سبحان اللہ
سرِّ علم و حکم آموز ہے سبحان اللہ

۷۸
کیون نہ اوس گردنِ مینا کا جہان مین عمل ہو
قل ہو اللہ جہان زمزمۂ قلقل ہو

صبح دیباچہ ہی یہ بھر بیاضِ گردن
شمع کافور کہان اوسکی مقابل روشن
سوختہ رشک سے ہے شمعِ حرم بھی ہمہ تن
سحرِ جنتِ فردوس ہے گویا اُبین
روشن ۱۲

۷۹
شانِ حسنِ نبوی ہی صفتِ جنتِ عدن
فخرِ عدنان ہی محسوسِ جہان صورتِ عدن
بلہ

موی سر آگئے گردن پہ تو ظاہر ہوا صاف
کہ پڑا کعبۂ پرنور پہ مشکین یہ غلاف
یا کہی طور کی چوٹی مین معنبر موباف
نور و ظلمت مین یہان ہے یہی قول اوصاف
راج ۱۲

۸۰
رات دن جمع ہین کیا حسن کا اعجاز ہے یہ
جمع اضداد مین ہر حسن سے ممتاز ہے یہ
معجزہ ۱۲

صفتِ مہرِ نبوت ہو تو کیا ہو مرقوم
ہوئی اوس مہر کی تشبیہ اگر اوس سے مرسوم

رمزِ مہرِ یدِ قدرت ہو کہان سی معلوم
ہو روان بیضۂ کبوتر میں حمامہ سی رحیق مختوم

۸۱ رزمِ حجلہ کی شبیہ اوسکو اگر کیجے بیان
مور در رشک ہی چشمِ عروسانِ جنان

۸۲ مہر ہی چرخِ رسالات پہ وہ مہرِ مبین
اوس سے یہان جبس دلِ کافر پہ لگی مہرِ مہین

قلبِ مومن مین ہی صدق اوسکی بقبش نگین
طبع اللہ کا مصداق ہی وہ قلبِ یقین

۸۲ دفترِ دل نہین مقبول اب اس مہر بغیر
بے سند ہین خطِ اعمال سب اس مہر بغیر

۸۳ کیونکے اوس مہر سی ہو مہرِ الوہیت نگی مہرِ انور
کونسی مشک سی ہو گی وہ مدادِ اطہر

رہشنائی یدِ قدرت نے لگائی جسپر
بس گیا بوئے قدس سے جو وہ مہری دفتر

۸۴ دیکھو جس راہ سے محبوب گذر جاتے ہین
اوسی خوشبو کو دماغِ سر و جان پاتے ہین

۸۵ اب یہی راہِ سعادت نظر آتی ہے فقیر
ہی یہان ترکِ ادب دستہ یسین کی نظیر

صفتِ ساعدِ مسعود ہی ہوئی تحریر
کہ کہان مبتذلِ خلق کہان صنعِ قدیر

۸۴ آستین جلوۂ ساعد سے ہے فوارۂ نور
یا کہ روشن ہی وہ فانوس ہین شمعِ کافور

۸۵ دستِ قدرت سے نبی دستِ نبی کیسی خوب
اور خطِ دستِ مبارک مین عیان ایسی خوب

دستِ گل ہی تو رگِ گل سی نہین ویسے خوب
ہات ملتا ہون کہ کیا کھدکے وہ مہین جیسی خوب

لوحِ محفوظ کفِ رشکِ یدِ بیضا ہے

۸۵ | یا یم جود و سخاوت پہ یہ کف آیا ہے

کیا کہون خوبیٔ انگشتِ درازِ احمد | رہگئی گردنِ فکر اوسکی طرف کو ممتد
اخذِ مضمون سے ہوا ہے قلم کا شل ید | این بگفتم صفتش کاشکے مقبول افتد

۸۶ | ہین وہ انگشت وکفِ دستِ رسول ایسی قرین
ید قدرت سے ہوئی لوح و قلم جیسے قرین

۸۷ رفعِ سبابہ جو ہی عادتِ محمود خصال | تو عمل بھی ہی مسنون ہے آج اوس کی مثال
عیدِ سنت کا ہی وہ ناخنِ انگشتِ ہلال | اور دکھاتا ہی ہمین طوعِ محمد کا جمال

۸۷ | مائلِ دید ہوا ایک جہان اوس کی طرف
ہین تشہد مین اشاراتِ بنان اوسکی طرف

اور جو لکھون صفتِ سینۂ صافی بنیاد | آب آئینہ روان آئی پی صرف مداد
سینہ ہی برج جہان حولِ خدا آئی یاد | یا کہ عرش اوس ہی ہوئی شرع جہان مین ایجاد

۸۸ | حولِ رحمان ہی قلبِ صفتِ اولے مین
شرعِ ایمان ہی قلبِ صفتِ اخرے مین

ہی وہ آرامِ دل و سینۂ انسان سینہ | ہولِ دل کی لیئی ہی آیتِ رحمان سینہ
زندگی مخزن ہی چون چشمۂ حیوان سینہ | خطِ اسود سی ہی یا صفحۂ قرآن سینہ

۸۹ | خطِ باریک سی مقرون ہے وہ صدرِ انور
یا کہ نیچے جدولِ مشکین ہی الم نشرح پر

بالیقین مطلعِ انوارِ الٰہی وہ ہے | سر بسر مخزنِ اسرارِ الٰہی وہ ہی
مورد و منظرِ انظارِ الٰہی وہ ہے | حاملِ سبحت دیدارِ الٰہی وہ ہی

۱ رفع سبابہ کی احادیث مین اختلاف ہے بعضون نے نفی کی ہے بعضون نے اثبات کی ہے اور اوسی پر عمل ہے اور اوسی کی فضیلت ہے صلعم

۲ یعنی انگشت شہادت کا ہلال اوس کی نسبت سے ہے صلعم

۳ جدول کی دو قسمین ہین ایک مشکین دوسری زنجاری ہے صلعم

۹۰ آمد و رفتِ نفس سے ہے یہ اوسکی تمثیل
شیشۂ ساعتِ اوقاتِ تجلّی جلیل

اس یدِ کلک مین وصفِ کمر آئے کیونکر
رشتۂ جان کی یہ تصویر بنائے کیونکر
اعجب الخلق کے اسرار کو پائے کیونکر
رمزِ بیچون کو یہ چون صاف جتائے کیونکر

۹۱ ہوسکا اوسکی ثنا مین یہی مصرع موزون
کام اوسیکا ہی دو تائی حضورِ بیچون

ساقِ والاءِ محمد ہی وہ بالائے قدم
یا مقامِ قدمِ صدق مین عالی ہے علم
ہی قیام اوسکا وہان بہرِ شفاعاتِ امم
ہیبتِ یکشف عن ساق جہان ہے اور ہم

۹۲ یارب اوسکی سبب آسان ہو قیامت مین قیام
اور نصیب اپنی ہو یہان بہتمن خاف مقام

اب ہے نعتِ قدمِ پاک کی تقدیم اہم
ظرفِ خیرات و سعادات ہے جسکا مقدم
قدمِ صدق ہی محسوس میان عالم
اقدمِ ہر متقدم ہے بدرگاہِ قدم

۹۳ پائینگے اوسکی حقیقت کو جبھی خاص و عوام
اوسکو اقدام ہو جب یوم تنزّل الاقدام

ملی تعویذ جو نقشِ اوس قدمِ اکرم کا
نہ ہوا مت کو کبھی پھر مرضِ نغرسِ پا
ناخنِ پائے نبی آج ہی وہ عقدہ کشا
ناخنِ عقلِ فلاطون کو جو ہو یہ دعوا

۹۴ شرف اوس ناخنِ پا کا نکبھی پائے عقل
ناخنِ شیر اوسیکے لیئے نجائے وہ عقل

کیونکی خاموش ہو یہان طوطیِ خامہ کے زبان
آئینہ ہی قدمِ صاف نبی جسپہ عیان

وہان ہی ہر ذرّہ خاکِ قدم ایسا ذی شان | درّۃ التاج شہان ہے لقب اوسکا شایان

۹۵
آج کس کی نصیبون مین ہے یہ اوجِ عروج
فرش پا ہے جو محمدؐ کے لیے ذات بروج
یعنے آسمان ۱۲

شمع کاشانۂ عالم ہین مقرر دونون | اون سی بطحا و مدینہ ہین منور دونون
یعنے قدم مبارک ۱۲
اونپہ قربان یہ مری دیدی ہون اور سر دونون | بوسہ گاہِ لبِ مشتاق ہون کیونکر دونون

۹۶
حاش للہ کہ بود رتبۂ خاک و خاشاک
کہ بشوخی بودش قربتِ آن عالمِ پاک

بارک اللہ سراپا کا جب اتمام ہوا | خواب مین مینے جمالِ نبوی کو دیکھا
مرحبا تب مری ہر موئی زبان بنکی کہا | فرطِ شادی نی مگر پھر مجھی سونے ندیا
بال ۱۲

۹۷
للہ الحمد کہ جو دیکھ لیا کافی ہے
یہی دنیا مین سراپا کا صلا کافی ہے

ہوئی امید کہ ہو میرا سراپا مقبول | خواب مین مجکو دکہایا ہی جو اپنا مقبول
مین تو گو آج سراپا ہون یہان نامقبول | اس سراپا ہی کو فرمائے وہ موئے مقبول

۹۸
جسکے باعث کہین مین نار سے محفوظ رہون
زیرِ قصرِ نبوی خلد مین محظوظ رہون

یہی باقی ہی فقیر اب تو تمنا میری | خاک ہو شہرِ مقدس مین سراپا میرے
ختم ہو جائے مدینے مین یہ دنیا میری | زیرِ اعقابِ محمدؐ رہے عقبےٰ میرے
پاکشنہ پائے ۱۲

۹۹
ہو وہان میرے لیے صفِ نعالِ احمد
پاکش ۱۲
چشمِ مشتاق رہے محوِ جمالِ احمد

۹۷ پارچۂ عبارت مشتمل بر مدح حضرت پیغمبر صلعم

ربنا صل علی روح رسول الثقلین — وعلی آلہ الاخیار بخیر الدارین
جنکی تمثیل[۵۱] مین سفر ماتی ہین ماہ کونین — کشتی نوح ہین گویا یہ مرے قرۂ عین

۱۰۰ — ہو رکوب اونکی اطاعت کی سفینے مین نصیب — قربت اونکی مجھی یارب مدینے مین نصیب

اور اصحاب پہ نازل ہو تحیات وسلام — نامور صاحب دین جنمین ہوا نام انام
اونکی توصیف مین وارد ہی نجوم[۵۲] الاسلام — اقتدا اونکی ہدایت ہی پی خاص و عوام

۱۰۱ — گو عمیق آج ہی گرداب جہان اپنے لیے — یہ نجوم اور وہ کشتے ہے امان اپنے لیے

یا خدا شہر نبی کا شرف اور افزون ہو — جو محب اوسکا ہی فردوس مین مقرون ہو
اور جو دشمن ہی مدینی کا تو وہ ملعون ہو — سجن[۵۳] سجین کا عقبی مین وہی مسجون ہو

۱۰۲ — بعضے کہدیتے ہین ایسا بھی تو بیعقل و شعور — کہ مدینے کی زیارت نہین کچھ ایسی ضرور

لاتشدوا[۵۴] کی حدیث آئی ہی بیشک مرفوع — مگر اوس سے نہین یہ قصد زیارت ممنوع
جس مذکور سی محذوف یہان ہی مشروع — تو ہوا وسوسۂ کل موسوس مدفوع

نہی شارع مین مقرر ہے جو یہ استثنا ہے — فارغ اس وہم سی معقود مین دل میرا ہے

مورد وحی ہی اور منزل تنزیل ہی وہ — راحت روح[۵۵] ہی اور مہبط جبریل ہی وہ
جای تسبیح ہی اور موقع تہلیل ہی وہ — مصر تعظیم ہی اور بلد تبجیل ہی وہ

مصطفے کا جسد پاک ہے اوس تربت مین

۵۱ یہ بیت کشتی نوح کی تمثیل پر ہے
۵۲ یہ حدیث کی طرف اشارہ ہے
۵۳ یہ حدیث کی طرف اشارہ ہے
۵۴ یہ حدیث کی طرف اشارہ ہے
۵۵ یہ حدیث کی طرف اشارہ ہے

۱۰۴ وہ حبیبِ صمدِ پاک ہی اوس تربت مین

ہی خسِ راہ وہان قفلِ تمنا کی کلید
خشتِ بامِ اوسکی ہی خورشید سمائے تجید
عود اوسکا ہو جو ہر روز تو ہر روز ہی عید
کیون نہ اوسکی یہی ہو دلکو یہان شوقِ مزید

۱۰۵ موقفِ سرورِ عالم ہے مدینہ واللہ
قدر مین مکہ سے کیا کم ہی مدینہ واللہ

ہی وہ آباد تو ہر جسم مین ہی جان آباد
اوسکی تعمیر سی ہی ہر دلِ ویران آباد
کعبۂ دل مین ہی اوسکی سبب ایمان آباد
یا الٰہی رہے وہ خانۂ احسان آباد

۱۰۶ اور وہ معمورہ ہو معمور تری رحمت سے
دورِ طیبہ نہ رہین دور تری رحمت سے

کیونکے ہو مدح نبی سرد دلونسی مرقوم
وہ تو ممدوح ہین اور اپنا بیان ہی مذموم
کیا ہوا آب مین آیا بھی اگر عکسِ نجوم
عالیہ سے سنا فلہ ہو جای نہین یہ مفہوم

۱۰۷ یہان محیط اسکا کوئی بار خدایا کب ہو
فکرِ ادنے مین محاط آج وہ اعلیٰ کب ہو

ہو بیان محبی سراپا مین ہوی شبہ و نظیر
تو کہلا یہ کہ شبہ بہین ذے تو فقیر
کیونکہ اون سبکی مشبہ ہی یہان ذاتِ بشیر
مدح مین محبی سراپا رہی تقصیر فقیر

۱۰۸ خالقِ حسنِ محمدی سے یہ مستغفر ہون
عفوِ تقصیر ہو یارب مری مین قاصر ہون

ربنا صلِّ علیٰ مخزنِ سرِّ الاسرار
ربنا صلِّ علیٰ مطلعِ نورِ الانوار
ربنا صلِّ علیٰ روحِ حبیبِ الغفار
ربنا صلِّ علیٰ مرقدِ خیر الاخیار

۱۰۹	لاتناہی ہے جو یارب تیری نعمت کا عدد ہو نبی پر وہی تنزیل مین رحمت کا عدد
	دمبدم ذاتِ نبی پر صلوات و تسلیم ہاشمی مطلبی پر صلوات و تسلیم اوس رسولِ عربی پر صلوات و تسلیم شانِ عالی نسبی پر صلوات و تسلیم
۱۱۰	جیسی اوس سرورِ عالم کی ہی مقدار عظیم ویسی اوس روح پہ ہو رحمتِ غفار عظیم
	وہ نبی جو کہ ہین نورِ ید بیضا نیّہ وہ نبی اشرفِ ہر صورتِ جسمانیّہ وہ نبی اکرمِ نوعیّتِ انسانیّہ وہ نبی موردِ ہر رحمتِ رحمانیّہ
۱۱۱	کیون نہ خود ظلِّ جمالِ احدیت مین ہین انبیا تحتِ لوا جنکی قیامت مین ہین
	ہو فقیر اور تحیات کشیدہ یارب عرض تسلیم رہے میرا ذخیرہ یارب عفو ہو جائین جو ہین میری صغیرہ یارب اور جو ہین میری معاصی کبیرہ یارب
	دو جہان مین مجھی کافی ہو تحیاتِ رسول میری ہر درد کو شافی ہو تحیاتِ رسول

تمام شد سراپای رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مع ردمزخرفات محسن کاکوروی

قطعہ تاریخ ختم تالیف سفینہ عشقِ مدینہ یعنی دیوان مدحیہ فقیر

	ہی محض فضل ربِّ قدیر و کبیر کا مداح مین بھی ہون جو بشیر و نذیر کا قیدِ حدید بے حزر و بے ورنہ وہ نہی ہو اذنِ سیرِ وسعتِ نعتِ بشیر کا

یہ محض لطفِ حق ہی جو تحریرِ مدح مین
ماضی الضمیر مدحِ نبی ہے الٰہی شکر
مقبولِ بارگاہِ سلیمان مرا سخن
سلطانِ دوسرا کا ثنا خوان ہو فقیر
شبنم کو وصفِ چشمۂ خورشید کی مجال
ہان رحمتِ خدا سے یہ امید ہے مجھے
اپنی رسول تک وہی پہنچا دی اسکو بس
جو یہ تحیہ حضرتِ احمد مین ہو قبول
دیوان مدح ختم ہوا آج اے فقیر

مین ہون محرر آج رقابِ اسیر کا
حاضر ہے خود ضمیر مین مرجع ضمیر کا
ہو اور یہ اقتدار ہو موِ حقیر کا
ذرّہ غزل سرا ہو مہرِ منیر کا
وصاف قطرہ ہو سکے بحرِ کبیر کا
رتبہ ہو آبِ شور کو بھی جوئے شیر کا
عالم مین ملتجی رہون مین کس سفیر کا
ہو باعثِ قبول جنابِ قدیر کا
اب کہیئے کیا ارادہ ہے قولِ اخیر کا

یہ ہے کہ تجکو تیری نبی کو جہان کو
یا رب قبول ہو یہی تحفہ فقیر کا

۹۱ ۱۲

مثنوی نالۂ فقیر در تشویق ضمیر الی حضرت رب قدیر جل جلالہ و عم نوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نطق ما از عہدۂ حمد و ثنایش چہ برآید قلزم در نغش قطرہ چگونہ در آید و شمس با زغہ جوہر عالیہ خود را چسان در ذرۂ جلوہ گر نماید لہذا رباعی عشقیہ می سراید و بطی لسان می گراید۔

رباعی

اے آنکہ ستایشِ تو قوتِ دلِ ماست
در زمرۂ عشاق کنی محشورم
بل کوثر زندگی حوتِ دلِ ماست
در حضرتِ عالیت قنوتِ دلِ ماست

ونعت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم چہ نظوم ومنثور گردد وآن ازان بہتر است کہ بنظم ونثر کسی محصور گردد در **رباعی** نعتِ نبوی چو فعلِ ذاتِ باریست ✤ یکحرف ازان نہ غیر صد شواریست ✤ شد تنگ در و قافیۂ نظمِ ہمہ ✤ نثر ہمہ از بیانِ وصفش عاریست ✤ **اما بعد فقیر** حقیر کثیر التقصیر می گوید کہ بعد ترتیب دیوان شوق این کلمات عشقیہ در پیچید و بحولہ وقوتہ از قوہ بفعل رسید وموسوم **نالۂ فقیر** گردید اینہمہ از نتائج برکات زلہ ربائی حضراتِ اساتذہ ومرشدین کاملین ارباب نفس مطمئنہ واصحاب مقامات عالیہ است وتصدق علیہم الکلمات الایتہ اولیارہ مغرقون فی بحورِ تفکر وتمناہ واحبارہ محرقون فی نارِ ہواہ لو کانت الجنۃ نصیب العاشقین بدونِ جمالہ فوادیاہ ولو کانت السقر نصیب المشتاقین مع وصالہ فواشوقاہ ورنہ من آنم کہ من دانم ستر اللہ الستار عیوبی وغفر اللہ الغفار ذنوبی ✤ از حضرات ناظرین دعائے مغفرت آرزو دارم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد وآلہ واصحابہ وذریتہ وسلم ✤

حمدِ حق سی کیا ہی پر لذت ہی ذکر	گو بشر سی خارجِ طاقت ہی ذکر
سب ہین گو لبریزِ حمدِ کبریا	بحر و بر و جوف و ہر ارض و سما
پر یہ اوس قلزم سے اک قطرہ نہین	قلبِ کل یہان قابلِ خطرہ نہین
بالیقین ہی حمدِ رب العالمین	رنج و راحت مین کمالِ ناقصین
حمدِ مولیٰ فرض ہی مقرونِ شکر	ہین زیاداتِ نعم مخزونِ شکر
حمدِ قولی حمد فعلے فرض ہے	حمد سری حمد جہری فرض ہے
حمد باطن حمد ظاہر ہے ضرور	حمد اوّل حمد آخر ہے ضرور
دمبدم وہ حمد نذرِ کبریا	جو کہ ہے دارین مین بے انتہا
فرض ہے وہ حمدِ طیب دمبدم	شانِ حق جس کی احق ہی ای قلم

پر قلم سے اے قلم تیری زبان | بلکہ ہر ہر جن و انسان کی زبان
پھر بھی مقطوع اللسان جو کر سکے | حمد کر تجکو سکت جب تک رہے
حمدِ حق مین جو کہ ہی جانبازِ شکر | گویا اوس نی کر لیا احرازِ شکر
سنکریزی ریگِ صحرا و نبات | ہین یہ گویا کمترین کائنات
حصر انکا طاقتِ انسان نہین | پھر کہان تحمیدِ رب العالمین
اور کہان یہ آدمی اک مشتِ خاک | جو زمین عجز سے انگشتِ خاک
جو تواتر نعمتون کا ہے یہان | وہ تواتر شکر کا ہم سے کہان
حمدِ مولے حمد کی توفیق پر | فرض ہی اس ارذلِ تخلیق پر
کیون نہو تقدیمِ نظم و نثرِ حمد | کے ہمین تعلیمِ نظم و نثرِ حمد
حمد ہمکو ہے وسیلہ لطف کا | قربِ حالاتِ جمیلہ لطف کا
حمد حق ہر لحظہ بشری ہمکو ہے | خیرِ اولے خیرِ اخری ہمکو ہے
یا الٰہی حمد مین رکھ مشتغل | قالب و قلب و لسان و سرِ دل
کسقدر انعام و احسان ہین تری | مبدلِ عسر ہین جو یسر سی
ہمپر آسان ہوئی استغراقِ حمد | خالق حمّاد و یا خلّاق حمد
حمدِ ذاتِ کبریا ہے وہ عمل | جس سے حامد کا ہے ہر ذرہ جبل
حمدِ ذاتِ کبریا ہے یہ وہ شے | قطرہ حمّاد رشکِ بحر ہے
حمدِ ذاتِ کبریا کا ہے اثر | جس سے حامد کا ہے ہر کوکب قمر
اور قمر حمّاد کا ہے رشکِ شمس | اوسکا نورانی ہی یہان الیوم وہس
حمد کا ہر حرف ہے صد ظرفِ خیر | جالبِ ہر خیر و دفعِ کل ضیر

بالیقین ہے ہر قلیل اوسکا کثیر | محو اوسکا ہے وجودِ بے نظیر
اور فنا اوسکے لیئے ہے وہ بقا | جس بقا سے پھر مبائن ہے فنا
شانِ حامد کا تحرک ہے ثبات | مرضیٔ حق کا تمسک ہے ثبات
حمد تیری یا الٰہ العالمین | ہر بلا سے ہمکو ہے حصنِ حصین
کیون نہ محو اسمین رہون یا کریگا | تونے میرے عیب ڈھانکے بے شمار
حمد تیری کیون نہو طاعت مجھے | تونے دی اقران پر فرقت مجھے
مصطفےٰ کا مدح خوان مجکو کیا | رشکِ ابنائے زمان مجکو کیا
مدح شرکیہ مین وہ ہین مبتلا | مدح خالص ہوگئی مجکو عطا
کردیا ہے خاص مجکو عام سے | محض اپنی لطف سے اکرام سے
نعمتِ مولی کا بس اظہار ہے | خودستائی سے یہ دل بیزار ہے
یا الٰہی ڈھانک رحمت سے مجھے | دی تنعّم خاص نعمت سے مجھے
کر قوی ہمت کو میری یا قوی | دمبدم ہو ضعفِ دل میرا قوی
عمر میری ہو محبّت مین دراز | عشق کامل ہو عطا ای بے نیاز
مجکو اپنا عاشق اے اللہ رکھہ | ہر دم اپنے عشق مین اوّاہ رکھہ
نالہائے دل رہین میرے رفیق | رہزنِ غفلت سے ہو امنِ طریق
عشق سے ہون باعث برِّ فقیر | جسم و جان روح و دل و سرِّ فقیر

ذکر لذات آہ و زاری در عشق حضرت باری عز اسمہ و کلمات عشقیہ

نالۂ دل ہے علاجِ دردِ دل | کیونکہ ہے عشق امتزاجِ دردِ دل

نالۂ دل ہے عجب تسکینِ جان
چاہیے یون روز و شب تسکینِ جان

نالۂ دل ہے سرورِ ہر حزن
نالۂ دل دافعِ رنج و محن

نالۂ دل ہے ذہابِ ہر الم
نالۂ دل ہے دوائے درد و غم

نالۂ دل مخبرِ اسرار ہے
نالۂ دل کاشفِ استار ہے

آہ وزاری راحتِ جان کیون نہو
عشقِ باری راحتِ جان کیون نہو

آہ وزاری ہے رفیقِ کاروان
جو یہ ہو تو رہزنِ غفلت کہان

عاشقون کو یہ تپِ دل کا نبید
ہے شرابِ خلد سے افزون لذیذ

آہ وزاری فرحتِ کامل ہی یہ
بیقراری کیا قرارِ دل ہے یہ

بیقرار اوسکا نہین جو دل یہان
مستقر دید پہر منزل کہان

اشکبارِ عشق ہے جو آدمی
سب جہان مین اوسکو سمجھو آدمی

جو کہ ہے بے عشق کالانعام ہے
آدمی گو آدمی کا نام ہے

اشکباری ہے تپِ دل کا علاج
خاصۂ رحمت کا یہان ہی امتزاج

ہے جبلت مین جو حرص و اضطراب
کیون ہے حرص و بیقراری پر عتاب

حرص پر ماخوذ انسان یون ہوا
تہی یہ نعمت محض بہرِ کبریا

اسنے رکہا اسکو صرفِ حظِ نفس
منتہا سمجہے دو حرفِ حظِ نفس

اسکو عشقِ ذاتِ باری چاہیے
اوسکی حرص و بیقراری چاہیے

کیون رہی ہر لذتِ دنیا کی حرص
چاہیئے تہی خالص اک مولی کی حرص

ہے روا دنیا و ما فیہا سے صبر
پر حرام اسکو ہے اوس مولی سی صبر

آہ وزاری بیقراری جو کہ ہو
ناصبوری اشکباری جو کہ ہو

خاص ہوا اوس ذاتِ بیچون کے لیے
اور نہوا اس فانی دودن کے لیے

جو نہین اوس کا حریص و بیقرار
غیر پر ہے کیا حریص و بیقرار

زندہ ہے جو عاشقِ معبود ہے
مردہ ہے بے عشق جو مطرود ہے

منکسر جو ہو کیا کامل ہوا
کاشرن سے فتح بابِ دل ہوا

ہو کے تیغِ عشق سی مذبوح دل
کوچۂ جانا مین ہے مطروح دل

خاکِ کوئی یار مین غلطان ہی جان
مائلِ خاکِ درِ جانان ہے جان

اس لیئ محبوب ہے انسان کو جان
اِس مین جانان کی محبت ہی نہان

چیزی از عرضِ حالاتِ عشقیہ حضرتِ ربّ البریہ جل جلالہ و عم نوالہ

کیا ہی نعمت ہے الٰہی تیرا عشق
فقر مین ہی بادشاہی تیرا عشق

قوتِ دل تسبیح تیری اسم کے
عشق تیرا جان ہی ہر جسم کی

عشق مین تیری ہی ہر دریا کو جوش
ساری گوہر مین تیری حلقہ بگوش

ذرہ ذرہ عشق سے ہے رشکِ مہر
کیون نہو روئ زمین رشکِ سپہر

تجسے ہے لعلِ بدخشان سرخرو
اور یہ تجسے ہے چمن کو رنگ و بو

رنگ تیری عشق کا ہر گل مین ہے
ذکر تیرا لحنِ ہر بلبل مین ہے

تیری ہی غم مین سیہ ہے رنگِ شام
چاکِ جیبِ صبح تجھپر ہے مدام

شب تری سودائ غم اندوز مین
روز ہے ہر روز تیری سوز مین

دل مین رکھتا ہی ہمیشہ آفتاب
آتشِ غم سی ترے یہ التہاب

ماہ کی صورت مین روشن ہے جو نور
یہ بھی ہے داغِ غلامی کا ظہور

صید تیرے عشق کا ہر دل ہوا
شیر دل ہر یک ترا بسمل ہوا

عشق کا دم مارتے ہین بحر و بر
اور سبھی حور و ملک جن و بشر

ماہ سے ماہی تلک ہی تیرا عشق
شورشِ ارض و فلک ہی تیرا عشق

غیر پر بھی ہے یہان جو دل فدا
وہ بھی ہی اک ظلِ عشقِ کبریا

جو ترے عشاق کا مشتاق ہے
وہ بھی ہان یارب ترا مشتاق ہے

حبِ احمد بھی محبت ہے تری
اونکی طاعت جیسے طاعت ہے تری

ذاتِ احمد پر تحیات و ثنا
دمبدم یا ربنا یا ربنا

مناجات بہ بارگاہ حضرت قدس باحمد و ثنا ملبوس

حمدِ فانی ذاتِ باقی کے لیے
ہی بقا انسان فانی کے لیے

جنکا ہے سبحانک اللہم وِرد
آئی پھر کیون لَوْش دنیا اونکی گرد (آلودگی)

شکرِ نعمت کا تری ممکن نہین
کر سکے کامل کوئی ممکن نہین

نطق ذاکر ہے تری رحمت سی بس
قلب حاضر ہی تری رحمت سی بس

دل سی اب یارب نہ دوری ہو نصیب
قلبِ حاضر سے حضوری ہو نصیب

تری ستاری خطا کارونپہ ہے
شانِ رحمت ہم جفا کارونپہ ہے

لطف رحمانی سے جو ہے حظِ عام
کر ہماری دل سے کشفِ ہر غمام

تیرا دروازہ پئے امیدوار
کھل رہا ہے ہر دم ای آمرزگار

کب ہے احسان محض ہر مانوس پر
بلکہ ہے ہر قانط و مایوس پر (نا امید)

ربنا یا قاسم رزق ورا
ربنا یا فالق حب و نوی

فالقِ اصباح و خلّاقِ نجوم — رہبرِ ہر مفرد و اہل ہجوم
ربنا ذی وصفِ حیّ لایموت — زیرِ لُجِّ بحر یا رزاقِ حوت
مونس ایحاشِ دائم یاخدا — مونس وحش البہائم یاخدا
حاضرِ اعدادِ اوراقِ شجر — عالمِ امواج و قطراتِ مطر
محصیٔ ذراتِ ریگِ ہر نبات — حاضرِ ہر پارۂ سنگِ حصاب
مانگتے ہین تجسے ہم تیری پناہ — ہر بلا سے دمبدم تیری پناہ
تجسے ہم تیرا توسل کرتے ہین — تیری رحمت پر توکل کرتے ہین
یا غفور یا غفور یا غفور — بارِ عصیان ہو خطاکارون سے دور
عفو ہو جائین ہمارے سب گناہ — پھر نہو بھولے سے بھی یارب گناہ
امن ہو دل کو بلائے نفس سے — قسوۃ و زیغ و ہوائے نفس سے
اور ہمارے دل کو حق محبوب کہہ — باطل ہر شے کو نامطلوب رکھہ
اور ہمارے دشمنون کو کر ہلاک — لا تذر فی ہمنا ما سواک
جبکہ ہو ہنگامۂ کشف الغطا — ہو وہان ستر خطا ہمکو عطا

مدح شان رحمت مہداۃ خیر کائنات علیہ الصلوات والتسلیمات

جب سے آئے رحمۃ للعالمین — ہو گئی رشکِ فلک روئے زمین
رحمتِ مہداۃِ حق مقبولِ حق — خفتن و بیدار یش مشغولِ حق
جنکے باعث گلستانِ روزگار — مہر تابان سے کہلائے گل ہزار
جب سے گلزارِ جہان مین ہے وہ گل — عطر ایمان ہو رہا ہے حظِ کل

جنت

جنتِ ہر و عدو نارِ ہر و عید — امر و نہی مصطفےٰ سے ہے پدید
امر اونکا ہے یہان جنت نما — نہی دروازہ کہلاتا ہے نار کا
سبزۂ زار اونکا طوبیٰ سے بلند — نخل اونکا ملک بالا سے بلند
پیکرِ پاک اونکا ہے ملبوسِ نور — کیا عجب سایہ ہو اوس قامت سے دور
کاشفِ اسرارِ روحانی ہین وہ — موردِ اخبارِ رحمانی ہین وہ
گر نہوتا اونکے باعث کشفِ غیب — عقل کل مین رہتا نافہمی کا عیب
ذاتِ احمد پر تحیات و ثنا — استجب منی الدعا یا ربنا

شگفتن کلِ نعت بشیر و نذیر در زمین شعر فقیر بعون رب قدیر

بر رنگ دیگر

مشرقِ طیبہ مین ہے وہ آفتاب — شمس گوہر ذرہ جسکا صد حجاب
یعنے انوارِ ضریحِ مصطفےٰ — شانِ اسفارِ ضریحِ مصطفےٰ
عرش سے تا فرش روشنگر ہی وہ — ایسے عالی ایسے روشن تر ہے وہ
رحمتِ مہدات ہین خیر البشر — جامعِ خیرات ہین خیر البشر
جدا اخلاق اونکے وہ کریم — جو کہ ہین ممدوحِ خلاق عظیم
خیرِ کلی باطن و ظاہر ہین وہ — خیرِ ہادی خیرِ ہر حاضر ہین وہ
انشقاقِ بدر اونکا معجزہ — ہے وہ عالی قدر اونکا معجزہ
معجزہ ہے آپکا ظلِّ سحاب — تاکہ ہو محجوب تا بہ آفتاب
معجزہ ہے سجدۂ ظبی و جمال — آپکا اعجاز ہے وہ با کمال
معجزہ ہے ذی شمیم مشک کا — چیخنا فرقت مین چوبِ خشک کا

ستون حنانہ ۱۲

یعنے رو تا تھا ستون چوبِ خشک — غمزدہ ہو کر درونِ چوبِ خشک
سنگریزون کی جو وہ تسبیح تھی — شانِ اعجاز اونکی بالتصریح تھی
جب عسا کر تشنہ لب تھی خستہ حال — تھا انابیل سی روان آپ کے لال (انگشتان نبی صلعم ۱۲)
جب دیا اون کو یہودیہ نے سم — اونسے بولا لحمِ بریانِ غنم
لحمِ بیجان اے یہودِ جاندار — تم سے جاندار ون سی بہتر لاکھ بار
مصطفےٰ سی آئی اوس بیجان مین جان — پر نا ئی جانِ بی ایمان مین جان
آپ جن اشجار کی طالب ہوئے — پھر وہ یون رفتار مین غالب ہوئی
گویا فوقِ ہر مبادر ہو گئے — ایسے جلدی چل کی حاضر ہو گئے
یومِ خندق آپ کا اعجاز تھا — جب وہان سیر ایک لشکر کو کیا
ہو گیا اشباعِ لشکر کو کثیر — بیت جابر مین وہ یک صاعِ شعیر (جو ۱۲)
چلکے مکے سے نگذرا آپ پر — مسجدِ اقصےٰ تلک لمح بصر
ہو کی اوس مسجد مین جب خیر الانام — انبیا کی اور فرشتون کے امام
پھنچے پھر جس موقفِ بالا تلک — کون جا سکتا ہی اوس والا تلک
قدرتِ قادر سے وہ رفعت ملے — کسکو اس رفعت کی وہان قدرت ملی
آپکی ہمراہ گو جبریل تھے — پر وہ اوس موقف تلک کب جا سکے
تاجِ فخرِ دو جہان اون کو ملا — قربِ رحمانی وہان اون کو ملا
خاص وہان جو شہدِ احمد ہوا — کب نصیبِ غیر وہ مشہد ہوا
قاب قوسین اونکو جو قربت ملی — غیر کو ایسے کہان رفعت ملی
غوطہ زن جس نور مین تھی مصطفےٰ — غیر کو ممکن نہین وہ منتہا

آپکو وہ دادِ احسانے دیا | جامِ حبِ خاص رحمانی دیا
خاص کاس پر طہورِ قربِ رب | ہے وہ لحد جو کہے عصرِ عنب
اس عطا مین اونکو فوقِ عرش سی | کب ہے ہمسر کوئی عرش و فرش سے
رتبہ فوق الانبیا ہے آپ کا | کون ہمتا ہو سکا ہے آپ کا
خاصِ حق وہ سید الکونین ہین | ذی خصوصیات فی الدارین ہین
ہر شہادت آپ کی مقبولِ حق | ہر شفاعت آپکی مقبولِ حق
ذی لوا الحمد و کوثر ہین رسول | ساقیٔ ظمآنِ محشر ہین رسول
یا سمیع یا سمیع یا سمیع | حشر مین احمد کو کر میرا شفیع
عفو کر مدّاح سے یا کبریا | فعل نہی و ترکِ امر اس سی ہوا
مین بہی یا رب عاملِ حسنی رہون | تارکِ دنیا و ما فیہا رہون
مجھپر اپنے خاص نعمت کر تمام | اور جو میری ذی رحم ہین خاص و عام
اور مری اشیاخ پر احباب پر | اور مری جیرانِ دار و باب پر
ربنا صلِّ علی خیر البشر | جب تلک ہین رعد و ابرِ ذی مطر
ربنا صلِّ علی خیر الورا | جب تلک عالم مین ہی ریح الصبا
ہر صلوۃِ خاص مین ہو فیضِ عام | بہرِ آل و بہرِ اصحابِ کرام

ترشح ابرِ قلم بر گشت دلہاے عالم بتوصیف ختم رسل ہادی سبل صلعم

جو کمالات انبیا مین تہی وہ کل | ہین نصیبِ حضرتِ ختم الرسل
جبکہ آئی وہ رسولِ انس و جان | غرقِ بحرِ شرک تھا سارا جہان

کفر کی ظلمت مین تھے سب کور دل
اور کنارِ نار سے تھے متصل

اونکا بس طوعِ ہوا معبود تھا
مسلکِ رشد و ہدیٰ نابود تھا

ظلِّ ارشاد اونپہ وہ ڈالا دراز
ہوگئی وہ سب عبیدِ بے نیاز

اور کیا محکم وہ اسبابِ نجات
ہوگئی مغفور اہلِ سیئات

کسقدر جبریل لائے معجزات
وحیِ حق بے قیل لائے معجزات

لائے وہ اور انبیا پر چند بار
آپ پر چوبیس کی کامل ہزار

وحی قولِ شاعر و کاہن نہین
وحی قولِ ساحران و جن نہین

تھی جو اہلِ کفر اونپر مفتری
سب سے رکھا حق تعالیٰ نے بری

پاک حمز و میر و ازلام سے
محترز انصاب سے اصنام سی

خیرِ ملت اونکو ملت مل گئی
ساری اہلِ شر کو ذلت مل گئی

ہوگئے بینا جو ہر چشمِ سقیم
خوب دکھلایا صراطِ مستقیم

نورِ حق نورِ بصر مین مل گیا
پھر نظر آئے نکیون راہِ ہدیٰ

وہ دکھائی راہِ رشد و ہر صواب
یوم راحت ہوگیا یوم الحساب

دارِ ہجرت جب مدینہ ہوگیا
اور مہجور اونسے مکہ ہوگیا

ارضِ طیبہ پھر تو مشہد ہوگئی
کیونکہ وہ فرشِ محمد ہوگئی

خاکِ طیبہ کیون نہو عالی جناب
ہے رضائے حق جہان مسِ تراب

خاک طیبہ ہوگئی خاکِ شفا
ہوگئی ہر دردِ عصیان کی دوا

تربیائے مصطفےٰ جو آگئے
کیون نہوئی اوسکو ایسی برتری

جب ہوا مسکن رسول اللہ کا
افضلِ مکہ مدینہ ہوگیا

تربتِ محبوب ہے جس خاک مین — اوس سے ہے کیا برتری افلاک مین
ارض آثارِ نبیِّ ہاشمی — کیون نہوئی مہدِ خیرِ دائمی
نِعدای ریح الصبا وقتِ سحر — ہو اگر تیرا مدینے مین گذر
اَبلغَن لِرسُولِنا اَسنیَ السّلام — مِن فقیرٍ ذی غرامٍ مُستہام
ہو سلام اعدادِ قطرات المطر — اور شمارِ کلِ اوراق الشجر
اور اعدادِ نباتِ ارض کل — اور شمارِ ریگِ بر ختم الرسل
کر زیادہ اوسکی عشرات و مئات — الف سبعین یا آلہٖ کائنات
الف تسلیم و تحیات آپ پر — الف سے صد الف درجات آپ پر

عرض حاجات بحضرت وہاب العطیات عز اسمہ

یا خدا ایسے محبت دے مجھے — جو بنا دے بے خبر مجھسے مجھے
مجکو اپنا عاشقِ بیتاب رکھہ — اپنے غم مین بے خور و بیخواب رکھہ
ہر دم اپنی بیقراری دے مجھے — اپنے غم سے اشکباری دے مجھے
ہو خدایا تیری رحمت سے شتاب — عشق کی آتش سے میرا دل کباب
بھول اس دنیا کی سب دہن جائے دل — تیری عزِ عشق سے بہن جائے دل
میرے دل مین محض اپنا درد رکھہ — اپنے ڈر سے رنگ میرا زرد رکھہ
یا الٰہی مجکو دے میری خبر — کچھہ نہو یہان کا غم نفع و ضرر
مجسے ہو میری خودی کا رو سیاہ — ہو مرا ہر موئے تن تارِ نگاہ
اپنی برقِ عشق سے یا کبریا — خرمنِ طولِ اَمل میرا جلا

مجھکو کھینچ اپنی طرف کو یا غفور
اپنی رحمت سے نرکھ یک لمحہ دور

ایسی نارِ عشق رکھ یہان مشتعل
شمع سان جل جائی دل جل جائی دل

شمع کی صورت منور دل رہے
صورتِ فانوس آب و گل رہے

گنجِ غم کے بادشاہی پر رہون
داغ ہائی دل سی نیک اختر رہون

قوتِ جان پر دی قناعت نفس کو
دی خدایا شوقِ طاعت نفس کو

اسکو یارب پارۂ نان کی حضور
ہو ہلالِ عید سے افزون سرور

غم مین تیری یا خدای ذوالمنن
خانۂ دل ہو مرا بیت الحزن

رکھہ کلیم فقر مین مجکو شکور
کسوتِ فخر و غنا سے رکھ نفور

مجسے رکھ مہجور سنجاب و سمور
ہو مرا مرغوبِ دل خوابِ تنور

تیرا سودا ہوئے میرا تاج سر
آنسوؤن کا دی مجھی گنجِ گہر

بزمِ اہلِ شرک سے رکھ مجکو دور
مین نہون پروانۂ شمعِ قبور

حبِ دنیا ہو نہ میری سدِّ راہ
دور رکھ مجسے الٰہی حبِّ جاہ

ہیں تو محوِ عشق تیرا ہو رہون
تجسے شاغل سرِّ دل کا ہو رہون

ای خدائے خالقِ درد و شفا
درد دیکر تو ہی ہو اوسکی دوا

طوطیٔ جان ذکر کا گنجینہ رکھ
داغِ دل اوسکے لیے آئینہ رکھ

غیر کے دل مین نرکھ کچھ آرزو
ہو مرا مقصودِ دل بس تو ہی تو

اپنی لطف و مرحمت سے یا ودود
جیسے بن مانگے دیا ہمکو وجود

یون ہی دی یارب کمالِ معرفت
کر دی عارف بے سوالِ معرفت

تو ہماری کام بس ہمپر نرکھ
بار ای فریادرس ہمپر نرکھ

میری صورت عاشقِ شیدا کے ہو
اور صدا لبیک یا مولی کے ہو

اوس منائی قرب مین یا کردگار
جان و دل میری ہون قربان و نثار

پھر نہ مکے سے وطن کو ہو سفر
ہو تو مکے سے مدینے کو سفر

جب نظر آئین مدینے کے درخت
دل مرا بیتاب ہوئے لخت لخت

ورد میرا ہو وہان وقت نزول
ربنا صلِّ علیٰ روح الرسول

ہو تحیات اوس شہِ مخلوق پر
بعدہ صدیق پر فاروق پر

ہو نصیب اپنی خدایا صبح و شام
درمیانِ روضۂ و منبر قیام

اور دکھانا مجکو رب العالمین
روضہائے امہات المومنین

مجکو دکھلانا صحابہ کے مزار
جس جگہہ وہ ہوئین یا آمرزگار

وہان بقیعِ طیبہ مدفن ہو مرا
خاک اوسکی خاک مین تن ہو مرا

جب جدا ہو جسم سے یہ میری جان
روح و رضوان مین رہی یا مستعان

جب نکیرین آئین یا ربِّ قدیر
قولِ ثابت پر رہے ثابت فقیر

فتح ابوابِ جنان ہو قبر مین
ریح شاداب جنان ہو قبر مین

یا خدا ہولِ قیامت سے امان
شدتِ محشر کی ہیبت سے امان

عاصی اوس میدانمین سوانہو
عیب ظاہر کچھہ وہان میرا نہو

رحم یا ستار یا دانائے غیب
حشر مین مخفی رہین سب میرے عیب

پردہ پوشی جیسی اس دنیا مین کی
آبرو رکھیو قیامت مین مری

جنتِ فردوس اعلیٰ ہو نصیب
اور ہمین دیدار تیرا ہو نصیب

تو ہی غفار و غفور اے کبریا
ہم نہین رحمت سے دور اے کبریا

تیری رحمت سے آلہ العالمین — مصطفےٰ ہین رحمۃ للعالمین
جسقدر ہین وہ رحیم انس و جان — مرحمت قلب اب اُم مین کہان
جسقدر ہین وہ حریص مغفرت — کس مین ہے ایسی شفاعت کی صفت
مہربان امت پر اپنی ایسے ہین — ہے یہ شہرت دو جہانمین جیسی ہین
عمر بھر کیا کچھہ غم امت رہا — نفس اقدس طالب رحمت رہا
عالم برزخ مین ہین ہمپر رحیم — خاص روز مظہر امید و بیم
دیکھنا رحمت پہ رحمت آپکی — اور شفاعت پر شفاعت آپکی
اب حکایت مین جو لکھتا ہون یہان — خاص ہے اک اہل طیبہ کا بیان

حکایت حجاج مساکین زوار رحمۃ للعالمین وظہور رحمت ختم المرسلین

زائر آئی تھی مدینے مین کثیر — جنمین اکثر تھے مساکین و فقیر
پر نتھی دریوزہ گر وہ بینوا — تھی فقط مشتاق شان مصطفےٰ
اک تو اہل مسکنت تھی وہ سبھی — اور وہ آئے تھے سفر سے بھی اہی
جسم و جامہ پر لگی خاک سفر — موئے سر مین خاک و خاشاک سفر
مسجد احمد مین جب حاضر ہوئے — مرقد محبوب کے زائر ہوئے
وہان حضور افتخار کائنات — جب ہوئی مصروف تسلیم و صلات
یک بیک وہان مل گیا قرب حضور — کیونکے ہو بیتاب کو تاب سرور
اسقدر دو رمین وہ روئی نتھی — جو حضوری مین وہان روتی رہی
فرش قالین مسجد احمد مین ہے — ہر طرح کی زینت اوس معبد مین ہے

جب نمازون مین وہ پہلی ہوگئی
کچھ وہ قالین اون سے میلی ہوگئی

اتفاقاً اور وقت اوس جای پر
تھا رئیس شہر طیبہ کا مقرر

لگ گئی کپڑون مین مسکینون کے خاک
پھر تو سر ہنگو نپہ ہوکر قہر ناک

کہدیا جو ایسی خاک آلودہ ہین
اونکو پھر اس فرش پر دیکھون نہین

وہ بجا لائے تبھی حکم امیر
جای مسکینون کو دی صف اخیر

جب وہان تک وہ نہ حاضر ہوسکے
فرقت محبوب مین روتی رہے

رات بھر روکر ہوئی وہ نیم جان
موت ہے رنج فراق دلستان

کیا قیامت دلپہ گذری ہای ہای
وصل مین اور یون جدائی ہای ہای

رات بھر جب گذری اونپر اسطرح
جوش مین رحمت نآئے کس طرح

خواب مین کیا دیکھتا ہے وہ امیر
خود جمال غیرت مہر منیر

ذرہ ناچیز پر ہے جلوہ گر
اور نخابین حضرت خیر البشر

اور یہ فرماتی ہین اوسکو ای کہین
ہمکو اس زینت کی کچھ حاجت نہین

ہان اوٹھالی اپنی قالینون کو تو
منع کیون کرتا ہے مسکینون کو تو

یہ تو سب ہر دم رہین گی میری پاس
حال دل اپنا کہین کے میری پاس

میری مہمان جو کہ یہ مسکین ہین
رونق اسلام و زیب دین ہین

یون جو انکو کر دیا ہے مجسے دور
تو نے یہ سمجھا ہے کیا ای پر قصور

کیون ہٹایا انکو میرے پاس سے
کیون یہ شیشے توڑے سنگ یاس سی

کیون نہین اکرام ضیف ای بیخبر
اس سی تو غافل ہی حیف ای بیخبر

کھل گئی آنکھ اوس کی اس کی متصل
ہوگئی بیدار پھر تو چشم دل

کانپتا تھا سر بسر ہیبت سے وہ
تھا قریب مرگ تب دہشت سی وہ

تھا وہ گریاں صورتِ ابرِ مطیر
پھر تو بینا ہو گئی چشمِ ضمیر

پھر تو مہمانی مین اونکی صمدم
ہو گیا مصروف خود وہ محترم

پھر تو حاضر کر دیا وہان مائدہ
اور کیا اکرام اوس سے زائدہ

اون کی خدمت مین رہا خود عذر خواہ
ہائے مجھسے کیون ہوا ایسا گناہ

تم تو اے حجاج و فداللہ ہو
تم تو اضیافِ رسول اللہ ہو

مین تمہارا کمترین خادمان
ای عزیز و تم کہان اور مین کہان

واقعی اوسکی عنایت ایسی ہے
خاص مسکینون پہ رحمت ایسی ہے

ذاتِ پاکِ کبریا بھی ہے رحیم
اور شانِ مصطفےٰ بھی ہے رحیم

بعد الحمد ایسی ہین ہم خوش نصیب
رہنی والی دور حیمون سی قریب

مناجات بندای اسماء اللہ الحسنیٰ عز اسمہ الاعلیٰ

یا رحیم یا رحیم یا رحیم
دردِ عصیان سے نرکھ مجکو سقیم

یا غنی یا غنی یا غنی
رکھہ فقیر مین تو دل میرا غنی

یا ولی یا ولی یا ولی
مجھپہ ہو لطفِ خفی لطفِ جلی

یا رشید یا رشید یا رشید
راہِ عرفان مجھپہ ہو جای پدید

یا شکور یا شکور یا شکور
رکھہ مجھی ہر حال مین اپنا شکور

یا سمیع یا سمیع یا سمیع
کر میسر میرے حاجاتِ جمیع

یا عزیز یا عزیز یا عزیز
مجھپہ کر دی سب سے عشق اپنا عزیز

یا مجید یا مجید یا مجید	دے مری قفلِ تمنا کی کلید
یا کریم یا کریم یا کریم	دو جہان مین رکھہ مجھے بیخوف و بیم
یا بصیر یا بصیر یا بصیر	کر تو اب دیدہ مرے دل کا بصیر
یا لطیف یا لطیف یا لطیف	ہو لطیف اب یہ مرا قلبِ کثیف
یا عظیم یا عظیم یا عظیم	دور بھاگے مجھسے شیطانِ رجیم
یا غفور یا غفور یا غفور	بخش جو مجھسے ہوئی فسق و فجور
یا حکیم یا حکیم یا حکیم	دے مجھے ذی علم و حکمت دل سلیم
یا خبیر یا خبیر یا خبیر	کر عطا مجکو مرا ما فی الضمیر
یا رؤف یا رؤف یا رؤف	دی مجھے قہر و عنایت پر وقوف (اپنی ۱۲ آگاہی ۱۲)
یا قدیر یا قدیر یا قدیر	مین نہون زندانِ عصیان مین اسیر
یا علیم یا علیم یا علیم	دے مجھے علمِ صراطِ مستقیم
یا جلیل یا جلیل یا جلیل	مین نہون فردائے محشر مین ذلیل
یا قوی یا قوی یا قوی	دمبدم ایمان ہو میرا قوی
یا ودود یا ودود یا ودود	ہو عطا ہمکو بہشتون مین خلود
یا حلیم یا حلیم یا حلیم	درگذر فرما بہت ہون مین اثیم
یا معز یا مُعِزّ یا معز	ذلتِ دارین سے رکھہ محترز (گنہگار ۱۲)
یا مُذِل یا مُذِل یا مذل	نفس میرا ہو ذلیل و منفعل
یا حسیب یا حسیب یا حسیب	حشر مین ہو کے حساب آسان نصیب
یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ	وصف ہے جن جن فرشتون کا غلیظ (۱۲)

انکے

اونسے مین تیری حفاظت مین رہون — یعنے ہون مغفور جنت مین رہون
یا شہید یا شہید یا شہید — ذکر مین تیری ہو دل میرا شہید
یا قدیم یا قدیم یا قدیم — مجھسے ہر رنج حوادث ہو عدیم
یا رقیب یا رقیب یا رقیب — ہو نگہبان بلاہائے مہیب
یا محیط یا محیط یا محیط — ملک طاعت پر ہو دل میرا محیط
یا وکیل یا وکیل یا وکیل — ہر مراد دل کا میری ہو کفیل
یا ملیک یا ملیک یا ملیک — رکھہ مجھے خالص غلامون مین شریک
یا ممیت یا ممیت یا ممیت — یا ممیت یا ممیت یا ممیت
استقدر قوت میرے بازو مین ہو — مارون اپنے ہات سے کفار کو
یا حمید یا حمید یا حمید — ہمکو وہان آسان کیجو اپنا دید
یا غنی یا رحیم یا کبیر — رحم فرما رحم بر حال فقیر
من فقیر مذنب کل الدعا — استجب یا ربنا یا ربنا

چیزی از بیان آداب تصوف و تصفیہ دل از تکلف

حمد ہر حامد حق نذر آلہ — شکر ہر شاکر نثار بارگاہ
پھر صلوۃ حق رسول ہدیٰ پر — آل پر اصحاب عالیجاہ پر
ہر سعادت کا ہے تقوی پر مدار — ہے شقاوت طبع نفس نابکار
ہی طریق حق شریعت ای عزیز — یا طریقت یا حقیقت ای عزیز
ہان شریعت ہے سفینے کی مثال — او طریقت بحر زخار کمال

پھر حقیقت ہے یہ مروارید بحر — بی سفینہ کیون کے ہو تا ئید بحر
ہی شریعت اخذ دین حق مدام — اور امر و نہی مولے پر قیام
ہی طریقت وہ سراپا احتیاط — ہی عزیمت سی جہان محض اختلاط
ہی طریقت وہ ریاضت سر بسر — جس سی اتقی الناس ہین یہان بہرہ ور
پھر حقیقت ہی وہ مقصد کا وصول — قلب پر یعنی تجلی کا نزول
جب ہوا غواص بحر بے کنار — کیون نہ حاصل ہوئی درّ آبدار
ہان طریقت یا حقیقت با یقین — بی شریعت حشر تک ممکن نہین
تجکو کرتا ہی فزون ای مشتغل — ظاہر نور شریعت نور دل
جبکہ دل سے دور ظلمت ہو گئی — پھر تو وہان جائی طریقت ہو گئی
پھر تو تسیر حقیقت ہو گئی — منزل دل خاص خلوت ہو گئی
مشتغل جب یون شریعت ہو گئی — معرفت سے پھر تو قربت ہو گئی
عزم جسکا ہو طریق اولیا — یہ وصیت یاد رکھے دائما

واز اداب تصوف ست توبہ نصوح خزائن فتوح

ترک عصیان الٰہی توبہ ہے — جلب غفران الٰہی توبہ ہے
گذری عصیان پر ندامت چاہیئے — نفس کو ہر دم ملامت چاہیے
ترک ہر عصیان حق ہو حال مین — عزم ترک ذنب استقبال مین
اور حقوق الناس سی فارغ ہو تو — تاکہ ذی مقبولی سا بلغ ہو تو
رکھہ حفاظت مین زبان و چشم و گوش — اور سبھی اعضا کو ای ذی عقل و ہوش

تمام

پھر تو توبہ ہے یہ ایسی خوب شے ۔۔۔ ہر اطاعت کی کلیدِ قفل ہے
پھر تو یہ ہر خیر کی بنیاد ہے ۔۔۔ ہر دلِ ویران یہان آباد ہے
پھر کہین جو مبتلا ہو جائے تو ۔۔۔ پھر محلِ نا روا (یعنے گناہ کا) ہو جائے تو
یعنے غافل صحبتِ بد مین کہین ۔۔۔ تجھسے پھر ہوئے فضولی دل حزین
بے تامل توبہ استغفار کر ۔۔۔ پھر وہی نیک اپنی سب اطوار کر
مژدۂ التائبون[۱] العابدون ۔۔۔ یاد رکھ اے تارکِ فعلِ زبون

[۱] التائبون العابدون الآیۃ ۱۲

واز آنست افضل البضاعت اختیارِ صبر و قناعت

فخر ہے جو چھوڑے نفسِ قانعہ ۔۔۔ مطعم و ملبوس و مسکن فاخرہ
شغلِ لایعنی وہ افسوس ہے ۔۔۔ جس سے (یعنے ہزارون کوس ہے
یعنے شغلِ بی ضرورت ہی جہان ۔۔۔ شغلِ افعالِ ضروری پھر کہان
جسکو یہان صبر و قناعت ہے نصیب ۔۔۔ رحمتِ خاص اوس سے ہر دم ہی قریب

واز آنست زہد دنیا و رغبتِ عقبیٰ

زہد ہے قطعِ تعلق مال سے ۔۔۔ تاکہ ہو طاعت فراغِ بال سے
زہد فی الدنیا ہی وہ اے ہوشمند ۔۔۔ بعد تقویٰ جسکا رتبہ ہے بلند
حبِ دنیا مین ہی جی کا سانشا ۔۔۔ اور محب گم کردۂ راہِ ہدےٰ
اہلِ ایمان راغبِ عقبےٰ ہو بس ۔۔۔ تارکِ دنیا و ما فیہا ہو بس
بی اطاعت جس رجل سی زن ہی ۔۔۔ چاہیئے وہ مرد یہان بی زن رہے

سر بسر دنیا پر آفت رہتی ہے
چار خصلت سے سلامت رہتی ہے

عفو کر دنیا جہالت جس سے ہو
منع کر نا جہل سے خود نفس کو

بے رجا رہ خلق کی احسان سی
مستعد سب کے لیے احسان سے

کچھ نہ کہہ غیرون کی بخشش پر نظر
اپنی بخشش ہر دم اونپر صرف کر

و از انست آموختنِ علم شرعی اصلی و فرعی

علم شرعی ہے ضروری اے فصیح
جس سے اعمال اور عقیدہ ہو صحیح

صیقلِ مرآتِ دل ہو جای علم
نور بخشِ آب و گل ہو جاے علم

ہے حصول اوس علم کا ہان فرضِ عین
دو جہان مین جس سے ہو عاملِ کو چین

واز انست اتباعِ سُنّت سنیہ خیر البریہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ

تجکو سنت کی حفاظت ہے ضرور
شانِ احمد کی اطاعت ہے ضرور

یعنے جو آدابِ خیر المرسلین
ہین یہ ماثوراتِ عالم بالیقین

سارے آدابِ تصوف مین یہی
اور عوارف بے تکلف مین یہی

بارگاہِ قدس مین ممکن وصول
کہے اے انسان بے طوعِ رسول

حال ہی یا قال یا اعمالِ خاص
ہے یہان طاعت سے حاصل اختصاص

ہان مشایخ کا طریق اے باخبر
ہے کتاب اللہ (قرآن) اعلیٰ یا خبر (حدیث)

دیدۂ دل ہے ریاضِ صالحین
دیکھہ کیا کیا گل وہان خندان نہین

اور وہی ہین صالحین اے باصفا
عمر بھر ہین جو مطیعِ مصطفےٰ

اہتمامِ فرض تجھپر فرض ہے — منجی جو ہر ہے یہ وہ عرض ہے
جو ہے قربِ بالفرائض کا علو — کب وہان تک ہے مجالِ گفتگو
کیونکہ قربِ بالنوافل کا ثبوت — کر رہا ہے قولِ حیّ لا یموت
وہ حدیثِ قدسیٔ قدوس ہے — یہ شرف جسکی سبب محسوس ہے
یعنی جب بندہ نوافل سے قریب — ہوکے ہوجاتا ہے منزل سے قریب
دست و پا بندی کا ہوجاتا ہون مین — پھر تو خود سمع و بصر اوسکا ہونمین
جب نوافل مین یہ ہی ای حق شناس — کیجیے قربِ بالفرائض کو قیاس
کب ہے یہ بے سنتِ خیر الورا — کب ہے یہ بے اتباعِ مصطفےٰ
قربِ نفل قربِ فرض ایک پے — قربِ شانِ سنتِ احمد سے ہے

وازنست توکل علی ہذا ذی المن والآلاء فی السراء والضراء

ہان توکل پر بس اے مخلوق رہ — وعدۂ رازق پر اے مرزوق رہ
ہان مجرد سے ہو جب تو ذی عیال — کر توکل اور کچھہ کسبِ حلال
دیکھکر اہلِ جہان کا جاہ و مال — خاک اپنی آبرو پر تو نڈال
جو کہ ذی شانِ توکل ہوگیا — دو جہان مین بے تذلل ہوگیا
رنج و راحت مین توکل ہے ضرور — آدمی کو یہ تجمل ہے ضرور
جاء[1] فلیتوکل المتوکلون — ایہا الناس اذکروہ و اسمعون

وازنست اخلاص فی العمل لذاتِ اللہ لم یزل

فرض ہی مومن پر اخلاصِ عمل
تا نا ئی قربِ مولے مین خلل

قصدِ دنیا کچھہ بھی طاعت مین نہو
مدح کی رغبت عبادت مین نہو

یہ ریا ہے باعثِ حبطِ عمل
فرض ہی اخلاص سے ربطِ عمل

اہلِ دنیا کی نظر پر کیا نظر
رکھہ حضورِ حضرتِ مولیٰ نظر

دل مین ہی گر ہیبتِ شانِ علیم
کیا ہے علمِ غیر سے امید و بیم

اپنا اظہارِ فضیلت کچھہ نکر
رغبتِ جاہ و وجاہت کچھہ نکر

اوسکو کیا ایمانِ کامل کی خبر
جو نسمجھے غافلون کو جانور

مدح و ذم غیرون کی تو یکسان سمجھ
ہے اگر اخلاص کی کچھہ ہان سمجھ

مرضیٔ مولے کو بس منظور رکھہ
خلق سی خوفِ ملامت دور رکھہ

جو عمل غیرون کی دکھلانی کو ہے
شرک ہی دوزخ مین لیجانی کو ہے

دیکھتے ہے خاص قدرت کے نگاہ
چھوڑ شرک اخلاص سیکھہ ایمردراہ

جاہِ دنیا نے کیا جسکو تباہ
وہ نرکہی کچھہ وہان امیدِ جاہ

رتبہ عند اللہ ہونا چاہیے
جاہ عند الناس بس کیا چاہیے

وازنست ترکِ صحبتِ اشقیا و اختیارِ عزلت موصلت سعدا

صحبتِ اہلِ شقاوت ہے بلا
قربِ ارباب جہالت ہے بلا

جن سے ہے متروک فکرِ امرِ دین
تو نہو زنہار اون کا ہمنشین

جبکہ ایسا ہو زمانے مین فساد
لائین فتنہ دین مین اہلِ عناد

یا وقوعِ حرمت و عصیان کا خوف
ہو کہین وہان چاہیے رحمان کا خوف

اون سے عزلت مین سعادت ہے تری — اونکی صحبت مین شقاوت ہے تری
اشقیا سے دور رہ تو ای سعید — اور زمرۂ اہلِ سعادت سے بعید
تو رہا کر مجمعِ ابرار مین — جمع کر خیر و دکون اخیار مین
یہ بہی کب جب کر سکے اظہارِ حق — اور نہو کچہہ نہی منکر بہی اشق
کیونکہ منکر سے کوئی محفل کہین — ابتو بس آفاق مین خالی نہین
صبر ہر رنج و بلا پر ہے روا — معصیت پر صبر ہے قہرِ خدا
معصیت جس بزم مین آئی نظر — صبر وہان زنہار ای ناہی نکر
اس لیی فرماتی ہین متاخرین (یعنے علمای متاخرین ۱۲) — ابتو ہر صحبت میں ہی نقصانِ دین
اب ہے ہر صحبت مین سمعہ یا ریا — اب ہے ہر صحبت مین غیبت برملا
ابتو ہان ایسی ہی غفلت ہو گئی — نیکبختون کی بہی عادت (غیبت کی ۱۲) ہو گئی
رونقِ ہر بزم غیبت ہو گئے — فخرِ صلح و رزم غیبت ہو گئے
جو کہ خصلت ہی زناسی بہی اشد — ہو گئی ہی عادتِ ہر نیک و بد
خود فروشی نیکبختے اب تو ہے — اسقدر ہر دل کو سختی اب تو ہی
آج کل گوشہ نشینے خوب ہے — کیونکہ اس مین حفظِ دینی خوب ہی

واز انجملہ حفظِ اوقات و ساعات از خیرات و مبرات و طاعات

صرف کر طاعت مین ساری وقت کو — یاد رکھہ ہر دم خدا کی مقت (غصہ کو ۱۲) کو
نیک نیت سی ہو ہر فعلِ مباح — تاکہ ہو دنیا بہی عقبے کی فلاح
خیر مین اوقات کو تقسیم رکھہ — ہر دم امرِ دین کی تعظیم رکھہ

صبح صادق جبکہ ہو تو کر رکوع — کر ادا سجدہ ہمیشہ پر خشوع
دل نمازون مین کبھی غافل نکر — کیونکہ ہے امد کے دل پر نظر
دل کو حاضر رکھہ جہان تک ہو سکے — جمع خاطر رکھہ جہان تک ہو سکے
اور نکر ترکِ جماعت با نیاز — کیونکہ بست و ہفت ہی یہان اک نماز
جو تساہل مین رہا خاسر یہان — اور نر کہا نفس کو حاضر یہان
علم سے کیا منفعت اوسکو ہوئی — جو نہ حبِّ مغفرت اوسکو ہوئی
بعد اوسکے رو بقبلہ ہو کے تو — ورد کر تسبیح اور تہلیلِ او
کے ینوّر قلبک من نورہ — و یحرّک من غیرہ لحضورہ
تاکہ روشن چہرۂ دل ہو ترا — تجھسے ہر مذموم زائل ہو ترا
کیون نہو تو صاحبِ کشف و شہود — نعمتِ عظمی ہے وہ ذکرِ ودود

واز انست آداب نماز اشراق لرضی اللہ الخلاق غراسمہ

آفتاب اک نیزہ جب ہوئے بلند — پڑھ نماز اشراق کی اسے ارجمند
مار نیزہ سینۂ شیطان مین بس — تا نہ اوس ملعون کو ہو پھر دسترس
لے وطن مین حج و عمری کا ثواب — عمر بھر اس کام سے ہو کامیاب
رکھہ تلاوت کو بڑا دستور ورد — حزب اپنا رکھہ تو ہر ماثور ورد
با حضورِ قلب پڑھ قرآن کو تو — نفس سے محفوظ رکھہ اس جان کو تو
ادویہ ہین خمسہ اس دل کا علاج — معتدل ہوتا ہے تب دل کا مزاج
ہے تدبّر سے تلاوت ایک تو — غیر سے خالی ہو دل جو ہو سو ہو

۱۲ اور کہنے پڑھنے کی جو حاجت ہو اسے اپنی زبان مین کہہ لے اور پڑھ لے تو ترا

اور قیامِ لیل ہے ثالث دوا | صبحدم ہو محوِ ذکر یا دوبکا
صالحین و اتقیا کا رہ جلیس | تاکہ ہو یہ نفس امارہ نفیس

آداب القاری و الحافظ و العالم و الناصح و الواعظ

حافظ و قاری کو رب ذوالمنن | کاش فرمائے عطا خلقِ حسن
عالمون کو واعظون کو یا خدا | اتباعِ سنت ایسا ہو عطا
زہد فی الدنیا شعار اونکا ہو بس | ہو نہ قربِ اہلِ دنیا کی ہوس
اونکی جو ہو خصلتِ مرضیہ ہو | ظاہر و باطن سبھی شرعیہ ہو
چاہیئے عادات مین جود و سخا | اور سب اخلاقِ حمیدہ باصفا
حلم ہو اور صبر ہو پرہیز ہو | اوس سے یہان جو شی تحمل خیز ہو
پر سکینہ دل ہو اور جائے نیاز | صفحۂ جان اور شریعت کا طراز
دل ہو اور اخلاص کا مضمون ہو | صورتِ ظاہر بھی سب مسنون ہو
جسم و جامہ بھی ہمیشہ ہو نظیف | دور مکروہات سے ہو اور لطیف
مضحکات و ہرزہ کی عادت نہو | یعنے خوش طبعی کی بھی کثرت نہو
بدہی یہ عجب و ریا کبر و حسد | غیر کی تحقیر ہے ہان فعل بد
جو دعا یا ذکر ہو ماثور ہو | داعی و ذاکر بھی تا مغفور ہو
کیونکہ ماثورِ رسول اللہ شی | ہر مسِ عصیان کو بس اکسیر ہے
چھوڑکر ماثور تقدیسات کو | اب بہت پڑھتے ہین تصنیفات کو
قول مرشد کو ہزارون بالفضول | جانتے ہین قول اللہ و رسول

گو خلافِ کبریا وہ قول ہو
گو خلافِ مصطفےٰ وہ قول ہو

ظاہر و باطن ہو ہر دم پر خشوع
دم بدم معبود کی جانب رجوع

یہ قلیل آداب یہان سے یاد کر
باقی اور اوستادون سے دل شاد کر

وازانست صلوٰۃ الضحےٰ رشکِ مہر نیمروزِ سما

پہر نمازِ چاشت بہی گر ہو سکے
کر ادا اور ہو نہ غافل موت سی

جو عمل یا ذکر ہے بے یادِ موت
بالیقین ہی شانِ تاثیر اوس سے فوت

پہر ہو شغلِ علم یا طاعات اور
یا کہ ہو شغلِ معاشِ نیک طور

فضیلتِ علمِ دین و عالمین بر عابدین

پیشِ عالم ہی یہی عابد کی قدر
جس طرح حالِ کواکب پیشِ بدر

ایک عالم سخت ہی شیطان پر
الف عابد سی یہ ہے حکمِ خبر (حدیث ۱۲)

فضلِ عالم عابد اوّاب رجوع والا ۱۲ پر
جیسے فضلِ مصطفےٰ اصحاب پر

پر وہ عالم عالمِ دنیا نہین
عالمِ عقبےٰ ہین ایسے بالیقین

فضیلت معلمین و طالبین علم دین

رتبِ اعلیٰ اور جتنے ہین ملک
جن سے ہی آباد قصورِ ہر فلک

ہر زمین ہر ایک ماہی آب مین
مور چی بہی سب ہین اوس آداب مین

بھیجتے ہین رحمت اوسپر بالیقین
جو سکھاتا ہے جہا نین علمِ دین

علم کی راہون مین ہین جو ستہام (یعنے سرگشتہ حیران کا)
سہل ہے اونکو رہ دار السلام

پر بچھاتے ہین فرشتے راہ مین
ہین وہ محسود اپنی عز و جاہ مین

سیکہنا اک باب علم ای باشعور
ہے فرون سو نفل کیت سے ضرور

تصحیح نیت در علم و عمل و اخلاص للہ عز و جل

کب ہے یہ جب قصد ہو مرضی خاص
ورنہ یہان کب ہے ہلاکت سے خلاص

جو نہو گی اس طرح نیت صحیح
ہوئیگی پہر کب کوئے طاعت صحیح

جو نہوئیگی یہان نیت بخیر
پہر کہان وہ جلب خیر و دفع ضیر

بالا خانے پہر بہشتون کے کہان
پہر تو قعر نار ہی وہان الا مان

یہان جو اپنی بالا خوانی مین رہی
پہر کہان وہ بالا خانے خلد کے

بے عمل عالم کو ڈالا جائیگا
نار مین اور پہر نکالا جائیگا

جو شکم مین اوجہہ اوسکا ہوئیگا
اوسکے آگے اوسکا ٹیلا ہوئیگا

گرد پہرتا ہوئیگا یون نا بکار
جیسے گرد آسیا دور حمار

پہر تو ناری اور بہی پاس آئینگے
آپکو سب اس طرح فرمائینگے

تو نصیحت خوان ہمارا تھا ضرور
کیا ہوا کیونکر ہوا تو پر قصور

یہ کہیگا یون ہی تھا ای قوم ہان
پر عمل کچھہ ہو سکا مجھسے کہان

حکم کرتا تھا جو تمکو مین شقی
خود عمل کرتا نتھا اوسپر کبھی

منع کرتا تھا مین جس بد فعل سی
آپ تھا محفوظ کس بد فعل سے

علم سی جو غیر حق مقصود ہے
اوس مرائی کا عمل نابود ہے

اوسکو کیا قدر ثواب آخرت | بندۂ درہم ہے یہان جو بد صفت
علم جس عامل کو یہان نافع نہین | اوسکا محشر مین کوئی شافع نہین
یہان ہوئے علم و عمل جسکو نصیب | اوس سے ہے اللہ کی رحمت قریب
یہان نہوینگی اگر نیت نجیب | حشر مین ہو جائیگا بس حال غیر

دانستن این نیز کہ مقصود از علم چیست و طالب علم حقانی کیست

علم کا طالب جو ایسا ہے کوئی | نفس کی خواہش کا بندہ ہے شقی
کسر شہوت سے بہت نالاں ہے وہ | نفس کی مرغوب سے شاداں ہے وہ
اور وہ ایسا پست ہمت ہے دنی | کچھہ نہین بے مال نفس اوسکا غنی
کچھہ بھی فاقون پر تحمل وہان نہین | نام کو صبر و توکل وہان نہین
چھوڑکر علم ضروری فرض عین | بے ضروری علم سے ہے اوسکو چین
رغبت معقول پیشہ اوسکا ہے | نفرت منقول شیوہ اوسکا ہے
ان قرینون سے یہ ظاہر ہوگیا | غیر حق مقصود ہے اوس شوم کا
ترک ہے اوسکی جماعت سے نماز | اسقدر ہے نفس امارہ کا ناز
جب جماعت ترک ہے لیل و نہار | کیون نہو ترک نوافل کا شعار
ترک ہر نفل و سنن پھر سہل ہے | خود تساہل مین جو وہ نااہل ہے
ہو نصیب ای کاش اخلاص عمل | تا ہو مقبول جناب لم یزل

علامات علمای آخرت و بدارین ارباب مفاخرت

عالمِ دینی وہی ہین بالیقین — علم سے جو طالبِ دنیا نہین
آخرت والے جو عالم ہین بیان — ہین علامات اونکی یہ اور یہ نشان
فعل اونکا ہے موافق قول سی — اور صداقت ہے مطابق قول سی
اجتناب نہی مولیٰ اونکو ہے — رغبتِ طاعات و تقوی اونکو ہے
علم سے حاصل ہے اونکو یہ صفت — نفرتِ دنیا و حبِّ آخرت
اونکو ہے اوس علم سے نفرت کمال — جس مین قیل و قال ہی کبر و جدال
اور مساکن اونکی مسکینون کی ہین — مطعم و ملبوس درویشون کی ہین
زینتِ دنیا سے ہین وہ مجتنب — نفس امارہ سی ہر دم مختسب
قلتِ دنیا پہ مائل ہین وہ بس — آخرت کی حق سے سائل ہین وہ بس
اونکا یہان صبر و قناعت پیشہ ہے — آخرت کا راتدن اندیشہ ہے
قربِ سلطان و امیر اونپر ہے قہر — اغنیا کا شربتِ قند اونکو زہر
سخت بزمِ اغنیا سے ہین نفور — اونکی دنیا سے اور انسی ہین وہ دور
ہان اگر عرضِ نصیحت ہو ضرور — یا کوئی مظلوم ہو وہان بے قصور
پھر تو وہ اوسکی شفاعت کی لیے — جائین گے احقاقِ حق کرتی ہوئے
وہ بہت فتوی سے ساکت رہتی ہین — وہ یہ ہر سائل سے اکثر کہتے ہین
جاؤ پوچھو اوس سے یہ جو اہل ہو — تاکہ جو مشکل ہے تمکو سہل ہو
اور نہین کرتے وہ ہرگز اجتہاد — مسئلہ ہوتا نہین جب اونکو یاد
قول لاادری درایت اونکی ہے — ہان رفیق ایسے ہدایت اونکی ہے
وقتِ لاعلمی شے وہ کامیاب — کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب

اونکو ہی واللہ اعلم عین علم — وقت تعلیمی یہی ہی زین علم
آگیا جب دل مین اخلاص عمل — کیون ریاکاری سی وہان آئی خلل
علم سے قصد سعادت اون کو ہے — مرضئ مولی کی عظمت اونکو ہے
کب عمل مین حب رخصت اونکو ہے — رغبت شان عزیمت اونکو ہے
علم باطن کا ہے اونکو اہتمام — گردن دل قید محنت مین مدام
اونکی اس مین جو ترقی ہوتی ہے — ہر دم افزون خاکساری ہوتی ہے
شرع کی تائید پر ہوتی ہین وہ — معتمد تقلید پر ہوتے ہین وہ
ہین مقلد حضرت نعمان کی وہ — شافعی یا مالک ذی شان کی وہ
وہ مقلد مجتہد بنتے نہین — جہل پر وہ معتمد بنتے نہین
جیسے جاہل مجتہد ہین آج کل — ہین جہالت کی مقلد بے خلل
آخرت والے ہین ایسی شان مین — انما یخشے ہے اونکی شان مین
ہین خصال ستہ اونمین بالیقین — طاعت و زہد و صلاح و علم دین
یعنے علم نافع رضوان حق — اور فقاہت امر دین مین بی قلق
اور عزم مرضئ مولے ہو بس — امر دنیا بہی پی عقبے ہو بس
ہے اگر شوق تصوف ای فتا — رغبت ان اعمال سے رکھہ بیریا
پہر جو ہوئی شوق افزون دمبدم — دیکھہ احیاء العلوم اے محترم
یا میسر کوئے اہل حال ہو — اوس سی مل اور تو بہی اہل حال ہو
یہ جو ہے پرہیزگاری کی طلب — ہے رضائے ذات باری کی طلب
طالب مولے کو یہان ای محترم — دین کا غم ہی نکچھہ دنیا کا غم

محض اوسکے غم مین جو دل رہگیا | وہ غمِ دارین سی فارغ ہوا

حکایت لے واللہ در عشقِ الٰہی اوّاہ کہ بشبام می رفتند

کوئی مقبولِ الٰہی نامور | شام کو جاتی تہی وہ رشکِ سحر
مل گئی دنیا بہت زینت کے ساتھ | اور کہا لیجے ذری ہاتھونمین ہاتھ
سخت نفرت سی کہا ای فتنہ گر | دور رہو یہ مکر تو مجھسے نکر
تو ہی وہ مکارہ زوجہ پر نفاق | دیچکا ہون جسکو مدت سے طلاق
پھر تو وہ مکارہ ایسے گم ہوئی | سامنے گویا کہ آئے ہی نتھے
پھر جو کچھ آگے بڑھے وہ مردِ راہ | دیکھتے کیا ہین کہ فردوسِ الٰہ
سامنے ہے سب نعیم اپنے لیئے | بوئے ریحان و نسیم اپنے لیئے
اور دکھائے اپنے سب حور و قصور | لطفِ انہار و ثمارِ پُر سرور
اوس سے بھی اعراض فرما کر کہا | مین تو ہون مشتاقِ دیدارِ خدا
تب ندا آئی یہ اوس مسعود کو | ملیگا تو فائز اس مقصود کو
تو ہمارا ہے تو ہم تیرے لیے | مین مقرّب قربتِ دیدار کے
اور یہ سب دنیا و عقبےٰ کے مزے | یعنے نزدیک کر دینے والے ۱۲ سب سے اوّل ہو مین گے تیرے لیئے
کیونکہ جو طالب ہمارا ہو گیا | بے طلب پایا مزا دارین کا
ہمکو بھی یا ربنا یا ربنا | سب سے کر آزادِ خاص اپنا بنا
کاش ہو سلطانِ ذکر ایسا نصیب | ہو تسلط ملکِ عرفان کا نصیب
فوج ذکر ایسی ملے اخلاص موج | دور بھاگے نفس اور شیطان کی فوج

کچھہ غم دنیا نا ئی دل کی پاس
اور نا ئی زینت آب و گل کی پاس

یون رہی لبریز ذکر و فکر دل
غم حوادث کا نا ئے متصل

محض تیرا غم رہے میرا رفیق
اور رفیق اپنا رہے اعلیٰ رفیق

خود رسول اللہ بھی وقت وفات
تھی رفاقت خواہ جس اعلیٰ کی ساتھہ

ہمکو تیری وہ محبت ہو نصیب
جسکے باعث وہ رفاقت ہو نصیب

جیسا دل اوس صالحہ لونڈی کا تھا
ہم غلامون کا بھی دل ویسا بنا

حکایت زنی صالحہ امۃ اللہ مصروف طواف بیت اللہ

صالحہ تھی ایسی اک محو طواف
دیر تک فارغ نتھا اوس سے طواف

وہان جو تھی اوسکی مناجات و دعا
بارگاہ قدس مین ہر دم ندا

دیکھکر سُنکر کسی نے کہہ دیا
ہی غنی عورت کوئی یہ پارسا

دین و دنیا کا کچھہ اسکو غم نہین
اسکو یہان درماندگی کا دم نہین

رہنے والی عیش و عشرت مین ہی یہ
اور ہمیشہ ناز و نعمت مین ہے یہ

یہ طواف و ذکر سے تھکتی نہین
یہ کسی آداب سے عاری نہین

یہ نہین صدمہ رسیدہ غمزدہ
ہے یہ ہر رنج و الم سے فارغہ

ذکر مولیٰ مین قوی آواز ہے
اور توانائی کا ہر انداز ہے

آگئی یہ بات اوسکی کان مین
جب ہوئی فارغ وہ تھی جس شان مین

کی ندا ای بھائیون وہ کون تھی
جو کہ فرماتی تھی ایسا کچھہ مجھے

تب وہ خود حاضر ہوئی اور یون کہا
مین وہی ہون جو یہ کہتا تھا بوا

اَب سنو اوس غمرسیدہ کا بیان — جو سُنائی اوسنے اپنی داستان
رہنی والی شام کی تھی مین غریب — آگئی یہان میری اچھی تھی نصیب
مین تھی اِک مسکینہ عورت ای فتا — اور مرا شوہر بھی تھا مسکین سا
چار بچے میرے تھے رشکِ قمر — ایک دختر تھی جوان اور سہ پسر
وہ جوان دختر تو ہان منکوحہ تھی — تینون لڑکے تھے وہ نابالغ ابھی
شیر خوارہ تھا مرا طفلِ صغیر — وہ بھی تھے نادان جو کچھہ تھے کبیر
تھا مرا شوہر جو مردِ پارسا — آنا جانا تھا بہت مہمانون کا
جو میسّر ہمکو آنا ماحضر — تھے مدارات اونکے بس شام و سحر
چند مہمان ایکدن جو آگئے — کچھہ نتھا اوسدن ضیافت کی لیے
دودھ کی بکری جو اِک بچون کی تھی — بے تامّل ذبح کر ڈالی وہی
گوشت اوسکا مجکو دیکر یون کہا — لو پکا کر دو ابھی بھر خدا
بھوک سی مہمان ہین سب ناتوان — نا توانی دیکھلاون سے عیان
مین تو شغلِ دیگدان مین ہو گئی — تب بڑی بچون نی مل کر بات کی
باپ نے ای بھائی اَب ہی ہے ستم — ذبح کر ڈالی جو تھی گھر مین غنیم
تب کہا اوسطے نے اکبر سے کہ ہان — کسطرح کردی فنا بکری کی جان
تب بڑے بھائی نے منجھلے سے کہا — آ دکھا دون تجکو شکلِ ماجرا
ماجرا پورا دکھانے کے لیئے — خود چھری سے ذبح کر ڈالا اوسے
جب ہوا اوس سے بہت ساخون رواں — ہو گیا صحرا کو وہ مجنون رواں
تھا ہمارا قریہ کوہستان مین — تھی درندی بھی وہان میدان مین

ڈر کے بھاگا جبکہ وہ سوئی جبل
باپ بھی پیچھے گیا گھر سے نکل

گرگ نے اوسکا بھی لقمہ کر لیا
جان سے یہ بھی گیا وہ بھی گیا

بھاگتے مین مرد کو ٹھوکر لگے
سر لگا پتھر مین جان ایسی گئی

گویا جان کو کام تن سی کچھ نہ تھا
روح نے ایسا سفر جلدی کیا

پھر جو مین آئی قریب دیگدان
تازہ آفت کا نمک چکھا وہان

طفل نادان گھٹنیون چل کر گیا
ہات ہنڈیا مین جلا کر مر گیا

مین ہجوم غم مین گھبرا کر رہگئی
گویا جان آنکھون کے رستی بہگئی

پھر سنا دختر نے جب یہ ماجرا
گر پڑی غش کھا کے ہے ہے کیا ہوا

بالاخانہ پر سکونت اوسکے تھے
غش مین نیچے کر کے وہ بھی مر گئے

پھر تو مین تہی اور صبر و ذکرِ حق
ذکرِ مولیٰ ہے دوائے ہر قلق

ذکرِ حق ہے اہلِ دل کا قوتِ دل
ذکرِ حق ہی سلسبیلِ حوتِ دل

اور فارغ ہو گیا دل بہرِ ذکر
ہو گیا مفتوح دل پر شہرِ ذکر

دیکھکر اب شکلِ بیت اللہ کو
عیش کی حاجت ہی کیا اوّاہ کو

ہمکو ہے کیا حاجتِ عیش و نشاط
دل کو ذکر اللہ سے ہی اختلاط

ذکرِ حق سی مطمئن جو دل ہوا
کب وہ دل ہے پھر ہوا خواہِ غنا

جسکا دل عونِ خدا سی ہی غنیٰ
بس وہ دنیا کی غنا سی ہی غنیٰ

اللہ اللہ پارسا زن تیرا صبر
آسیہ بنتِ مزاحم کا ساصبر
زن فرعون ۱۲

کرتے ہو اے مرد کیا مردانگی
سیکھو اس زن سی ذرا مردانگی

کاش ایسا حال ہو جائے فقیر
کچھ نہ ہو پھر جز غمِ ربِّ قدیر

چیزے از ذمّ دنیاے فانی و محبان این خاکدان ظلمانی

روحِ انسان کسکی طالب ہو گئے
حبِّ دنیا اسپہ غالب ہو گئے

عقلِ انسان پر ذرا مخفے نہین
دارِ دنیا جاے رہنی کے نہین

محض یہ دارِ فنا ہے بے ثبات
بس تو اس فانی مین ہے فانی حیات

ہر بشر گویا یہان مزدور ہے
کام کرنے پر ہر اک مامور ہے

دشت پر ہر لحظہ گل برداشتہ
راحتِ دنیا سے دل برداشتہ

یہان یہی آرام ہی مزدورون کا
کام کرتے مین جو موقع مل گیا

چوب تختے پر ذری دم لے لیا
پھر ند آئی کہ لا جلدی سی لا

طالبِ آرام یہان انسان نہین
ہین بہت انسان ہان انسان نہین

محوِ نسیان کا ہیکا انسان ہے
تو دۂ نسیان ہے نسیان ہے

حاسۂ مدد ارِ دنیا پر خطر
ہوئی سامانِ کمالاتِ بشر

اکل و شرب اسکا ہی یا ملبوس ہے
کچھہ بہی کار آمد نہین افسوس ہے

یہان عمارت سے بہی کچھہ فرصت نہین
یہان امارت سے بہی کچھہ عزّت نہین

دیکھو یہانکی سلطنت نے کیا کیا
حالِ بد فرعون کا شداد کا

کیا ہوا نمرود مردود اس سی ہان
کیا ہوئی اصحاب الاخدود (کفار خندق والے) اس سے ہان

اس سی ہامان اور قارون کیا ہوئی
مثلِ دقیانوس ملعون کیا ہوئی

آئی مولی کی غضب مین ایسی عام
اونپہ ہی اب لعنتِ خاص و عوام

مال یہان افزون ہوا تو کیا ہوا
مال سی قارون ہوا تو کیا ہوا

دیکھو ایسا بدہوا حالِ لعین — تا قیامت وہ ہی اور خسفِ زمین
ابتو ہی خسفِ زمین اوسکی لیے — پہر ہے قعرِ کافرین اوسکے لیے
یہان ہزارون ہو چکی ہیں ایسے ہلاک — اور ہوئین گے قیامت تک ہلاک
ہی وہ بے رونق یہ تیرہ خاکدان — بے حقیقت ہے یہان نام و نشان
حبِ دنیا ہے تو پہر رحمت کہان — جسکو یہ لذت ہی وہ لذت کہان
قبلۂ ہمت ہے جسکا یہ جہان — بندۂ دنیا ہی وہ ناکس یہان
مال و اولاد و زراعاتِ زمین — تخمِ عیشِ جاودانے کا نہین
باعثِ قربِ الٰہی یہ کہان — اور حیاتِ لاتناہی یہ کہان
رات دن یاد آخرت کے غم مین تو — خوش نہو اس خانۂ ماتم مین تو
جبکہ ہے یہ ساری دنیا چند روز — سعی اپنی اے سعادتمند روز
چھوڑ جائیگی یہ ہمکو اسکو ہم — کیون فدا اسپر ہین ہم ہے ہی ستم
یک بیک آجائیگا پیکِ اجل — ہائی پہر ہم اور وہی طولِ امل
جب کسیکی موت آتی ہی قریب — ہوتی ہین دانا بہت وان اور طبیب
گو مہیا ہوئین وہان لاکہون علاج — معتدل پہر ہو نہین سکتا مزاج
ہو سکے کیونکر سکت یہ کس مین ہی — کر سکے کچہہ مقدرت یہ کس مین ہی
گو شفا کے سارے طالب آتی ہین — سب پہ عزرائیل غالب آتی ہین
دیکہتے ہین اوسکو سب گردِ سریر — اور وہ زنجیرِ اجل مین ہے اسیر
دخل کیا ہے متفق ہو کر جہان — جنبشِ مو پھیر لائے پھر وہان
دست و پا ہلجانے کا تو ذکر کیا — ایکدم پھر آنے کا تو ذکر کیا

ہے یہ دنیا کفر کی آرامگاہ
مومنون کو ہے مصیبت روسیاہ

ابتدا سے انتہا تک سب جہان
شرق ہی تا غرب یہ فانی مکان

گو مسخر ہوئے ایک انسان کا
کب ہو ہمسر ایک جنس کی شان کا

بلکہ افزون اس سے شانِ مشتِ خاک
بلکہ شانِ یک سرِ انگشتِ خاک

یعنے وہان پیشِ حضورِ آلہ
ہے ذلیل ایسے یہ دنیا روسیاہ

پیشِ رضوانِ آلہ العالمین
سب جہان انگشتِ خاکستر نہین

مالِ دنیا سے جو ہین مسرور حال
مال کر ڈالیگا اونکو پائمال

سیم و زر سے جو رہے عالیجناب
سیم و زر ہین اونکے آلاتِ عذاب

کیون ادای فرض سی غافل رہی
کیون کسیکے قرض سی غافل رہی

کیون حقوق الناس واجب کھہ لیی
کیون حقِ خویش و اقارب کھہ لیی

نفس کی مرضی مین کر ڈالا ہلاک
اونکو کر ڈالیگا مال اون کا ہلاک

جن اقارب کی مقدم تہی رضا
اور زن و فرزند و دختر کی رضا

جنکے باعث مرضئ حق ڈال کر
یہان پس پشت اوسکی پھر کر بے خبر

سب یہ تجسی بھاگ جائین گی وہان
اپنا فدیہ تجکو لائین گے وہان

گو سپر تجکو بنائین گے وہان
نفس کو اپنی بچائین گے وہان

پھر وہ یون کب بچنے پائینگے وہان
گر سعادت لے نجائین گے وہان

کیونکہ جسپر آگیا قہر و غضب
وہ شقی حیلے سے بچ سکتا ہی کب

جسکی جان و دل رضا پر ہین فدا
کیون غم فدیہ پھر اوسکو ہوئیگا

زیب بزم فسق ہین جو یہان فیق
نار مین دکھلائین گے قعرِ عمیق

۱۴ آنریبل مسٹر ایم ایچ بیلی صاحب کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل صاحب بہادر پولیٹکل ڈپارٹمنٹ

عمر بھر کا عیش و ہر آرام جان ۔۔۔ ہوئیگا مانند یکساعت وہان
جو رضائے خاص کی ہین ملتمس ۔۔۔ ہین وہ انوارِ ابد کی مقتبس
جنکی ہمت اس مین عالی ہوگئی ۔۔۔ اونکی شانِ لا اُبالے ہوگئے
اونکو دنیا کی حلاوت زہر ہے ۔۔۔ لطف اس فانے کا اونکو قہر ہے
جبسکہ ایمان کی حلاوت آگئی ۔۔۔ لطفِ حق کی دل کو لذت آگئی
پھر تو ہین دنیا کی سب میٹھے مزی ۔۔۔ اونکی شیرین کام مین کڑوے مزی
یہان جو اونکا مالِ مطلوب ہے ۔۔۔ گو وہ ہفت اقلیم ہو مغضوب ہے
اونکو بھی باغِ ارم برگِ خزان ۔۔۔ گنج قارون اک خذف ہیزہ ہے وہان
سلطنت فرعون کی شداد کے ۔۔۔ اونکی لونڈی ہو تو بس آزاد کی
عمر بھر کا درد و غم رنج و محن ۔۔۔ جس سی حاصل ہی رضائے ذوالمنن
راحت و آرام ہی اون کی لیے ۔۔۔ نعمت و انعام ہے اون کے لیے
اونکو یہان محنت مین جو راحت ملے ۔۔۔ ایسے کب بہرام کو راحت ملے
دام شبکۂ بہرام وصیدِ گورِ خر ۔۔۔ شبکۂ ماہ و رصنایش سر بسر
جاتی ہین جو ایسی ذی شانِ عزیز ۔۔۔ ہوتی ہین مولیٰ کے مہمانِ عزیز
پھر تو ہی والد بے خوف و خطر ۔۔۔ نعمت و لذات فی لمح البصر
یاالٰہی ہو عطا وہ عقل و کیس ۔۔۔ ہمکو حاصل ہو مین اخلاقِ اویس
زہد فی الدنیا ہو ہمکو بھی نصیب ۔۔۔ مرضیٔ مولیٰ ہو ہمکو بھی نصیب
اِس لیی حالِ اویس اب کچھہ یہان ۔۔۔ مین بیان کرتا ہون بہرِ حظِّ جان

نورِ سماعتِ اہلِ دین ذکر خیر التابعین ممدوح حضرۃ سید المرسلین

یعنے اُویس قرنی رضی اللہ عنہ بروایات صحیحہ

ہے یہ مسلم کی حدیث ای اہلِ کیس — جس مین ہی مذکور توصیفِ اُویس
ہے عمر سے نقلِ قولِ مصطفےٰ — ایک مرد ایسا یمن سے آئیگا
نام جسکا ہی اویس ای خوش خصال — پاس اوسکی کچھہ نہین اہل و عیال
ایک ماں اوسکی ہی ہان جسکی لیئے — رہگیا مجبور وہ یہان آنے سے
اور سفیدی جو بدن مین تھی عیان — ہوگئی اوسکی دعا سے بی نشان
اور جو درہم کی برابر رہ گئے — یہ دعا ہی تہی جو کمتر رہگئی
تاکہ اوسکو دیکھکر عبدِ ذلیل — یاد رکھے نعمتِ ربِّ جلیل
یہ بہی ہی ارشادِ خیر المرسلین — وہ رجل ہوئیگا خیر التابعین
جسکی تم مین سی ملاقات اوس سے ہو — وہ نبہولی اوس سے استغفار کو
اور یہ فرمایا ہی حضرت نے پیام — اوسکو کہنا ای عمر میرا سلام
گرچہ خود رکہتا ہی وہ حالِ سقیم — پر خدا کی قرب مین وہ ہے کریم
وہ اگر اللہ پر کہائے قسم — رہست اوس بندیکی ہوجائی قسم
وہ بہت لوگون کا ہوئیگا شفیع — شان اوسکی حق دکہائیگا رفیع
ہی سیوطی سی روایت ای خبیر — جسکے راوی ابن جابر[1] ہین اسیر
ایسا کوفی مین محدث تھا کوئی — وہ بہی دین حق کا وارث تھا کوئی
ہمسے کرتا تھا روایاتِ حدیث — تہی بلند اوسکی بہی رایاتِ حدیث
جب وہ تحدیث اوسکی ہوتی تہی تمام — اور جدا ہوتی تہی وہان سے خاص و عام

[1] بجائے ابن جابر ابن عابس

بعد اوسکی بہی وہان اک جائے پر
اک جماعت رہتی تہی شام وسحر

مرد صالح ایک ایسا اون مین تھا
اہل دل ویسا نہین دیکھا سنا

اوسکی ایسی بات دل سی آتی تہے
سنتے ہے بس دل کی اندر جاتی تہی

مین بہی خود رہتا تھا حاضر جو وہان
جب ندیکھا ایکدن اوسکو وہان

مین نے یارون سے کہا وہ کیا ہوا
کون تھا جو خوب تھا وہ کیا ہوا

کوئی بولا وہ اویس ایمرد تھا
جو کہ ایسا ایسا کامل فرد تھا

تب کہا مینے وہ رہتا ہی کہان
ہان بتا دیجو کوئی اوسکا مکان

جا بلائی مینے جب زنجردہ
نکلے تاریکے سے وہ مثل سحر

پہر کہا مینے تم آئے کیون نہین
بولے عریانی سی ہون خلوت نشین

دیکہکر یہ خاکساری سادگی
یاراونکی اونسی کرتی تہی ہنسی

جس گلی سے آپ جاتے تھے کہین
چہیڑنے والے ستاتے تہے وہین

سب تہے یون مولی کی مستانی کی گرد
جسطرح اطفال دیوانی کے گرد

تب کہا مینے یہ لو میرے ردا (چادر ۱۲)
ردنکیجے اوڑہیئے اس کو ذرا

بولی یہ کپڑا بدن پر دیکہکر
لوگ ایذا دینگے مجکو بیشتر

الغرض اصرار جب مین نے کیا
اوڑھکر ناچار نکلے وہ ردا

تب یہ کہتی تہی سب اونکی آس پاس
ای فریبی کس سی چہینا یہ لباس

پہر یہ فرمانے لگے وہ خوش خصال
تونے کچہہ دیکہا بہی اب لوگو نکال

پہر تو مینے بہی کہا اے جا ہلو
کیون تم ایذا دیتی ہو مسکین کو

آدمی ہوتا ہی گاہی بے لباس
اور کبہی ہوتا ہی پاس اوسکی لباس

ستر عورت محض ہی گاہے نصیب | اونر کبھی ملبوس زینت ہی عجیب
اتفاقاً اہلِ کوفہ جب کہین | ہوگئی فاروقِ اعظم سی قرین رضہ ۱۲
قافلے مین تھا کوئی وہ شخص بھی | جو کیا کرتا تھا خاص اویس ۱۲ یعنے اویس سے انسی ہنسے
اونسے وہان فاروق نی پوچھی یہ بات | تم مین ہی اہلِ قرن سی کوئی سات
لائے وہ اوسکو عمر کے سامنے | جبکہ آیا وہ نظر کے سامنے
کی حدیثِ مصطفےٰ اوسپر بیان رضہ ۱۲ | شان اوسکی جسمین تہی خوشتر بیان
پہر یہ فرمایا کہ یون سنتے ہین ہم | ہی تمہاری کوفے مین وہ محترم اویس کی ۱۲
وہ یہ بولا یا امیر المومنین | وہان کوئی اس شان و شوکت کا نہین
تب امیر المومنین نی کچھ نشان | اوسکی فرمائی تو وہ بولا کہ ہان
خستہ و مسکین سا اک مرد ہے | خاکساری اوسکی رشکِ گرد ہے
نام اوسکا ہے اویس ایمحترم | سب ہنسی اوس سے کیا کرتے ہین ہم
پہر یہ فرمایا کہ جا اور اوس سی مل | قربِ حق ہی اہلِ حق کے متصل
پر مجھے امید تجھسے یہ نہین عمر رضہ ۱۲ | جائے تو ایسے مکرم کے قرین
جاکے وہ اوّل وہین حاضر ہوا | اہل مین پہلے نہین حاضر ہوا
تب اویس آئی یہ حیرت مین کہ ہان | تیری عادت ہے میرے الفت کی کہان
تب کہا اوسنے کہ ہان اے مردِ دین | ہین تری وصاف امیر المومنین
مینے اونسے ایسا ایسا کچھ سنا | جسکو سنکر خوف سے سن رہ گیا
بخشد و للہ میرا سب قصور | مینے ایذا مین کیا ہی کب قصور
کیجی استغفار اب میرے لیے | تب کہا کرتا ہون ہان اس شرط سی

جو سُنا ہے تو نے وہان فاروق سی — وہ نہو ظاہر ترے منطوق سی
اللہ اللہ ہوتے ہین جو ذی کمال — رکھتے ہین وہ سب سے یون مخفی کمال
پر ہی جنکا قلب رشکِ آفتاب — غالب آتا ہے کب اونپر کچھہ حجاب
پھر تو وہ کوفی مین ظاہر ہو گئے — خلق مین مرغوبِ خاطر ہو گئے
یہان ملاقاتِ عمر مین اوس سے ہان — سب روایاتِ اب یہ ہوتی ہین بیان

روایت یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ عنہ

نقل ہے یحیے سے یہ قولِ عمر — مینے سُنکر مصطفے سے یہ خبر
کی حیاتِ مصطفے مین بہی طلب — پر کوئی بیوقت ملسکتا ہی کب
پھر خلافت جب ہی صدیق کے — اوس مین بہی مینی بہت تحقیق کی
پر نپائی قدرت اوسکی وصل پر — پھر بہی مین صابر رہا کب فصل پر
جب خلافت کا مری وقت آگیا — ڈہونڈتا تھا قافلون مین جا بجا
اور ندا کرتا تھا ہان ای اہلِ کیس — کوئی تم مین ہی قرن والا اویس
کوئی بولا یا امیر المؤمنین — میرا ابن عم ہے وہ اک کمترین
وہ تو ہے اک خستہ و خوار و ذلیل — آپ طالب اوسکی ہین ای بیعدیل
تب کہا مینے یہ ہوکر خوفناک — تو یہ کہکر ہونیوالا ہے ہلاک
تہی یہ بات اوسے کہ دیکہا ناگہان — اونٹ پر کوئی سوار آیا وہان
سر بسر کہنہ ہی پالانِ شتر — اور سوار اوسکا ہی اوس سے خستہ تر
پھر تو میری دل مین یہ بات آگئے — ہی قرینی سی اویس ایدل یہی

کی ندا مینے کہ تو ہی ہے اُویس — وہ جو اک مسکین و مخفی ہے اویس
تب یہ بولا وہ کہ ہان مین ہون اویس — وہ ہی بی نام و نشان مین عن اویس
پھر سُنایا مینے اوسکو یہ پیام — تجھکو بھیجا ہے محمد (صلعم) نے سلام
پھر تو اوسنے بھی سُنایا یہ کلام — مصطفےٰ (صلعم) پر صد تحیات و سلام
اور تمپر یا امیر المومنین — رحمت و رضوان رب العالمین
پھر کہا مینے کہ حکم مصطفےٰ — ہے دعائے خیر کا بہی کرو ادا
بعد ازان ہر حج بیت اللہ مین — شصہ مین یا فج بیت اللہ مین (۱۲۴۶ھ)
اوس سی مل کر رازِ دل کہتا تھا مین — سُنکے اوسکا رازِ دل (قول عمر رضی اللہ عنہ) رہتا تھا مین

اظہار و بیان ریوایت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

ہے سعید بن المسیب کا بیان — تہی عمر اکدن منا مین خطبہ خوان
وہان ندا فرمائی ای اہلِ قرن — کوئی ہے تم مین اویسِ نیک فن
ایک نے اوس قوم مین سی یون کہا — کوئی ہم مین سی نہین اس نام کا
ہان مگر اک شخص دیوانہ سا ہے — جو یگانو سے بہی بیگانہ سا ہے
کچھہ کسیکو اوسکے ساتھہ الفت نہین — وہ کسی کے ساتھہ ہمصحبت نہین
بیشتر صحرا مین کرتا ہے گذر — گویا وحشی کا کہین گہر ہی نہ در
تب یہ فرمایا وہی مطلوب ہے — مجکو تم مین سے وہی مرغوب ہے
جبکہ مکے سے قرن مین جاؤ تم — ہان سلام اوسکو مرا پہنچاؤ تم
اور بشارت ہے رسول اللہ کی — اوسپر ابلاغِ سلامِ احمدی

سب وہ مٹے سے قرن مین آ گئے | پایا ریختان مین افتادہ اوسے
اوسکو پہنچایا عمر کا بہی سلام | حضرتِ خیر البشر کا بہی سلام
تب کہا تھا مین تو اک مہجورِ خلق | کر دیا فاروق نی مشہورِ خلق
والسلام علےٰ محمدِ النبی (مقولہ اویسی ۱۲) | والسلام نکل اولادِ النبی
پہر کسی صحرا کو وہ ایسے وہان (مقولہ شیبہ اویسی ۱۲) | کچھہ نپایا اونکا مدت تک نشان
پہر خلافت مین علی کی آئی وہ | شاغلِ صفین اون کو پائی وہ
ملکے افواجِ علی (رض) مین وہ سعید | ہو گئی صفین مین لڑکر شہید (علی رض ۱۲)

بیان روایتِ صعصعہ بن معاویہ

یہ وہ ابن صعصعہ کا ہے بیان | جسمین ہی ذکر اویس کا نکتہ دان
حضرتِ فاروقِ اعظم پیشتر | پوچھتے تھے اہلِ کوفہ سے خبر
جانتے ہو ابنِ عامر کو بھی تم | کاش ملجائی کہین ہمکو وہ گم
کوئی یہ بولا کہ ہان اس نام کے | رہنے والے کوفہ کے مسجد مین تھے
اور وہ مسجد سے نجاتے تھے کہین | اسقدر آنہ اد تھی اندوہگین
اونسے کرتا ہے ہنسی جو ابن عم (یعنے اویس کا ابن عم ۱۲) | قافلے مین اوسکو بہی لائی ہین ہم
وہ ہوا حاضر تو فرمایا کہ ہان | تو ہی دی کچھہ ابنِ عامر کا نشان
وہ یہ بولا یا امیر المومنین (عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۲) | پوچھتے ہو جسکو وہ ایسا نہین
وہ کہان اشواقِ فاروقی کہان | اوسکو یہ تریاقِ فاروقی کہان
مرتبہ اوسکا کہان اور تم کہان | حوز کہان اک ذرہ وہ بہی گم کہان

تابِ خورشیدِ صحابیت کہان — ذرہ وار اک مومنِ امت کہان
وہ تو مسکین اک دریں دلق ہے — آدمی اک کمترینِ خلق ہے
تب یہ فرمایا نکہہ اوسکو بُرا — وای تجھپر تو ہلاک اب ہوگیا
اوسکو پھر وہ بھی سُنائی تھی حدیث — اہل کوفہ کو ۱۲ اویس ۱۲ اوسکے حق مین جو کہ آئی تھی حدیث
اور کہا جسدن وطن مین جائی تو — ہان سلام اوسکو مرا پہنچائے تو
جنکے وصلت کی عمر مشتاق ہوئین — پھر نکیون وہ شہرۂ آفاق ہوئین
سُنکے یہ پیغام ایسے گم ہوئے — ایک مدت تک بیابان مین رہے

بیانِ روایات ابو یعلی ابن مندہ و ابن عساکر و ابن عباس رض

کہتے ہین فرزندِ عباس اس طرح — مین بیان کرتا ہون تمسی جس طرح
دس برس تک گم رہا حالِ اویس — کچھہ ہوا ظاہر نہ احوالِ اویس
بعد ازان جب موسمِ حج آگیا — پھر تو یون فاروقِ اعظم نی کہا
قافلے مین جو کہ ہین اہلِ یمن — وہ کھڑی ہو جائین انہ بہرِ سخن
جو مُرادی ۵۱ تھے وہ قائم ہوگئے — غیر جو تھے سبکے سب بیٹھے رہے
تب یہ فرمایا کہ ہان اس نام کا — کوئی تم مین ہے کسی نے یون کہا
یا امیر المومنین مین ہون چچا — اور اویس اک ہان بھتیجا ہے مرا
پر مین حیران ہون کہ وہ خوار و ضعیف — اوسکو پوچھے ایسا تم جیسا شریف
تب یہ فرمایا کہ ہان یہ تو بتا — آج کیا وہ بھی حرم مین آگیا
یہ جواب اسکا دیا اوس نے کہ ہان — ہی ۵۲ اطلاکِ عرفہ مین وہ نیم جان

۵۱ اویس قرنی کے ساتھ جو یمن سے آئے تھے
۵۲ اویس قرنی کے ساتھ جو یمن سے آئے تھے

جس جگہہ ہین یعنے پیلو کی درخت ڈال کر پشتِ شتر سے بارِ رخت
حاجیون کے وہان چراتا ہی شتر تا چرانے والا سمجھے ہر بشر
اور سمجھے یون کہ یہ بہی کوئی ہے مظہرِ شانِ الٰہی کوئی ہے
یہ خبر سنتے ہی فاروقِ علی وہان گئے ہو کر سوار اور وہ ولی
تہا عجب لذت سے مصروفِ نماز اور نظر تہی جائے سجدہ با نیاز
دیکہکر دونون نے فرمایا کہ ہان ہو گیا ظاہر جو مطلب تہا نہان
ہان وہی اہلِ کرم یہ ہو تو ہو ڈہونڈتے تہے جسکو ہم یہ ہو تو ہو
اون کی آہٹ سے سبک کردی نماز کیونکہ تہے اہلِ ادب وہ با نیاز
اونکو جب دونون نے فرمایا سلام تب جواب اون کو دیا با احترام
نام جب پوچہا تو عبد اللہ کہا تب علی بولے کہ اے مردِ خدا
جو زمین و آسمان مین ہی کوئی ہے وہ عبد اللہ بہر بندگی
تجکو ہان خلّاقِ عالم کی قسم حالقِ بیتِ محرّم کی قسم
ہان بتا دی ہمکو تو وہ اپنا نام رکہا ہے جو تیری ماں نی تیرا نام
تب کہا اوسنے کہ ای خیر العباد نام میرا ہی اویسِ بن مراد
پہر کہا پہلو بہی اپنا ہان دِکہا یعنے جو پوشیدہ ہے عریان دِکہا
دیکہکر دمبا سفید اوس مرد کا قصد اوسکے چوم لینے کا کیا
پہر یہ فرمایا کہ ای ذی احترام مصطفےٰ نے تجکو بہیجا ہے سلام
اور جو تجسے ہے دعا کا بہی سوال یہ بہی ہے حکمِ نبی کر امتثال
تب کہا اوسنے کہ میری دم کی سات ہی دعائے مومنین و مومنات

پھر یہ فرمایا کہ خاص اپنے لیے
چاہتے ہین ہم دعا اب آپ سے

کی دعا اونکی یہی بہی تب وہان
اور برائے اہلِ ایمانِ جہان

پھر جو فرمانے لگے اون کو عمر
دو نہین اپنی رزق سے کچھہ تجکو زر

بولی دو کپڑے پرانے میرے پاس
ہین پرا دنکے پہننے تک بہی کسکو آس

اور مری پاپوش ہے گانٹھی ہوئی
چار درہم پاس میرے ہین ابھی

ہوچکین گی یہ تو تان لیلون گا مین
بے ضرورت اب کہان رکھون گا مین

آرزو سختی کی ہوتی ہے تو بس
دل مین آتی ہے مہینے کی ہوس

جب مہینے کی تمنا ہوتی ہے
سال بھر کی دل مین پیدا ہوتی ہے

پھر تمنا کی نہایت کچھہ نہین
حرص کی دنیا مین غایت کچھہ نہین

پھر وہ دیکر قوم کو اونکی شتر
جب گئی باہر تو پھر کب آئے گھر

پھر کسی نے اونکو کب دیکھا کہین
یہ ہے ایدل عشقِ رب العالمین

اونپہ احسانِ الٰہی دمبدم
اونپہ رضوانِ الٰہی دمبدم

ترکِ دنیا ایدل ایسا چاہیے
عشقِ مولیٰ ایدل ایسا چاہیے

یا الٰہی ابنِ عامر کے طفیل
جانبِ دنیا نہو اس دل کو میل

تیری غم مین خاکساری ہو نصیب
آہ و زاری بیقراری ہو نصیب

شہرتِ آفاق سے مستور رہون
مجمعِ عشاق مین محشور رہون

ربنا صل علیٰ روح النبی
ربِّ سلمہ السلام المنتہی

خاتمہ مثنوی در وصیت فقیر باہل و عیال و صغیر و کبیر

اشرع باسمہ العظیم — وَالشَّهَادَةِ اَنَّهٗ فَرْدٌ قَدِیْم
ہے متاب روح وہ عالیجناب — ہے وہ بابِ رحمت اور اپنا مآب
ہیں نتھا اس خلق میں مذکور شی — ہے مرا خلاق وہ قیوم وحی
اور سنے رزقِ ذی رغد مجکو دیا — اور محب اپنا خلد مجکو دیا (فراخی ۱۲ دل ۱۲)
اور عطا کی عمر بھی مجکو دراز — کاش ہون طولِ امل سی بے نیاز
مجھپہ ظاہر امر و نہی اپنا کیا — طاعت و عصیان کا فاعل ہین رہا
دل اگر ہے طالبِ تحقیقِ حق — باعثِ طاعت ہوئی توفیقِ حق
موجبِ عصیان تہی شامت نفس کی — یارب افزون ہو ندامت نفس کی
معصیت جو مجسے یہان اکثر ہوئے — اعتمادِ لطف و رحمت پر ہوئے
جب گناہون کا مرا شیوہ رہا — عفوِ مولے پر مرا تکیہ رہا
مجکو اوسکی مغفرت پر جرأت نتہی — اپنی حال و وقت پر جرأت نتہی (مولی ۱۲ عتاب ۱۲)
جرأت لعنت پہ ہون جس سی گناہ — کاش ویسی تو نہون میری گناہ
ثُمَّ اَشْهَدُ بِالرِّسَالَةِ لِلَّذِیْ سُوْل — اَلَّذِیْ ضَاقَتْ لِوُسْعَةِ الْعُقُوْل
ہوکے تبلیغ رسالت آپ سے — اور ادائی ہر امانت آپ سے
ساری عالم کو ہدایت ہوگئی — خیرِ ہر امت یہ امت ہوگئی
اخذِ سنت پر جو ہے امرِ رسول — کاش عض بالنواجذ ہو حصول
یہان تمسک جسکو سنت پر رہا — ضامنِ جنت ہین اوس کے مصطفےٰ
اب یہ قرآن ہے خلیفہ آپ کا — حبلِ رحمان ہے خلیفہ آپ کا
تا رہے ہر جن و انسان کا امام — اور دکھائے مسکنِ دار السلام

۱ بیت عضوا علیہا بالنواجذ اوصیکم
۲ حبل اللہ المتین ہو القرآن

آپنے دکھلاکے ہر خیر و طریق — لی وہ راہِ قربتِ اعلےٰ رفیق
ربنا صلِّ علےٰ اختم الرسل — قدارانا من ہدایات السُّبل
سُن چکے کچھ حمد و مدحت کا بیان — اب سُنو میری وصیت کا بیان
میری طاعات و نسک صوم و صلات — زندگی میری ہے جو کچھہ اور ممات
ہین یہ سب للہ رب العالمین — وہ جو کوئی بہی شریک اوسکا نہین
جسپہ ہے ساری سلف کے صالحین — صدر اوّل کی مہاجر بالیقین
یا کہ جو انصار تہی پہر تابعین — اوس عقیدی پر ہو نمین ای اہلِ دین
یہان نہین مجکو ہوا کا اتباع — اور نہ اپنی رای سی کچھہ اختراع
ہے رجائے رحمتِ ربِ مجید — اور خوفِ حق سی بیتابی شدید
مجسے نزدیک آگئے اب ہولِ موت — یا الٰہی نیک ہو ہر قولِ میت ۱۲ وقت
میرا ایمان ہے عذابِ قبر پر — اہلِ ایمان کی ثوابِ قبر پر
قولِ ثابت کی طلاقت مجکو ہو — قبر مین تلقینِ حجت مجکو ہو
مجکو ہے قبر و نسے اوٹہنے پہ یقین — اور یقینی ہے طلوعِ یوم دین
جبکہ آجائے وہ میرا وقتِ موت — جسم سی میری ہو میری روح فوت
ای عزیزو نوحہ گر کوئے نہو — مجہپر ایسا فتنہ گر کوئے نہو
اور نہو مجہپر صدائے ہائے ہائے — قہرِ ربی ہے بلائے ہائے ہائے
امرِ سنت ہوئے بدعت کچھہ نہو — اور مرے میت کی زینت کچھہ نہو
دُہو یا کپڑا کہنہ کافی ہے کفن — وہ نہو جو اب رواجی ہے کفن
اور نہ وئین جمع ہو کر مرد و زن — مان جائے اسکو بس ہر مرد و زن

اور نوچے کوئی اپنے سر کے بال | اور پھاڑین جیب و دامان اہل حال
دفن کر کر بس نہوئین جمع پھر | جسطرح اب اہل بدعت منتظر
رہتے ہین سب حاضری کھانیکو ہان | رسم شادی کی سی ہوتی ہی عیان
موقع دعوت ہی شادی اور سرور | پھر غنی مین کیون سمجھتے ہین ضرور
فاتحہ رسمیہ بھے ہرگز نہو | کیونکہ یہ بدعت ہے اسکو جانے دو
بس کفایت ہی دعائے مغفرت | جو ہے بے رسم و قیود تغیریت (رسمی ذیقعدی ۱۲)
وہ نہو جو طوع رحمانے نہو | میرے غم مین دخل شیطانی نہو
جو عمل مین لائین گے کچھ بد خصال | وہ نہین میت کی جانب سے حلال
جو نسمجھے زندگی کو مستعار | بد عمل کرتا ہے یہ وہ بدشعار
عاریت اور اوسپر ایسی دست برد (زندگی ۱۲) | یہ تو جسکے ہی رہے اوسکے سپرد
دار دنیا ہے یہ دار جہاز (۱۲) | اور ہماری موت ہی جہاز جو از (پل گذر جانے کا ۱۲)
گو ابھی باقی ہون ایام حیات | مستعد ہر دم رہین بہر ممات
تین کپڑونکا کفن مجکو ملے | حسب سنت ہر وہ جسکو جو ملے
جبکہ رکھے جائے نعش مستہام | متبعی المذہب وہان ہوئے امام
مقتدی بھی اہل سنت ہون سبھی | بدعتی مشرک نہو شامل کوئی
ایسی ہو میرے جنازہ کی نماز | کاش ہون مغفور پیش بے نیاز
میری میت پر نا ئین عورتین | اور نہ رو رو کر رولائین عورتین
جمع ہونا عورتون کا ہے غضب | نوحہ گر ہوتے ہین اکثر بے ادب
ان کے باعث بدعتین ہو جاتین ہین | جب فراہم عورتین ہو جاتین ہین

اب غمی شادی کی مہمانی مین عام | عورتون کا جمع ہونا ہے حرام
کیونکہ ان سی ہوتے ہین افعال بد | رکھے محفوظ ان سے اللہ الصمد
ہو مدینے مین نصیب ایکا سی موت | تاکہ ہو بدعت سے بے پرخاش موت
دفن کردی وہان مسافر کو کوئی | اور نہ روئے وہان مسافر کو کوئی
جب رہین سب اہل بدعت مجھ دور | آئی کیون تجہیز سنت مین فتور
دفن کرنا حسب سنت مجکو تم | خاک مین ہو جاؤن مین جسوقت گم
بھول جانا میری غم کو سربسر | ذکر حق مین غرق رہنا عمر بھر
ہان دعائی مغفرت میرے لیے | ہو تو وہ بھی ذکر ہے جو ہو سکے
ربنا صل علے روح الرسول | والصحابۃ کلہم لاب البتول

شروع تواریخ بعض کتب دینیہ ومساجد مولفہ فقیر

قطعہ تاریخ تفسیر جمالی ترکی کہ از بہر طبعش سفر مصر پیش آمد

صد شکر کہ در مطبع عالی شمالی | از طبع بروں آمدہ تفسیر جمالی
وقتست کہ اتراک پئی زینت دارین | دارند باعناق چنین عقد لآلی
گر مورد تعلیم وتعلم شود اینک | مرجوست بکونین دران تبۂ عالی
بر مرد وزن وپیر وجوان وہمہ اطفال | فرضست نباشند ازین مشغلہ خالی
مقبول ازو باد کہ مصروف درین کرد | از طاعت جسمانی واز طاعت مالی
این پیکر تسہیل معانی جو برآمد | شد صورت تاریخ بمرآت خیالی
در گوش دلم گفت فقیر این لب ہاتف | تفسیر جمالی شدہ الہام جلالی

قطعہ تاریخ مسجد سہارنپور بفرمایش مولوی عبد الرب

چو کرد عزم مساکین در سہارن پور ۔۔۔ بعزم شاہِ جہان ہمسری بعون الرب
بجامعی کہ خودش جامع حمیدہ صفات ۔۔۔ بمسجدی کہ جہانی ندیدنش بعجب
نظیرِ جامع شاہِ جہان چہ مدح کنم ۔۔۔ سزد نمونۂ بیت الحرم برائے لقب
ندارد سیذ (بیوی ۲) رسالِ عمارتش کہ فقیر ۔۔۔ باین نمونہ کن از کعبۂ خلیل الرب
۱۲ ۹۲ ھ

قطعہ تاریخ ترمیم مسجد قصبہ کاندہلہ بہمت حافظ الٰہی بخش

صاحب سلمہ ربہ ۱۲

عبادت خانۂ دیرینہ نو شد ۔۔۔ بعونِ کبریا خلاقِ عالم
فقیر این سال تجدیدِ عمارت ۔۔۔ مجدد شد الٰہی بخش گفتم
۱۳ ۳

تاریخ مسجد شیخ الٰہی بخش گہڑی ساز بیرون شہر دہلی

مولے نے الٰہی بخش کو آج ۔۔۔ مسجد سے کیا جو مظہرِ فیض
تاریخ فقیر نے یہ لکھے ۔۔۔ باسد یہ عام ہے درِ فیض
۱۳ ۳

تاریخ مسجد یکہ در قصبہ بگہرہ بسعے میر محمد حسین بنا شد

سعد الحمد سعے شد مشکور ۔۔۔ از محمد حسین ذی احسان
سالِ تعمیر او فقیر بگفت ۔۔۔ سجن گاہِ عظیم این بنیان
۱۲ ۹۲ ھ

تاریخ فراخی مسجد وعظ مولوی عبد الرب در دہلی

ہمتِ اہلِ دین و ایمان را ۔۔۔ کرد چون ربِ مستعان ممد
شد بنا مسجدی وسیع و فقیر ۔۔۔ گفت عاشِ فراخ شد مسجد
۱۲ ۹۲

تاریخ مسجد یکہ اہل ایمان در قریہ کفار ہنود بنا کردند

چون بکفرستان شد این حد تکدہ ۔۔۔ خاطرِ توحیدیان محظوظ باد

گفت تاریخش دعائیہ فقیر | سجدہ گاہ عابدین محفوظ باد ۱۲۸۲

تاریخ عیدگاہ شہر کرانہ بفرمایش حافظ محمد شاہ

بفضل و رحمتِ رحمان اندرین بلدہ | چو صبح عید مصلای نو دمید عظیم
قبول باد درین سعی چو دہری امداد | ببذلِ ہمتش امدادِ حق رسید عظیم
نثار راحتِ دارین بر محمد شاہ | بسعی راہِ خدا محتشی کشید عظیم
فقیر سالِ بنا خواست از زبان سروش | ندا برآمدہ کین مسجد و عید عظیم ۱۳

تاریخ باب مصلای مذکور

از ارباب نظر چو بر مصلا افتاد | ارباب نظر عمارتی ذی شان گفت
تاریخ بنا زبانِ ہاتف بفقیر | دان مدخلِ عیدگاہ عالی شان گفت ۱۳

تاریخ ولادت خواہرزادہ فقیر

چون تولد گشتہ خواہرزادہ | ہر کہ دید ش ماہ سیما ابن گفت
ہاتفم وقتِ ولادت سال او | نونہالِ باغِ دنیا ابن گفت ۱۲۶۳

تاریخ چاہ میر نجم الدین رئیس قصبہ رتھیڑی

نضرہ اللہ میر نجم الدین | فیض ہر زندہ را رسید از و
گفت عواصِ خامۂ بفقیر | چشمۂ فیض کل حی بگو ۱۲۶۳

تاریخ سرای احمد پائی پنجابی در دہلی

بودہ تعمیرِ سرایش چو با سلوبی ہا | مشتہر احمد پائی ست بعالم امروز
سال ہجری پی تعمیر چو خوش گفت فقیر | ای مسافر کرمی کن بسرایم امروز ۱۲۹۹

تاریخ مسجد مدرسہ حسین بخش واقعہ شہر دہلی

اور نوچے کوئی اپنے سر کے بال | اور پھاڑین جیب و دامان اہلِ حال
دفن کر کر بس نہوئین جمع پھر | جسطرح اب اہلِ بدعت منتظر
رہتے ہین سب حاضری کھانیکو ہان | رسم شادی کی سی ہوتی ہی عیان
موقع دعوت ہی شادی اور سرور | پھر غنی مین کیون سمجھے ہین ضرور
فاتحہ رسمیہ بھے ہرگز نہو | کیونکہ یہ بدعت ہے اسکو جانے دو
بس کفایت ہی دعائے مغفرت | جو ہے بے رسم و قیود تغیریت (یہی دنیوی ۱۲)
وہ نہو جو طورِ رحمانے نہو | میرے غم مین دخلِ شیطانی نہو
جو عمل مین لائین گے کچھ بد خصال | وہ نہین میت کی جانب سے حلال
جو نسمجھے زندگی کو مستعار | بد عمل کرتا ہے یہ وہ بدشعار
عاریت اور اوسپر ایسی دست برد (زندگی ۱۲) | یہ تو جسکے ہی رہے اوسکے سپرد
دارِ دنیا ہے یہ دارِ جہاز (سرائے ۱۲) | اور ہماری موت ہی ہے جہاز (پل جو جہنے کا ۱۲)
گو ابھی باقی ہون ایام حیات | مستعد ہر دم رہین بہرِ ممات
تین کپڑونکا کفن مجکو ملے | حسبِ سنت ہر دہ جسکو جو ملے
جبکہ رکھے جائے نعشِ مستہام | مستحبی الذہب وہان ہوئے امام
مقتدی بھی اہلِ سنت ہون سبھی | بدعتی مشرک نہو شامل کوئی
ایسی ہو میرے جنازیکی نماز | کاش ہون مغفور پیشِ بے نیاز
میری میت پر نا ئین عورتین | اور نہ رو رو کر رولائین عورتین
جمع ہونا عورتون کا ہے غضب | نوحہ گر ہوتے ہین اکثر بے ادب
ان کے باعث بدعتین ہو جاتین ہین | جب فراہم عورتین ہو جاتین ہین

اب غمی شادی کی مہمانی مین عام | عورتون کا جمع ہونا ہے حرام
کیونکہ ان سی ہوتے ہین افعال بد | رکھے محفوظ ان سے اللہ الصمد
ہو مدینے مین نصیب ایکا سی موت | تاکہ ہو بدعت سے بے پرخاش موت
دفن کردی وہان مسافر کو کوئی | اور نہ روئے وہان مسافر کو کوئی
جب رہین سب اہل بدعت مجھسے دور | آئی کیون تجہیز سنت مین فتور
دفن کرنا حسب سنت مجکو تم | خاک مین ہوجاؤن مین جسوقت گم
بھول جانا میری غم کو سربسر | ذکر حق مین غرق رہنا عمر بھر
ہان دعائی مغفرت میرے لیے | ہو تو وہ بھی ذکر ہے جو ہوسکے
ربنا صل علے روح الرسول | والصحابۃ کلہم لاب البتول

شروع تواریخ بعض کتب دینیہ ومساجد مولفۂ فقیر

قطعہ تاریخ تفسیر جمالی ترکی کہ از بہر طبعش سفر مصر پیش آمد

صد شکر کہ در مطبع عالی متعالی | از طبع برون آمدہ تفسیر جمالی
وقتست کہ اتراک پی زینت دارین | دارند باعناق چنین عقد لآلی
گر مورد تعلیم وتعلم شود اینک | مرجوست بکونین دران تبۂ عالی
بر مرد وزن وپیر وجوان وہمہ اطفال | فرضست نباشند ازین مشغلہ خالی
مقبول ازو باد کہ مصروف درین کرد | از طاعت جسمانی واز طاعت مالی
این پیکر تسہیل معانی جو برآمد | شد صورت تاریخ برآت خیالی
در گوش دلم گفت فقیر این لب ہاتف | تفسیر جمالی شدہ الہام جلالی

۱۲۴۴ھ

اشرع باسمہ العظیم — وَالشَّہَادَۃِ اَنَّہٗ فَرْدٌ قَدِیْم
ہے متاب روح وہ عالیجناب — ہے وہ بابِ رحمت اور اپنا مآب
ہین نتھا اس خلق مین مذکور شی — ہے مرا خلاق وہ قیوم وحی
اوسنے رزقِ ذی رغد مجکو دیا — اور محب اپنا خلد مجکو دیا (فراغی ۱۲)
اور عطا کی عمر بھی مجکو دراز — کاش ہون طولِ امل سی بے نیاز
مجھپہ ظاہر امر و نہی اپنا کیا — طاعت و عصیان کا فاعل مین رہا
دل اگر ہے طالبِ تحقیقِ حق — باعثِ طاعت ہوئی توفیقِ حق
موجبِ عصیان تہی شامت نفس کی — یارب افزون ہو ندامت نفس کی
معصیت جو مجسے یہان اکثر ہوئے — اعتمادِ لطف و رحمت پر ہوئے
جب گناہون کا مرا شیوہ رہا — عفوِ مولے پر مرا تکیہ رہا
مجکو اوسکی مغفرت پر جرأت نتہی — اپنی حال و وقت پر جرأت نتہی (مولی ۱۲ عفا ۱۲)
جرأت لعنت پہ ہون جس سی گناہ — کاش ویسی تو نہون میری گناہ
ثُمَّ اَشْہَدُ بِالرِّسَالَۃِ لِلَّذِیْ سُوْل — اَلَّذِیْ ضَاقَتْ لِوُسْعَۃِ الْعُقُوْل
ہوکے تبلیغِ رسالت آپ سے — اور ادائے ہر امانت آپ سے
ساری عالم کو ہدایت ہوگئی — خیرِ ہر امت یہ امت ہوگئی
اخذِ سنت پر جو ہے امرِ رسول — کاش عضّ[۱] بالنواجذ ہو حصول
یہان تمسک جسکو سنت پر رہا — ضامنِ جنت ہین اوس کے مصطفےٰ
اب یہ قرآن ہے خلیفہ آپ کا — حبلِ[۲] رحمان ہے خلیفہ آپ کا
تا رہے ہر جن و انسان کا امام — اور دکھائے مسکنِ دار السلام

[۱] یہ حدیث صحیح ہے اسکو ابن ابی عاصم نے سنن مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور دارقطنی نے سنن مین روایت کیا ہے ۱۲ منہ

[۲] یہ حدیث قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر ہے اعتصموا بحبل اللہ جمیعا ۱۲ منہ

آپنے دکھلا کے ہر خیر و طریق — لی وہ راہِ قربتِ اعلےٰ رفیق
ربنا صلِّ علےٰ ختم الرسل — قد ارانا من ہدایات السُّبل
سُن چکے کچھ حمد و مدحت کا بیان — اب سُنو میری وصیت کا بیان
میری طاعات و نسک صوم و صلات — زندگی میری ہے جو کچھہ اور ممات
ہین یہ سب للہ رب العالمین — وہ جو کوئی بہی شریک اوسکا نہین
جسپہ ہے ساری سلف کے صالحین — صدر اوّل کی مہاجر بالیقین
یا کہ جو انصار تہی پہر تابعین — اوس عقیدی پر ہونمین ای اہلِ دین
یہان نہین مجکو ہوا کا اتباع — اور نہ اپنی رای سی کچھہ اختراع
ہے رجائے رحمتِ ربِّ مجید — اور خوفِ حق سی بیتابی شدید
مجسسے نزدیک آگئے اب ہولِ موت — یا الٰہی نیک ہو ہر قولِ میت ۱۲ وقت
میرا ایمان ہے عذابِ قبر پر — اہلِ ایمان کی ثوابِ قبر پر
قولِ ثابت کی طلاقت مجکو ہو — قبر مین تلقینِ حجت مجکو ہو
مجکو ہے قبر و نسے اوٹہنے پہ یقین — اور یقینی ہے طلوعِ یوم دین
جبکہ آجائے وہ میرا وقتِ موت — جسم سی میری ہو میری روح فوت
ای عزیزو نوحہ گر کوئے نہو — مجہپر ایسا فتنہ گر کوئے نہو
اور نہو مجہپر صدائے ہائے ہائے — قہرِ ربی ہے بلائے ہائے ہائے
امرِ سنت ہوئے بدعت کچھہ نہو — اور مرے میت کی زینت کچھہ نہو
دُہو یا کپڑا کہنہ کافی ہے کفن — وہ نہو جو اب رواجی ہے کفن
اور نہ وئین جمع ہو کر مرد و زن — مان جائے اسکو بس ہر مرد و زن

جس جگہہ ہین یعنے پیلو کی درخت ڈال کر پشتِ شتر سے بارِ رخت
حاجیون کے وہان چراتا ہی شتر تا چرانے والا سمجھے ہر بشر
اور سمجھے یون کہ یہ بہی کوئی ہے مظہرِ شانِ الٰہی کوئی ہے
یہ خبر سنتے ہی فاروقِ علی وہان گئے ہو کر سوار اور وہ ولی
تہا عجب لذت سے مصروفِ نماز اور نظر تہی جائے سجدہ با نیاز
دیکہکر دونون نے فرمایا کہ ہان ہو گیا ظاہر جو مطلب تہا نہان
ہان وہی اہلِ کرم یہ ہو تو ہو ڈہونڈتے تہے جسکو ہم یہ ہو تو ہو
اون کی آہٹ سے سبک کردی نماز کیونکہ تہے اہلِ ادب وہ با نیاز
اونکو جب دونون نے فرمایا سلام تب جواب اون کو دیا با احترام
نام جب پوچہا تو عبد اللہ کہا تب علی بولے کہ اے مردِ خدا
جو زمین و آسمان مین ہی کوئی ہے وہ عبد اللہ بہر بندگی
تجکو ہان خلّاقِ عالم کی قسم حالقِ بیتِ مُحرّم کی قسم
ہان بتا دی ہمکو تو وہ اپنا نام رکہا ہے جو تیری ماں نے تیرا نام
تب کہا اوسنے کہ ای خیر العباد نام میرا ہی اویسِ بن مراد
پہر کہا پہلو بہی اپنا ہان دِکہا یعنے جو پوشیدہ ہے عریان دِکہا
دیکہکر دمبا سفید اوس مرد کا قصد اوسکے چوم لینے کا کیا
پہر یہ فرمایا کہ ای ذی احترام مصطفےٰ نے تجکو بہیجا ہے سلام
اور جو تجسے ہے دعا کا بہی سوال یہ بہی ہے حکمِ نبی کر امتثال
تب کہا اوسنے کہ میری دم کی سات ہی دعائے مومنین و مومنات

پھر یہ فرمایا کہ خاص اپنے لیے
چاہتے ہین ہم دعا اب آپ سے

کی دعا اونکی یہی بہی تب وہان
اور برائے اہلِ ایمانِ جہان

پھر جو فرمانے لگے اون کو عمر
دو نہین اپنی رزق سے کچھہ تجکو زر

بولی دو کپڑے پرانے میرے پاس
ہین پرا اونکے پہننے تک بہی کسکو آس

اور مری پاپوش ہے گانٹھی ہوئی
چار درہم پاس میرے ہین ابھی

پھر چگین گی یہ تو ہان لیلون گا مین
بے ضرورت اب کہان رکھون گا مین

آرزو سختی کی ہوتی ہے تو بس
دل مین آتی ہے مہینے کی ہوس

جب مہینے کی تمنا ہوتی ہے
سال بھر کی دل مین پیدا ہوتی ہے

پھر تمنا کی نہایت کچھہ نہین
حرص کی دنیا مین غایت کچھہ نہین

پھر وہ دیکر قوم کو اونکی شتر
جب گئی باہر تو پھر کب آئے گھر

پھر کسی نے اونکو کب دیکھا کہین
یہ ہے ایدل عشقِ رب العالمین

اونپر احسانِ الٰہی دمبدم
اونپہ رضوانِ الٰہی دمبدم

ترکِ دنیا ایدل ایسا چاہیے
عشقِ مولیٰ ایدل ایسا چاہیے

یا الٰہی ابنِ عامر کے طفیل
جانبِ دنیا نہو اس دل کو میل

تیری غم مین خاکساری ہو نصیب
آہ و زاری بیقراری ہو نصیب

شہرتِ آفاق سے مستور ہون
مجمعِ عشاق مین محشور ہون

ربنا صلِّ علیٰ روح النبی
ربِّ سلمہ السلام المنتہی

خاتمہ مثنوی در وصیت فقیر باہل و عیال و صغیر و کبیر

جب وہ مکّے سے قرن مین آ گئے | پایا ریگستان مین افتادہ اوسے
اوسکو پہنچایا عمر کا بہی سلام | حضرتِ خیر البشر کا بہی سلام
تب کہا تھا مین تو اک مہجورِ خلق | کر دیا فاروق نی مشہورِ خلق
(مقولہ اولی ۱۲)
والسلام علےٰ محمدِ النبی | والسلام نکل اولادِ النبی
(مقولہ نبیہ اویسی ۱۲)
پہر گئی صحرا کو وہ ایسے وہان | کچھہ نپایا اونکا مدت تک نشان
پہر خلافت مین علی کی آئی وہ | شاغلِ صفّین اون کو پائی وہ
(رض ۱۲)
ملکے افواجِ علی مین وہ سعید | ہو گئی صفین مین لڑکر شہید
(علیہ الرضوان ۱۲)

بیان روایتِ صعصعہ بن معاویہ

یہ وہ ابن صعصعہ کا ہے بیان | جسمین ہی ذکرِ اویس آیا نکتہ دان
حضرتِ فاروقِ اعظم بیشتر | پوچھتے تھے اہلِ کوفہ سے خبر
جانتے ہو ابنِ عامر کو بھی تم | کاش ملجائی کہین ہمکو وہ گم
کوئی یہ بولا کہ ہان اس نام کے | رہنے والے کوفہ کے مسجد مین تھے
اور وہ مسجد سے نجاتے تھے کہین | اسقدر آزاد تھی اندوہگین
اونسے کرتا ہے غنسی جو ابن عم | قافلے مین اوسکو بہی لائی ہین ہم
(یعنے اویس کا ابن عامر ۱۲)
وہ ہوا حاضر تو فرمایا کہ ہان | تو ہی دی کچھہ ابنِ عامر کا نشان
(عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۲)
وہ یہ بولا یا امیر المومنین | پوچھتے ہو جسکو وہ ایسا نہین
وہ کہان اشواقِ فاروقی کہان | اوسکو یہ تریاقِ فاروقی کہان
مرتبہ اوسکا کہان اور تم کہان | حوز کہان اک ذرہ وہبی گم کہان

تابِ خورشیدِ صحابیت کہان — ذرہ وار اک مومنِ امت کہان
وہ تو مسکین اک دریں دلق ہے — آدمی اک کمترینِ خلق ہے
تب یہ فرمایا نکہہ اوسکو بُرا — وای تجھپر تو ہلاک اب ہوگیا
اوسکو پھر وہ بھی سُنائی تھی حدیث (اہل کوفہ کو ۱۲) — اویس کے حق مین جو کہ آئی تھی حدیث (اویس ۱۲)
اور کہا جسدن وطن مین جائی تو — ہان سلام اوسکو مرا پہنچائے تو
جنکے وصلت کی عمر مشتاق ہوئین — پھر نکیون وہ شہرۂ آفاق ہوئین
سُنکے (اویس ۱۲) یہ پیغام ایسے گم ہوئے — ایک مدت تک بیابان مین رہے

بیانِ روایت ابو یعلی ابن مندہ و ابن عساکر و ابن عباس رض

کہتے ہین فرزندِ عباس اس طرح — مین بیان کرتا ہون تمسی جس طرح
دس برس تک گم رہا حالِ اویس — کچھہ ہوا ظاہر نہ احوالِ اویس
بعد ازان جب موسمِ حج آگیا — پھر تو یون فاروقِ اعظم نی کہا
قافلے مین جو کہ ہین اہلِ یمن — وہ کھڑی ہو جائین از بہرِ سخن
جو مرادی (۱۱) تھے وہ قائم ہوگئے — غیر جو تھے سبکے سب بیٹھے رہے
تب یہ فرمایا کہ ہان اس نام کا — کوئی تم مین ہے کسی نے یون کہا
یا امیر المومنین مین ہون چچا — اور اویس اک ہان بھتیجا ہے مرا
پر مین حیران ہون کہ وہ خوار و ضعیف — اوسکو پوچھے ایسا تم جیسا شریف
تب یہ فرمایا کہ ہان یہ تو بتا — آج کیا وہ بھی حرم مین آگیا
یہ جواب اسکا دیا اوس نے کہ ہان — ہی (۱۲) اطلاکِ عرفہ مین وہ نیم جان

جو سُنا ہے تو نے وہان فاروق سی — وہ نہو ظاہر ترے منطوق سی
اللہ اللہ ہوتے ہین جو ذی کمال — رکھتے ہین وہ سب سے یون کلام ۱۲ مخفی کمال
پر ہی جنکا قلب رشکِ آفتاب — غالب آتا ہے کب اونپر کچھہ حجاب
پھر تو وہ کوفی مین ظاہر ہو گئے — خلق مین مرغوبِ خاطر ہو گئے
یہان ملاقاتِ عمر مین اوس سے ہان — سب روایات اب یہ ہوتی ہین بیان

روایت یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ عنہ

نقل ہے یحیے سے یہ قولِ عمر — مینے سُنکر مصطفے سے یہ خبر (اویس)
کی حیاتِ مصطفے مین بہی طلب — پر کوئی بیوقت ملسکتا ہی کب
پھر خلافت جب ہی صدیق کے — اوس مین بہی مینی بہت تحقیق کی
پر نپائی قدرت اوسکی وصل پر — پھر بھی مین صابر رہا کب فصل پر (جدائی)
جب خلافت کا مری وقت آگیا — ڈہونڈتا تھا قافلون مین جا بجا
اور ندا کرتا تھا ہان ای اہلِ کیس — کوئی تم مین ہی قرن والا اویس
کوئی بولا یا امیر المؤمنین — میرا ابن عم ہے وہ اک کمتر ین
وہ تو ہے اک خستہ و خوار و ذلیل — آپ طالب اوسکی ہین ای سعید یل
تب کہا مینے یہ ہو کر خوفناک — تو یہ کہکہ ہو نیوالا ہے ہلاک
قول عمر رضی اللہ عنہ ۱۳
تہی یہ بات اوس سے کہ دیکہا ناگہان — اونٹ پر کوئی سوار آیا دہان
سر بسر کہنہ ہی پالانِ شتر — اور سوار اوسکا ہی اوس سے خستہ تر
پھر تو میری دل مین یہ بات آگئے — ہی قرینی سی اویس ایدل ہی

کی ندا مینے کہ تو ہی ہے اُویس — وہ جو اک مسکین و مخفی سا ہے اویس
تب یہ بولا وہ کہ ہان مین ہون اویس — وہ ہی بی نام و نشان مین عن اویس
پھر سُنایا مینے اوسکو یہ پیام — تجھکو بھیجا ہے محمد نے سلام (صلعم)
پھر تو اوسنے بھی سُنایا یہ کلام — مصطفےٰ پر صد تحیات و سلام (صلعم)
اور تمپر یا امیر المومنین — رحمت و رضوانِ رب العالمین
پھر کہا مینے کہ حکمِ مصطفےٰ — ہے دعائے خیر کا بہی کہا (صلعم)
بعد ازان ہر حجِ بیت اللہ مین — ساتھ مین یا فوج بیت اللہ مین (راقم)
اوس سی مل کر رازِ دل کہتا تھا مین — سُنکے اوسکا رازِ دل (عمر) رہتا تھا مین

اظہار و بیان روایت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

ہے سعید بن المسیب کا بیان — تہی عمر اکدن منا مین خطبہ خوان
وہان ندا فرمائی ای اہلِ قرن — کوئی ہے تم مین اویسِ نیک فن
ایک نے اوس قوم مین سی یون کہا — کوئی ہم مین سی نہین اس نام کا
ہان مگر اک شخص دیوانہ سا ہے — چوپگا نونسے بہی بیگانہ سا ہے
کچھہ کسیکو اوسکے ساتھہ الفت نہین — وہ کسی کے ساتھ ہمصحبت نہین
بیشتر صحرا مین کرتا ہے گذر — گویا وحشی کا کہین گھر ہی نہ در
تب یہ فرمایا وہی مطلوب ہے — مجکو تم مین سے وہی مرغوب ہے
جبکہ مکّے سے قرن مین جاؤ تم — ہان سلام اوسکو مرا پہنچاؤ تم
اور بشارت ہے رسول اللہ کی — اوسپر ابلاغ سلام احمدی

بعد اوسکی بہی وہان اک جائے پر
اک جماعت رہتی تہی شام و سحر

مرد صالح ایک ایسا اون مین تھا
اہل دل ویسا نہین دیکھا سنا

اوسکی ایسی بات دل سی آتی تہے
سنتے ہے بس دل کی اذر جاتی تہی

مین بہی خود رہتا تھا حاضر جو وہان
جب ندیکھا ایکدن اوسکو وہان

مین نے یارون سے کہا وہ کیا ہوا
کون تھا جو خوب تھا وہ کیا ہوا

کوئی بولا وہ اویس ایمرد تھا
جو کہ ایسا ایسا کامل فرد تھا

تب کہا مینے وہ رہتا ہی کہان
ہان بتا دیجو کوئی اوسکا مکان

جا بلائی مینے جب زنجردہ
نکلے تاریکے سے وہ مثل سحر

پہر کہا مینے تم آئے کیون نہین
بولے عریانی سی ہون خلعت نشین

دیکہکر یہ خاکساری سادگی
یار اونکی اونسی کرتی تہی ہنسی

جس گلی سے آپ جاتے تھے کہین
چہیڑنے والے ستاتے تہے وہین

سب تھے یون مولی کی مستانی کی گرد
جسطرح اطفال دیوانی کے گرد

تب کہا مینے یہ لو میرے ردا
ردیکیجے اوڑہیے اس کو ذرا

بولی یہ کپڑا بدن پر دیکہکر
لوگ ایذا دینگے مجکو بیشتر

الغرض اصرار جب مین نے کیا
اوڑھکر ناچار نکلے وہ ردا

تب یہ کہتی تہی سب اونکی آس پاس
ای فریبی کس سی چہینا یہ لباس

پہر یہ فرمانے لگے وہ خوش خصال
تو نے کچہہ دیکھا بہی اب لوگو نکال

پہر تو مینے بہی کہا اے جا ہلو
کیون تم ایذا دیتی ہو مسکین کو

آدمی ہوتا ہی گاہی بے لباس
اور کبہی ہوتا ہی پاس اوسکی لباس

ستر عورت محض ہی گاہے نصیب | اور کبھی ملبوس زینت ہی عجیب
اتفاقاً اہلِ کوفہ جب کہین | ہو گئے فاروقِ اعظم سی مکین
قافلے مین تھا کوئی وہ شخص بھی | جو کیا کرتا تھا خاص اونسی ہنسے
اونسے وہان فاروق نی پوچھی یہ بات | تم مین ہی اہلِ قرن سی کوئی سات
لائے وہ اوسکو عمر کے سامنے | جبکہ آیا وہ نظر کے سامنے
کی حدیثِ مصطفےٰ اوسپر بیان | شان اوسکی جسمین تھی خوشتر بیان
پھر یہ فرمایا کہ یون سُنتے ہین ہم | ہی تمہاری کوفے مین وہ محترم
وہ یہ بولا یا امیر المومنین | وہان کوئی اِس شان و شوکت کا نہین
تب امیر المومنین نی کچھ نشان | اوسکی فرمائی تو وہ بولا کہ ہان
خستہ و مسکین سا اک مرد ہے | خاکساری اوسکی رشکِ گرد ہے
نام اوسکا ہے اویس ایمحترم | سب ہنسی اوس سے کیا کرتے ہین ہم
پھر یہ فرمایا کہ جا اور اوس سی مل | قربِ حق ہی اہلِ حق کے متصل
پر مجھے امید تجسے یہ نہین | جائے تو ایسے مکرم کے قرین
جاکے وہ اوّل وہین حاضر ہوا | اہل مین پہلے نہین حاضر ہوا
تب اویس آئی یہ حیرت مین کہ ہان | تیری عادت ہے میرے الفت کی کہان
تب کہا اوسنے کہ ہان اے مردِ دین | ہین تری وصاف امیر المومنین
مینے اونسے ایسا ایسا کچھ سُنا | جسکو سُنکر خوف سے تن رہ گیا
بخشد و للہ میرا سب قصور | مینے ایذا مین کیا ہی کب قصور
کیجی استغفار اب میرے لیے | تب کہا کرتا ہون ہان اِس طرح سی

عمر بھر کا عیش و بہر آرامِ جان — ہوئیگا مانند یکساعت وہان
جو رضائی خاص کی ہین ملتمس — ہین وہ انوارِ ابد کی مقتبس
جنکی ہمت اس مین عالی ہوگئی — اونکی شانِ لا اُبالے ہوگئے
اونکو دنیا کی حلاوت زہر ہے — لطف اس فانے کا اونکو قہر ہے
جبسکہ ایمان کی حلاوت آگئی — لطفِ حق کی دل کو لذت آگئی
پھر تو ہین دنیا کی سب میٹھے مزی — اونکی شیرین کام مین کڑوے مزی
یہان جو اونکا نافع مطلوب ہے — گو وہ ہفت اقلیم ہو مغضوب ہے
اونکو بی بانعِ ارم برگِ خزان — گنج قارون اک خذف ریزہ ہے وہان
سلطنت فرعون کی شداد کے — اونکی لونڈی ہو تو بس آزاد کی
عمر بھر کا درد و غم رنج و محن — جس سی حاصل ہی رضائی ذوالمنن
راحت و آرام ہی اون کی لیے — نعمت و انعام ہے اون کے لیئے
اونکو یہان محنت مین جو راحت ملے — ایسے کب بہرام کو راحت ملے
دام شبکۂ بہرام وحیدِ گورخر — شبکۂ ماورضا یش سر بسر
جاتی ہین جو ایسی ذی شانِ عزیز — ہوتی ہین مولیٰ کے مہمانِ عزیز
پھر تو ہی واعد بے خوف و خطر — نعمت و لذات فی لمح البصر
یاالٰہی ہو عطا وہ عقل دکیس — ہمکو حاصل ہو مین اخلاقِ اویس
زہد فی الدنیا ہو ہمکو بہی نصیب — مرضیٔ مولیٰ ہو ہمکو بہی نصیب
اِس لیی حالِ اویس اب کچھہ یہان — مین بیان کرتا ہون بہرِ حظِّ جان

نورِ سماعتِ اہلِ دین ذکر خیر التابعین ممدوح حضرۃ سید المرسلین

یعنے اُویس قرنی رضی اللہ عنہ بروایات صحیحہ

ہے یہ مسلم کی حدیث ای اہلِ کیسن
جس مین ہی مذکور توصیفِ اُویس

ہے عمر سے نقلِ قولِ مصطفےٰ
ایک مرد ایسا یمن سے آئیگا

نام جسکا ہی اویس ای خوش خصال
پاس اوسکی کچھہ نہین اہل و عیال

ایک مان اوسکی ہی ہان جسکی لیئے
رہگیا مجبور وہ یہان آنے سے

اور سفیدی جو بدن مین تھی عیان
ہوگئی اوسکی دعا سے بی نشان

اور جو درہم کی برابر رہ گیئے
یہ دعا ہی تہی جو کمتر رہگئی

تاکہ اوسکو دیکھکر عبدِ ذلیل
یاد رکھے نعمتِ ربِّ جلیل

یہ بہی ہی ارشادِ خیر المرسلین
وہ رجل ہوئیگا خیر التابعین

جسکی تم مین سی ملاقات اوس سے ہو
وہ نبہولی اوس سے استغفار کو

اور یہ فرمایا ہی حضرت نے پیام
اوسکو کہنا ای عمر میرا اسلام

گرچہ خود رکہتا ہی وہ حالِ سقیم
پر خدا کی قرب مین وہ ہے کریم

وہ اگر اللہ پر کہائے قسم
رہست اوس بندیکی ہو جائی قسم

وہ بہت لوگون کا ہوئیگا شفیع
شان اوسکی حق دکھائیگا رفیع

ہی سیوطی سی روایت ای خبیر
جسکے راوی ابن جابر[1] ہین اسیر

ایسا کوفی مین محدث تھا کوئی
وہ بہی دین حق کا وارث تھا کوئی

ہمسے کرتا تھا روایاتِ حدیث
تہی بلند اوسکی بہی رایاتِ حدیث

جب وہ تحدیث اوسکی ہوتی تہی تمام
اور جدا ہوتی تہی وہان سے خاص عام

[1] یہ عبد الرحمن بن جابر ہین

دیکھو ایسا بد ہوا حالِ لعین — تا قیامت وہ ہی اور خسفِ زمین
ابتو ہی خسفِ زمین اوسکی لیے — پہر ہے قعرِ کافرین اوسکے لیے
یہان ہزارون ہو چکی بیشک ہلاک — اور ہوئینگے قیامت تک ہلاک
ہی وہ بے رونق یہ تیرہ خاکدان — بے حقیقت ہے یہان نام و نشان
حبِ دنیا ہے تو پہر رحمت کہان — جسکو یہ لذت ہی وہ لذت کہان
قبلۂ ہمت ہے جسکا یہ جہان — بندۂ دنیا ہی وہ ناکس یہان
مال و اولاد و زراعاتِ زمین — تخمِ عینِ جاودانے کا نہین
باعثِ قربِ الٰہی یہ کہان — اور حیاتِ لاتناہی یہ کہان
رات دن یاد آخرت کے غم مین تو — خوش نہو اس خانۂ ماتم مین تو
جبکہ ہے یہ ساری دنیا چند روز — سعی چ اپنی اے سعادتمند روز
چھوڑ جائیگی یہ ہمکو اسکو ہم — کیون فدا اسپر ہین ہم ہے ہی ستم
یک بیک آجائیگا پیکِ اجل — ہائی پہر ہم اور وہی طولِ امل
جب کسیکی موت آتی ہی قریب — ہوتی ہین دانا بہت وہان اور طبیب
گو مہیا ہوئین وہان لاکہون علاج — معتدل پہر ہو نہین سکتا مزاج
ہو سکے کیونکر سکت یہ کس مین ہی — کر سکے کچھہ مقدرت یہ کس مین ہی
گو شفا کے سارے طالب آتی ہین — سب پہ عزرائیل غالب آتی ہین
دیکھتے ہین اوسکو سب گردِ سریر — اور وہ زنجیرِ اجل مین ہے اسیر
دخل کیا ہے متفق ہو کر جہان — جنبشِ مو پھیر لائے پھر وہان
دست و پا ہلجانے کا تو ذکر کیا — ایکدم پھر آنے کا تو ذکر کیا

ہے یہ دنیا کفر کی آرامگاہ — مومنون کو ہے مصیبت روسیاہ
ابتدا سے انتہا تک سب جہان — شرق سی تا غرب یہ فانی مکان
گو مسخر ہوئے ایک انسان کا — کب ہو ہمسر ایک جن کی شان کا
بلکہ افزون اس سے شانِ مشتِ خاک — بلکہ شانِ یک سرِ انگشتِ خاک
یعنے وہان پیشِ حضورِ آلہ — ہے ذلیل ایسے یہ دنیا روسیاہ
پیشِ رضوانِ آلہ العالمین — سب جہان انگشتِ خاکستر نہین
مالِ دنیا سے جو ہین مسرور حال — مال کر ڈالیگا اونکو پائمال
سیم و زر سے جو رہے عالیجناب — سیم و زر ہین اونکے آلاتِ عذاب
کیون ادای فرض سی غافل رہی — کیون کسیکے قرض سی غافل رہی
کیون حقوق الناس واجب کھ لیی — کیون حق خویش و اقارب کھ لیی
نفس کی مرضی مین کر ڈالا ہلاک — اونکو کر ڈالیگا مال اون کا ہلاک
جن اقارب کی مقدم تہی رضا — اور زن و فرزند و دختر کی رضا
جنکے باعث مرضیٔ حق ڈال کر — یہان پس پشت اوسکی پھر کبھی خبر
سب یہ تجسی بھاگ جائین گی وہان — اپنا فدیہ تجکو لائین گے وہان
گو سپر تجکو بنائین گے وہان — نفس کو اپنی بچائین گے وہان
پھر وہ یون کب بچنے پائینگے وہان — گر سعادت لے نجائین گے وہان
کیونکہ جسپر آگیا قہر و غضب — وہ شقی حیلے سے بچ سکتا ہی کب
جسکی جان و دل رضا پر ہین فدا — کیون غم فدیہ پھر اوسکو ہوئیگا
زیب بزم فسق ہین جو یہان رفیق — نار مین دکھلائین گے قعرِ عمیق

۱۴ ۱۲ ۱۰ ۸ ۶ ۴ ۲

کچھہ غمِ دنیا نائی دل کی پاس
اور نائی زینت آب و گل کی پاس

یون رہی لبریز ذکر و فکرِ دل
غم حوادث کا نآئے متصل

محض تیرا غم رہے میرا رفیق
اور رفیق اپنا رہے اعلیٰ رفیق

خود رسول اللہ بھی وقتِ وفات
تھی رفاقت خواہ جس اعلیٰ کی ساتھہ

ہمکو تیری وہ محبت ہو نصیب
جسکے باعث وہ رفاقت ہو نصیب

جیسا دل اوس صالحہ لونڈی کا تھا
ہم غلامون کا بھی دل ویسا بنا

حکایتِ زنی صالحہ امۃ اللہ مصروف طواف بیت اللہ

صالحہ تھی ایسی اک محوِ طواف
دیر تک فارغ نتھا اوس سے مطاف

وہان جو تھی اوسکی مناجات و دعا
بارگاہِ قدس مین ہر دم ندا

دیکھکر سُنکر کسی نے کہہ دیا
ہی غنی عورت کوئی یہ پارسا

دین و دنیا کا کچھہ اسکو غم نہین
اِسکو یہان درماندگی کا دم نہین

رہنے والی عیش و عشرت مین ہی یہ
اور ہمیشہ ناز و نعمت مین ہے یہ

یہ طواف و ذکر سے تھکتی نہین
یہ کسی آداب سے عاری نہین

یہ نہین صدمہ رسیدہ غمزدہ
ہے یہ ہر رنج و الم سے فارغہ

ذکر مولیٰ مین قوی آواز ہے
اور توانائی کا ہر انداز ہے

آگئی یہ بات اوسکی کان مین
جب ہوئی فارغ وہ تھی جس شان مین

کی ندا ای بھائیون وہ کون تھی
جو کہ فرماتی تھی ایسا کچھہ مجھے

سب وہ خود حاضر ہوئی اور یون کہا
مین وہی ہون جو یہ کہتا تھا بوا

اَب سنو اوس غمرسیدہ کا بیان — جو سُنائی اوسنے اپنی داستان
رہنی والی شام کی تھی مین غریب — آگئی یہان میری اچھی تھی نصیب
مین تھی اِک مسکینہ عورت ای فتا — اور مِرا شوہر بھی تھا مسکین سا
چار بچّے میرے تھے رشکِ قمر — ایک دختر تھی جوان اور سہ پسر
وہ جوان دختر تو ہان منکوحہ تھی — تینون لڑکے تھے وہ نابالغ ابھی
شیر خوارہ تھا مرا طفلِ صغیر — وہ بھی تھے نادان جو کچھہ تھے کبیر
تھا مِرا شوہر جو مردِ پارسا — آنا جانا تھا بہت مہمانون کا
جو میسّر ہمکو آنا ماحضر — تھے مدارات اونکے بس شام و سحر
چند مہمان ایکدن جو آگئے — کچھہ نہ تھا اوسدن ضیافت کی لیے
دو دو کی بکری جو اِک بچّون کی تھی — بے تامّل ذبح کر ڈالی وہی
گوشت اوسکا مجکو دیکر یون کہا — لو پکا کر دو ابھی بھر خدا
بھوک سی مہمان ہین سب ناتوان — نا توانی دیکھلاون سے عیان
مین تو شغلِ دیگدان مین ہو گئی — تب بڑی بچون نی مل کر بات کی
باپ نے ای بھائی اَب ہی ہے ستم — ذبح کر ڈالی جو تھی گھر مین غنیم (بکری)
تب کہا اوسط نے اکبر سے کہ ہان — کسطرح کردی فنا بکری کی جان
تب بڑے بھائی نے منجھلے سے کہا — آ دِکھا دون تجکو شکلِ ماجرا
ماجرا پورا دِکھانے کے لیے — خود چھُری سے ذبح کر ڈالا اوسے (ذبح کرنے والا)
جب ہوا اوس سے بہت سا خون رواں — ہو گیا صحرا کو وہ مجنون رواں
تھا ہمارا قریہ کوہستان مین — تھی درندی بھی وہان میدان مین

اونکو ہی واللہ اعلم عینِ علم — وقتِ بیعلمی یہی ہی زینِ علم
آگیا جب دل مین اخلاصِ عمل — کیون ریاکاری سی وہان آئی خلل
علم سے قصدِ سعادت اون کو ہے — مرضئ مولیٰ کی عظمت اونکو ہے
کب عمل مین حبِ رخصت اونکو ہے — رغبتِ شانِ عزیمت اونکو ہے
علم باطن کا ہے اونکو اہتمام — گردنِ دل قیدِ محنت مین مدام
اونکی اس مین جو ترقی ہوتی ہے — ہر دم افزون خاکساری ہوتی ہے
شرع کی تائید پر ہوتی ہین وہ — معتمد تقلید پر ہوتے ہین وہ
ہین مقلد حضرتِ نعمان کی وہ — شافعی یا مالکِ ذی شان کی وہ
وہ مقلد مجتہد بنتے نہین — جہل پر وہ معتمد بنتے نہین
جیسے جاہل مجتہد ہین آج کل — ہین جہالت کی مقلد بے خلل
آخرت والے ہین ایسی شان مین — انما یخشے ہے اونکی شان مین
ہین خصالِ ستہ اونمین بالیقین — طاعت و زہد و صلاح و علمِ دین
یعنے علمِ نافعِ رضوانِ حق — اور فقاہت امرِ دین مین بی قلق
اور عزمِ مرضئ مولے ہو بس — امرِ دنیا بہی پی عقبے ہو بس
ہے اگر شوقِ تصوف ای فتا — رغبت ان اعمال سے رکھہ بیریا
پہر جو ہوئی شوق افزون دمبدم — دیکھہ احیاء العلوم اے محترم
یا میسر کوئے اہلِ حال ہو — اوس سی مل اور تو بہی اہلِ حال ہو
یہ جو ہے پرہیزگاری کی طلب — ہے رضائے ذاتِ باری کی طلب
طالبِ مولے کو یہان ای محترم — دین کا غم ہی نکچھہ دنیا کا غم

محض اوسکے غم مین جو دل رہگیا | وہ غمِ دارین سی فارغ ہوا

حکایت بے واللہ در عشق الٰہی اوّاہ کہ بشام می رفتند

کوئی مقبولِ الٰہی نامور | شام کو جاتی تہی وہ رشکِ سحر
مل گئی دنیا بہت زینت کے ساتھ | اور کہا لیجے ذری ہاتھونمین ہاتھ
سخت نفرت سی کہا ای فتنہ گر | دور رہو یہ مکر تو مجھسے نکر
تو ہی وہ مکارہ زوجہ پر نفاق | دیچکا ہون جسکو مدت سے طلاق
پہر تو وہ مکارہ ایسے گم ہوئی | سامنے گویا کہ آئے ہی نہتھے
پہر جو کچھ آگے بڑھے وہ مردِ راہ | دیکھتے کیا ہین کہ فردوسِ الٰہ
سامنے ہے سب نعیم اپنے لیئے | بوئے ریحان و نسیم اپنے لیئے
اور دکھائے اپنے سب حور و قصور | لطفِ انہار و ثمارِ پُر سرور
اوس سے بہی اعراض فرماکر کہا | مین تو ہون مشتاقِ دیدارِ خدا
تب ندا آئی یہ اوس مسعود کو | ملیگا تو فائز اس مقصود کو
تو ہمارا ہے تو ہم تیرے لیے | مین مقرّب قربتِ دیدار کے
اور یہ سب دنیا و عقبےٰ کے مزے | یعنے نظر دیکھ کر دینے والے ۱۲ سب سے اوّل ہونگے تیرے لیئے
کیونکہ جو طالب ہمارا ہو گیا | بے طلب پایا مزا دارین کا
ہمکو بھی یارب بنا یا ربنا | سب سے کر آزادِ خاص اپنا بنا
کاش ہو سلطانِ ذکر ایسا نصیب | ہو تسلط ملکِ عرفان کا نصیب
فوج ذکر ایسی ملے اخلاص موج | دور بھاگے نفس اور شیطان کی فوج

اوسکو کیا قدر ثواب آخرت	بندۂ درہم ہے یہان جو بدصفت
علم جس مانع کو یہان نافع نہین	اوسکا حشر مین کوئی شافع نہین
یہان ہوئے علم دخل جسکو نصیب	اوس سے ہے اللہ کی رحمت قریب
یہان نہوینگی اگر نیت نجیب	حشر مین ہو جائیگا بس حال غیر

دانستن این نکہ متعلم از علم چیست و طالب علم حقانی کیست

علم کا طالب جو ایسا ہے کوئی	نفس کی خواہش کا بندہ ہے شقی
کسر شہوت سے بہت نالان ہے وہ	نفس کی مرغوب سے شادان ہے وہ
اور وہ ایسا پست ہمت ہے دنی	کچھہ نہین بے مال نفس اوسکا غنی
کچھہ بھی فاقون پر تحمل وہان نہین	نام کو صبر و توکل وہان نہین
چھوڑکر علم ضروری فرض عین	بے ضروری علم سے ہے اوسکو حین
رغبت معقول پیشہ اوسکا ہے	نفرت منقول شیوہ اوسکا ہے
ان قرینون سے یہ ظاہر ہوگیا	غیر حق مقصود ہے اوس شوم کا
ترک ہے اوسکی جماعت سے نماز	اسقدر ہے نفس امارہ کا ناز
جسب جماعت ترک ہے لیل و نہار	کیون نہو ترک نوافل کا شعار
ترک ہر نفل و سنن پھر سہل ہے	خود تساہل مین جو وہ نااہل ہے
ہو نصیب ای کاش اخلاص عمل	تا ہو مقبول جناب لم یزل

علامات علمای آخرت و بدارین ارباب مفاخرت

عالمِ دینی وہی ہین بالیقین — علم سے جو طالبِ دنیا نہین
آخرت والے جو عالم ہین سیانہ — ہین علامات اونکی یہ اور یہ نشان
فعل اونکا ہے موافق قول سی — اور صداقت ہے مطابق قول سی
اجتناب نہی مولیٰ اونکو ہے — رغبتِ طاعات و تقوی اونکو ہے
علم سے حاصل ہے اونکو یہ صفت — نفرتِ دنیا و حبِّ آخرت
اونکو ہے اوس علم سے نفرت کمال — جس مین قیل و قال ہی کبر و جدال
اور مساکن اونکی مسکینون کی ہین — مطعم و ملبوس درویشون کی ہین
زینتِ دنیا سے ہین وہ مجتنب — نفس امارہ سی ہر دم محتسب
قلتِ دنیا پہ مائل ہین وہ بس — آخرت کی حق سے سائل ہین وہ بس
اونکا یہان صبر و قناعت پیشہ ہے — آخرت کا راتدن اندیشہ ہے
قربِ سلطان و امیر اونپر ہے قہر — اغنیا کا شربتِ قند اونکو زہر
سخت بزمِ اغنیا سے ہین نفور — اونکی دنیا سے اور انسی ہین وہ دور
ہان اگر عرضِ نصیحت ہو ضرور — یا کوئی مظلوم ہو وہان بے قصور
پھر تو وہ اوسکی شفاعت کی لیے — جائین گے احقاقِ حق کرتی ہوئے
وہ بہت فتوی سے ساکت رہتی ہین — وہ یہ ہر سائل سے اکثر کہتے ہین
جاؤ پوچھو اوس سے یہ جو اہل ہو — تاکہ جو مشکل ہے تمکو سہل ہو
اور نہین کرتے وہ ہرگز اجتہاد — مسئلہ ہوتا نہین جب اونکو یاد
قول لاادری درایت اونکی ہے — ہان رفیق ایسے ہدایت اونکی ہے
وقتِ لاعلمی شے وہ کامیاب — کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب

گو خلافِ کبریا وہ قول ہو
گو خلافِ مصطفےٰ وہ قول ہو

ظاہر و باطن ہو ہر دم پر خشوع
دم بدم معبود کی جانب رجوع

یہ قلیل آداب یہان سے یاد کر
باقی اوراد اوستادون سے دل شاد کر

وازانست صلوۃ الضحےٰ رشکِ مہر نیمروزِ سما

پہر نمازِ چاشت بہی گر ہو سکے
کر ادا اور ہو نہ غافل موت سی

جو عمل یا ذکر ہے بے یادِ موت
بالیقین ہی شانِ تاثیر اوس سے فوت

پہر ہو شغلِ علم یا طاعات اور
یا کہ ہو شغلِ معاشِ نیک طور

فضیلتِ علمِ دین و عالمین بر عابدین

پیشِ عالم ہی یہی عابد کی قدر
جس طرح حالِ کواکب پیشِ بدر

ایک عالم سخت ہی شیطان پر
الف عابد سی یہ ہے حکمِ خبر (حدیث ۱۲)

فضلِ عالم عابد اوّل باب بہتے رجوع والا ۱۲ پر
جیسے فضلِ مصطفےٰ اصحاب پر

پر وہ عالم عالمِ دنیا نہین
عالمِ عقبےٰ ہین ایسے بالیقین

فضیلت معلمین و طالبین علم دین

رتبِ اعلیٰ اور جتنے ہین ملک
جن سے ہی آباد قصرِ ہر فلک

ہر زمین ہر ایک ماہی آب مین
مور چی بہی سب ہین اوس آداب مین

بھیجتے ہین رحمت اوسپر بالیقین
جو سکھاتا ہے جہا نین علمِ دین

علم کی راہون مین ہین جو مستہام — سہل ہے اونکو رہ دار السلام
پر بچھاتے ہین فرشتے راہ مین — ہین وہ مسرور اپنی عز و جاہ مین
سیکہنا اک باب علم ای باشعور — ہے فزون سو نفل کیت سے ضرور

تصحیح نیت در علم و عمل و اخلاص لله عز و جل

کب ہے یہ جب قصد ہو مرضی خاص — ورنہ یہان کب ہے ہلاکت سے خلاص
جو نہو گی اس طرح نیت صحیح — ہوئیگی پہر کب کوئے طاعت صحیح
جو نہوئیگی یہان نیت بخیر — پہر کہان وہ جلب خیر و دفع ضیر
بالا خانے پہر بہشتون کے کہان — پہر تو قعر نار ہی وہان الا مان
یہان جو اپنی بالا خوانی مین رہی — پہر کہان وہ بالا خانے خلد کے
بے عمل عالم کو ڈالا جائیگا — نار مین اور پہر نکالا جائیگا
جو شکم مین اوجہ اوسکا ہوئیگا — اوسکے آگے اوسکا ٹیلا ہوئیگا
گرد پہرتا ہوئیگا یون نا بکار — جیسے گرد آسیا دور حمار
پہر تو ناری اور بہی پاس آئینگے — آپکو سب اس طرح فرمائینگے
تو نصیحت خوان ہمارا تھا ضرور — کیا ہوا کیونکر ہوا تو پر قصور
یہ کہیگا یون ہی تھا ای قوم ہان — پر عمل کچھ ہو سکا مجھسے کہان
حکم کرتا تھا جو تمکو مین شقی — خود عمل کرتا نتھا اوسپر کبہی
منع کرتا تھا مین جس بد فعل سی — آپ تھا محفوظ کس بد فعل سے
علم سی جو غیر حق مقصود ہے — اوس مرائی کا عمل نابود ہے

اوسکو کیا قدر ثواب آخرت — بندۂ درہم ہے یہان جو بدصفت
علم جس عالم کو یہان نافع نہین — اوسکا محشر مین کوئی شافع نہین
یہان ہوئے علم دخل جسکو نصیب — اوس سے ہے اللہ کی رحمت قریب
یہان نہوینگی اگر نیت نجسہ — حشر مین ہو جائیگا بس حال غیر

دانستن اینکہ مقصود از علم چیست و طالب علم حقانی کیست

علم کا طالب جو ایسا ہے کوئی — نفس کی خواہش کا بندہ ہے شقی
کسر شہوت سے بہت نالان ہے وہ — نفس کی مرغوب سے شادان ہے وہ
اور وہ ایسا پست ہمت ہے دنی — کچھہ نہین بے مال نفس اوسکا غنی
کچھہ بھی فاقون پر تحمل وہان نہین — نام کو صبر و توکل وہان نہین
چھوڑکر علم ضروری فرض عین — بے ضروری علم سے ہے اوسکو عین
رغبت معقول پیشہ اوسکا ہے — نفرت منقول شیوہ اوسکا ہے
ان قرینون سے یہ ظاہر ہوگیا — غیر حق مقصود ہے اوس شوم کا
ترک ہے اوسکی جماعت سے نماز — اسقدر ہے نفس امارہ کا ناز
جب جماعت ترک ہے لیل و نہار — کیون نہو ترک نوافل کا شعار
ترک ہر نفل و سنن پھر سہل ہے — خود تساہل مین جو وہ نااہل ہے
ہو نصیب ای کاش اخلاص عمل — تا ہو مقبول جناب لم یزل

علامات علمای آخرت و بدارین ارباب مفاخرت

عالمِ دینی وہی ہین بالیقین — علم سے جو طالبِ دنیا نہین
آخرت والے جو عالم ہین یہان — ہین علامات اونکی یہ اور یہ نشان
فعل اونکا ہے موافق قول سی — اور صداقت ہے مطابق قول سی
اجتناب نہی مولیٰ اونکو ہے — رغبتِ طاعات و تقوی اونکو ہے
علم سے حاصل ہے اونکو یہ صفت — نفرتِ دنیا و حبِّ آخرت
اونکو ہے اوس علم سے نفرت کمال — جس مین قیل و قال ہی کبر و جدال
اور مساکن اونکی مسکینون کی ہین — مطعم و ملبوس درویشون کی ہین
زینتِ دنیا سے ہین وہ مجتنب — نفس امارہ سی ہر دم محتسب
قلتِ دنیا پہ مائل ہین وہ بس — آخرت کی حق سے سائل ہین وہ بس
اونکا یہان صبر و قناعت پیشہ ہے — آخرت کا راتدن اندیشہ ہے
قربِ سلطان و امیر اونپر ہے قہر — اغنیا کا شربتِ قند اونکو زہر
سخت بزمِ اغنیا سے ہین نفور — اونکی دنیا سے اور انسی ہین وہ دور
ہان اگر عرضِ نصیحت ہو ضرور — یا کوئی مظلوم ہو وہان بے قصور
پھر تو وہ اوسکی شفاعت کی لیے — جائین گے احقاقِ حق کرتی ہوئے
وہ بہت فتوی سے ساکت رہتی ہین — وہ یہ ہر سائل سے اکثر کہتے ہین
جاؤ پوچھو اوس سے یہ جو اہل ہو — تاکہ جو مشکل ہے تمکو سہل ہو
اور نہین کرتے وہ ہرگز اجتہاد — مسئلہ ہوتا نہین جب اونکو یاد
قول لاادری درایت اونکی ہے — ہان رفیق ایسے ہدایت اونکی ہے
وقتِ لاعلمی شے وہ کامیاب — کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب

اونکو ہی واللہ اعلم عینِ علم — وقتِ تعلیمی یہی ہی زینِ علم
آگیا جب دل مین اخلاصِ عمل — کیون ریاکاری سی وہان آئی خلل
علم سے قصدِ سعادت اون کو ہے — مرضئ مولیٰ کی عظمت اونکو ہے
کب عمل مین حبِ رخصت اونکو ہے — رغبتِ شانِ عزیمت اونکو ہے
علم باطن کا ہے اونکو اہتمام — گردنِ دل قیدِ محنت مین مدام
اونکی اس مین جو ترقی ہوتی ہے — ہر دم افزون خاکساری ہوتی ہے
شرع کی تائید پر ہوتی ہین وہ — معتمد تقلید پر ہوتے ہین وہ
ہین مقلد حضرتِ نعمان کی وہ — شافعی یا مالکِ ذی شان کی وہ
وہ مقلد مجتہد بنتے نہین — جہل پر وہ معتمد بنتے نہین
جیسے جاہل مجتہد ہین آج کل — ہین جہالت کی مقلد بے خلل
آخرت والے ہین ایسی شان مین — انما یخشے ہے اونکی شان مین
ہین خصالِ ستہ اونمین بالیقین — طاعت و زہد و صلاح و علمِ دین
یعنے علمِ نافعِ رضوانِ حق — اور فقاہت امرِ دین مین بی قلق
اور عزمِ مرضئ مولےٰ ہو بس — امرِ دنیا بہی پی عقبےٰ ہو بس
ہے اگر شوقِ تصوف ای فتا — رغبت ان اعمال سے رکھہ بیریا
پہر جو ہوئی شوق افزون دمبدم — دیکھہ احیاء العلوم اے محترم
یا میسر کوئے اہلِ حال ہو — اوس سی مل اور تو بہی اہلِ حال ہو
یہ جو ہے پرہیزگاری کی طلب — ہے رضائے ذاتِ باری کی طلب
طالبِ مولےٰ کو یہان ای محترم — دین کا غم ہی نکچھہ دنیا کا غم

محض اوسکے غم مین جو دل رہگیا | وہ غمِ دارین سی فارغ ہوا

حکایت لے واللہ در عشقِ آہی اوّاہ کہ بشام می رفتند

کوئی مقبولِ آہی نامور | شام کو جاتی تہی وہ رشکِ سحر
مل گئی دنیا بہت زینت کے ساتھ | اور کہا لیجے ذری ہاتھونمین ہاتھ
سخت نفرت سی کہا ای فتنہ گر | دور رہو یہ مکر تو مجھسے نکر
تو ہی وہ مکارہ زوجہ پر نفاق | دیچکا ہون جسکو مدت سے طلاق
پھر تو وہ مکارہ ایسے گم ہوئی | سامنے گویا کہ آئے بہی نتھے
پھر جو کچھ آگے بڑھے وہ مردِ راہ | دیکھتے کیا ہین کہ فردوسِ الہ
سامنے ہے سب نعیم اپنے لیئے | بوئے ریحان و نسیم اپنے لیئے
اور دکھائے اپنے سب حور و قصور | لطفِ انہار و ثمارِ پُر سرور
اوس سے بہی اعراض فرماکر کہا | مین تو ہون مشتاقِ دیدارِ خدا
تب ندا آئی یہ اوس مسعود کو | ہو یگا تو فائز اس مقصود کو
تو ہمارا ہے تو ہم تیرے لیے | مین مقرّب قربتِ دیدار کے
(یعنے نزدیک کردینے والے ۱۲)
اور یہ سب دنیا و عقبےٰ کے مزے | سب سے اوّل ہو مین گے تیرے لیئے
کیونکہ جو طالب ہمارا ہو گیا | بے طلب پایا مزا دارین کا
ہمکو بھی یارب بنا یارب بنا | سب سے کر آزادِ خاص اپنا بنا
کاش ہو سلطانِ ذکر ایسا نصیب | ہو تسلط ملکِ عرفان کا نصیب
فوج ذکر ایسی ملے اخلاص موج | دور بھاگے نفس اور شیطان کی فوج

کچھہ غمِ دنیا نائی دل کی پاس
اور نائی زینت آب و گل کی پاس

یون رہی لبریز ذکر و فکرِ دل
غم حوادث کا نآئے متصل

محض تیرا غم رہے میرا رفیق
اور رفیق اپنا رہے اعلیٰ رفیق

خود رسول اللہ بھی وقتِ وفات
تھی رفاقت خواہ جس اعلیٰ کی ساتھہ

ہمکو تیری وہ محبت ہو نصیب
جسکے باعث وہ رفاقت ہو نصیب

جیسا دل اوس صالحہ لونڈی کا تھا
ہم غلامون کا بھی دل ویسا بنا

حکایتِ زنی صالحہ امۃ اللہ مصروف طواف بیت اللہ

صالحہ تھی ایسی اک محوِ طواف
دیر تک فارغ نتھا اوس سے مطاف

وہان جو بھی اوسکی مناجات و دعا
بارگاہِ قدس مین ہر دم ندا

دیکھکر سُنکر کسی نے کہہ دیا
ہی غنی عورت کوئی یہ پارسا

دین و دنیا کا کچھہ اسکو غم نہین
اِسکو یہان درماندگی اک دم نہین

رہنے والی عیش و عشرت مین ہی یہ
اور ہمیشہ ناز و نعمت مین ہے یہ

یہ طواف و ذکر سے تھکتی نہین
یہ کسی آداب سے عاری نہین

یہ نہین صدمہ رسیدہ غمزدہ
ہے یہ ہر رنج و الم سے فارغہ

ذکر مولیٰ مین قوی آواز ہے
اور توانائی کا ہر انداز ہے

آگئی یہ بات اوسکی کان مین
جب ہوئی فارغ وہ تھی جس شان مین

کی ندا ای بھائیون وہ کون تھی
جو کہ فرماتی تھی ایسا کچھہ مجھے

تب وہ خود حاضر ہوئی اور یون کہا
مین وہی ہون جو یہ کہتا تھا بوا

اَب سنو اوس غمرسیدہ کا بیان
جو سُنائی اوسنے اپنی داستان

رہنی والی شام کی تھی مین غریب
آگئی یہان میری اچھی تھی نصیب

مین تھی اِک مسکینہ عورت ای فنا
اور مرا شوھر بھی تھا مسکین سا

چار بچّے میرے تھے رشکِ قمر
ایک دختر تھی جوان اور سہ پسر

وہ جوان دختر تو ہان منکوحہ تھی
تینون لڑکے تھے وہ نابالغ ابھی

شیر خوارہ تھا مرا طفلِ صغیر
وہ بھی تھے نادان جو کچھہ تھے کبیر

تھا مرا شوھر جو مردِ پارسا
آنا جانا تھا بہت مہمانون کا

جو میسّر ہمکو آتا ماحضر
تھے مدارات اونکے بس شام و سحر

چند مہمان ایکدن جو آگئے
کچھہ نتھا اوسدن ضیافت کی لیے

دودکی بکری جو اِک بچّون کی تھی
بے تامّل ذبح کرڈالی وہی

گوشت اوسکا مجکو دیکر یون کہا
لو پکا کر دو ابھی بھرِ خدا

بھوک سی مہمان ہین سب ناتوان
نا توانی دیکھلاوون سے عیان

مین تو شغلِ دیگدان مین ہوگئی
تب بڑی بچون نی مل کر بات کی

باپ نے ای بھائی اَب ہی ہے ستم
ذبح کرڈالی جو تھی گھر مین غنیم

تب کہا اوسط نے اکبر سے کہ ہان
کسطرح کردی فنا بکری کی جان

تب بڑے بھائی نے منجھلے سے کہا
آ دِکھا دون تجکو شکلِ ماجرا

ماجرا پورا دِکھانے کے لیے
خود چھُری سے ذبح کرڈالا اوسے

جب ہوا اوس سے بہت ساخون رواں
ہوگیا صحرا کو وہ مجنون رواں

تھا ہمارا قریہ کوہستان مین
تھی درندی بھی وہان میدان مین

ڈر کے بھاگا جبکہ وہ سوئی جبل
باپ بھی پیچھے گیا گھر سے نکل

گرگ نے اوسکا بھی لقمہ کر لیا
جان سے یہ بھی گیا وہ بھی گیا

بھاگتے مین مرد کو ٹھوکر لگے
سر لگا پتھر مین جان ایسی گئی

گویا جان کو کام تن سی کچھ نہ تھا
روح نے ایسا سفر جلدی کیا

پھر جو مین آئی قریب دیگدان
تازہ آفت کا نمک چکھا وہان

طفل نادان گھٹنیون چل کر گیا
ہات ہنڈیا مین جلا کر مر گیا

مین ہجوم غم مین گھر کر رہ گئی
گویا جان آنکھون کے رستی بہ گئی

پھر سنا دختر نے جب یہ ماجرا
گر پڑی غش کھا کے ہے ہے کیا ہوا

بالاخانہ پر سکونت اوسکے تھے
غش مین نیچے کر کے وہ بھی مر گئے

پھر تو مین تہی اور صبر و ذکر حق
ذکر مولیٰ ہے دوائے ہر قلق

ذکر حق ہے اہل دل کا قوت دل
ذکر حق ہی سلسبیل حوت دل

اور فارغ ہو گیا دل بہر ذکر
ہو گیا مفتوح دل پر شہر ذکر

دیکھکر اب شکل بیت اللہ کو
عیش کی حاجت ہی کیا اتواہ کو

ہکو ہے کیا حاجت عیش و نشاط
دل کو ذکر اللہ سے ہی اختلاط

ذکر حق سی مطمئن جو دل ہوا
کب وہ دل ہے پھر ہوا خواہ غنا

جسکا دل عون خدا سی ہی غنی
بس وہ دنیا کی غنا سی ہی غنی

اللہ اللہ پارسا زن تیرا صبر
آسیہ بنت مزاحم کا سا صبر
(زن فرعون ۱۲)

کرتے ہو اے مرد کیا مردانگی
سیکھو اس زن سی ذرا مردانگی

کاش ایسا حال ہو جائے فقیر
کچھ نہ ہو پھر جز غم رب قدیر

چیزے از ذمِّ دنیاے فانی و محبانِ این خاکدانِ ظلمانی

روحِ انسان کسکی طالب ہو گئے
حبِّ دنیا اسپہ غالب ہو گئے

عقلِ انسان پر ذرا مخفے نہین
دارِ دنیا جاے رہنی کے نہین

محض یہ دارِ فنا ہے بے ثبات
بس تو اس فانی مین ہے فانی حیات

ہر بشر گویا یہان مزدور ہے
کام کرنے پر ہر اک مامور ہے

دوش پر ہر لحظہ گِل برداشتہ
راحتِ دنیا سے دل برداشتہ

یہان یہی آرام ہی مزدورون کا
کام کرتے مین جو موقع مل گیا

چوب تختے پر ذری دم لے لیا
پھر ندا آئی کہ لا جلدی سی لا

طالبِ آرام یہان انسان نہین
ہین بہت انسان ہان انسان نہین

محوِ نسیان کاہیکا انسان ہے
تو وہ نسیان ہے نسیان ہے

حاش للہ دارِ دنیا پر خطر
ہوئی سامانِ کمالاتِ بشر

اکل و شرب اسکا ہی یا ملبوس ہے
کچھہ بھی کارآمد نہین افسوس ہے

یہان عمارت سے بھی کچھہ فرصت نہین
یہان امارت سے بھی کچھہ عزّت نہین

دیکھو یہانکی سلطنت نے کیا کیا
حالِ بد فرعون کا شداد کا

کیا ہوا نمرود مردود اس سی ہان
کیا ہوئی اصحاب اخدود اس سے ہان
(کفار خندق قرآن والے ۱۲)

اس سی ہامان اور قارون کیا ہوئی
مثلِ دقیانوس ملعون کیا ہوئی

آئی مولی کی غضب مین ایسی عام
اونپہ ہی اب لعنتِ خاص و عوام

مال یہان افزون ہوا تو کیا ہوا
مال سی قارون ہوا تو کیا ہوا

دیکھو ایسا بد ہوا حالِ لعین — تا قیامت وہ ہی اور خسفِ زمین
اب تو ہی خسفِ زمین اوسکی لیے — پہر ہے قعرِ کافرین اوسکے لیے
یہان ہزارون ہو چکی ہیں تک ہلاک — اور ہوئین گے قیامت تک ہلاک
ہی وہ بے رونق یہ تیرہ خاکدان — بے حقیقت ہے یہان نام و نشان
حبِ دنیا ہے تو پہر رحمت کہان — جسکو یہ لذت ہی وہ لذت کہان
قبلۂ ہمت ہے جسکا یہ جہان — بندۂ دنیا ہی وہ ناکس یہان
مال و اولاد و زراعاتِ زمین — تخمِ عیسِ جاودانے کا نہین
باعثِ قربِ الٰہی یہ کہان — اور حیاتِ لاتناہی یہ کہان
رات دن یاد آخرت کے غم مین تو — خوش نہو اس خانۂ ماتم مین تو
جبکہ ہے یہ ساری دنیا چند روز — سعی اپنی اے سعادتمند روز
چھوڑ جائیگی یہ ہمکو اسکو ہم — کیون فدا اسپر ہین ہم ہے ہی ستم
یک بیک آجائیگا پیکِ اجل — ہائی پہر ہم اور وہی طولِ امل
جب کسیکی موت آتی ہی قریب — ہوتی ہین دانا بہت وہان اور طبیب
گو مہیا ہوئین وہان لاکہون علاج — معتدل پہر ہو نہین سکتا مزاج
ہو سکے کیونکر سکت یہ کس مین ہی — کر سکے کچھہ مقدرت یہ کس مین ہی
گو شفا کے سارے طالب آتی ہین — سب پہ عزرائیل غالب آتی ہین
دیکھتے ہین اوسکو سب گردِ سریر — اور وہ زنجیرِ اجل مین ہے اسیر
دخل کیا ہے متفق ہو کر جہان — جنبشِ مو پھیر لائے پھر وہان
دست و پا ہلجانے کا تو ذکر کیا — ایکدم پھر آنے کا تو ذکر کیا

ہے یہ دنیا کفر کی آرامگاہ — مومنون کو ہے مصیبت روسیاہ
ابتدا سے انتہا تک سب جہان — شرق سی تا غرب یہ فانی مکان
گو مسخر ہوئے ایک انسان کا — کب ہو ہمسر ایک جن کی شان کا
بلکہ افزون اس سے شانِ مشتِ خاک — بلکہ شانِ یک سرِ انگشتِ خاک
یعنے وہان پیشِ حضورِ آلہ — ہے ذلیل ایسے یہ دنیا روسیاہ
پیشِ رضوانِ آلہ العالمین — سب جہان انگشتِ خاکستر نہین
مالِ دنیا سے جو ہین مسرور حال — مال کر ڈالیگا اونکو پائمال
سیم و زر سے جو رہے عالیجناب — سیم و زر ہین اونکے آلاتِ عذاب
کیون ادای فرض سی غافل رہی — کیون کسیکے قرض سی غافل رہی
کیون حقوق الناس واجب کھ لیی — کیون حق خویش و اقارب کھ لیی
نفس کی مرضی مین کر ڈالا ہلاک — اونکو کر ڈالیگا مال اون کا ہلاک
جن اقارب کی مقدم تہی رضا — اور زن و فرزند و دختر کی رضا
جنکے باعث مرضیٔ حق ڈال کر — یہان پس پشت اوسکی پھر کبھی خبر
سب یہ تجسی بھاگ جائین گی وہان — اپنا فدیہ تجکو لائین گے وہان
گو سپر تجکو بنائین گے وہان — نفس کو اپنی بچائین گے وہان
پھر وہ یون کب بچنے پائینگے وہان — گر سعادت لے نجائین گے وہان
کیونکہ جسپر آگیا قہر و غضب — وہ شقی حیلے سے بچ سکتا ہی کب
جسکی جان و دل رضا پر ہین فدا — کیون غم فدیہ پھر اوسکو ہوئیگا
زیبِ بزمِ فسق ہین جو یہان رفیق — نار مین دکھلائین گے قعرِ عمیق

عمر بھر کا عیش و ہر آرام جان ہوئیگا مانند یکساعت وہان
جو رضائے خاص کی ہین ملتمس ہین وہ انوارِ ابد کی مقتبس
جنکی ہمت اس مین عالی ہوگئی اونکی شانِ لا اُبالے ہوگئے
اونکو دنیا کی حلاوت زہر ہے لطف اس فانے کا اونکو قہر ہے
جبسکہ ایمان کی حلاوت آگئی لطفِ حق کی دل کو لذت آگئی
پھر تو ہین دنیا کی سب میٹھے مزی اونکی شیرین کام مین کڑوے مزی
یہان جو اونکا مانع مطلوب ہے گو وہ ہفت اقلیم ہو مغضوب ہے
اونکو بھی بانغ ارم برگِ خزان گنج قارون اک خذف ریزہ ہے وہان
سلطنت فرعون کی شداد کے اونکی لونڈی ہو تو بس آزاد کی
عمر بھر کا درد و غم رنج و محن جس سی حاصل ہی رضائے ذوالمنن
راحت و آرام ہی اون کی لیے نعمت و انعام ہے اون کے لیئے
اونکو یہان محنت مین جو راحت ملے ایسے کب بہرام کو راحت ملے
دام شبکۂ بہرام وصیدِ گور خر شبکۂ ماہ رضا یش سر بسر
جاتی ہین جو ایسی ذی شانِ عزیز ہوتی ہین مولیٰ کے مہمانِ عزیز
پھر تو ہی واللہ بے خوف و خطر نعمت و لذات فی لمح البصر
یاالٰہی ہو عطا وہ عقل دکیس ہمکو حاصل ہو مین اخلاقِ اویس
زہد فی الدنیا ہو ہمکو بھی نصیب مرضیٔ مولیٰ ہو ہمکو بھی نصیب
اِس لیی حالِ اویس اب کچھہ یہان مین بیان کرتا ہون بہرِ حظِّ جان

نورِ سماعتِ اہلِ دین ذکر خیر التابعین ممدوح حضرۃ سید المرسلین

یعنے اُویس قرنی رضی اللہ عنہ بروایات صحیحہ

ہے یہ مسلم کی حدیث ای اہلِ کیس — جس مین ہی مذکور توصیفِ اُویس
ہے عمر سے نقلِ قولِ مصطفےٰ — ایک مرد ایسا یمن سے آئیگا
نام جسکا ہی اویس ای خوش خصال — پاس اوسکی کچھہ نہین اہل و عیال
ایک مان اوسکی ہی ہان جسکی لیئے — رہگیا مجبور وہ یہان آنے سے
اور سفیدی جو بدن مین تھی عیان — ہوگئی اوسکی دعا سے بی نشان
اور جو درہم کی برابر رہ گیئے — یہ دعا ہی تہی جو کمتر رہگئی
تاکہ اوسکو دیکھکر عبدِ ذلیل — یاد رکھے نعمتِ ربِّ جلیل
یہ بہی ہی ارشادِ خیر المرسلین — وہ رجل ہوئیگا خیر التابعین
جسکی تم مین سی ملاقات اوس سے ہو — وہ نبہولی اوس سے استغفار کو
اور یہ فرمایا ہی حضرت نے پیام — اوسکو کہنا ای عمر میرا سلام
گرچہ خود رکہتا ہی وہ حالِ سقیم — پر خدا کی قرب مین وہ ہے کریم
وہ اگر اللہ پر کہائے قسم — رہست اوس بندیکی ہوجائی قسم
وہ بہت لوگون کا ہوئیگا شفیع — شان اوسکی حق دکھائیگا رفیع
ہی سیوطی سی روایت ای خبیر — جسکے راوی ابن جابر ہین اسیر
ایسا کوفی مین محدث تھا کوئی — وہ بہی دین حق کا وارث تھا کوئی
ہمسے کرتا تھا روایاتِ حدیث — تہی بلند اوسکی بہی رایاتِ حدیث
جب وہ تحدیث اوسکی ہوتی تہی تمام — اور جدا ہوتی تہی وہان سے خاص و عام

۱۲ جابر جعفی راوی ہین

بعد اوسکی بہی وہان اک جائے پر
اک جماعت رہتی تہی شام و سحر

مرد صالح ایک ایسا اون مین تھا
اہل دل ویسا نہین دیکھا سنا

اوسکی ایسی بات دل سی آتی تہے
سنتے ہے بس دل کی اذر جاتی تہی

مین بہی حاضر رہتا تھا جو وہان
جب نہ دیکھا ایکدن اوسکو وہان

مین نے یارون سے کہا وہ کیا ہوا
کون تھا جو خوب تھا وہ کیا ہوا

کوئی بولا وہ اویس ایمرد تھا
جو کہ ایسا ایسا کامل فرد تھا

تب کہا مینے وہ رہتا ہی کہان
ہان بتا دیجو کوئی اوسکا مکان

جا بلائی مینے جب زنجیر وہ
نکلے تاریکے سے وہ مثل سحر

پہر کہا مینے تم آئے کیون نہین
بولے عریانی سی ہون خلوت نشین

دیکہکر یہ خاکساری سادگی
یار اونکی اونسی کرتی تہی ہنسی

جس گلی سے آپ جاتے تھے کہین
چہیڑنے والے ستاتے تہے وہین

سب تہے یون مولی کی مستانی کی گرد
جسطرح اطفال دیوانی کے گرد

تب کہا مینے یہ لو میرے ردا
ردنیکیجے اوڑہیے اس کو ذرا

بولی یہ کپڑا بدن پر دیکہکر
لوگ ایذا دینگے مجکو بیشتر

الغرض اصرار جب مین نے کیا
اوڑہکر ناچار نکلے وہ ردا

تب یہ کہتی تہی سب اونکی آس پاس
ای فریبی کس سی چہینا یہ لباس

پہر یہ فرمانے لگے وہ خوش خصال
تو نے کچہہ دیکہا بہی اب لوگو نکال

پہر تو مینے بہی کہا اے جا ہلو
کیون تم ایذا دیتی ہو مسکین کو

آدمی ہوتا ہی گاہی بے لباس
اور کبہی ہوتا ہی پاس اوسکی لباس

بہتر

ستر عورت محض ہی گاہے نصیب — اور کبھی ملبوس زینت ہی عجیب
اتفاقاً اہلِ کوفہ جب کہین — ہو گئے فاروقِ اعظم سی قرین (رضی ۱۲)
قافلے مین تھا کوئی وہ شخص بھی — جو کیا کرتا تھا خاص اونسی ہنسی (یعنے اویس ۱۲)
اونسے وہان فاروق نی پوچھی یہ بات — تم مین ہی اہلِ قرن سی کوئی سات
لائے وہ اوسکو عمر کے سامنے — جبکہ آیا وہ نظر کے سامنے
کی حدیثِ مصطفےٰ اوسپر بیان (رضی ۱۲) — شان اوسکی جسمین تھی خوشتر بیان
پھر یہ فرمایا کہ یون سُنتے ہین ہم — ہی تمہاری کوفے مین وہ محترم (اویس کی ۱۲)
وہ یہ بولا یا امیر المومنین — وہان کوئی اِس شان و شوکت کا نہین
تب امیر المومنین نی کچھ نشان — اوسکی فرمائی تو وہ بولا کہ ہان
خستہ و مسکین سا اک مرد ہے — خاکساری اوسکی رشکِ گرد ہے
نام اوسکا ہے اُویس ایمحترم — سب نفسی اوس سے کیا کرتے ہین ہم
پھر یہ فرمایا کہ جا اور اوس سی مِل — قربِ حق ہی اہلِ حق کے متصل (عمر نے رضی ۱۲)
پر مجھے امید تجسے یہ نہین — جائے تو ایسے مکرّم کے قرین
جاکے وہ اوّل وہین حاضر ہوا — اہل مین پہلے نہین حاضر ہوا
تب اویس آئی یہ حیرت مین کہ ہان — تیری عادت ہے میرے الفت کی کہان
تب کہا اوسنے کہ ہان اے مردِ دین — ہین تری وصّاف امیر المومنین
مینے اونسے ایسا ایسا کچھ سُنا — جسکو سُنکر خوف سے سُن رہ گیا
بخشد و للہ میرا سب قصور — مینے ایذا مین کیا ہی کب قصور
کیجی استغفار اب میرے لیے — تب کہا کرتا ہون ہان اِس شرط سی

جو سُنا ہے تو نے وہان فاروق سی — وہ نہو ظاہر ترے منطوق سی
اللہ اللہ ہوتے ہین جو ذی کمال — رکھتے ہین وہ سب سے یون کچھ کلام ۱۲ مخفی کمال
پر ہی جنکا قلب رشکِ آفتاب — غالب آتا ہے کب اونپر کچھہ حجاب
پھر تو وہ کوفی مین ظاہر ہو گئے — خلق مین مرغوبِ خاطر ہو گئے
یہان ملاقاتِ عمر مین اوس سے ہان — سب روایات اب یہ ہوتی ہین بیان

روایت یحیی بن سعید عن سعید بن المسیب عن عمر رضی اللہ عنہ

نقل ہے یحیے سے یہ قولِ عمر — مینے سُنکر مصطفے سے یہ خبر
کی حیاتِ مصطفے مین بہی طلب — پر کوئی بیوقت ملسکتا ہی کب
پھر خلافت جب ہی صدیق کے — اوس مین بہی مینی بہت تحقیق کی
پر نپائی قدرت اوسکی وصل پر — پھر بہی مین صابر رہا کب فضل پر ۱۲ جدائی
جب خلافت کا مری وقت آگیا — ڈہونڈتا تہا قافلون مین جا بجا
اور ندا کرتا تہا ہان ای اہلِ کیس — کوئی تم مین ہی قرن والا اویس
کوئی بولا یا امیر المؤمنین — میرا ابنِ عم ہے وہ اک کمترین
وہ تو ہے اک خستہ و خوار و ذلیل — آپ طالب اوسکی ہین ای بیدیل
تب کہا مینے یہ ہو کر خوفناک — تو یہ کہکر ہونیوالا ہے ہلاک
تہی یہ بات اوس سے کہ دیکہا ناگہان — اونٹ پر کوئی سوار آیا وہان ۱۲ قول عمر رضی اللہ عنہ
سر بسر کہنہ ہی پالانِ شتر — اور سوار اوسکا ہی اوس سے خستہ تر
پھر تو میری دل مین یہ بات آگئے — ہی قرینی سی اویس ایدل یہی

کی ندا مینے کہ تو ہی ہے اُویس — وہ جو اک مسکین و مخفی ہے اویس
تب یہ بولا وہ کہ ہان مین ہون اویس — وہ ہی بی نام و نشان مین عن اویس
پھر سُنایا مینے اوسکو یہ پیام — تجھکو بھیجا ہے محمد (صلعم) نے سلام
پھر تو اوسنے بھی سُنایا یہ کلام — مصطفےٰ (صلعم) پر صد تحیات و سلام
اور تمپر یا امیر المومنین — رحمت و رضوانِ رب العالمین
پھر کہا مینے کہ حکمِ مصطفےٰ — ہے دعائے خیر کا بہی کرا (ول عمر)
بعد ازان ہر حج بیت اللہ مین — شہر مین یا فج بیت اللہ مین (راہ)
اوس سی مل کر رازِ دل کہتا تھا مین — سُنکے اوسکا رازِ دل کہتا تھا مین

اظہار و بیان روایت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ

ہے سعید بن المسیب کا بیان — تہی عمر اکدن منا مین خطبہ خوان
وہان ندا فرمائی ای اہلِ قرن — کوئی ہے تم مین اویسِ نیک فن
ایک نے اوس قوم مین سی یون کہا — کوئی ہم مین سی نہین اس نام کا
ہان مگر اک شخص دیوانہ سا ہے — جو یگانو سے بہی بیگانہ سا ہے
کچھہ کسیکو اوسکے ساتھہ الفت نہین — وہ کسی کے ساتھ ہمصحبت نہین
بیشتر صحرا مین کرتا ہے گذر — گویا وحشی کا کہین گھر ہی نہ در
تب یہ فرمایا وہی مطلوب ہے — مجکو تم مین سے وہی مرغوب ہے
جبکہ مکّے سے قرن مین جاؤ تم — ہان سلام اوسکو مرا پہنچاؤ تم
اور بشارت ہے رسول اللہ کی — اوسپر ابلاغِ سلامِ احمدی

جب وہ لشکر سے قرن مین آ گئے | پایا ریگستان مین افتادہ اوسے
اوسکو پہنچایا عمر کا بہی سلام | حضرتِ خیر البشر کا بہی سلام
تب کہا تھا مین تو اک مہجورِ خلق | کر دیا فاروق نی مشہورِ خلق
والسلام علے محمدِ النبی (مقولہ اویسی ۱۲) | والسلام نکل اولادِ النبی
پہر گئی صحرا کو وہ ایسے وہان | کچھہ نہ پایا اونکا مدت تک نشان
پہر خلافت مین علی کی آئی وہ | شاغلِ صفین اون کو پائی وہ
ملکے انوارِ علی (رض) مین وہ سعید | ہو گئی صفین مین لڑکر شہید (علماء ۱۲)

بیان روایتِ صعصعہ بن معاویہ

یہ وہ ابن صعصعہ کا ہے بیان | جسمین ہی ذکر اویس آنکتہ دان
حضرتِ فاروقِ اعظم بیشتر | پوچہتے تھے اہلِ کوفہ سے خبر
جانتے ہو ابنِ عامر کو بھی تم | کاش ملجائی کہین ہمکو وہ گم
کوئی یہ بولا کہ ہان اس نام کے | رہنے والے کوفہ کے مسجد مین تھے
اور وہ مسجد سے نجاتے تھے کہین | اسقدر آنہ اوتھی اندوہگین
اونسے کرتا ہے نہسی جو ابن عم (یعنے اویس کا ابن عم ۱۲) | قافلے مین اوسکو بہی لائی ہین ہم
وہ ہوا حاضر تو فرمایا کہ ہان | تو ہی دی کچھہ ابنِ عامر کا نشان
وہ یہ بولا یا امیر المومنین (عمر رضی اللہ عنہ نے ۱۲) | پوچہتے ہو جسکو وہ ایسا نہین
وہ کہان اشواقِ فاروقی کہان | اوسکو یہ تریاقِ فاروقی کہان
مرتبہ اوسکا کہان اور تم کہان | حوز کہان اک ذرہ وہ بہی گم کہان

تابِ خورشیدِ صحابیت کہان — ذرہ وار اک مومنِ امت کہان
وہ تو مسکین اک دریں دلق ہے — آدمی اک کمترینِ خلق ہے
تب یہ فرمایا نکہہ اوسکو بُرا — وای تجھپر تو ہلاک اب ہوگیا
اوسکو پھر وہ بھی سُنائی تھی حدیث — اہل کوفہ کو اویس ۱۲ — اویس ۱۲ کے حق مین جو کہ آئی تھی حدیث
اور کہا جسدن وطن مین جائی تو — ہان سلام اوسکو مرا پہنچائے تو
جنکے وصلت کی عمر مشتاق ہوئین — پھر نکیون وہ شہرۂ آفاق ہوئین
سُنکے یہ پیغام ایسے گم ہوئے — اویس ۱۲ — ایک مدت تک بیابان مین رہے

بیانِ روایت ابو یعلی ابن مندہ و ابن عساکر و ابن عباس رض

کہتے ہین فرزندِ عباس اس طرح — مین بیان کرتا ہون تمسی جس طرح
دس برس تک گم رہا حالِ اویس — کچھہ ہوا ظاہر نہ احوالِ اویس
بعد ازان جب موسمِ حج آگیا — پھر تو یون فاروق اعظم نی کہا
قافلے مین جو کہ ہین اہلِ یمن — وہ کھڑی ہو جائین از بہرِ سخن
جو مرادی[۱] تھے وہ قائم ہوگئے — غیر جو تھے سبکے سب بیٹھے رہے
تب یہ فرمایا کہ ہان اس نام کا — کوئی تم مین ہے کسی نے یون کہا
یا امیر المومنین مین ہون چچا — اور اویس اک ہان بھتیجا ہے مرا
پر مین حیران ہون کہ وہ خوار و ضعیف — اوسکو پوچھے ایسا تم جیسا شریف
تب یہ فرمایا کہ ہان یہ تو بتا — آج کیا وہ بھی حرم مین آگیا
یہ جواب اسکا دیا اوس نے کہ ہان — ہی[۲] املاکِ عرفہ مین وہ نیم جان

[۱] مراد قبیلہ کا نام ہے اویس اسی قبیلہ سے تھے
[۲] املاک عرفہ مین وہ نیم جان

جس جگہہ ہین یعنے پیلو کی درخت ۔۔۔ ڈال کر پشتِ شتر سے بارِ رخت
حاجیون کے وہان چراتا ہی شتر ۔۔۔ تا چرانے والا سمجھے ہر بشر
اور سمجھے یون کہ یہ بہی کوئی ہے ۔۔۔ مظہرِ شانِ الٰہی کوئی ہے
یہ خبر سنتے ہی فاروقِ علی ۔۔۔ وہان گئے ہو کر سوار اور وہ ولی
تہا عجب لذت سے مصروفِ نماز ۔۔۔ اور نظر تہی جائے سجدہ بانیاز
دیکہکر دونون نے فرمایا کہ ہان ۔۔۔ ہو گیا ظاہر جو مطلب تہا نہان
ہان وہی اہلِ کرم یہ ہو تو ہو ۔۔۔ ڈہونڈتے تہے جسکو ہم یہ ہو تو ہو
اون کی آہٹ سے سبک کردی نماز ۔۔۔ کیونکہ تہے اہلِ ادب وہ بانیاز
اونکو جب دونون نے فرمایا سلام ۔۔۔ تب جواب اون کو دیا باحترام
نام جب پوچہا تو عبداللہ کہا ۔۔۔ تب علی بولے کہ اے مردِ خدا
جو زمین و آسمان مین ہی کوئی ۔۔۔ ہے وہ عبداللہ بہر بندگی
تجکو ہان خلاقِ عالم کی قسم ۔۔۔ خالقِ بیتِ محرّم کی قسم
ہان بتا دی ہمکو تو وہ اپنا نام ۔۔۔ رکہا ہے جو تیری ماں نی تیرا نام
تب کہا اوسنے کہ ای خیر العباد ۔۔۔ نام میرا ہی ادلیسِ بن مراد
پہر کہا پہلو بہی اپنا ہان دِکہا ۔۔۔ یعنے جو پوشیدہ ہے عریان دِکہا
دیکہکر دمبا سفید اوس مرد کا ۔۔۔ قصد اوسکے چوم لینے کا کیا
پہر یہ فرمایا کہ ای ذی احترام ۔۔۔ مصطفےٰ نے تجکو بہیجا ہے سلام
اور جو تجسے ہے دعا کا بہی سوال ۔۔۔ یہ بہی ہے حسبِ نبی کر امتثال
تب کہا اوسنے کہ میری دم کی سات ۔۔۔ ہی دعائے مومنین و مومنات

پھر یہ فرمایا کہ خاص اپنے لیے
چاہتے ہین ہم دعا اب آپ سے

کی دعا اونکی لیی بہی تب وہان
اور برائے اہلِ ایمانِ جہان

پھر جو فرمانے لگے اون کو عمر
دو نہین اپنی رزق سے کچھہ تجکو زر

بولی دو کپڑے پرانے میرے پاس
ہین پر اونکے پہننے تک بہی کسکو آس

اور مری پاپوش ہے گانٹھی ہوئی
چار درہم پاس میرے ہین ابھی

ہوچگین گی یہ تو ہان لیلون گا مین
بے ضرورت اب کہان رکھون گا مین

آرزو ہفتی کی ہوتی ہے تو بس
دل مین آتی ہے مہینے کی ہوس

جب مہینے کی تمنا ہوتی ہے
سال بھر کی دل مین پیدا ہوتی ہے

پھر تمنا کی نہایت کچھہ نہین
حرص کی دنیا مین غایت کچھہ نہین

پھر وہ دیکر قوم کو اونکی شتر
جب گئی باہر تو پھر کب آئے گھر

پھر کسی نے اونکو کب دیکھا کہین
یہ ہے ایدل عشقِ رب العالمین

اونپہ احسانِ الٰہی دمبدم
اونپہ رضوانِ الٰہی دمبدم

ترکِ دنیا ایدل ایسا چاہیے
عشقِ مولیٰ ایدل ایسا چاہیے

یا الٰہی ابنِ عامر کے طفیل
جانبِ دنیا نہو اس دل کو میل

تیری غم مین خاکساری ہو نصیب
آہ و زاری بیقراری ہو نصیب

شہرتِ آفاق سے مستور ہون
مجمعِ عشاق مین محشور ہون

ربنا صل علی روح النبی
رب سلمہ السلام المنتہی

خاتمہ مثنوی در وصیت فقیر باہل و عیال و صغیر و کبیر

اشرع باسم اللہ العظیم — وَالشَّہَادَۃِ اَنَّہٗ فَرْدٌ قَدِیْم

ہے متاب روح وہ عالیجناب — ہے وہ بابِ رحمت اور اپنا مآب

ہین نتھا اس خلق مین مذکور شی — ہے مرا خلاق وہ قیوم وحی

اوسنے رزقِ ذی رغد مجکو دیا (فراغی ۱۲) — اور محب اپنا خلیل (دل ۱۲) مجکو دیا

اور عطا کی عمر بھی مجکو دراز — کاش ہون طولِ امل سی بے نیاز

مجھپہ ظاہر امر و نہی اپنا کیا — طاعت و عصیان کا فاعل مین رہا

دل اگر ہے طالبِ تحقیقِ حق — باعثِ طاعت ہوئی توفیقِ حق

موجبِ عصیان تہی شامت نفس کی — یارب افزون ہو ندامت نفس کی

معصیت جو مجسے یہان اکثر ہوئے — اعتمادِ لطف و رحمت پر ہوئے

جب گناہون کا مرا شیوہ رہا — عفوِ مولےٰ پر مرا تکیہ رہا

مجکو اوسکی مغفرت پر جرأت نتہی (مولی ۱۲ عتاب ۱۲) — اپنی حال و وقت پر جرأت نتہی

جرأت لعنت پہ ہون جس سی گناہ — کاش ویسی تو نہون میری گناہ

ثُمَّ اَشْہَدُ بِالرِّسَالَۃِ لِلرَّسُوْل — اَلَّذِیْ ضَاقَتْ لِوُسْعَۃِ الْعُقُوْل

ہوکے تبلیغِ رسالت آپ سے — اور ادائے ہر امانت آپ سے

ساری عالم کو ہدایت ہوگئی — خیرِ ہر امت یہ امت ہوگئی

اخذِ سنت پر جو ہے امرِ رسول — کاش عضّ (۱) بالنواجذ ہو حصول

یہان تمسک جسکو سنت پر رہا — ضامنِ جنت ہین اوس کے مصطفےٰ

اب یہ قرآن ہے خلیفہ آپ کا — حبلِ (۲) رحمان ہے خلیفہ آپ کا

تا رہے ہر جن و انسان کا امام — اور دکھائے مسکنِ دار السلام

(۱) عضّ بالنواجذ ۱۲ منہ

(۲) حبل اللہ ۱۲ منہ

آپنے دکھلا کے ہر خیر و طریق — لی وہ راہِ قربتِ اعلےٰ رفیق
ربنا صلِّ علےٰ اختم الرسل — قدارانا من ہدایات السُّبل
سُن چکے کچھ حمد و مدحت کا بیان — اب سُنو میری وصیت کا بیان
میری طاعات و نسک صوم و صلات — زندگی میری ہے جو کچھہ اور ممات
ہین یہ سب للہ رب العالمین — وہ جو کوئی بہی شریک اوسکا نہین
جسپہ ہے ساری سلف کے صالحین — صدر اوّل کی مہاجر بالیقین
یا کہ جو انصار تہی پہر تابعین — اوس عقیدی پر ہونمین ای اہلِ دین
یہان نہین مجکو ہوا کا اتباع — اور نہ اپنی رای سی کچھہ اختراع
ہے رجائے رحمتِ ربِ مجید — اور خوفِ حق سی بیتابی شدید
مجھسے نزدیک آگئے اب ہولِ موت — یا الٰہی نیک ہو ہر قولِ موت ۱۲
میرا ایمان ہے عذابِ قبر پر — اہلِ ایمان کی ثوابِ قبر پر
قولِ ثابت کی طلاقت مجکو ہو — قبر مین تلقینِ حجت مجکو ہو
مجکو ہے قبر و نسے اوٹہنے پہ یقین — اور یقینی ہے طلوعِ یوم دین
جبکہ آجائے وہ میرا وقتِ موت — جسم سی میری ہو میری روح فوت
ای عزیزو نوحہ گر کوئے نہو — مجھپر ایسا فتنہ گر کوئے نہو
اور نہو مجھپر صدائے ہائے ہائے — قہرِ ربی ہے بلائے ہائے ہائے
امرِ سنت ہوئے بدعت کچھہ نہو — اور مرے میت کی زینت کچھہ نہو
دھو یا کپڑا کہنہ کافی ہے کفن — وہ نہو جو اب رواجی ہے کفن
اور نہ وئین جمع ہو کر مرد و زن — مان جائے اسکو بس ہر مرد و زن

اور نوچے کوئی اپنے سر کے بال | اور پھاڑیں جیب و دامان اہل حال
دفن کر کر بس نہو ئین جمع پھر | جسطرح اب اہل بدعت منتظر
رہتے ہین سب حاضری کھانیکو ہان | رسم شادی کی سی ہوتی ہی عیان
موقع دعوت ہی شادی اور سرور | پھر غنی ہین کیون سمجھتے ہین ضرور
فاتحہ رسمیہ بھے ہرگز نہو | کیونکہ یہ بدعت ہے اسکو جانے دو
بس کفایت ہی دعائے مغفرت | جو ہے بے رسم و قیود تغیریت (رسمی ذیحوی ۱۲)
وہ نہو جو طور رسمانے نہو | میرے غم مین دخل شیطانی نہو
جو عمل مین لائین گے کچھ بدخصال | وہ نہین میت کی جانب سے حلال
جو سمجھے زندگی کو مستعار | بد عمل کرتا ہے یہ وہ بدشعار
عاریت اور اوسپر ایسی دست برد (زندگی ۱۲) | یہ تو جھکے ہی رہے اوسکے سپرد
دار دنیا ہے یہان دار جہاں ساز (پل گذر جانے کا ۱۲) | اور ہماری موت ہی جسر جو از
گو ابھی باقی ہون ایام حیات | مستعد ہر دم رہین بہر ممات
تین کپڑونکا کفن مجکو ملے | حسب سنت ہر وہ مجکو جو ملے
جبکہ رکھے جائے نعش مستہام | سمتی الذہب وہان ہو نے امام
مقتدی بھی اہل سنت ہون سبھی | بدعتی مشرک نہو شامل کوئی
ایسی ہو میرے جنازیکی نماز | کاش ہون مغفور پیش بے نیاز
میری میت پر نا ئین عورتین | اور نہ رو رو کر رولائین عورتین
جمع ہونا عورتون کا ہے غضب | نوحہ گر ہوتے ہین اکثر بے ادب
ان کے باعث بدعتین ہو جاتین ہین | جب فراہم عورتین ہو جاتین ہین

اب غنی شادی کی مہمانی مین عام — عورتون کا جمع ہونا ہے حرام
کیونکہ ان سی ہوتے ہین افعال بد — رکھے محفوظ ان سے اللہ الصمد
ہو مدینے مین نصیب ایکا موت — تاکہ ہو بدعت سے بے پرخاش موت
دفن کردی وہان مسافر کو کوئی — اور نہ روئے وہان مسافر کو کوئی
جب رہین سب اہل بدعت مجھسے دور — آئی کیون تجہیز سنت مین فتور
دفن کرنا حسب سنت مجکو تم — خاک مین ہوجاؤن مین جسوقت گم
بھول جانا میری غم کو سربسر — ذکر حق مین غرق رہنا عمر بھر
ہان دعائی مغفرت میرے لیے — ہو تو وہ بھی ذکر ہے جو ہوسکے
رہنا صلّ علےٰ روح الرسول — والصحابۃ کلہم لاب البتول

شروع تواریخ بعض کتب دینیہ ومساجد مولفۂ فقیر

قطعۂ تاریخ تفسیر جمالی ترکی کہ از بہر طبعش سفر مصر پیش آمد

صد شکر کہ در مطبع عالی شمالی — از طبع برون آمدہ تفسیر جمالی
وقتست کہ اتراک پی زینت دارین — دارند باعناق چنین عقد لآلی
گر مورد تعلیم وتعلم شود اینک — مرجوست بکونین دران تبۂ عالی
بر مرد وزن وپیر وجوان وہمہ اطفال — فرضست نباشند ازین مشغلہ خالی
مقبول ازو باد کہ مصروف درین کرد — از طاعت جسمانی واز طاعت مالی
این پیکر تسہیل معانی چو برآمد — شد صورت تاریخ برآیت خیالی
در گوش دلم گفت فقیر این لب ہاتف — تفسیر جمالی شدہ الہام جلالی

قطعہ تاریخ مسجد سہارنپور بفرمایش مولوی عبد الرب

چو کرد عزم مساکین در سہارن پور — بعزم شاہ جہان ہمسری بعون الرب
بجامعی کہ خودش جامع حمیدہ صفات — بمسجدی کہ جہانی ز دیدنش بعجب
نظیر جامع شاہ جہان چہ مدح کنم — سزد نمونہ بیت الحرم برائے لقب
ندارد رسیدن سال عمارتش کہ فقیر — باین نمونہ کن از کعبہ خلیل الرب

قطعہ تاریخ ترمیم مسجد قصبہ کاندہلہ بہمت حافظ الٰہی بخش

عبادت خانۂ دیرینہ نو شد — بعون کبریا خلاق عالم
فقیر این سال تجدید عمارت — مجدد شد الٰہی بخش گفتم

تاریخ مسجد شیخ الٰہی بخش کہڑی سازہ بیرون شہر دہلی

مولوی نے الٰہی بخش کو آج — مسجد سے کیا جو مظہر فیض
تاریخ فقیر نے یہ لکھے — با سد یہ عام ہے در فیض

تاریخ مسجدیکہ در قصبہ بگہرہ بسعے میر محمد حسین بنا شد

سنہ الحمد سعے شد مشکور — از محمد حسین ذی احسان
سال تعمیر او فقیر بگفت — بہ بن گاہ عظیم این بنیان

تاریخ فراغی مسجد وعظ مولوی عبد الرب در دہلی

ہمت اہل دین و ایمان را — کرد چون رب مستعان مدد
شد بنا مسجدی وسیع و فقیر — گفت عاشش فراخ شد مسجد

تاریخ مسجدیکہ اہل ایمان در قریہ کفار ہنود بنا کردند

چون بکفرستان شد این مدتکدہ — خاطر توحید بان محظوظ باد

گفت تاریخش دعائیہ فقیر | سجدہ گاہ عابدین محفوظ باد
۸۲ ۱۲

تاریخ عیدگاہ شہر کرانہ بفرمایش حافظ محمد شاہ

بفضل و رحمتِ رحمان اندرین بلدہ | چو صبح عید مصلای نو دمید نظیم
قبول باد درین سعی چو دہری امداد | بہذل ہمتش امدادِ حق رسید عظیم
نثار راحتِ دارین بر محمد شاہ | بسعی راہِ خدا محنتی کشید عظیم
فقیر سالِ بنا خواست از زبان سروش | ندا برآمدہ کین مسجد و عید عظیم
۱۳

تاریخ باب مصلای مذکور

از باب نظر چو بر مصلا افتاد | ارباب نظر عمارتی ذی شان گفت
تاریخ بنا زبانِ ہاتف بفقیر | دان مدخلِ عیدگاہ عالی شان گفت
۱۳

تاریخ ولادت خواہرزادہ فقیر

چون تولد گشتہ خواہرزادۂ | ہر کہ دید ش ماہ سیما این گفت
ہاتفم وقتِ ولادت سال او | نونہال باغِ دنیا این گفت
۱۲ ۶۳

تاریخ چاہ میر نجم الدین رئیس قصبہ رتھیڑی

نضرہ اللہ میر نجم الدین | فیض ہر زندہ دار رسید از و
گفت عواصِ خانہ بفقیر | چشمۂ فیض کل حی بگو
۱۲ ۶

تاریخ سرای احمد پائی پنجابی در دہلی

بودہ تعمیرِ ایں چو باسلوبی ہا | مشتہر احمد پائی ست بعالم امروز
سال ہجری پئی تعمیر چہ خوش گفت فقیر | ای مسافر کرمی کن بسرایم امروز
۱۲ ۹۹

تاریخ مسجد مدرسہ حسین بخش واقعہ شہر دہلی

طالبِ علم و طاعتِ حق را | چون شد این موردِ نماز و وعظ
گشتہ الہام سال و لفقیر | زیبِ دین مسجد نماز و وعظ
۱۲۷۰

تاریخ نظمِ تیغ فقیر بر گردن شریر در ردِ کفار ہنود

جو ردِ کفر کی اس نظم سے فراغ ہوا | قبول ہو گئی صد شکرِ حق دعا میری
سنائی رعدِ صریر قلم نے یہ تاریخ | بھی ہے زہر میں تلوار واہ کیا میری
۱۲۷۸

تاریخ توبۂ شخصی از غلو و طغیان لا مذہبی خویش

منتقل ہونے سے تمہارے آج | اہلِ طغیان کا انتقال ہوا
شکر ہے معتدل جو ہو گئے تم | آج مذہب کا اعتدال ہوا
۱۲۹۰

تاریخ اظہارِ اسلام شخصے از ہنود کہ مخفی مسلمان بود

صد شکرِ حق بزمرۂ اسلام آمدہ | در پردہ بود از انکہ ہمہ کار دینِ حق
تاریخ ظاہریش بگوشِ دلم فقیر | از کتمِ غیب آمدہ اظہارِ دینِ حق
۱۲۷۹

تاریخ طبع تفسیر فتح العزیز مولفہ شاہ عبد العزیز دہلوی رح

آج یہ فتح العزیز ایسی ہی مرغوبِ جہان | جسکا ہر بیان و ہر مطلب ہے ہر دل کو عزیز
عامِ ہجری اوسکا وقتِ طبع یوں ملہم ہوا | لکھ یہ تفسیر عزیز سب ہے ہر دل کو عزیز
۱۲۹۵

تاریخ مسجد صوری و معنوی

کرتی ہیں مسجد و پل و مہمان سرا بنا | یہاں محو کارِ خیر میں جنکے خیال ہیں
تاریخ کی عدد کو کوئی پوچھی تو اے فقیر | تیرہ سو تین میں بنے اعدادِ سال ہیں
۱۳۰۳

قصائد در مدایح بزرگان دین مدح مرشدنا و مولانا مولوی مظفر حسین کاندہلوی مولداً و مدنیً مدفناً نور اللہ ضریحہ

لہان

کہان ہین یہ شیخ زمان نائب رسول اللہ
مذکر دل و جان نائب رسول اللہ

یہ کہتی تہی الوالابصار دیکھکر اونکو
کہ ایسی ہوتی ہین آن نائب رسول اللہ

کہان تھے چشمہ حیوان سے بہی جہان کو وہ فیض
جو تھی وہ فیض رسان نائب رسول اللہ

یہ آنکھین رہ گئین حیران من قذین کی شکل
کہان ہین قطب جہان نائب رسول اللہ

جو خواب مین بہی کہا مین تو کو ربینا ہو
وہ شکل نور فشان نائب رسول اللہ

وہ تہی مظفر و منصور ملک خیر دو کون
سعید کون و مکان نائب رسول اللہ

سنین عمر تہی معمور سنت ایسی رہی
وہ جسم شرع کی جان نائب رسول اللہ

عجب محب مساکین تہی وہ عامل خیر
حبیب خستہ دلان نائب رسول اللہ

ہماری آنکھونمین پھرتے ہین وہ جو تھے ہر دم
رہ خدا مین روان نائب رسول اللہ

کہان جہان مین مہمان نواز ایسی کہین
کہین ہین ایسی کہان نائب رسول اللہ

وہ بادشاہ عرب کی طرف سی مخبر خیر
مقیم ہند تہی یہان نائب رسول اللہ

جہان مین نعت مرن کو زمن کر گئے وہ
سنا کی روح بیان نائب رسول اللہ

الہی ہو مین مظفر حسین محشر مین
مقیم قصر جنان نائب رسول اللہ

نصیب مجکو بہی ہو کاش دی گئی جسطور
در رسول پہ جان نائب رسول اللہ

بقیع پاک مدینہ مین وہ مین مین ہون یہان
کہان فقیر کہان نائب رسول اللہ

ذکر مدایح آیۃ من آیات اللہ حضرۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

سراج سر حق تنویر مشکات ولی اللہ
بصیرت چون نباشد قسمت ذات ولی اللہ

ز جلای بدیہیات مین فضل و کمال او
ز تکلیفات پر خیر و سعادات ولی اللہ

تقی و زاہد و آزادہ و ذاکر از صفاتِ اوست — ولی اللہ دار و جملہ آیاتِ ولی اللہ

بنا بر حبِّ دنیا کی اسے زحمت نہیں دیتا — نگاہِ دل بیاری چون بحیاتِ ولی اللہ

بظاہر وقتِ تدفین بیاطن خود مقصود ہے — تعالی اللہ چہ معموریست او وقاتِ ولی اللہ

دمش در آمد و رفتِ خود ش چون سینۂ کعبہ — مہیا بود بہر حفظِ ساعاتِ ولی اللہ

قبولِ کار و بارش مخبرست از اجتباے خاص — ببین ایدل مقاماتِ فیضاتِ ولی اللہ

بیکدم مندرش شد ہر بنا کفرِ عناد از دین — چو شد سلطانِ دیں پردا ستارِ ولی اللہ

چو تفسیرِ کریمش در لغاتِ ہر زبان پیوست — دلا بعدِ وفاتش بین کراماتِ ولی اللہ

غلامت رحمتِ روحِ جہانی شد دہی یارب — بجنت ہائے روحانی مقاماتِ ولی اللہ

فقیر ہم من زخدام غلامست یا غنی فرما روا
بیا تم کاکشِ در جنّت ملاقاتِ ولی اللہ

در مدح شہید فی سبیل اللہ اسمٰعیل مولوی محمد اسمٰعیل رحمہ اللہ تعالیٰ

للہ الحمد عطا کی ہمین انسانیت — لم یکن کو یہ دیی کن سی وجود و قدرت

شکر اعطاے فزوں ہو تو کیونکر جس سی — کذب سے صدق ہی ممتاز غضب سے رحمت

بال بال اپنا ہو منہ اور ہر اک منہ مین ہزار — ہون ز بانین تو ادا کچھ ہو شکرِ نعمت

ربنا صلِّ علی سیدنا کلّ الآن — باعثِ مغفرتِ کل ہوی جنکی بعثت

اور اصحاب نبی پر جو فدا کر می مین — جان و مال و زن و فرزند کی تہی ذی ہمت

ہی یہی عرضِ فقیر اب پس تحمید و صلوٰۃ — ادنکی خدمتین جو دیندار ہین اہلِ خبرت

ایکدن مینی کہا دل سی کہ تائب ہو کر — شکر ہی اب ترے شعر و سخن کی عادت

تو کہا مجسے مرے دل نی کہ سنتا ہی فقیر — کسب شرعیت مین ہے ہر شعر سی لازم نفرت

فی

تو بھی تہا ذوق کا شاگرد یہ مین جانتا ہون — تہا بہت ذوقِ سخن اور سخن کی لذت
عاشقانہ تری اشعار ہوا کرتے تہے — اور تخلص ترا جانبازؔ رہا اک مدت
یہنے مانا کہ تجھے توبہ کی توفیق ہوئے — اور یہ راس آئی بہت کچھہ علما کی قربت
تجکو ہر شعرِ قبیحہ سے مبارک توبہ — پر جو ہو شعرِ حسن اوس سے نہو بی رغبت
سُن حدیثِ نبوی مجبی کہ ہی شعر کلام — ہی قبیح اوسکا قبیح اور حسن ہی حکمت
آج تو گلشنِ اوصاف مین اہلِ حق کی — دستِ گل چین قلم اپنی کو بنا بی منت
حامیٔ دینِ محمد تہی جو نائب اونکے — ہادیٔ راہ ہدی زنن نمائی سُنّت
آج کہتی ہین بہت اونکو مضل اور گمراہ — کیا ہی گمراہ ہین وہ اہلِ ہوا و بدعت
اور جو سنت مین کیا کرتی ہین بدعت مخلوط — بلکہ ہی بدعتی آفاق مین اونکی شہرت
نائبِ ختمِ رسل اونکو بہت جانتے ہین — آدمی کاہیکی ہین ایسی بہایم سیرت
پہر تو مینی بہی کہا اونسی کہ ایدل اچہا — مدحِ ابرار مین اب دیکھہ تو میری جودت
پہر تو سلطانِ طبیعت کا ہوا ذہن کہ آج — آئین خدامِ مضامین درونِ خلوت
مسندِ فکر پہی بارگہِ دل مین تو وہان — ہوا سلطانِ طبیعت کا جلوسِ جلوت
وہین جا حاضر ہوئی اتباعِ مضامین مبین — کون ممتاز رہی آج بحسنِ خدمت
تب ہوا حکم کہ اخبارِ عجیبہ سی کوئی — صادق القول سُنائی کہ ہمین ہو فرحت
ایک خادم نی ادب سے کہا بہتر ہی ابہی — عرض کرتا ہی جو فدوی اوسے سُنیی حضرت
ایکدن مشکِ ختن سی جو ہوا مین باہم — ہمکلامی رہی اوس سے بزبانِ حالت
اور کہا مینے کہ مشکِ ختن سچ کہنا — بوئی جان بخش کہانسے ہوئی تجکو قسمت
اور ترا رنگ سیاہ ایسا ہوا کس غم سی — تو کہا اوسنے یہ افسانہ سراپا حکمت

مجھ مین خوبی خطِ معشوق کی نسبت سے نہین — نہ مجھے حسنِ حسینان کی سبب یہ عزت
نہ مجھی زلف کی تشبیہ سی حاصل ہے یہ بو — نہ مجھے کاکلِ خوبان سی ملی یہ نکہت
نہ مرا وصلتِ پوشاک سمن بو سی یہ حال — نہ کسی خال کی نسبت سے یہ میری صورت
نہ مین ایسا ہوا مستعمل گیسو ہو کر — نہ مجھے قدر سے عطار کی حاصل یہ صفت
اس سی رتبہ ہے یہ میرا کہ رسولِ حق نے — کی عطا مجکو شہیدون کی لہو سی نسبت
یہ عطا مجکو کسی شاعر و کاہن سی نہین — بلکہ درگاہِ محمدی سے ملے یہ دولت
اور کچھ حال سیاہی کا مری مجھسے پنوچھ — دمبدم دل مین بھڑکتی ہی یہ نارِ حسرت
مین بھی کیون متصلِ جسمِ شہیدان نہوا — اس حلن سی سیہ ہوگئی میری صورت
مینے پوچھا کہ بھلا وہ شہدا ہین کیا شے — کیسی ہوتی ہین کہان رہتے ہین کیا اونکی صفت
تو کہا مشک نے وہ ہین جو دیدیتے ہین — راہِ مولیٰ مین یہ جان اور متاعِ و عزت
ایسی ہوتے ہین کہ تھی حضرتِ حمزہ جیسے — جنکو فرماتے ہین شاہِ شہدا خود حضرت
اور جس جس نے اطاعت مین رسولِ حق کے — مول لی جان کی اور مال کی بدلے جنت
جیسے اصحاب مغازی مین بقتلِ کفار — آبِ شمشیرِ اجل پی گئی مثلِ شربت
جیسے فاروق ہین اور حضرتِ عثمان و علے — مثلِ خورشید شہادت مین ہے جنکے شہرت
ایک دفتر مین بھی آخر نہون اوصاف اونکے — گرچہ لکھتی رہین ہم اونکی صفت بعد صفت
اور بعد اونکی ہین جیسی کہ حسن کشتۂ سم — احسن اللہ لہ الرزق بدار الجنت
اور حسین بن علی نور دو چشمِ زہرا — کربلا مین ہوئی مقبول ترک بیعت
جان دی بات سی ہرگز نہ دیا بات مین بات — فاسق و فاجر و بیدین کے بل بے ہمت
قدر دان تھے وہی اس بیع و شرا کے یعنے — سمجھے جان کو جو حیاتِ ابدی کی قیمت

اور بھی جیسے کہ ہر دور مین ہوتے آئے — سب نے اپنے رتبے لیے مولے سے بحسب قسمت

اور جیسے کہ ابھی تہے یہ کوئی دن کی ہے بات — ابھی گذری نہین اوپر تو بہت سی مدت

نام پوچھو تو وہ ہمنام ذبیح اللہ تھے — بو عمر تھی وہ اگر پوچھتے ہو تم کنیت

اب بھی ہین زندہ یہان دیکھنے والے اونکے — ہین مصدق مری اخبار کی اہل روایت

عالم ایسے تھے کہ مقدار علوم اونکی یہان — تنگ ٹھیرا چکے ظرف علما کی وسعت

صرف مین نحو مین وہ رتبہ ہے عالی اونکا — ابن حاجب کے تھی عہد مین اونکی حاجت

اہل معقول بنے اونکے بیان سے معقول — اہل ہیئت پہ ہے اونکی ہمیشہ ہیبت

ہر اشارہ تھا اشارات شفا تھا ہر لفظ — پور سینا کو کلام اونکا سکھائی حکمت

جو ادب مین انہین سکاکی دوران کہیئے — شک نہین اسمین کہ ہے بے ادبی کی نسبت

علم تفسیر وہ تھا اونکو کہ گویا ہر دم — ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تھی آپ کو روحی قربت

کیا بیان معنی قرآن کیی سبحان اللہ — گویا ان آنکھون کو دکھلا دیی نار و جنت

اسقدر علم احادیث رسول حق تھا — نائب ختم رسل آپکے نسب ہے صفت

تھی وہ بے واسطہ تلمیذ بخاری گویا — ایسے شاگرد سے مسلم کو بھی ہوتی فرحت

خادم حضرت نعمان وہ ہوئے تو ضرور — اجتہاد اونکو سکھا دیتی بس اونکی خدمت

جو یہ کہتی ہین کہ تہے غیر مقلد وہ بھی — کیا ہی کذاب ہین بطال ہین وہ بطینت

اور ایسا ہی تو کہدیتی ہین جاہل کتنی — بو حنیفہ کی نہ تھی عہد مین اونکی حاجت

اونسے یون کہدو کہ تلمیذ ہزارون اونکے — انکی استاد ونکی استاد یکی تھی ذی نسبت

کیونکہ ذی خیر زمان ہین وہ امام اعظم — بعض اصحاب کی داخل ہوی جنکو روایت

اونکی شاگرد ونکا شاگرد جو ہوتا کوئی آج — انکو تھا اوسکا تلمذ بھی تو تاج عزت

یعنے امام اعظم کی ۱۲

یعنے اسمٰعیل شہید کو ۱۲

اونکا رتبہ جو ہی وہ ذلک فضل اللہ ہے — کیون عداوت سے بُرا کہتے ہین آیدِ خصلت
جنکی تقلید ہے فخرِ علمائے آفاق — انکو کیونکر نہ مباہات ہو اونکی طاعت
طوعِ نعمان نہو کیون طوعِ حق و طوعِ رسول — جنکے ہر اخذ کا ماخذ ہی کتاب و سنت
حاجی ایسے تہی کہ اک خلق طفیلی اون کی — حاجی کہہ ہوئے نہ اثرِ بیتِ حضرت
یعنی تر غیب سے اونکی یہ صعوباتِ سفر — ایسی آسان ہوئین ادنی ہوئے عالی ہمت
واعظ ایسی تہی کہ کیا اونکی بیان کا ہو بیان — قلبِ آفاق مین ہے جس سے رجا و خشیت
ذکر توحید سی کیا کچھہ نکیا شرک تباہ — ذکر سنت سے کیے دور حدث و بدعت
ذکر دوزخ کا سنا کر وہ فنا کرتے تہے — برقِ تخویف سی ہر خرمنِ خوابِ غفلت
اور جنت کا بیان اونکی زبان سے سنکر — کافرونکو ہوئی ایمان کی حاصل رغبت
جب کہین ہولِ قیامت کا بیان ہوتا تھا — مجلسِ وعظ کی ہوتی تہی وہان یہ صورت
ایک کو دوسریکی کچھہ نہ خبر رہتی تہی — غالب آتی تہی ہر اک کے لیے کچھہ ایسی دہشت
سکے نزدیک وہ خورشیدِ ہدایت جب تھا — شرمِ عصیان سے رہی سبکو عرق کی شدت
توبہ توبہ ہی کا غل بزم مین ہو جاتا تھا — ذکرِ قہار سی ہوتی تہی وہان یہ ہیبت
سر کو سجدے مین گرا دیتی ہے بن پڑتی تہے — بے نمازونکی بدلتی تہی وہان یہ حالت
پہر تہجد بہی نہوتا تہا کبہی اونسے قضا — کسقدر فرض نمازون کی ہو گی عظمت
اکل و شرب اپنا سمجہتے تہی وہ زقوم و حمیم — روزہ خورونکی بدلتی تہی وہان وہ صورت
پہر تو عیدین سی تشریق سے مجبور رہتے وہ — صوم دہر اونکو پہر آسان تہا برب العزت
جو ندیتی تہی کبہی صورتِ قارون زکوۃ — صرفِ کل مال مین کرتی تہی وہ صرفِ ہمت
مسجدون تک بہی جو عیاش نجا تے تہے کبہی — سفرِ حج کی پیادہ ہوی اونکو رغبت

ہوگئی سیکڑون بدکار زناسے تائب
اور میخوار بہی توبہ سی ہوئی نیک صفت

زانیات اون سے قیامت کا بیان کچھہ سنکر
ہوئین سنکو حد ابرار و مطیع ملت

ہی یہ مشہور کہ دہلی مین وہ اک رات کہین
اپنی ہمراہیونکو ساتہہ سی کرکے رخصت

خفیہ اک فاحشہ کی در پہ گئے مرد خدا
کر سنائین اوسے کچھہ حال جحیم و جنت

دور دور اونسے جو تہی اونکی رفیق آخر کار
جا رہی پاس ہی ایک یک شدید صورت

اوسکو احوال قیامت جو سنایا تو وہین
وہ بہی تائب ہوئے اور سب جو تہین ہمصحبت

اور نکاح اونکی اوسی رات مین ابرار کے ساتھہ
ہوگئی ایسی معاون تھے خدا کی قدرت

یہ سنا ئین ہوئین اکدم مین وہ سب پر دہ نشین
اللہ اللہ کہان فحش کہان یہ نعمت

مدتون جامع دہلی مین شہور رہی بات
حوض تک شام کو بازار لگا بی دشت

خیر کی جائی مین ہنگامۂ شر تھا ایسا
کسقدر شہر مین بھی اہل ہوا کی کثرت

بطفیل اونکے وہانسے یہ بلا دور ہوئے
موقع خیر مین افزون ہوئے بس خیریت

مسجدین ہوگئین آباد ہزارون اون سے
مرد و زن لاکہون نمازی ہوے محو طاعت

گریۂ طفل کو سنتے ہی نتہی مادر طفل
عصر مین اونکی نمازون مین تھے محویت

مستحاضہ کو رہا غسل کا ہر وقت خیال
حائضہ منتظر طہر تہی مشتاق صفت

اور مزا ایسا تہجد کا ہوا اکثر کو
بستر خار بنا بستر خواب راحت

نوعروس اونکے زمانے مین تہجد کی لیے
بستر ناز سے رہتی تہی جدا با عصمت

خواب شیرین سحر کا وہ مزا بھول گئی
طاعت حق مین جو حاصل ہوے دلکو لذت

کسقدر ملت احمد کو فروغ اونسے ہوا
ظلمت دہر مین روشن ہوا نور سنت

دیکہو دشوار تہا کیا کچھہ زن بیوہ کا نکاح
یہ بہی آسان ہوا اونپر ہو خدا کی رحمت

ورنہ اس ہندِ پُرآفات مین اہلِ اسلام — عار اس کام سے رکھتے تھے برہمن کی صفت
کرتی تھی بیوہ زنا بھی تو ذرا عیب نتھا — دوستی رکھتی تھی مردون سے تو کب تھی غیرت
جب بھی کچھہ شرم نآتی تھی ان اشرافون کو — کالا منہ کرتی تھی عورت سے جو کوئی عورت
حاملہ بھی جو زنا سے کوئی ہو جاتی تھی — تب بھی اشراف نہوتی تھی ذرا بے عزت
اک ذرا ڈالکے دائی کے قدم پر پگڑی — قوم اشرف سے اوٹھا ڈالتی تھی سب تہمت
قصہ ان بیوہ کا تو ہوتا تھا اشراف مین جب — قتل کرتے تھے جب اطفالِ حرامی طینت
بھاگ بھی جاتے تھے بیوہ جو کسی یار کے ساتھہ — تب بھی شیخی مین یہ تھے ویسی ہی عالی ہمت
کہتے تھے اسپہ کسو نے یہ کیا ہے جادو — ورنہ یون بھاگتی یہ غمزدہ بھولی عورت
اور جیلا مانسو نکو تھا یہ سبھی کچھہ منظور — پر یہ منظور نتھا عقد ہو حسبِ سنت
شکر صد شکر الٰہی کہ بہت ہند مین آج — بتفضیل اونکے میسّر ہوئی یہ بھی حلت
ہوگئین یکدون انڈین بھی سہاگن ابتو — دل سے دیتین ہین دعا اونکو علیہ الرحمت
وعظ تھا ایک جگہہ آپکا دہلی مین کہین — وہان خفا ہوگئی اونپر کوئی بڑھیا عورت
اور زہ کہنی لگی یہ مولوی ایسا آیا — اسنے راندون نکو ای لوگو بہت کہو دی ست
دانہ بیوی کا جو کھاتے تھے وہ محروم ہوئے — کیونکہ جو راند تھے اب ہے وہ دوجسمی عورت
اوسکو نرمی سی یہ فرمایا خفا کیون ہوئین تم — مجکو اسمین نہین کچھہ اپنی طرف سے جرأت
بلکہ فرماتی ہین یون بیوی کی باد اصحاب — مین جو کہتا ہون یہ ہین سارے پیام حضرت
کسقدر جھوٹ گھمین آپکے سمجھانی سے — رسم بدشادیون کے اور غمی کے بدعت
اور مہاجر بھی وہ ایسی تھی کہ سبحان اللہ — مانہی اللہ سی تھی اونکو ہمیشہ ہجرت
ظاہرا مال سے اولاد سے گھر سے اونکو — اسقدر عشقِ الٰہی مین ہوئی تھی نفرت

سب دنیا چھوڑ کر ہاتھ سے چھوڑی نہ کبھی — دین کی جس متین واہ رے عالی ہمت
غازی ایسی تھی کہ ہنگام غزا مین اونکو — آب شمشیر شہادت تھا مثال شربت
اونکی شمشیر کا زہراب پلا دیتا تھا — فوج کفار کو اکدم مین یم سمیت
یہ سنا ہوگا سکھون کو بہت قتل کیا — سکھہ سی پہر رہ نسکے سکھہ ہوئے یغا رت
مال سی ملک سی اور جاہ سے کچھہ کام نتھا — تھی فقط مد نظر رونق دین و ملت
راہ مولی مین قربان ہوے واہ نصیب — ہی حیات ابدی اونکو مقام قربت
اب کہان بستی ہین تو یہ اگر پوچھتا ہے — یعنے یون کرگئی جو راہ خدا مین رحلت
اب وہان اونکی لیی عرش کی قندیلین ہین — قالب طایر سبز اونکو ملاذی فرحت
رزق وہ لحم بقر اونکے لیے حاضر ہے — جس بقر کی ہے چراگاہ ریاض جنت
اور وہ حیوان بہشت اونکے لیے ہین موجود — جو ہین پروردہ انہار جنان پر لذت
اونسے ہر روز کہے بار خدا پوچھتا ہے — جو تمنا ہو کہو تمکو ملے بے مہلت
عرض کرتے ہین ملی پھر وہ حیات دنیا — پھر تری راہ مین ہے قتل کی ہمکو حسرت
اور سب ملتا ہے پر وان نہین ملتی یہ حیات — کیونکہ جاری نہین اللہ کی ایسی عادت
پوچھتا ہے تو صفات اونکی تو ساری شہدا — زندہ ہین مردہ نہین وہ بمکان قربت
زندگی اونکی وہ کیسی ہی خدا جانتا ہے — ہم نہین جانتے اوس زیست کی کیا ہے صورت
خون اونکا ہی اسی خون سے ہمرنگ مدام — بوی مشک اوس سے مگر آتی ہی تا شک نکہت
روح اونکی ملک الموت نہین لیجاتی — بلکہ اسکا ہی کفیل آپ وہ دست قدرت
اللہ اللہ شہید ایسے مزے لوٹتے ہین — جان عاشق ید معشوق کہان یہ قسمت
مرتبہ جنکا یہ ہی حشر سے اول تو کہو — کل قیامت مین عطا ہوگی کیسی عزت

۱۲ حدیث مین کہ ارواح الشہدا فی حواصل طیر خضر تسرح فی الجنۃ حیث شاءت ۱۲

جو بُرا کہتے ہین اچھون کو بُرا کرتے ہین — عیب اپنے ہی بیان کرتے ہین وہ بدطینت

ظاہرا بی ادبی ہی یہ کلام حق کے — ایسے حافظ کو بُرا کہتی ہین جو بدسیرت

ایسی عالم کی مذمت جو کیا کرتے ہین — سخت جاہل ہین وہ گو علم مین ہون بے نہایت

اور جو جاہل بہی کہی کچہہ تو بقول سعدی — قابلِ دار وہ نا اہل ہی مذموم صفت

ایسے حاجی کے بہی جو ہجو کیا کرتے ہین — قابلِ ہجو وہی شوم ہین بس بے حجت

بدگمان ایسے مہاجر سی ہین وہ بندۂ عیسٰی — جنکو ہی قبلۂ حاجات عروسِ خلوت

ایسی غازی کو برا کیون نہ کہین یہ بدذات — سود ہی جنکی غذا اور یہی مال رشوت

دیکھنا چاہیے کیسے ہین وہ دنیا کی غلام — ایسے زاہد سے جو تے کرتے ہین بدی کی نسبت

کسقدر قطعِ تعلق تہا جہان سے اونکو — کیا ہی مشتاق تہی دید کے وہ ذی حرمت

لیگیا کہینچ کے عشق اونکو نچہوڑا زنہار — اور پہنچا دیا دم مین بجوارِ رحمت

عادتِ شیعۂ ناپاک ہی اک عالم مین — کہ صحابہ کو بُرا کہتے ہین وہ بدطینت

یہ مطیعانِ صحابہ کو بُرا کہتے ہین — وہ بڑے رافضی ہین چہوٹے ہین یہ بدخصلت

اسطرح قطعِ علائق تو کرین وہ نا اہل — رکہتی ہین نام پر اونکے جو بدی کی تہمت

کسوزنگی کی حکایت مجہی یاد آئی یہان — دیکہکر انکو خبیث اون کو مصفے طینت

کوئی آئینہ جو پایا اوسی افتادہ کہین — دیکہلے اوسمین پہر اپنی حبشے نے صورت

اوسکو پہر مارا زمین پر وہین اور صاف کہا — تو بُرا ایسا ہے جب تیرے یہ پہنچے نوبت

کیا قصور آئینے کا ہی کہو اہلِ انصاف — سر بسر زنگی احمق ہی بہایم سیرت

یون ہی آئینۂ ارشاد نبی اوس عالم کے — عیب کہلائے ہزارون کے یہان بے وقعت

جو کہ منصف تہے وہ نائب ہوئے اور بے انصاف — بن گئی اونکی عدو آئی جو اونکی شامت

اب بہی اللہ ہدایت کری ان لوگون کو — تو بہی دل کی تمنا ہی یہی ہی حسرت

آج ہم سارے مسلمان جو یکدل ہو جائین — کچہہ بہی شر دین مین پہر کیون ہے جز خیریت

ابتو لازم ہے دعائیہ پہ ہو ختم کلام — کس سی ہو سکتی ہی مردان خدا کی مدحت

تربتین تیری شہیدونکے وہین یارب جبی جائی — آپ رضوان سے شاداب رہے وہ تربت (زین ۱۲)

اونکی قبرون مین چلی آئی ہو اجنت کے — ہون فراش اور لباس اونکی حریر جنت

بستر ناز پہ سوتی رہین وہ مثل عروس — جو اوٹہائی تو اوٹہائی اونہین رب العزت

بطفیل انکے جو خود ہین وہ شفیع مخلوق — حشر مین تیری شہیدائین شفیع امت

وقت میزان و صراط اونکو رہی خوشحالی (۱۲) — ہو قیامت کی درازی اونہین مثل ساعت

یا خدا منزل فردوس مبارک اون کو — اور مبارک ہون وہ سب حور و قصور جنت

اور حیات ابدی اونکو مبارک ہوئی — منتہا ہی نہین اصلا کبہی جسکی مدت

زندگانی کی بہشتون مین مثال ایسی ہی — (یعنی تمام ہونے والے ۱۲) کہ بہری ارض و سما مین جو خدا کی قدرت

یعنی خشخاش کو اور بیج سے اک مرغ ایسا — کہائی ہر دانہ کو صد سال کی یکہ مہلت

سارے خشخاش وہ کہائے مگر کم ہی نہو — اہل جنت کی حیات ابدی سی ساعت

اور مبارک عسل و شیر کی نہرین اونکو — اور اوس خمر مطہر سے وہ پائین لذت

جن پیالونمین ہی یارب وہ مزاج کافور — اونکی ہونٹون کو مبارک وہ شراب حمرت

کیونکہ دنیا مین بہت تشنہ دہن تہی وہ لوگ — راہ مولے مین وہ کرتی تہی وطن سے ہجرت

قتل اعدا مین وہ گرمی تہی غضب کے اون کو — اور وہ زخمونکی جلن دہوپ کے اوپر شدت

پوچہو اونسے جو یہان رہتے رہین خس خانون مین — آب برف اونکو ہی سرگرمی عیش و راحت

یہ جو اون چہوٹونکو تم بیٹے برا کہتے ہو — کچہہ بہی اللہ سے ڈرتی ہو تم ای بد طینت

راہِ مولیٰ مین وہ تکلیف سراپا اونکے | اور یہان نفس کی تسییر سرور و لذت
کیا برابر ہے یہ رہنے کے یہ جنت اونکی نزدیک | بلکہ اونکی یہی عزت ہے تو تمکو ذلت
یا خدا اونکو مبارک ہون فرشتونکی سلام | اور الحمد کا کہنا بدخولِ جنت
او مبارک ہون اونھین تیرا سلام اے مولیٰ | اونکی آنکھین ہین پُرنور بنورِ رویت
اور کیا اسسے زیادہ ہو دعا اونکے لیے | اونسے راضی ہو خدا اونپہ خدا کی رحمت
پھر تو سلطانِ طبیعت نے یہ اوس خادم کو (یعنی مضمون کو) | تحفۂ قرطاس یا نظم کا موزون خلعت
اور کہا تخت نشین ہوکے بشکلِ شاہان | ساری عالم کو دکھا اپنا جلوسِ جلوت
داد دے پھر تو یہی دل نی کہ سُنتا ہی فقیر | آج ہمکو تری اشعار سے آئی لذت

اونکے ہمراہ تجھے حشر مین رکھے اللہ
جنکی توصیف مین تونی یہ اوٹھائی محنت

تمہیدِ قصیدہ تبین بمدح ملک العلما مولانا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمۃ من اللہ العاصم و توصیفِ سلطان الافضل نائب رسول اللہ الصمد مولانا مولوی رشید احمد صاحب لازالت شموس فیوضہ طالعۃ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جذب قلوب احبابہ الی حظیرہ قدسہ واقترابہ وشغلھم بہ عما سواہ والمحب لا یرکن الا الی جنابہ واذاقھم حلاوۃ شوق جمالہ وشرفھم برفع حجابہ فیا ایھا السکاری بخمر ریس اتباع الھوی وحب النصاری لو ذقتم حانوت الحب وراتیم دنان القرب لعاینتم رجال الوقار فی حضرۃ الجبار العفار واشراب الطھور علیھم تدار واقداح المحبۃ تفنیھم عن کل الخمور والعقار فاقداحھم افراحھم وخمارھم اذکارھم وریحانھم قرآنھم وورودھم دروسھم

وشمعهم سمعهم وانهارهم دمعهم والصلوٰة والسلام علی من جاء بالکرمیة من اللہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فیقول العبد الحقیر محمد حسین الفقیر تاملوا یا اولی الالباب کم بین القشور واللباب واعلموا ان محرک غصبان القلوب الجامع بین یوسف ویعقوب الہم فی رُوع الفقیر المکروب ان یجمع قصیدتین فی مدایح القمرین فی فلک الولایة المستفیدین من شموس رسالة رسول الثقلین نبی الحرمین علیہ الصلوات والتسلیمات من رب المشرقین فتیسر لی تمنای بعون اللہ القدیر المتعال فجاءتا للناظرین من الرجال الذین یحبون محبی اللہ ذی الجلال کانہما جنتان عن یمین وشمال فالرجاء من اللہ ذی الجود والانعام ان یجعلہما مقبولتین للخواص والعوام وجعلنی فی الدنیا والدین من زمرة خدم الممدوحین المقبولین الذین فازوا بتصدیق علمہم والعلم بطریقہم والذوق لمشربہم واحوالہم وثقافاتہم العلیا وغایاتہم الاقصیٰ وانا معترف بانی خال عن احوالہم وذوقہم جاہل بعلم تحقیقہم عاجز عن سلوک طریقہم لکنی من احقر اتباعہم وموقن بصدقہم وحالاتہم وانشدت فیہم

بدء الاشعار فی الاعتذار الی معاشر الابرار وانی احبہم وبست منہم

الا ایہا السادات ان طریقکم	علی خیرکم وعر صعاب عقابہ
طریق کحد السیف لیس درمن	یکون علی حد السیوف ذہابہ
دلل من فتی فیکم علی جذب عاجز	شدید القوی یہل علیہ اجتذابہ
الہی الفقیر الدہلوی لیس عندہ	سوی حبہم زادہ ورکابہ
الہی بذاک النفحہ واحشرہ معہم	وعمّر بباقلب تناہی خرابہ
وصل علی المختار من آل ہاشم	غیاث الوری لیغیث الروا سحابہ

مسدس اول در اوصاف مولانا المرحوم علیہ الرضوان من اللہ الحی القیوم

بارک اللہ عجب ہے دلِ انسان وسیع
کہ نہین ارض و سماوات کی وہ شان وسیع
عقلِ کل کیلیے بھی کب ہے وہ پایان وسیع
کیون نہو جسکو بنائی ید رحمان وسیع

نورِ واسع کی جو وسعت ہوئی اس دل کو نصیب
کسقدر رفعت و عزت ہوئی اس دل کو نصیب

نورِ بازغہ ہو جاتا ہی آخر پنہان
ماہ روشن کو بھی عارض ہے محاق و کتمان
نورِ انجم کا بھی فقدان ہے ہر صبح عیان
اور کہان کہتی ہین پھر شمع و چراغ اپنا نشان

نورِ دل وہ ہے مگر جو ہے فنا سے محفوظ
ہے یہ دارین مین واللہ بقا سے محظوظ

غالبِ شمس و قمر غالبِ انجم ہے یہ نور
بحرِ عرفانِ الٰہی کا تلاطم ہے یہ نور
ہان لبِ رحمتِ رحمان کا تبسم ہے یہ نور
اہلِ ایمان سے دارین مین کب گم ہی یہ نور

ہر دم اس نور سے کونین مین مانوس ہی روح
شمع کا نور ہی یہ نور تو فانوس ہے روح

مثلِ اس نور کی مشکوۃ مین مصباح منیر
اور وہ فانوس بھی خود کوکبِ دری کی نظیر
اور وہ مصباح بھی فانوس کا پُر نور ضمیر
زیتِ زیتونِ مبارک کی ہی اوسمین تنویر

خود منور ہی کبھی نار سے ممسوس نہین
کیون نہ ایسا ہو وہ کب منظرِ قدس نہین

ہی یہان روشنیٔ چشمِ حیاتِ مومن
جلوہ گر روح مین ہے بعدِ وفاتِ مومن
قبر مین رشکِ قمر ہے پئی ذاتِ مومن
حشر مین راہنمائی درجاتِ مومن

نورِ فردوس مین لیجائیگا یہ نور دھان

شانِ دیدار ہی دکھلائیگا یہ نور و ضیاں

شب کو تھا دل میں جو پرجوش وہ نورالانوار
اور نظر آگئی ماہیتِ برزالا برار

تو در خشاں ہوئی ہر منزلِ سرالاسرار
ہوا وجدانِ ضمیر اپنا سفیر الاسفار

گویا ظاہر ہوئی رحمت کی خزانے مجھپر
کھل گئی تیرِ غضب کے بھی نشانے مجھپر

یعنی ایمان میں اسلام میں طاعت میں بیان
ذکر میں فکر میں تقویٰ میں ریاضت میں بیان

پیکرِ فرض میں سنت میں عبادت میں بیان
فقر میں شانِ اسامت میں محبت میں بیان

رحمتِ حق کی نظر آئی کنوزِ مخزون
یم عصیان میں رضوان کی فلکِ مشحون

یہ سفیہہ کی کبیرہ کی تباہی میں خفی
کفر میں شرک میں عصیانِ الٰہی میں خفی

اور سراسر شغلہ باطل و دعوے میں خفی
لعب و لہو میں ہر بزم و لاہی میں خفی

قہر کی قعرِ جہنم سے فزوں دیکھ لیا
اور عتاب و غضب بو قلموں دیکھ لیا

لعد الحمد مرا پردۂ رحمت کیطرف
رکھی مولی مجھی رضوان و سعادت کیطرف

رغبتِ دل سہی مری یعنی اطاعت کیطرف
اور نہ میلانی معاصی و شقاوت کے طرف

مین نہ مہجور کسی مخزنِ رحمت سے رہون
یعنے محظوظ عبادات و اطاعت سے رہون

خاص رحمت کی خزائن ہین جو برّ و حسنات
جو مقدر ہی مجھے ہین اوسی سے بھی حاصل برکات

مدح محبوب کی اوسمین ہی علیہ الصلوات
کیونکہ بے غایتی اوسکی ہی اک اوسکے صفات

جائے حیرت نہین گر کچھ بھی ادا ہم سے نہو
مدح محمد (صلعم) دو عالم تو دو عالم سے نہو (یعنے ادا نہو سکے ۱۲)

مدح خوانی کی ہماری تو مثال ایسی ہی ہان
بیع جب مصر مین تھی حضرت یوسف کے عیان
پیرزن بھی کوئی اُنپر ہوئی وہان شیفتہ جان
ریسمان اپنا کیا پیش بجائے (قیمت ۱۲) اثمان

اور کہا مشتری (خریدار ۱۲) یہ ہون مین غلط کارون مین
نام میرا بھی رہے اِن کے خریدارون مین

مدحت شمس نبوت کی وہ شان الوزر
اوسکا ہوسکتا یہ ذرہ (یعنے فقیر راقم) متحمل کیونکر
مقتبس مہر نبوت سی ولایت کی قمر
جو ہین اونکا بھی کچھ اب ذکر ہی منظور نظر

نور دل راہنما اب تو یہی ہے کہ فقیر
وصف عشاق محمد کا بھی ہو کچھ تحریر

یعنی قاسم کا جو قربان ابو القاسم تھی (صلعم ۱۲)
قاسم سنت ذی شان ابو القاسم تھی (صلعم ۱۲)
کسقدر تابع فرمان ابو القاسم تھی (صلعم ۱۲)
ہند مین نائب دیوان (دفتر ۱۲) ابو القاسم تھی (صلعم ۱۲)

اب بقیہ تہی سلف (متقدمین ۱۲) کی تو محمد قاسم
اور جو حجت تہی خلف (متاخرین ۱۲) کی تو محمد قاسم

انکی توصیف بہی گویا کہ ہی توصیف رسول
کیونکہ سلطان رسل مین جو رسول مقبول
تو یہ حضرت کی اطاعت مین ہین وہ ذی ید طول
وصف انکا ہی رئیس العلما بس معقول

عالم و عامل علم نبوی تھے جیسے
عالم اب قرب قیامت مین کہان ہین ایسے

آیت بینہ آیات الہی سے ہوئے
مہتدی شان ہدایات الہی سے ہوئے

(یعنے بیکون اپنے نام صلعم کی رسول اللہ صلعم کی رسالت مین شمار کرتا ہے اور جو مین نے یہ طرح ایسا ہی کہا ہے تو یہ بہی حضرت یوسف علیہ السلام کی مصر مین خریدار کے ہاتھ بیچی گئی ۱۲)

(یعنے رسول اللہ صلعم کی ہی ایسے عالم ہین ۱۲)

حامیٔ دین حمایاتِ الٰہی سے ہوئی | ایسی مقرونِ عنایاتِ الٰہی سی ہوئی

حسن اسلام مین محفوظ تھی لایعنی سی (بایستہ ۱۲)
اور وہ محظوظ ہر مرضی و مایعنی سی (بایستہ ۱۲)

تھی وہ ہر علم مین کس جود و عطا کی اوستاد | جا بجا تھی فضلا و صلحا کی اوستاد
علما مین سفہا و جہلا کی اوستاد | وہ رئیس العلما تھی علما کی اوستاد

اونکو اوستاد دن سی تھی لفظِ کتابی کی سند
ان سی اوستاد ونکو تھی روحِ معانی کی سند

کہتی ہین انکی معاصر ہین جو یکتا عالم | ابتو عالم مین ہو شاید کوئی ایسا عالم
ہمہ تن محوِ عمل آپ تھی دل تھا عالم | جو مخاطب ہو صحیح انکا نہ دیکھا عالم

کیونکہ علم اور ونکا وحشی ہی نقوشِ قرطاس
آپکا علم فوادی ہی وہ بالاستیناس (فوادی ۱۲) (بالاستیناس ۱۲)

یعنی علم علما کا تو محل ہی مکتوب | کتبِ علم کی یہ محض نقوشِ اسلوب
علّتِ غائیہ یہ اونکی ہی اور وہ محجوب | اونکو کیا ایسا مخاطب کوئی ہو تام رغوب

موردِ علم یہ منقوش کتابین کب ہین
محض اک حضرتِ دل اسکی تو ذہنی منصب ہین

آپکی قلب کو وہ علمِ یقین حاصل تھا | مثلِ محسوس بمسموع یقینِ دل تھا
عالمِ غیب سے تھا دل پہ وہ جو نازل تھا | اونکا ہمعصر کوئی ایسا کہان کامل تھا

کاملین اونکی حضوری مین تھی گویا ناقص
بلکہ تھے اکملِ دوران سراپا ناقص

۱۲ ذکر بالا لایعنی بھی حسن اسلام کی صفت ہے

۱۲ کتب بینی اور حضور مولانا مرحوم کی فہمی علم دل سے ہے نہ نقوش کتب سے

آپکو روزِ قیامت کا یقین ایسا تھا
نفخِ صور اونہہ تو بس گویا کہ گذرا ہوا تھا

دیدۂ قلب سے فردوس کو بھی دیکھا تھا
اور جہنم کا عذاب اونکو نظر آتا تھا

راہِ جنت جو دکھاتی تھی وہ دیکھے ہوئے تھے
اور جو دوزخ سی بچاتی تھی وہ دیکھی ہوئے تھے

حیف پر ہمنے نجانا وہ یہاں آئی تھی کیون
مصطفےٰ کے ہمن پیغام یہ پہنچائی تھی کیون

روحِ قرآن و حدیثِ نبوی لائی تھے کیون
باپ جان مردہ دونکی یہی کہلوائی تھی کیون

اب نہیں ہین تو وہ کیا کچھ نہین یاد آتے ہمین
عمر سب ہائے گذر جائیگی پچھتاتے ہمین

رکھا اوس مہر سی آنکھون کو ردی محروم
رکھدیا قرب سے حاسد کو حسد نے محروم

اور کیا جنکو کیا قسمتِ بد نے محروم
اور نہ کہا جسے اللہ صمد نے محروم

آج تک صحبتِ قاسم کا اثر ہے اوس مین
اوسکا دل بحر ہے اور خاص گہر ہے اوس مین

ایسی اب دین و دل کی کوئی بیدار کہان
متجافی جنوب آج وہ ابرار کہان

اب وہ غفار سے استغفرِ اسحار کہان
مغفرت خواہِ جہان بنِ غفار کہان

عابد و متقی ظاہر و باطن وہ تھے
کوئی کم ہوتا ہے جس قصر کی ساکن وہ تھے

یہ بھی اوس عالمِ دعا کی کرامت دیکھو
کہ قدر دین رہا اونسے سلامت دیکھو

یعنے اب سدِ سہ دین کی اقامت دیکھو
اور ظہورِ فتنِ قربِ قیامت دیکھو

نہو کام ہو خود شاہِ ولی اللہ سے

اور نہ ابنائے ذوے جاہِ ولی اللہ سے

کر سکے جسکے اقامت نہ شہید اسمٰعیل
اور نہ اسحاق نہ یعقوب جو تھی جز نہیں

میر محبوب علی عالم دہلوی مشہور ۱۲
اور نہ کوئی اونکی عدیل
اور نہ اس ہند کے عالم ہوئے اسطور کفیل

نکیا ایسی امانت کا کسیکو وارث
جس کا حق نے کیا اس عبد صفی کو وارث

خواب دیکھا تھا کسی نے کہ رسولِ عربی صلعم ۱۲
خود یہی فرماتے ہین الفاظِ کلامِ ہندی
عرض اوسنے کیا یا شاہِ عرب آپسے یہی
ہندی الفاظ ہین ارشاد تو فرمایا یہی

مجکو رہتا ہے جو اس مدرسۂ ہند سے کام
اس لیئے سیکھہ لیا مینے یہی ہندی مین کلام

دیوبند اس سی مشرف ہوا ماشاء اللہ
قریہ امصار کا ہمصف ہوا ماشاء اللہ
ہر یم علم کا وہ کف ہوا ماشاء اللہ
مسندِ دین کا رفرف ہوا ماشاء اللہ
طاق عالیشان دخت ۱۲

کیا عجب وہان جو فرشتے ہون حراست والے
نعمانی ۱۲
اوس مین ہین علم الٰہی کی ریاست والے

دیوبند اب نہو کیون ہند مین ذی شان بلند
جا بجا جسکے سبب دیو شیاطین ہوئی بند
علما کی یہ بھی آج وہ ہی ماخذ پسند
یا خدا خیر جو یکچند ہے وہان ہو صد چند

یہ بھی ہے حضرت قاسم کی کرامت کا جہاز
ظہور ۱۲
قریہ اور اوسمین ہو یون مدرسہ عالی مقدار

جو کہ اس قریہ مین ہی آج دو شہر نہین نہین
آج یہ شان تو دہلی کی نصیبو نہین نہین
لکھنؤ کی بھی محل اور محلون مین نہین
حیدرآباد کی یہی نعل پرستون مین نہین
پیش فرمی محل ۱۲

اور وہ بھوپال تو بیچاری ضعیفہ کیا ہے
ایسے پر لطف کی آگے وہ کثیفہ کیا ہے

یہ بھی ہی اونکی کرامات سے دیکھو تو سہی
اوس عناصر مین جو تھا جلوۂ خلقِ نبوی

ہوئی تاثیر قلوبِ فقرا مین ایسے
ہوگیا عزمِ مساکین بھی عزمِ شاہی

کہ فقیرون سے جو یہ مدرسہ شاہانہ ہوا
دیکھو کیا کام غریبون سے امیرانہ ہوا

چشمِ بد دور جو یہ مدرسہ منصوب ہوا
اہلِ امصار و اقالیم کو مرغوب ہوا

ہر کسی نے یہ کہا خوب ہوا خوب ہوا
سبکو شغل اپنی وطن مین بھی یہ مطلوب ہوا

جا بجا مدرسی قائم ہوئے اسکے باعث
کسقدر ہند مین عالم ہوئے اسکے باعث

ظلِ طوبیٰ ہو خدایا اوسی دہان رحمتِ جان
جس سی طوبیٰ کا نمونہ نظر آیا یہ یہان

اوسکی شاخین ہین دہان رونقِ ہر دارِ جنان
شاخین اسکی بھی تو آفاق مین ہین فیضرسان

اک جہان کی لیی سامانِ جنان مدرسہ ہے
ہند مین ایسا کہین آج کہان مدرسہ ہے

سمجھنا فقرا و طلبہ کا ہے مقصد
کوئی جاگیر نہین اوسکی لیی معدنِ زر

کر لیا چند مساکین نی قائم مل کر
خاکسارانِ جہان را بحقارت منگر

تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد
واندرین ابر نہان نصف نہاری باشد

یہ بھی اوس ذاتِ مکرم کی کرامت ہے عیان
عالمِ علم مین تھا چار طرف جوشِ خزان

تہی نصیب طلبہ ریح عقیم حرمان | اوسمین سرسبز ہوا گلشن علم و عرفان

کس خزان مین ہوا گلزار انیقہ سرسبز
رہی تا حشر الٰہی یہ حدیقہ سرسبز

یہ نہوتا تو جو کہتی ہین یہ ارباب دغل | کہ ہمارا تو حدیث نبوی پر ہے عمل
سر سبز ڈالتی اعمال شریعت مین خلل | للہ الحمد یہان آگئی ان کی بھی اجل

ہر دل زندہ اخلاص کو ہے نہر حیات
مردگان دل پر کبر کو ہے قعر ممات

یہ عتی پیچری اور غیر مقلد مقہور | مولوی سنی بھی ہین جو کہ حسد مین مجبور
اسکی شہرت کی سبب ہوگئی جب نامشہور | ہوکی پر غیظ و غضب رہتی ہین اخیر دم دور

چشم بد دور یہ وہ شمس ہدی مدرسہ ہے
جس سی ہر دین خفاش حسد خیرہ ہے

گویا اس مصر جہان تاب کا یہ ثانی ہے | جس سی ہر طالب دین پیکر نورانی ہے
رنگ ہر حاسد و بدخواہ کا ظلمانی ہے | یہ بھی دیکھو اثر قدرت ربانی ہے

کپڑا دھویا ہوا جس دھوپ سی پر نور ہوا
رنگ دھوبی کا اوسی سی شب دیجور ہوا

بارک اللہ یہ اوس عالم عامل کی عمل | ایسی ہوتی ہین امانت کی حال کی عمل
آج کل ایسی کہان ہین کسی کامل کی عمل | یہ کہان طول امل مین کسی آمل کی عمل

این مقامی ز کرامات عباد اللہ ہست
ظلمن فاسد نہری ذلک فضل اللہ ہست

علم مین ہمسر ابنائے ولی اللہ تھے
بلکہ تالیف مین ہمنای ولی اللہ تھے
داخلِ خلوتِ فحوائے ولی اللہ تھے
ثانیٔ جلوۂ سیمای ولی اللہ تھے

بلکہ غزالی وقت اون کا لقب زیبا ہے
کیونکہ اونکا بھی حقایق مین ید طولے ہے

عصر مین حجت اسلام کے یہ بھی ہوتے
(امام غزالی ۱۲)
تو یہی مونس وہمراز یقینی ہوتے
اور مخاطب بھی صحیح اونکے بکلی ہوتے
جالسِ تکرمۂ خاص مساوی ہوتے
(مسند ۱۲) (برابر ۱۲)

اون کی تالیف کو ہم لوگ سمجھ سکتے ہین
(غزالی ۱۲)
اِن کے مقصود تلک جانے سے بس تھکتے ہین

وہ مفسر بھی کہ جو ایسا ارادہ ہوتا
(تالیف تفسیر کا ۱۲)
باب تفسیر مبین دلپہ کشادہ ہوتا
ملہم غیب سے اون کو وہ افادہ ہوتا
کشف کشاف کے رہی سی زیادہ ہوتا
(نام تفسیر ۱۲)

کچھہ بھی قرآن کی معانے جو وہ محرم لکھتے
فخر رازی کی بھی تفسیر سے کیا کم لکھتے

تھے وہ تحدیث مین شیخین کے گویا شاگرد
مستفید ان حدیث اونکی رہی گرد اگرد
حاضر و بادی و ذی شد رحال اونکا گرد
کس طرح چھوڑتے کسکو ہی نصیب ایسا گرد
(بخاری و مسلم ۱۲)

علم قرآن و حدیث اون کا وہ تھا آبِ حیات
گرد تھی اس لیے آفاق کی طلاّبِ حیات

عہد مین حضرت نعمان کے یہ گر ہوتے
کیون نہ یعقوب و محمد کے برابر ہوتے
مجتہد اونکے تلمذ سے مقرر ہوتے
صاحبین ان سے نہ یہ دونون سے کمتر ہوتے
(صاحبین ۱۲)

صاحبین ان کا اب اس فقہ مین شہرہ ہوتا

تثنیہ ان کے سبب جمع کا صیغہ ہوتا

آج کل تارکِ تقلید ہین وہ بدنیّت
ترک تقلید ہے محض انکے لیے سُنیّت

ان مطیعانِ ہوا مین نہین للّٰہیت
ترک تقلید مین کچھہ ہوتی اگر خیریّت

تارک اس کی بھی وہ علامۂ دین ہوتے ضرور
عمل ان اہل ہُوا کا ہے ہبا ءً منثورا

مبلغِ علم ہی اون کا وہ معیّارِ یقین
جسکے مدرک علما آج کے زنہار نہین

قابل اسکے ہین جو ہین آج ذکی و فطین
عہد مین اپنے تھے بے مثل وہ علامۂ دین

بعید یل اب جو یہ توصیف ہے اون کے دیکھو
اس کی تصدیق تصانیف ہے اون کے دیکھو

کیا شُبہ رسل اللہ سی تھا اونکو نصیب
کہ بجز دولتِ دین کچھہ بھی نہ دنیا ہی قریب

کسقدر زیّ مساکین تھے اونکے وہ مُہیب
کہ سکوات اونکا مجالس مین تھا درس تادیب

پاس اونکے نہ کبھی جمع کتب خانہ ہوا
علم جو شمعِ کرامات کا پروانہ ہوا

صرفی و نحوی و ہر اہل معانی کیا ہے
شانِ اقلیدسی و محوِ ریاضی کیا ہے

اشتقاق اور یہ ردیف اور یہ قوافی کیا ہے
اور یہ منطق تو نکالی ہوئی لونڈی کیا ہے

سب کے سب حاشیہ بوسانِ بساط آپکے ہین
ہمصفِ خاک نشینانِ بساط آپ کے ہین

جنکو حق نے کیا ذی لبِّ علوم و عرفان
کیون نہ ہمصفِ نعال اہل قشور آئین و ہان

اہلِ منطق کی یہان ہوگئی بے نطق زبان
رامپور اس سے ہے لبریز جو کرتے تھے گمان

رونق افزا جو وہان وہ اسد اللہ ہوئی
منطقی مختفی خانہ رو باہ ہوئی

وہ تو تلمیذ تھی اون ہی نے جو فضلِ حق سے
بلکہ اب زن اگر ہوتی حسن اور قاضی مبارک ہوتی

فضلِ حق سی یہی غالب تھے تو مغلوب ہی
آپ سے اونکو بھی اصلاح مبارک ہوتی

شاہِ منقول خدا نی جو بنایا ان کو
پور سینا بھی یہان مثل گدا کیونکے نہو

وہ کتب دانِ جہان گو کہ کتب بین نتھے
مسندِ علم کی کب رونق و تزئین نتھے

درسِ تعلیم مین کب قابلِ تحسین نتھے
کب بدیہی نظریات مضامین نتھے

موردِ موہبتِ حق وہ دلِ بی غل تھا
کسقدر منزلِ الہام الٰہی دل تھا

جامع دہلی مین اک مانع تقلید شدید
مجتہد جسکو کہا کرتی ہین یہ قوم جدید

اونسی فی التخلیہ تھا سائلِ امرِ تقلید
سخت دشوار سوال اوسکی تہی فی عہم عنید

پاسخ مختصر و سہل نے صرصر ہو کر
مثل خاشاک سوال اوسکی اوڑائے یکسر

ایکدن پس مغرب وہ خدا سی غافل
یون رہا آپکی اوقات مبارک مین مخل

نہوا مبلغ علم اونکا نبی کی منزل
وہان تو ہر بات کو تسلیم کیا ہو کی مخل

جب گیا اپنے خبیثین مین انکار کیا
غلبہ اپنا ہی مغلوب نے اظہار کیا

مینے دیکھا ہی یہ لکھا ہوا اقرار اوسکا
مرغ بازی ہی وہ لکھتا ہی تکلم میرا

نوک دم بھاگ رہی مگر اب وہ مرغا | اوس مجاول کو کیا خوب خدا نے رسوا
ابتو مرغی کا لڑائی سے وہ باز آیا ہے
ابتو شہباز دن سی چڑیا کا بہت ڈرتا ہے

نیچری نی جو کہا اونسی کہ کرتی پتلون | وضع انگریزی مسلمانو نکو کہتی ہو زبون
کیا مسلمانی کا ان کپڑونسی ہو جاتا ہے خون | بولی اوسوقت وہ مقبول خدا ہی بیچون
جوڑا گوٹے کا وہ رنگین زنانہ گھر سے
ہان پہنکر تو ذرا آیئے کرّ و فر سے

کچھہ پہنکر اوسی عنین نہو جائین گے آپ | مثل زن مرد نامکین نہو جائینگے آپ
شکل نسوان نمکین نہو جائین گے آپ | مثل کفار کی بیدین نہو جائینگے آپ
کسقدر جہل گیا یہ سنکے وہ بیدین خبیث
اڑ گیا پھر تو ذہوان ہو کی بدآئین خبیث

کسقدر ردِّ نصاری اہل انسی واللہ | مبحثِ شاہ جہان پور دو عادل مین گواہ
پادری جرمن ہوئی [illegible] | [illegible]
[illegible]
[illegible]

پر یہ انصاف کہان [illegible] ہو جائین | ہو کی مبہوت وہ گوسالۂ گریزان ہو جائین
منہ سی گو دینِ محمدی [illegible] ہو جائین | کس طرح دل سی مگر صاحبِ ایمان ہو جائین
ھٰذا دَلَالَۃُ اللّٰہِ الرَّحْمَۃُ فِیْ جَلْبِہِمْ
خَتَمَ الْقَاھِرُ بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ

رحمۃ اللہ تھی مشہور بڑے ماہر فن — خاص اس ردِّ نصاریٰ مین تھے یکتائے زمن
دفعۃً آئی جو یہ مورد صد الف منن — حجتِ کفر کی انگر بھی نہ کھے روشن

جب منور ہوئے آفاق مین یہ شمس علوم
مختفی ہوگئے سب ماہرِ فن مثلِ نجوم

شانِ اسلام مین طاعن جو دیا تند ہوا — گفتگو کے لیئے اوّل تو رضامند ہوا
پھر تو تحقیق مین ہیبت کی وہ یون بند ہوا — نکھلا نار کی بے گھٹ مین آ کند ہوا

پادریون کا جہان پادنکل جاتا ہے
ڈھونڈتی بندون کی وہان کچھہ بھی حقیقت کیا ہے

حامد اک مجتہدِ شیعہ بزعم رفضہ — مصر و ماہِ فلکِ علم تھا اس الشیعہ
اور نتھا ارض و سما مین کوئی اوس سے اشبہ — اعلم الناس بفی مذہبہم والافقہ

آگے اس برج اسد کی جو وہ مکسوف ہوا
وہ کسوف آیا کہ اب تک نہین مکشوف ہوا

مسئلہ ارضِ فدک کا جو زبان پر آیا — کہ غنیمت وہ یا فئی یا مر المولے
جب غلط گو سے غلط لفظِ غنیمت نکلا — ہر تراوش یا نجل ہو کے غنیمت سمجھا

وہ زبان سیف [illegible] کی
رافضے کش ہی بہ ہی ہفت اوس اژدر کے

پھر تو شاگردون نے گویا کہ عیس ہو کر — بھیجی ہر دم [illegible] کی سر سنگ اوسپر
اوسکو کوفے کی زمین ہو گئی میرٹھ یکسر — چھپ رہا وہ عمرِ سعد کی صورت اندر

چرخِ سنت پہ منوّر تھی جو خورشید حسین

یا

کیا حضوری مین ہو اوس رفض کی خفاش کو چین

کاش میدانِ تکلم مین وہ حاضر ہوتا (رافضی ۱۲)
مذہبِ شیعہ جہان سے بھی آخر ہوتا
کفر اس قوم کا آفاق مین ظاہر ہوتا
شمر شبیر سے پر کیون کے مناظر ہوتا

پھر تو جب شہرۂ آفاق وہ میدان ہوتا
صورتِ لکھنؤ ایران سے ویران ہوتا

ساری ذو ملّتِ واحد مین جو کافر مردود
کوئی کافر کسی مذہب کا ہوا جب موجود
سیفِ توحید سے اکدم مین یہان تھا نابود
کل شیاطین بھی اوس رجم بیان سے مطرود

وہ لسان اور سنان سے تھے مجاہد فی اللہ
زہد و تقوی مین تھے بے مثل منیب و اوّاہ

کسقدر مُسقطِ تدبیر تھی تقدیر سے وہ
دور تھی حضرتِ تقدیر مین تدبیر سے وہ
متوکل رہی کس رفعتِ توقیر سے وہ
دل غنی رکھتی تھی تفویض کی تاثیر سے وہ

زالِ دنیا رہے گو راغمہ ہمصفِ نعال
وہ جوان بخت رہے راغبِ درگاہِ جلال

عالم و عامل و عارف تھے شکور و صابر
خالص و مخلص و مشفق تھے عطوف خاطر
حافظ و واعظ و ناصح تھے خفی و ظاہر
کسقدر حلم کی پابند تھے عبدِ غافر

عوضِ نفس کبھی منتقم اعدا سے نہ تھے
پر غضبناک وہ کس دشمنِ مولے سے نہ تھے

راکع و ساجدِ رب صائم و قائم وہ تھی
طالبِ راغبِ حق ذاکرِ دائم وہ تھی
تارک رخصتِ و ذی شانِ عزائم وہ تھی
خاص مستیقظِ فکرت تھی نہ نائم وہ تھی

خوب دیکھا ہی کہ تھا آپ طعام اون کا قلیل
تجربہ ہی کہ ہمیشہ تھا کلام اون کا قلیل

کیا حلاوت تہی عبادت مین عطائے رحمان
کیا غذائی دل و روحی تہی ثنائی رحمان

جبکہ مکی مین وہ قارن تہی برائے رحمان
کیا معین اونکا رہا شوق لقائی رحمان

کیا مناسک کی مشقت مین قوی حالت تہی
اونکی ہر وقت خدا جانی کہان دعوت تہی

تہی وہ یکتای زمان متقفی خیبہ انام
کیا رفیق اونکی ہی مسکنت و فقر مدام

مسغبت مبہوہ فرد سہ تھے فی ظعن و قیام
کسقدر نفس پر ایثار طعام طعام

جبکہ زادِ سفر حج تھا توکل اون کا
ہوگیا زادِ مساکین تحمل اون کا

کسقدر تہی فقر اسی غربا سی الفت
کسقدر تہی رؤسا سی امرا سی نفرت

کسقدر تہی علما سی فضلا سی رغبت
کسقدر تہی جہلا سی سفہا سی ہجرت

اولیا کی صفتین اونمین سبہی تھین موجود
تہی ولی ایسی وہ مقبول جناب معبود

نظر انداز تہی سوی متاع دنیا
اور نکرتی تہی کبہی اپنی لیئی بیع و شرا

فکر اونکا کبہی فانی مین نہ مصروف ہوا
ذکر و فکر اونکو تو بس دایم و باقی کا رہا

نفس پر خوف سی ہر لحظہ محاسب وہ تہی
حضرت قاہر و غافر کی مراقب وہ تہی

راحت جان تہی موفوری طاعت اونکو
رہی کس قلت دنیا پہ قناعت اونکو

ماسوی اللہ سے تھا شغل شناعت اونکو | تہا غم رزق نکچھ فکر زراعت اون کو

مال و اسباب کے دنیا مین وہ مالک نہوئے
کسقدر مسلک رضوان کے سالک نہوئے

مہ عید آپکو دنیا سی رہا کسر نحیف (پارۂ نان ۱۲) | جسم دیکھو تو نحیف اور دل پرنور لطیف
سر دل شاغل حق اور نظر چشم عفیف | علم علم عظیم و جبل قدر منیف (بلند ۱۲)

قَلَّمَا اَصْبَحَ فِی اللّٰہِ کَبِیْتِ الرَّحْمٰن
ہُوَ اَخْلَاہُ مِنَ الْغَیْرِ لِحُبِّ الْمَنَّان

غالب مملکت دل ہا سلطان الذکر | حرکات و سکنات اونکی تہی برہان الذکر (دلیل قاطع)
اونکی ملفوظ و مقولات تھی دیوان الذکر | اللہ اللہ رفیع اونکا وہ ایوان الذکر (دفتر ۱۲)

شغل فی اللہ مین تھی آپ کی محروس انفاس
مونس ذکر سے ہر لحظہ تھی مانوس انفاس

خیر تھی ظاہر حالت سے سریرت اونکی (باطن ۱۲) | ظاہری صالحہ تھی صورت و حالت اونکی
تھی زبانی جو کم انداز نصیحت اونکی | ناصح خلق تھی خاموشی و رویت اونکی

جو کہ یون ظاہر و باطن ہو سراپا عامل
کیون نہو دیکھنے سے اوسکی نصیحت کامل

ہمہ دنیا بزخارف اگر آئے حاضر | گوشہ چشم کو بھی رکہین وہ اوس سے قاصر
خلد حسی بھی نعیم اپنی دکھائی ظاہر (یعنی جنت جسمانی ۱۲) | طالب جنت روحی وہ نہوئین ناظر (جنت روحانی ۱۲) (بسوی جسمانی ۱۲)

اونکا مطلوب نہ وہ جنت جسمانی ہے
بلکہ دیدار خدا جنت روحانی ہے

جو کہ اوصافِ ولایت مین ہے ناطق قرآن | یا حدیثِ نبوی مین جو ولی کا ہی بیان
اور جو اخلاق ولی کی ہین مذکور شان | اسکی تطبیق جو کرتی ہین ہم اہل بیان
یعنے اہل علم زبان ۱۲

غالبًا اون کے مجموعہ کا سنہ ہین محمد قاسم
ایسے رضوان مظاہر ہین محمد قاسم

شمسِ ما جو ہر ہر ذرہ ارشادش بود | خرمنِ اہلِ صفا دانہ ارشادش بود
بحرِ خیر دوسرا قطرہ ارشادش بود | دفترِ معرفتے نکتہ ارشادش بود

طلّہ کان لنا دابل مزرعِ قلوب
رشّہ صار لنا سائل اذھاب ذنوب

جبکہ عالی ہوا امر آپکا اور ذکر رفیع | فرقِ باطلہ مقہور ہوئے اونسے جمیع
دیکھکر شانِ مجاہداتِ عمارات وسیع سنہ ۱۲۰۵ھ | سرنگون ہوگیا ہر شانئ ذی شین دشنیع دشمن ۱۲

نافع عام ہوئی ایسے وہ مولے کے غلام
ہوگئی رشد و ہدایت کی طرف دائی عام

انعم الناس بما انعمہ رب الناس | وہداہم بہدی اللہ لنور الاکیاس
فقضے اللہ بدا الموت لہ بالامساس | موتہ بدل مامنہ رجونا بالیاس

عیشہ کان یری روضتنا مخضرۃ
وہی الآن تری تربتہا منبسرۃ

ہی وفات آپکی دل سے سبب فوت سرور | موتِ علامہ دین ہوگئی یہان موتِ سرور
گوشِ دل مین کہین آتی تھین اب صوتِ سرور | وحشیانہ بھی نہین اب بی جان جوت سرور
گردیدن طاہر گردیزی ۱۲

ایکدہ حقیقہ جو کاشف اسرار سی

کسقدر قاسم رضوان کرامت رہتی

اب کہان پیروِ اخلاقِ نبوت ایسی
اب کہان والیٔ اقلیمِ ولایت ایسی
اب کہان شانِ مدارس کے شرافت ایسی
اب کہان زینتِ محرابِ عبادت ایسی

گریۂ چشمِ دو عالم کو تلاطم ہو نکیون
روزِ مشلِ شبِ دیجور پہ انجم ہو نکیون

اب کہین صاحبِ اخلاص و نیاز ایسے کہان
مثلِ شبلی کہین اب محوِ نماز ایسے کہان
وقفِ بیداریٔ شبہائے دراز ایسے کہان
آج دیکھو کہین مہمان نواز ایسے کہان

آلِ صدیق ابی بکر سے وہ صادق ہین
جس کی تحسین مین قرآن و خبر ناطق ہین

صاحبِ فوزِ مقامات و منازل وہ تھی
خیرِ ہر مسکن و ہر مجمع و محفل وہ تھی
راحتِ خاطرِ ایتام و ارامل وہ تھی
جبرِ ہر منکسرِ خاطر و ہر دل وہ تھی

سر بسر دیکھکے ممدوحِ جہان کے اون کو
اون کے دشمن بھی بُرا کہہ نہین سکتے اون کو

علماؤ صلحا اون کے ہین مخزونِ فراق
فقراؤ طلبہ تھے جو نثارِ اخلاق
دل شکستون کے لیے اب ہے کہان وہ تریاق
ابتو بے نور ہے گویا نظرِ ہر مشتاق

کسقدر اب ہے ہمارا دلِ مکروب حزین
ہجرِ یوسف مین ہی گویا دلِ یعقوب حزین

ممتزج ہو کے وہ جانِ رحمتِ رحمانی مین
ہوئی ذی جسم سی عالمِ روحانی مین
رہی وحشت زدہ ہم تیرہ و ظلمانی مین
اور وہ مانوس ہوئی برزخِ نورانی مین

جانِ شیریں مین بغیر اون کے حلاوت نر ہی
گویا اب دل کی نصیبون مین بشاشت نر ہی

آج وہ ذاکرِ حق شاغلِ تقدیس کہان
آج وہ زہد وہ تعلیم وہ تدریس کہان
اب مدارس کی مساجد کی وہ ماسیس کہان
اب ہین رنج و غم جہل سی تنفیس کہان

صورتِ ظہر ہمہ عصر خوشش روشن بود
شبِ اشکالِ علومش سحرِ ابین بود

اب جو اوس جوہرِ پرنور کی خازن ہی زمین
رشکِ دیا قوت ثمین
کس امانت کی وہ ارضِ مقدس ہی امین
صفت اوس خاک کی ہی بس آ سنوا رقمین

کسقدر رحمتِ رحمان ہی مخزون اوس مین
الطفِ عنصرِ انسان ہی مدفون اوس مین

اب کہان حسنِ عمل تھی جو مہیا افسوس
اب کہان راہبرِ منزلِ حسنا افسوس
اب کہان قربِ زیادہ کی وہ شیدا افسوس
دمبدم ہمدمِ دم ہوگیا اونکا افسوس

ایسی عالم کی لیی ارض و فلک روتے ہین
مرد و زن روتے ہین کیا جن و ملک روتے ہین

آج سائل کی مجیب ایسی کہان یا اسفی
مرضِ دل کی طبیب ایسی کہان یا اسفی
آج اواہ و منیب ایسی کہان یا اسفی
دل شکستون سے قریب ایسی کہان یا اسفی

وہ ابوالخیر ہوئی آہ جہان سے محجوب
ہین یتیم آج مساکین کی اطفالِ قلوب

گئی وہ مرشدِ کامل تو نکیون آئی دریغ
ہوا حرمانِ کمال اپنی لیی جای دریغ

لیا

کیا رفیق اپنا ہے اب کوئی ہمتائی دریغ
چشم اوس نور سی بی نور ہوئی ہای دریغ

ابتو ذکر اونکا رہا وہ نرہے یا اسفا
نور آنکھون مین جو تھا اب وہ در گوش ہوا

اِصبِری نَفسُ وَ قُولِی لَہُ اِنَّا لِلّٰہِ
فَجَاءَنَا الصَّبرُ ہُوَ الطَّاعَۃُ فِی دِینِ اللّٰہِ
وَالَّذِی مَاتَ مُنِیباً وَمُرِیداً فِی اللّٰہِ
اُطلُبِی الآنَ لَہُ المَنزِلَ فِی رَوحِ اللّٰہِ

رَبِّ فَتِّح لَہُ مِن فَضلِکَ اَبوَابَ جِنَانٍ
ثُمَّ اَدخِلہُ بِاَکرَامِکَ دَارَ الرِّضوَانِ

یارب اوس روح کو مرقاتِ سماوات نصیب
اور شفاعات لبِ حضرتِ مہدات نصیب
(رسول اللہ صلعم ۱۲)
حشر مین کوثر و تسنیم کی لذات نصیب
جنتِ عدن مع الفوز و سعادات نصیب

حور و غلمان وار انکے سی وہ مانوس رہین
سندس و اسوِرہ اونکے لیئے ملبوس رہین

مسکن اوس روح کا طیب ہو وہ قصرِ گوہر
جسمین یاقوت کی ہفتاد مقر ہین احمر
اونمین ہفتاد زمرد کی ہیوتِ اخضر
زیبِ ہر بیت ہین ہفتاد سریرِ اطہر

اور ہفتاد موائد ہین مہیا ہر جائے
اور وہ ہر مائدہ ہفتاد نعم کا ہر جائے

یارب اوس جسم مبارک کو مبارک ہو وہان
جو کہ آمادہ وہ جسمانی ہین لذاتِ جنان
خلد روحانی ہو اونکی ابدی راحتِ جان
ہوئین وہ ہو کی رضی ساکن دارالرضوان
(یعنے مرضی و مقبول ۱۲)

اہل رضیتم کی مخاطب ہون وہ مولی کے غلام
خاص انعام کی تقریر ہے جو استفہام
(یعنے اہل بہشت ۱۲)

یارب اونکیلیے فردوس برین جب ہو مقر
ہمہ تن ہو کے وہ ذوحاسۂ سمع و بصر
پائین یون لذتِ تکلیم و جمالِ اکبر
کر نہ پھر منظر لی کیف سے منفک ہو نظر

ابدی حلتِ رضوان سے وہ محظوظ رہین
سخط اللہ تعالے سے وہ محفوظ رہین

اہلِ بیت اونکے رہین اہلِ سعادتِ ابد
حافظ و عالم دین اکبر اولادِ احمد مولوی ۱۲
اور وہ ہاشم بھی جو مرحوم کے اصغر ہین ولد
قرۂ باصرۂ دین رہین سب اور اسعد

مسندِ علم کو انسے بھی وہی زینت ہو آمین ۱۲
انکی بھی حضرتِ قاسم کی سی ہر طینت ہو آمین ۱۲

للہ الحمد کہ اس دور مین ایسے عالم
ہمنے بھی دیکھ لیے جیسے محمد قاسم
آج آفاق مین مخدوم ہین اونکے خادم
حور و غلمان کی وہ مخدوم رہین یا دایم

اور جو ایک اونکا یہ ادنے سا ہے تلمیذ فقیر
پاس اونکی رہی فردوس مین یا ربِّ قدیر

مجھسے کچھ ہو نسکے مدحِ رئیس العلما
اونکے اخلاق کے اوصاف ہے لاتحصا
اکتفا مینے اب اس جملۂ اجمل پہ کیا
فعل و ترک اونکا وہ فی ذات اللہی سب تھا

لایقِ رویتِ انوارِ الہی وہ رہین آمین ۱۲
ذائقِ شربتِ دیدارِ الہی وہ رہین آمین ۱۲

مسدس ثانی در مدایح نائب رسول اللہ الصمد حضرت مولانا و مرشدنا
خاتم المحدثین و المفسرین الحافظ الحاج مولوی رشید احمد ادامہ اللہ لاحد

سنہ ۱۳۱۰ھ ۱۲

نوّر اللہ بنی آدم بالنّور التّام
وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ بِکُلِّ الْاِکْرَام

اَنْزَلَ اللہُ لَہُمْ رَحْمَتَہٗ بِالْاِتْمَام
اَنْعَمَ اللہُ عَلَیْہِمْ بِنَعِیْمِ الْاِنْعَام

ہین عطیاتِ جلی اور خفی کے احسان
جسد و روح و دل و سرّ دلی کے احسان

کیونکے معدود و بشر ہون نعم ربّ مجید
لاتناہی ہے اک آغاز احاد تعدید

شکر یک نعمتِ مولیٰ بہی ہی دشوار و بعید
محصیٔ حمد نہین کوئی بجز ذاتِ حمید

ہر زبان پر جو یہ تحمید و ثنا ہے للہ
کار انسان یہ نہین یعنی ہے مختص باللہ

قدرتِ حضرتِ بیچون و چگونہ ہے عجیب
ذاتِ انسان ہے اوسیکا یہ نمونہ ہے عجیب

دمبدم مورد امداد و معونہ ہے عجیب
جس سے دل قابلِ اسرار مصونہ ہے عجیب

ہے عطایائے امانات و دیانات اسپر
نظرِ لطف و عنایات و صیانات اسپر

قلب وہ شبکۂ اسرار ہے اس قالب مین
نر ہے جب طلبِ غیر حق اس طالب مین

یعنے جو محو ہے دل مقتدر و غالب مین
قدرتِ جلبِ عظیم ایسی ہی کس جالب مین

ہان خطاباتِ الٰہی کا مخاطب دل ہے
کسبِ خیر و شر انسان کا محاسب دل ہے

خاطرِ نفس ہے اور خاطرِ شیطان دل مین
خاطرِ روح و ملک ہے پے انسان دل مین

خاطرِ عقل ہے اک نور فروزان دل مین
خاطرِ ستانِ یقین و لق ایمان دل مین

دل عجب مخزنِ اسرار ہے سبحان اللہ

منظرِ حضرتِ غفار ہے سبحان اللہ

باعثِ طوعِ ہوا خاطرِ نفسانی ہے
خاطرِ روح و ملک طاعتِ رحمانی ہے

موجبِ کفر و معاصی ہی جو شیطانی ہی
خیر داریں یہاں قسمتِ انسانی ہی

اوّل و ثانی اُو حظِّ عوام الناس است
ثالث و رابعش از بہرِ کرام الناس است

خاطرِ عقل کبھی تابعِ نفس و ابلیس
حکمتِ شانِ عظیم ایسی ہی ذاتِ تقدیس

اور کبھی خاطرِ روح و ملکی سی ہی انیس
خیر و شر جس سے ہی ذی شانِ علو و تنکیس

شمع کافوری کاشانۂ رضوان ہی یہ عقل
یا کہ خود مشتعلِ خانۂ عصیان ہے یہ عقل

خاطرِ شانِ یقین ایسی ہی روح الایمان
ہے ورود اوسکا من اللہ عزیز السلطان

مورِدِ علمِ الٰہی ہی جو حظّ الانسان
اور وہ مخصوص ہی ان بہرِ عباد الرحمن

یعنی جو ہیں شہدا و صلحا صدیقین
اولیا و فقرا و علما مقبولین

للہ الحمد کہ ہیں گو نہیں معدود ادنیں
حُبِّ قلبی مری ہر لحظہ ہی فزود انہیں

مثلِ خدام رہا کرتا ہوں موجود ادنیں
کاش رکھی مجھی محشور وہ معبود ادنیں

اہلِ الہامِ یقین کا یہ اثر ہے مجکو
خاطرِ روح و ملک پر جو نظر ہے مجکو

نفس و شیطان کی خاطر سی ہی نفرت مجکو
علما و صلحا سی ہی محبت مجکو

کیا عجب کھینچی اگر جاذبِ رحمت مجکو
خاطرِ خاص بھی ہو جائی عنایت مجکو

یعنے خاکپائے یقین من اللہ تعالیٰ ۱۲

کاش ایسی رہی قربت کسی کامل کی نصیب
کہ کمالِ بشری سے ہو یہ ناقص بھی قریب

ابتو ہان نبعِ خاص ایسی وہی اسعد ہین
تائب شانِ محمد حور رشید احمد ہین
(مظلہ العالی ۱۲)
سوئے حق راہنما ابتو یہی ارشد ہین
سُبُلُ اللہ عیان انکی سبب بیحد ہین

رَبِّ اجْعَلْہُ لَنَا ہَادِیَ خَیْرِ الْاَعْمَال
رَبِّ اَصْلِحْ بِہٖ اَحْوَالَ نِسَاءٍ وَرِجَال

بارک اللہ یہ ہین خیر خیارِ علما
آج شان ان کی ہی شایانِ فخارِ علما
گر مسلم رہین سلطانِ دیارِ علما
اتباع ان کا رہے تاج وقارِ علما

دین احمد کی مجدد ہین رشید احمد آج
(مظلہ العالی ۱۲)
مرشدون کے لیے مرشد ہین رشید احمد آج

متحد جسے حروفِ عمل و علم ہوئے
متحد ایسے عیان علم و عمل ہین ان کے
سرِ مو فرق نہین قولِ زبان کو دل سی
دل کی دیتی ہے خبر دل کو کوئی سُن دیکھے
(دل سامعین کو ۱۲)

قلب ہے مخزنِ اسرار تو خازن ہے زبان
کس قرین دلِ صافی سی مقارن ہے زبان

آج وہ عارفِ کامل ہین یہ شیخ الاسلام
شیخ شبلی کی مماثل ہین یہ شیخ الاسلام
ضابطِ کلِ مسائل ہین یہ شیخ الاسلام
جندِ شیطان کی قاتل ہین یہ شیخ الاسلام

سید الطافہ ہین آج یہ ہمشکلِ جنید
خوانِ عرفان پہ ہم مشرب و ہم اکل جنید

عوض اسکے ہم کی وصیت ہے کہ آج اے نادان
صحبتِ ختمِ رسل صحبتِ اصحاب کہان

نائبِ صادقِ مصدوقِ ہی جو صدقِ بیان — اوسکا ہر قول سمجھ قولِ رسول الرحمان
رسول اللہ صلعم ۱۲ — کوئی عالم ۱۲

اسکے مصداق ہین بے شک یہ صدوقِ آفاق
طعنِ فاسد نہ بری ذلک فضل الخلاق
اہل شقاق

دینِ احمد مین جو ہین منہی و مامور شیا — یہ وہ ہین جنکے محافظ ہی شانِ مولی
پر ہوا کشف ضمیرِ نبوی پر اون کا — یعنی وہ قلب جو اللہ سی پرخشیت تہا
جو ۱۲

آج اوس قلبِ پرانوار کا ظلِ جو دل ہے
نورِ اسرارِ حقائق بھی وہین نازل ہے
بوجہ ۱۲

شانِ تفسیر بھی قرآن کی ہی اس دلکے لیے — شانِ تحدیث بھی ہی آج اوسی کامل کیلیے
وہی مخصوص ہے افتائے مسائل کے لیے — اور وہی خاص ہے عرفان کی منازل کیلیے

آج اس نعت کا منعوت بھی جو ارشد ہے
تابعِ قلبِ نبی قلبِ رشید احمد ہے
مولانا رشید احمد صاحب ۱۲

آج یہان شہرہ آفاق ہی تدریسِ حدیث — جلوۂ رحمتِ خلاق ہے تدریسِ حدیث
شافیٔ ہر دلِ مشتاق ہی تدریسِ حدیث — نہرِ احداث کو تیاق ہے تدریسِ حدیث
بدعات ۱۲

بارک اللہ وہ محدث ہین یہ ماشاء اللہ
ملکِ تحدیث کی وارث ہین یہ ماشاء اللہ

اللہ اللہ یہ وہ ہین وارثِ میراثِ رسول — بزمِ تدریس مین ہوتی ہین ذکی اور جہول
آپ کی شانِ کرامت ہے یہ اور شانِ قبول — سبکو ہی فہمِ معانی مین مساوات حصول
برابری ۱۲

سہل ہے آپ کو تفہیمِ عویصاتِ علوم
ہر صعوبت کی ہے تسہیل کرامات علوم
مشکلات

مین بھی جب حاضرِ تحدیث ہوا کرتا ہون
ہا الیقین دل مین ہوا کرتا ہے ایمان فزون
امر ذوقی کا مزا کیا کہون کسطور کہون
حرزِ دل کیلیے ہے وہ اثرِ خیر قرون

یہان جو کشوف ہی قرآن قدیم اور حدیث
کہین اسطور نہ قرآن ہی نہ اسطور حدیث

علما لکھتے ہین مومن ہی کرامت والا
جو کہ ہی فاعلِ خیرات معاصی سی جدا
خاص جس نے جبلِ رشتِ جبلت توڑا
حسنِ اخلاق لیا رتبہ عالی پایا

للہ الحمد یہ نعمت ہوئی مجکو بھی نصیب
ہو کی ان اہلِ مقاماتِ کرامت سی قریب

اللہ اللہ جو تدریس مین ہے ان کا بیان
قلب کو شرکا نمونہ ہی بمنّ المنّان
اور زبان ماہی کو ثر ہی بفضل الرحمان
یہان ہی سکینِ دلِ تب زدگان و حیران

ہین شفایاب وہ جنکے لیئے یہ درمان ہے
اور حسّاد کی قسمت مرضِ حرمان ہے

ساری یہ غیر مقلد متحدث ہین جو آج
اور سقیم انکا مرائی و مجادل ہی مزاج
ایک جملہ ہی یہان سارے مریضون کا علاج
پر نصیب انکو کہان کبر کا دل سی اخراج

کس طرح آئین وہ اس مرحمتِ باری مین
کہ سراسر خلل آتا ہے دوکانداری مین

کب ہے تجارِ اکاذب کی تجارت منجی
گو لگا رکھی ہے دوکان حدیثِ نبوی
بن کی شیعہ کیطرح عاشقِ اولادِ نبی
کیا گمراہ ہزارون کو ہوئی آپ شقی

کہتے ہین مثلِ صحابہ ہے ہمارا بھی عمل

تابع نفس و شیاطین ہین یہ اصحاب دغل

یہ جو مسلول براہین کی تمسخیر ہے آج
قتل ہر بستی و مشرک کی یہ تدبیر ہے آج

کوئی دکھلائی کہین ایسی بھی تحریر ہے آج
رد بدعت کی ہر اک شہر مین تشہیر ہے آج

شان تحریر قاب آپکی تحریر مین ہے
جند شیطان کا شہاب آپکی تحریر مین ہے

آئین تفسیر و احادیث کی ماہر علما
اور افتائے مسائل کی محرر فقہا

مختلف فیہ روایات کی دانا فضلا
ذو معانی و بیان و اوبار و علما

مشکل علم جو اون کو ہو تو ماشاء اللہ
سب کی استاد یہ شیخ العلما ہین ذی جاہ

صحف علم الٰہی سے صحیفہ یہ ہین
عالم کامل آیات شریفہ یہ ہین

عارف سر احادیث منیفہ یہ ہین
آج عالم مین بخاری کی خلیفہ یہ ہین

وہ محدث ہین کہ مشہور ہی آج انکی حدیث
انکی توصیف ہی اب ہر سخن حسن کی حدیث

بالیقین فقہ مین شیخ مشایخ ہین یہ آج
کہ اکاذیب و ایات کے ناسخ ہین یہ آج

طبقات فقہا کی بھی مورخ ہین یہ آج
علما متقشف کے موبخ ہین یہ آج

عہد نعمان مین حاضر جو یہ کامل ہوتے
کیون نہ طرفین مین شیخین مین شامل ہوتے

احسن اللہ الیہ بالوف الاحسان
انما من بما من علیہ المنان

و لقد انعمہ المنعم نعم الوجدان
و بہ یرفعہ اللہ علو العرفان

اِصطفاہُ المَلِکُ الحَقُّ بِاِسباغِ نِعَم
اِنَّمَا اَبلَغَہُ اللہُ بِاِبلاغِ نِعَم

راسخین علما جو متقدم آئے
اونسے باقی متاخر یہی عالم آئے
یہ تو وہ مملکتِ دین کی حاکم آئے
کالِ دہر یہان خود متعلم آئے

علما بہرِ خطاب آج یہان کب ہین صحیح
یہ تو بس حضرتِ قاسم کی مخاطب ہین صحیح

وعظ و تذکیر چو بینی کہ کم است از قالش
حاجتے نے کہ بسند است مذکّر حالش (کافی ۱۲)
چون ز قرآن و حدیث است ہمہ اعمالش
ناصح ما ہمہ افعال و ہمہ احوالش

واعظان جو بدرش جملہ فراہم آیند
واعظِ نفسِ خود ہا ہمہ باہم آیند

ان پر اللہ کا انعام ہی عالی نسبی
یعنی انصار سی ہین جو کہ ہین ممدوحِ نبی (انصار ۱۲)
ان پر اللہ کا احسان ہی مولی طلبی
ان پر اکرام خدا طوعِ رسولِ عربی (صلعم ۱۲)

آپ عالی نسب و ذی حسب احسان ہین
کسقدر مورد ہر مرحمتِ رحمان ہین

عالم عارفِ قرآن و رموز القرآن
حافظِ سرِ احادیثِ رسول الرحمان
والیٔ امرِ شریعت ہین بمنّ المنان
مشتہر پیرِ طریقت ہین جہان مین بجوان

انپہ نازل ہی وہ فضل و کرم و لطفِ مبین
ہین یہ ذی علم الیقین عین الیقین حق الیقین

عون علام سی ہین عالمِ حکام خدا
عارف ذات و صفت عالم ایام خدا

حج بیت انپہ بمرت ہی انعام خدا | کیا مناسک مین خشوع انکی ہی نام خدا

ہوتے ہیں شامل حجاج جب ایسے مقبول
حج کل کیون نہو مقبول خدا ان کی شمول

ترک تدبیر معاش انکو ہی انعام خدا | ان کی ہر امر کا ہو کیون نہ مدبر مولی
باب رزاق پہ افتادگی ایسی ہی عطا | ان کی در پر اگر آجائین ہزارون غربا

مائدہ سب کی مدارات کا ہے اور یہ سخی
حق اضیاف ہے اور سنت ابراہیمی علیہ السلام ۱۲

دیکھ ای دین دل بحر شریعت ہین یہ | پھر اوسی بحر مین کشتی طریقت ہین یہ
دسبدم پر کف دریائے حقیقت ہین یہ | حضرت قدس مین ذی قرب عبادت ہین یہ

آپ وہ مجمع بحرین ہین ماشاء اللہ
صانہ اللہ و لا قوۃ الا باللہ

آپ ہین مستقط تدبیر بتقدیر قدیر | مخبر صادق دینی ہین باخبر خبیر
آپ ہین مبصر اسرار بتبصیر بصیر | خلق مین راس اکابر ہین بتکبیر کبیر

ان پر انعام الہی ہے کمال و اکمال | نکمال کردن دیگری ۱۲
ہین جمیل الشیم و اہل جمال و اجمال | کرینکو کار و کردار ۱۲

ہین یہ اکرام الہی سی کریم الاخلاق | سایۂ رحمت خاص انکا وفاق اور رفاق
حب فی اللہ سی کیا کچھ ہین حبیب آفاق | روز و شب ہین غربا و فقرا کی مشتاق

آپ پر فضل غنی ہے امرا سے نفرت
لطف ربی ہے مساکین جہان سے رغبت

ان پر اللہ کا احسان ہی ظاہر بیقین
عوضِ نفس کہیں منتقم اعدا سی نہیں
مگر آجائی کہیں پیشِ نظر دشمنِ دین
تو نظر برق غضبناک تہی گویا یہیں

عینِ رحمت ہے جو مومن کے لیے جاریہ ہے
کشتِ کافر پہ وہی صاعقۂ محرقہ ہے

ان پر اللہ نی وہ ظلِ عنایت رکہا
کیدِ کفار سے ہر جا سے سلامت رکہا
فاسقون نی بہی بہت مورِ دِ کلفت رکہا
مطمئن ان کو خدا نی بحفاظت رکہا

اہلِ ایذا سی کہی کچہہ نہ مزاحم رہے آپ
ذاکر و شاکر و صابر متبسم رہے آپ

ابتلا خاصۂ خاصانِ خدا کا ہی عیاں
اور ہوا رفع مدارج کے لیے یہ سامان
سنتِ حضرت یوسف نی دکہائی وشان
دلِ آفاق ہوا مثلِ زلیخا قربان

ابتلا مین بہی وہ حسنِ عمل اظہار پہ رہو ا
مثلِ یوسف دلِ ہر انس خریدار ہوا

اللہ اللہ جو ہوئی کام رشید احمد سی
دشمنون تک نکیا یا دعائی بد سے
مگر اللہ نے ہر مفسد و ہر افسد سے
انتقام آپہی لیا برقِ بلا کی زد سے

کیا ہے پامالِ مذلت ہوی اعدا ان کی
قہرِ معلول کی علت ہوئی اعدا ان کی

ہین رسولِ بی حضرتِ مولی مین کبیر
واسطہ آپکا لازم ہے بدرگاہِ قدیر
کیونکہ آدابِ الٰہی سی ہین وہ خاص خبیر
آج یہ واسطۃ القرب ہے اور بیحد پیر

اس وساطت کا بہی احسان خدا ان پر ہے

یعنی ہرامر ہے اور سُنّتِ پیغمبر ہے
انتہا ۱۲ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲

خاص وصفِ متقرّب ہین کلامِ ربّی
یہ جو ہی قربِ نوافل مین حدیثِ قدسی

یعنی صیرورۃ رجل: ید و سمع و بصری
اللہ اللہ یہ عطیّاتِ جنابِ مُعطی

اس کی مصداق بھی بندۂ منّان ہین آج
ربِّ محسن کی یہ وہ موردِ احسان ہین آج

کسقدر یہ بھی ہے انعامِ مجیب الدّعواہ
مستجاب انکی دعائین ہین بدرگاہِ الٰہ

آپ وہ صاحبِ اکسیرِ دعا ہین ذی جاہ
مس حاجات بنائی زرِ خالص دلخواہ

باکراماتِ مجرّب ہے یہ ان کی اکسیر
جس کی تاثیر سے اب دل کا غنی ہی یہ فقیر

مولفہ عفا اللہ عنہ ۱۲

ان کی اکسیر کی تاثیر ہوئی ایسی عجیب
نفس امارہ بھی لوّامہ ہوا مجکو نصیب

مطمئنّہ بھی بنادی اسے وہ ربِّ مجیب
ہوئی دنیا جو ضرورت سے فزون مجھسے قریب

اوسکو بھی چھوڑ دیا مین نے بعون المولےٰ
اِسقدر کا ہیکو عطا ئی یہ مرا حوصلہ تھا

یعنے طالب ہوا میرا جو وزیر بھوپال
سفرِ مصر کی دکھلائی یم دشت و جبال

روم کی شام کی بھی دیکھی غدوّ آصال
اُس سفر کا ہوا باخیر جب انجام و مآل

کرکی اظہارِ خوش اخلاقی و الفت مجھسے
وزیر ۱۲

ہوا بھوپال مین خواہانِ اقامت مجھسے

گوکہ دنیا کا وہان جلیس تھا پر دین تھا
علما دیکھی وہان مثلِ عبید اُمرا
علمائے ہان ۱۲

دل وہان جسکی اثر سے متنفّر ہے رہا
شکر ہی انکی دعا نی مجھی یہان کھینچ لیا
کے دعا ۱۲

۱۰۰۹

چھوڑا بہو پال کو انعام ہوا باری کا
کیونکہ بہو پال مین بہو نچال ہی دینداری کا

وہان کہا دل نی کہ ہی ہی وہ مسالکین کہان
جنکی تقریب مین ہی مرضی خلاقِ جہان
بہو پال مین کا
تو اگر رہگیا دنیا مین گرفتار یہان
ہوئیگا قیمۂ کی عشاق مین محشور وہان
یعنے دنیا کی خانہ بیکاری غدارہ ۱۲

لہ الحمد کہ مین اور مسالکین وطن
پھر بہم شاد ہین یہان چھوڑ کی وہ دار حزن
گھر آنے کی تقریب کا قصہ

انکی باعث ہی فقیری مین وہ لذت مجکو
عیش دنیا نر ہا باعث رغبت مجکو
ہر دم افزون ہو خدایا یہی نعمت مجکو
ارض دمیار ہی عقبی کی زراعت مجکو

ما سوئے اللہ سے ہو حفظ جناب المغنی
ہو عطایا سے غنا مجکو غنا بالمغنی
مولانا قدس سرہ ۱۲

انپر انعام الٰہی ہے وہ تعبیر منام
جس سے مقرون ہی ہر خوبی تاثیر منام
جان رائی مین جلی ہوتی ہی تصویر منام
قلب مین نور فزا ہوتی ہی تصویر منام
دیکھنے والا جواب کا ۱۲

ان کی تعبیر سے بیداری دل ہوتی ہے
پیکر نور عیان پیکر گل ہوتی ہے

ابن سیرین زمان ہین یہ رئیس العرفا
آج ہین بھیجی وقت یہ ختم العلما
ایسا قرآن و خبر سے ہی مطابق فتوا
زندہ ہین ابن ہمام اب بھی جہان مین گویا

کیون یہ ساری علما و فضلا اہل کمال
ایسے اکمل کی طرف کرتی نہین شد رحال

آپکی عصر ہمایون کو ہی اعصار پہ فخر
آپکی مصر مبارک کو ہے امصار پہ فخر

آپ کی شبنمِ افضال کو انہار پہ فخر
آپ کی لمحِ بصر کو اولی الابصار پہ فخر

رحمتِ حق سے ہے دل بحرِ محیطِ عرفان
سرِّ دل آپکا ہے نورِ بسیطِ عرفان

آج انعامِ الٰہی سے معاصر ان کے
کسقدر وصف بیان کرتی ہین ظاہر انکی
یعنے مداح ہین سب غائب و حاضر انکی
کہ یہ بے مثل ہین ایسی ہین مآثر انکی
نشان دادے ہیچک ۱۲

گو زمانے تو معاصر یہ جہان ہے موجود
لیکن اس شان کا عصر کہان ہے موجود

علم و حلم و حکم و عزم مین یکتا ہین یہ
صولتِ فہم سی ہر علم مین اعلی ہین یہ
مسکتِ منطقی و ناطقِ حسنا ہین یہ
زاجرِ فلسفی و مہدیٔ تقوی ہین یہ
یکونی ۱۲

علمائے متکبر ہین ذلیل ان کے حضور
متعلم ہین بہت جبرئیل ان کے حضور

کیون نہ ہندوستان یہ سرسبز ہو مثلِ جنان
جسپہ تحدیثِ رشید کا ہی نازل باران
کیا ہی تدریسِ احادیث کی گل ہین خندان
مدرسہ آپکا انموذجِ باغِ رضوان
مظلہ العالی ۱۲
نمونہ ۱۲

آج دنیا مین ہی وہ خیرِ کثیر ان کی حدیث
تشنہ کامون کو ہی کوثر کی نظیر انکی حدیث

قطبِ عالم کی ہین یہ جائے نشین قطبِ زمان
افرقدین آپکی گویا ہین مریدانِ جہان
ہان مساکینِ قمری پر جو یہ مبذولِ احسان
کبھی ہوتی ہین پی ذرہ نوازی تابان

کہین جاتی ہین جو وارثِ دینِ مختار
وقفِ غیرت ہی وہان فرحِ ہلالِ افطار
عدیہ ۱۲

۱۲

گردنِ دہر مین تجلّی بجواہر ہے عیان | درِ ارشاد و ہدایات ہین اور گوشِ جہان
گویا روحِ طلبہ قصرِ گہر مین ہی یہان | آپ گنجینۂ انوار ہین جن قصرِ جنان

گویا انفاسِ مقدس ہین ہی نہرِ جنات
دور دور اس سے معطر ہین جو آج اہلِ نجات

کیا ضرورت ہی کہ تکذیبِ ممائل کیجے | یعنے غیر و نکو نہ توصیف مین تامل کیجے
کوئی تشبیہ بیان ایسے اب اے دل کیجے | لسانِ اعلمی جدا جمعِ اسا فل کیجے

وہ یہ ہی آئین سب اشباہ فراہم ہو کر
صورتِ گر بہ ہین ہمشکلِ سلیمان یکسر

انکے اوصافِ حمیدہ کا نہین کچھ پایان | کیونکہ کلّی مشکک ہی عطائی رحمان
ہر محل وسکی عطا کا نہین ہوتا یکسان | اس محل پر مگر ایسا ہے حلولِ رضوان

خاص یہان فضل کی ہین نامتناہی افراد
یعنے انہر ۱۲ منقسم رکہتی ہے گو عام یہ کلّی افراد

آئی جنّت سی مدرس جو زمین پر آدمؑ | تو ہوا مدرسۂ علمِ الٰہی عالم
انبیا شاغلِ تدریس رہی یہان بہم | حضرتِ ختمِ رسل آئی معلّمِ خاتم

آج تک مدرسۂ علم الٰہی ہے زمین
خالی آفاق ابھی وارثِ مرسل سے نہین

یا خدا مدرسۂ علم رہی ان سے زمین | یون ہو لبریز تعلّم سے بشر وحسن سی زمین
کہ رضامند ہو ہر ارض کی ساکن ہے زمین | ہر وجب عامرہ ہو مسلم و مومن سی زمین

قرۃ العین ہین اہل و عیال ان کی مدام

متقی مقتدی ان کی رہین اور آپ امام

یہ رہین معرجِ رضوان کی سلج یارب
ان کی ہر دم ہو ترقی مدارج یارب

ہر غم و ہم کو ہو رحمت تری فارج یارب
بنشاد رکھ ہر نفس داخل خارج یارب

ان سبھی کو علمِ حیاتِ ابدی کی تعلیم
طول عالم مین حیات انکی ہو یا حی و قدیم

کبریا تا بقرون ان کو سلامت رکھے
دوران سی فتنِ قربِ قیامت رکھے

ان کی اعدا کو تہِ قہر و ملامت رکھے
انپہ دارین مین وہ تاج کرامت رکھے

کہ رہین سلطنتِ خیر کی سلطان یہان
حاضرِ مائدۂ رویتِ رحمان و ہان

انکی مسعود بھی محمود بھی یارب دود
رہین دارین مین محمود صفات اور مسعود

باعثِ مقتِ الٰہی رہی ان سے نابود
یہ رہین موجبِ رضوان مین ہر دم موجود

تحتِ ظلِ اب و ام ایسا دکھا دے یارب
قابلِ سایۂ عرش انکو بنا دے یارب

جس نے اس نور سی پر نور بنائے یہ دن
بعد الحمد کہ ہمکو بھی دکھائی یہ دن

پایا ایمان کا مزا ہم نے جو پائے یہ دن
بن کی انوارِ دلی دل مین سمائی یہ دن

تا قیامت رہی یہ شمسِ ہدایت روشن
کہ ہوا عالمِ دل اس سے نہایت روشن

مین بھی ایک ذرہ جو اس مہرِ ہدایت کا ہون
صورتِ قطرہ مضاف اس یمِ رحمت کا ہون

دانہ منسوب کہ اس خرمنِ نعمت کا ہون
مستحق مین بھی پھر امید ہی جنت کا ہون

یہ دعا میری ہی دارین میں یارب مجیب
ہوں فائز و سعادت یہ فقیر ان کی قریب

فلک المنۃ والشکر الٰہ العالم
انت اکرمت فؤادی بعلوم و حکم

رب زدنی فیک لی العشق بشان مہتم
واتباع النبوی العربی الاکرم

حبینی رب لک الذاکر فی کل الآن
وابدنی حین مماتی بکلام الایمان

بر محمد صلوات ابدیہ برسان
دائمش نعمت تسلیم رضیہ برسان

ہزران رحمت وصد الف تحیہ برسان
ہمہ الطاف خفیات وجلیہ برسان

بما بعثت اورا بمقام محمود
کردہ صاحب او صاحب نام محمد

دمبدم ذات محمد پہ درود اور سلام
آل و زوجات محمد پہ درود اور سلام

اہل طاعات محمد پہ درود اور سلام
ذوقرابات محمد پہ درود اور سلام

بر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین

رہے مجھپر بھی پہران سبکی طفیلی رحمت
بستہ ذیل کو یہان کافی ہی ذیلی رحمت

نثر خاتمہ ریختہ خامہ عالم کامل مولوی محمد ابراہیم صاحب دہلوی مدفیوضہ فرزند اوسط مداح بشیر و نذیر جناب مولانا الفقیر دام اللہ البکیر

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی ختم المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین وبعد فیقول الراجی رحمۃ ربہ الرحیم محمد ابراہیم عفا اللہ العفو الکریم ذنوبہ وستر عیوبہ مسلکین اہل عشق محمدیہ کو صلا اور مشتاقان زیارت حرمین معظمین کو نوید جان فزا کہ درین ولا کتاب

مستطاب **دیوانِ فقیر** در مدح بشیر و نذیر ملقب بسفینۂ عشق مدینہ
جو اوّل بار چھپکر غذائے روح عاشقین خیر المرسلین ہو چکا ہے اور ہر اہل ایمان کو اسکی
طلب شکِ طلبِ کیمیا ہے اور اس کے مصنف داعی خلق اللہ بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ الی
سبیل رب البریۃ عالم عامل بلبوس تذلل فقیر راقل ترین شعرائے مداحین دوران کا نہ
تلمیذ حضرت حسان علیہ الرضوان حضرت والدی واستاذی مولانا مولوی **محمد حسین** صاحب
فقیر ادامہ اللہ القدیر ہین اب طبع اول سے دو چند یعنی غرائب مدحیہ خیر البریہ زیادہ ہو کر
مطبوع ہو گیا ہے اور اس پر نظر نہو کہ پیرایہ اس شاہد دلنواز کا زبان اردو ہے بلکہ یہ گوہندی
نژاد ہے پر عربی خو حجازی بو ہے کیونکہ مدائح سلطانِ عرب حضرۃ رسول کریم علیہ الصلوات
والتسلیم سکا ہر مقال ہے اور بات بات اسکی سحر حلال ہے رزانت و متانت مضامین اشعار ظاہر ہے
فصاحت بلاغت کلمات باہر ہے نظم سلک مروارید معانی ہے شانِ لطائف و استعارات و نکات دلپذیر و
راحتِ جانی ہے نہ مثل دیوان مداحین غالین زمان کے مضامین شرکیہ و بدعیہ سے لبریز ہے بلکہ ارادت و
محبت و معرفت خیز ہے والی اللہ و رسولہ عشق انگیز ہے رد شرک و بدعت مین نذیر عریان ہے اور
ترغیب توحید و سنت مین معلم اہل ایمان ہے مشتاقان زیارت حرمین شریفین کو قبلہ نما اور رہنمائی کرمت
ولی حضرت سید حسن رسول نما اس کا لقب انسب ہے کیونکہ یہ امر مجرب ہے بہت حجاج فرما چکے ہین کہ ہم
مدت سے باوجود زاد راہ سفر حرمین سے متمال تھے مگر جب اسکو دیکھا تو بیقرار و مستعجل تھے حضرات امنیائے خوبیدگان
عیش و نعم کیلئے بیدار کن ہے گیا سخن پردازی عرفان الٰہی اور اتباع نبوی کو واعظ بے سخن آگیا اور
مدائح حضرۃ **جبرئیل** علیہ السلام خاص اسی کیلئے مقدر تھین کہ جملہ مداحین اہل بدعت محروم رہے اور اس
سنی کے حصے مین آئین اشعار فصیحہ عشقیہ ایسے سہل ہی ہین کہ عوام کا اشتیاق افزون ہو اور ابیات
دقیقہ بلیغہ عربیہ فارسیہ ہندیہ مشکلہ ہی ہین کہ خواص علم و فہم اہل ذوق کا مذاق افسزون ہو

حسن سراپائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیشتر سے مثل حسن اہل نعیم زیادہ ہے اور دلربائے عشاق کو آمادہ ہے مثنوی نالۂ فقیر کی بھی نالہائے پرتاثیر بلند ہیں اور اشعار عشقیہ و تصوف و ذم دنیا و تمثیل بحکایات صلحا جان نواز اور دل پسند ہیں آخر میں قصائد مدائح علمائے ربانیہ ملحق کیے گئے تا معتقدین کو دارین میں مفید رہے یہ کتاب مستطاب مدح و ثنائے رسالت مآب علیہ الصلوات من اللہ الوہاب ہیں عطیات بارگاہ ملہم خیر سے مصداق ان من الشعر لحکمۃ وان من البیان لسحرا ہے رب سبحان سعی مصنف کی قبول فرمائی اور تا قیامت مفید اہل دین ہے اب حضرات مستفیدین اور جملہ ناظرین سے دعائے خیر کی امید ہے وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین

قطعات تاریخ عربیہ و فارسیہ و ہندیہ طبع زاد مولوی محمد ابراہیم ذکی سلمہ

جا رمی ذکر سید الکونین	نظم مدح فمحمد انظم	از دست فکرتی ختام الطبع	باب مدح المصطفےٰ نظم
			۱۳۰۶

چو دیوان فقیر است از ثنائے مصطفےٰ مشحون
بجوش سر دل تاریخ اش مسموع دلہا شد
پئے توحید و سنت آن ثنا آمد این صادق
ز عالم شرک و بدعت ہا ہمہ مفروع دلہا شد

ذکی سال تمامش در ضمیرم ریخت ندا از غیب
بہا دیوان بنعت مصطفےٰ مطبوع دلہا شد
۱۳۰۶ھ

دیار ہند میں نعت رسول اللہ کا دیوان
خراب آبادی ظاہر ہوا بی بی رگنج اچھا
اب اس تاریخ ہندی کی عرب تک ہو گئی شہرت
چھپا دیوان یہ اردوئے فقیر نکتہ سنج اچھا
۱۳۰۶ھ

از نتائج فکر رشک آتش و ناسخ حافظ عبد الرحمن صاحب راسخ فرزند مولانا الفقیر

چو گردید معرض شان محمد
بدیوان صلوٰۃ و سلام فقیر ے
زراسخ ہمین سال طبعش برآمد
چھپا طبع گشتہ کلام فقیر ے
۱۳۰۶ھ

تاریخ چکیدہ قلم مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب خلف اکبر جناب فقیر مدفیوضہا

آلہی شکر ہی پہر بعد مدت	چھپا دیوان نعت مصطفے خوب	طفیل روح سلطان عرب ہان	سب کو کہتی ہین واللہ کیا خوب

میرے دل مین حبیب آئی یہ تاریخ
یہ دیوان فقیر اردو چھپا خوب

تاریخ نتیجہ طبع سلیم حافظ محمد اسحاق خلف اصغر حضرۃ فقیر سلمہا اللہ القدیر

مژدہ ای عشاق ختم المرسلین	چھپکے پہر آتا ہے دیوان نعت کا
کوئی پوچھے سنّیون کی دل ہی بات	کیا ہے اور کیسا ہی دیوان نعت کا

لکھدے اے اسحاق تاریخ تمام
خوب ہی لکھا ہے دیوان نعت کا

تاریخ طبع از دقائق خیال حمیدہ خصال شاہزادہ حافظ محمد شفیع صاحب مخلص

تعریف مجھسے کیا ہو اس دیوان کی	تفسیر ہے گویا کہ یہ قرآن کے
کفار کو ہی نظم اس کی مثل تیغ	تسکین دل ہر صاحب ایمان کے
لامذہبون کی دیکھکر یہان سرزنش	تاریخ مخلص نے کہی کس شان کے

واللہ کیا کہنا ہے ای حضرت فقیر
سنّت ادا کی خوب اب حسّان کے

اشتہار بخدمت حضرات ناظرین کے واضح ہو کہ حضرت مصنف مدظلہ نے اپنی حق تصنیف کی مجکو اجازت دیدی ہے پس کوئی صاحب بدون اجازت مشتہر کے اس کتاب کے چھاپنے کا قصد نفرمائین جسقدر نسخے مطلوب ہون طلب فرمائین ورنہ بموجب قانون بستم ۳۶ کے بہتر نہوگا اور بیجا نفع ضرر رہیگا

المشتہر محمد ابراہیم دہلوی خلف مولانا الفقیر مدظلہ

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔